اضافۂ جدیدہ

دارالافتاؤں میں رائج الوقت نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ جدید کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مُدلّل و مکمّل

جلد دوازدہم

کتابُ الایمان

افادات: مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ (مفتی اوّل دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت: حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب: مولانا محمد ظفیر الدین صاحب شعبۂ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اضافۂ تخریج جدید

مولانا مفتی محمد صالح کاروڑی رفیق دارالافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارُالاِشاعَت

اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۲ء شکیل پریس کراچی۔

ضخامت : ۲۷۲ صفحات

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
کشمیر بکڈپو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد دوازدہم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

خاکسار مرتب کا دل حمد وشکر خداوندی سے لبریز اور اس کی پیشانی رب العالمین کے آگے سجدہ ریز ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل وکرم سے کسی لائق بنایا، اور مجھ جیسے ظلوم وجہول کو فتاوی دار العلوم دیوبند کی ترتیب وتزئین اور تحشیہ کی عظیم خدمت پر لگایا۔ فالحمد للّٰہ حمداً کثیرا۔

فتاویٰ دار العلوم کی بارھویں جلد آج قارئین اور اہل علم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے دل اطمینان ومسرت محسوس کر رہا ہے اور بے ساختہ زبان قلم پر یہ مصرع آرہا ہے۔

شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

زیر نظر جلد میں کتاب الایمان والنذور، کتاب القصاص، کتاب الحدود، کتاب السیر اور کتاب اللقطہ سے متعلق وہ تمام احکام ومسائل آگئے ہیں جو رجسٹر نقل فتاویٰ میں درج تھے۔

مرتب نے حسب سابق اس جلد کی ترتیب وتزئین اور تحشیہ پر بھی اپنی بساط کے مطابق محنت کرنے میں کوتاہی نہیں کی ہے، یوں خطا ونسیان انسانی خمیر میں ودیعت ہے، اگر کہیں بھول چوک ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان وشکر ہے کہ فتاویٰ دار العلوم دیوبند کا یہ سلسلہ اہل علم میں مقبول ہے اور دنیائے اسلام اس سے برابر مستفید ہو رہی ہے، اور ایسا کیوں نہ ہو تا جب کہ اس کو جامعہ اسلامیہ دار العلوم دیوبند جیسے علمی اور تعلیمی ادارہ اور اس کے مفتی اعظم، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی قدس سرہ سے نسبت حاصل ہے۔

فتاویٰ کا جو حصہ رہ گیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اس کی ترتیب وتزئین اور تحشیہ واشاعت کی بھی توفیق عطا کرے اور ہم جلد سے جلد اسے آپ حضرات اہل علم کی خدمت میں پیش کر سکیں۔

یہاں اپنے اساتذہ کرام، سرپرست شعبہ اور اراکین مجلس شوریٰ کی خدمت بابرکت میں ہدیہ امتنان وتشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں، جن کی تعلیم وتربیت حوصلہ افزائی اور اعتماد سے یہ کام انجام پایا۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ انجام پائے گا۔

استفادہ کرنے والوں سے درخواست ہے دار العلوم کے تحفظ وبقااور خاکسار کے لئے صلاح و فلاح کی دعا فرمائیں، اخیر میں رب العزت سے التجا ہے کہ اس حقیر خدمت کو قبول فرمالے اور اسے ہمارے لئے زاد آخرت بنائے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم آمین یا رب العالمین۔

طالب دعاء : محمد ظفیر الدین غفرلہ

مرتب فتاوی دار العلوم دیوبند ۱۰ ذی قعدہ سن ۱۴۰۲ھ

فہرست مضامین فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد دوازدہم

صفحہ	عنوان

صفحہ	عنوان

عنوان	صفحہ

صفحہ	عنوان
۱۳۳	**باب ششم : تعزیر**
۱۳۳	**حدود کے علاوہ دوسرے مختلف جرائم اور انکی سزا سے متعلق احکام و مسائل**

صفحہ	عنوان
۱۵۴	جرمانہ کی رقم واپس کی جائے۔
۱۵۴	امام اعظم کے نزدیک مالی تعزیر ممنوع ہے۔
۱۵۵	توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
۱۵۵	تعزیر کی مختلف صورتیں۔
۱۵۵	گالی دینے کی سزا۔
۱۵۵	تعزیر عام مسلمانوں کا حق ہے یا نہیں؟
۱۵۶	علماء حق کو سور کہنے والا فاسق ہے۔
۱۵۶	چماری کے ساتھ خلا ملا رکھنے والا۔
۱۵۶	کسی مسلمان پر غلط مقدمہ کرنے والے۔
۱۵۷	سحر کرنے والے کا حکم اور اس کا ثبوت۔
۱۵۷	خنزیر اور کتا کا چمڑا کہنا قابل تعزیر ہے۔
۱۵۷	شادی میں خلاف شرع امور کرنے والے کا حکم
۱۵۷	پردہ پر عمل نہ کرنے والا دیوث ہے۔
۱۵۸	ایسا آدمی مستحق تعزیر ہے۔
۱۵۸	کسی منکوحہ کا بلا طلاق دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرانے والے کی سزا۔
۱۵۸	جھوٹا دعویٰ کرنے والا مستحق تعزیر ہے۔
۱۵۹	شہادت شرعیہ کے بغیر وطی ثابت نہیں۔
۱۶۰	طلاق کے چھ ماہ بعد دوسرا نکاح کرنے پر کوئی سزا نہیں۔
۱۶۰	افعال شنیعہ کا اقرار دلیل فسق ہے۔
۱۶۰	بلا قصور مارنے اور گالی دینے والے کی سزا۔
۱۶۱	دنیاوی خواہشات دین پر ترجیح دینا معصیت ہے
۱۶۱	باہم مارپیٹ کرنا اور اس کی سزا۔
۱۶۱	باربار ہدایت کے باوجود جو نماز کا پابند نہ ہو۔

صفحہ	عنوان
۱۷۶	اراضی ہندوستان میں عشر۔
۱۷۷	سالانہ لگان والی زمین میں عشر۔
۱۷۷	زمیندار و کاشت کار دونوں پر بقدر حصہ عشر۔
۱۷۷	ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی؟
۱۷۷	بٹائی والی زمین میں عشر۔
۱۷۸	باغ میں عشر ہے یا نہیں۔
۱۷۸	زمین کی زکوۃ کس طرح ادا کی جائے۔
۱۷۸	ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے اور نہ خراجی۔
۱۷۹	بٹائی کرنے والے پر عشر۔
۱۷۹	جو زمین نہر سے سینچی جائے۔
۱۸۰	ایک اشکال اور اس کا جواب۔
۱۸۱	جو زمین مشقت سے سینچی جائے۔
۱۸۱	کن اشیاء میں زکوۃ نہیں۔
۱۸۱	ہندوستان کی زمین پر عشر واجب نہیں۔
۱۸۲	پنجاب و کشمیر کی زمین عشری ہے یا خراجی۔
۱۸۲	بنگال و سندھ کی زمین میں عشر کا حکم۔
۱۸۲	ریاست کی زمین عشری ہے یا نہیں۔
۱۸۲	ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی مگر احتیاطاً عشر نکالا جائے
۱۸۳	مالک زمین زمیندار ہے اور کاشتکار مستاجر ہے۔
۱۸۳	جو خراج سرکار لیتی ہے اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا نہیں۔
۱۸۳	عشر کا مصرف اور عشری زمین۔
۱۸۴	ہندوستانی زمین میں عشر کا حکم۔
۱۸۴	غلہ کی زکوۃ۔
۱۸۵	مزارع پر عشر ہے یا نہیں۔
۱۸۶	نقد لگان والی زمین میں عشر ہے یا نہیں۔

عنوان	صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الایمان

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ وصحبہ اجمعین

قسم کھانے اور اس کے کفارہ سے متعلق احکام و مسائل

حلف بالقرآن جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱) قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یا اس کو ہاتھ میں لے کر کسی امر یا نہی کے فعل یا ترک مثلاً صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرنے نشہ خواری و جوابازی سے باز آنے پر قسم و عہد کرنا یا کرانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ نفس کلام اللہ مخلوق نہیں مگر قرآن اس حروف و صوت کے ساتھ مخلوق ہے اس لئے یہ غیر اللہ ہے اور غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے اگرچہ قسم ہو جاتی ہے۔ بکر کہتا ہے کہ نہ شرک ہے نہ بدعت اور نہ حکم ہے نہ منع بلکہ ترغیب الی الامر و نہی عن المنکر ہے اس لئے اچھا ہے آپ مدلل بیان فرمائیں۔

(الجواب) اقول قال فی ردالمحتار ونقل فی الھندیة عن المضمرات وقد قیل ھذا فی زمانھم اما فی زماننا فیمین وبه نأخذو نامر ونعتقد وقال محمد بن مقاتل الرازی انه یمین وبه اخذ جمھور مشائخنا اھ فھذا موید لکونه صفة تعورف الحلف بھا کعزة اللّٰه وجلاله الخ(۱) پس معلوم ہوا کہ حلف بالقرآن متعارف ہے اور یہ ایسا ہے جیسا کہ حلف بعزۃ و جلالہ پس شرک و بدعت کہنا اس کو صحیح نہیں ہے اور ترک معاصی پر عہد و پیمان کرنا اور کرانا عمدہ کام ہے اور نماز جنازہ ہر ایک مسلمان نیک و بد کی پڑھنی چاہئے۔ الا ما استثناہ الفقھاء لقوله علیه الصلوٰۃ والسلام صلوا علی کل بر و فاجر الحدیث۔

قسم کھائی کہ زید پر اگر ظلم کروں تو کافر ہو جاؤں شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۲) شخصے حلف کرد کہ بر زید ظلم و حق تلفی او نخواہم کرد اگر کنم پس من کافر و از شفاعت شفیع المذنبین بریم۔ پس اگر بر زید ظلم و حق تلفی او کند بموجب یمین خود کافر گردد و از شفاعت شفیع المذنبین بروخواہد شد یا نہ؟

(الجواب) ایں قسم ست کہ بصورت حنث کفارہ بر و لازم شود(۲) در کفر او بصورت حنث اختلاف است و اصح انست کہ کافر نہ شود فی الدر المختار والاصح ان الحالف لم یکفر سواء علقه بماض او آت ان کان عنده فی اعتقاده انه یمین الخ(۳)

قرآن مجید کی قسم کھانے سے انکار کی صورت میں کیا حکم ہے؟

(سوال ۳) خلافت کمیٹی سے چند ممبر اس لئے اخذ کئے گئے کہ نماز پڑھنے کی تاکید کریں لیکن شرط یہ تھی کہ جملہ

---

(۱) ردالمحتار کتاب الایمان مطلب فی القرآن ج۳ ص ۷۰ ط.س. ج۳ص۷۱۲ ظفیر.

(۲) وتعلیق الکفر بالشرط یمین وسیجی الله ان اعتقد الکفر به یکفر والا یکفر (در مختار) بالتشدید ای تلزمه الکفارة ردالمحتار کتاب الایمان مطلب فی القرآن ج۲ ص ۷۱ ط.س. ج۳ص۷۱٤ ظفیر.

(۳) دیکھئے الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۷۵ ط.س. ج۳ص۷۱۸ ظفیر

ممبر تقرری سے قبل اپنے دست مبارک کو مصحف مجید سے مزین فرما کر قسم کھائیں کہ اس امر میں کسی خویش ، رعایت نہ کریں گے ایک شخص اس پر معترض ہے اور مخالف ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے ؟

(الجواب) معترض اور مخالف اس کار خیر میں صریح خطا پر اور سخت گنہگار ہے اس سے توبہ کرائی جاوے۔

ایمان کی قسم کھانا کیسا ہے ؟

(سوال ٤) مسلمان کو ایمان کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) قسم اللہ کی کھانی چاہئے اللہ کے سوا ایمان یا قرآن وغیرہ کی قسم نہ کھانی چاہئے۔(۱)

قسم کھائی اور نکاح میں دھوکہ ہو گیا تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ٥) عرصہ دس ماہ کا ہوا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا عورت کے بھائی نے قبل از نکاح سوا۔ تعریف کے اور کچھ ظاہر نہ کیا رخصت کے بعد معلوم ہوا کہ عورت بالکل اپاہج و مجبور دونوں ہاتھ پاؤں بے کار اندا نہانی میں بوجہ ہڈی کے گنجائش نہیں ۵۰۰ روپیہ مہر مقرر ہوا تھا اور بوقت نکاح میں نے قسم کھائی تھی کہ طلاق دوں گا ایسی حالت میں اگر طلاق دی جائے تو کیا حکم ہے جب کہ مجھے دھوکہ دیا تو نکاح ہوا یا نہ ؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح ہو گیا اور بعد خلوت طلاق دینے کی صورت میں نصف مہر بذمہ شوہر لازم ہے او طلاق نہ دینے کی جو قسم کھائی تھی بوجہ ضرورت مذکورہ بحالت مذکورہ اس قسم کا توڑنا جائز ہے مگر کفارہ قسم کا لازم ہوگا۔(۲)

بیوی سے کسی وجہ سے ہمبستر نہ ہونے کی قسم کھانا

(سوال ٦) اگر کوئی شخص اپنے دل میں قسم کھائے کہ کل ہم اپنی بی بی کے ساتھ کسی وجہ سے غصہ ہو کر قسم کھا، ہمبستر نہ ہوں گے لیکن اپنی بی بی کی خواہش سے ہمبستر ہو گیا تو شرعاً کیا حکم ہے ؟

(الجواب) جب تک زبان سے الفاظ قسم کہہ کر نہ توڑے کفارہ قسم اس پر نہیں آتا (۳)

انشاء اللہ کے ساتھ قسم کھانے کا حکم

(سوال ۷) میرے والد نے مجھ سے مرغ نہ کھانے کا عہد کر لیا میں نے ان الفاظ سے عہد کیا کہ انشاء اللہ میں مر نہیں کھاؤں گا۔ مجھے مرغ کھانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جائز ہے کیونکہ انشاء اللہ کہنے سے قسم نہیں رہتی یہ بہت اچھا کیا کہ انشاء اللہ کہہ لیا۔(۴)

قسم کھائی کہ فلاں کام نہ کروں گا پھر کر لے تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۸) اگر کوئی شخص اس طرح قسم کھائے اور عہد کرے کہ اے خدا میں تیری ذات بابرکات کی قسم کھا کر کہتا

---

(۱) لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ (در مختار) ای لا ینعقد القسم بغیر اللہ تعالیٰ غیر اسمائہ وصفاتہ بل یحرم (ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۷۰ ط.س. ج۳ ص ۷۱۲) ظفیر. (۲) فانہ یجب فیما اذا حلف علی طاعۃ ویحرم فیما اذا حلف علی معصیۃ ویندب فیما اذا کان المحلوف علیہ جائزا (ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۳. ط.س. ج۳ ص ۷۰۴) وفیہ الکفارۃ ان حنث (ردالمحتار ج ۳ ص ۶۶. ط.س. ج۳ ص ۷۰۸) ظفیر. (۳) ورکنھا اللفظ المستعمل فیھا (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۳) ظفیر

(٤) وصل بحلفہ انشاء اللہ بطل یمینہ کذا یبطل بہ ای الاستثناء المتصل کل ما تعلق بالقول عبادۃ او معاملۃ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۹۸. ط.س. ج۳ ص ۷٤۲ ظفیر.

ل کہ اگر میں فلاں کام میں اپنا عہد توڑوں تو مجھے دوزخ میں ڈالیے اور دین ودنیا میں ہمیشہ ذلیل وخوار کیجئے اور اپنی دیجئے اور مردود کیجئے اور میری دعا بھی قبول نہ کیجئے اور میں آسمان اور زمین اور فرشتوں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ ہ اپنا عہد کبھی نہ توڑوں گا اور پھر وہ توڑ دے تو اس کا کیا حشر ہوگا اور اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

الجواب) اس صورت میں اگر وہ شخص اس عہد کو توڑ دے تو کفارہ قسم کا اس کے اوپر واجب ہے۔(۱) یعنی دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔(۲)

بالغ لڑکا قرآن شریف اٹھائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

سوال ۹) ایک نابالغ لڑکا دل سے بغیر شک کے ضد کرتا ہے اگر اس کا کوئی عزیز اس سے قرآن شریف اٹھوائے اور اٹھوانے والے تو وہ گنہگار ہوگا یا نہیں؟

الجواب) وہ گناہ گار نہ ہوگا۔

شریعت کے کسی کام پر اہل برادری سے عہد لینا

سوال ۱۰) اور اہل برادری نے پنچایت سے یہ کہا کہ کلمہ پڑھو اس کے بعد کہا گیا کہ اگر اس ہمارے حکم کو کوئی توڑے تو وہ خدا اور رسول سے پھرے۔ اس قسم کی قسم کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب) اگر شریعت کے کام پر ایسا عہد لیا ہوا ہے کہ جو کوئی اس حکم شریعت کو توڑے وہ گویا خدا تعالیٰ اور رسول کا مخالف ہے تو یہ جائز ہے لیکن برادری کے حکم پر مطلقاً ایسا عہد لینا درست نہیں ہے چاہے وہ حکم موافق شریعت ہو یا نہ ہو اس کی تعمیل کریں اور جو کوئی اس حکم کو توڑے وہ خدا اور رسول کا مخالف ہے۔ تو ایسا عہد لینا درست نہیں ہے۔

غیر اللہ کی قسم کیسی ہے؟

سوال ۱۱) خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھانا مثلاً لڑکے یا قرآن شریف وغیرہ کی قسم کھانا درست ہے یا نہیں ایسی قسم کھانے والا مشرک ہوگا یا نہیں؟

الجواب) غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے جیسے بیٹے یا باپ وغیرہ کی قسم کھانا۔(۳) البتہ قرآن شریف کا قسم کھانا متعارف ہو گیا ہے لہذا وہ معتبر ہے اور قسم ہو جاتی ہے فی الدر المختار قال الکمال ولا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا الخ فقط۔(۴)

وارثوں کے حلف کا وارثوں پر اثر پڑتا ہے یا نہیں؟

سوال ۱۲) ایک محلہ جس میں اقوام شیخ رہتے ہیں اور ان میں دو فریق ہو رہے تھے ہر دو فریق نے یہ تجویز کی کہ دونوں فریق ایک ہو جائیں اور کوئی نزاع آپس میں نہ رہے ہر حالت میں ہر شخص شادی غمی میں سب شریک رہیں اور اس عہد کی پابندی کے لئے سب کے ہاتھ میں قرآن شریف دے کر یہ حلف لیا گیا کہ مراسم برادرانہ ترک کئے

(۱) وفیہ الکفارۃ ان حنث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص ٦٦ ط س ج۳ ص ۷۰۸) ظفیر (۲) وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتھم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلاثۃ اشہر ویستر عامۃ البدن (ایضا ج۳ ص ۸۲ ط س ج۳ ص ۷۲۵ – ۷۲٦) ظفیر (۳) لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ (در مختار) ای لا یحلف القسم بغیرہ تعالیٰ الخ بل یحرم رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۷۰ ط س ج۳ ص ۷۱۲) (٤) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۷۰ ط س ج۳ ص ۷۱۲) ظفیر

جاویں گے جس شخص نے حلف کیا تھا اب ان میں سے چند اشخاص ہیں باقی فوت ہو گئے ایک شخص نے یہ مخالفت کی کہ وہ خلاف اپنی گروہ کے دوسرے گروہ کی جانب سے مقدمات میں پیروی کرنے لگا ان اشخاص کے وارثوں نے جنہوں نے قرآن شریف اٹھایا تھا اور حلف کیا تھا یہ کہا کہ گو اب تک ہم اپنے مورثوں کے حلف کے پابند رہے مگر اس عہد و حلف کی پابندی ہم پر عائد نہیں ہوتی کیا یہ صحیح ہے اور جو لوگ حلف کرنے والوں میں سے بقید حیات ہیں ان پر پابندی حلف لازم ہے یا نہیں؟

(الجواب) مورثوں کی حلف کا وارثوں پر کچھ اثر عائد نہیں ہوتا البتہ جو لوگ ان حلف کرنے والوں میں کے بقید حیات ہیں وہ اپنے حلف اور قسم کو توڑیں تو ان پر کفارہ لازم آئے گا۔(۱)

لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ کفارہ لازم ہونے کی وجہ سے وہ لوگ گناہگار بھی ہوں اور مواخذہ دار اخروی ہوں بلکہ بسا اوقات حلف کا توڑنا ضروری ہو جاتا ہے۔(۲) جیسا کہ خود رسول اللہ ﷺ نے بعض دفعہ کسی فعل کے کرنے پر قسم کھائی اور پھر اس کی خلاف میں آپ کو بہتری معلوم ہوئی تو آپ نے اس قسم کو توڑ دیا اور کفارہ دے دیا اور اسی طرح آپ نے دوسروں کو بھی حکم فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی کسی امر پر حلف کرے اور پھر اس کے خلاف میں خیر معلوم ہو اور وہ خلاف کام ثواب کا ہو تو قسم کو توڑ دو اور جو امر بہتر اور شریعت میں موجب ثواب ہے اس کو کرے پس اگر اس شخص سے کوئی امر خلاف شریعت ہوا ہے تو اس وجہ سے اس سے متارکت کی ہے تو یہ اچھا ہے اس میں گناہ نہیں ہوا اور حلف کرنے والے کفارہ قسم کا دے دیویں(۳) فقط۔

قسم کھائی جائداد سے کہ نہیں لوں گا وارث ہو جانے کے بعد کیا کرے؟

(سوال ۱۳) ایک شخص نے اپنے والد کے ساتھ جھگڑا فساد کر کے یہ حلف کیا اگر میں تمہاری جائداد کی کچھ کھاؤں تو میں نبی کے دین سے خارج ہوں گا اب اس کے والد کا انتقال ہو گیا تو حلف سے بری ہونے کی کیا صورت ہے اور جائداد کی میراث ہونے کی کیا صورت؟

(الجواب) ان الفاظ سے قسم ہو جاتی ہے۔(۴) لہذا اگر اس جائداد میں سے کچھ لیوے اور کھاوے تو کفارہ قسم کا دیوے اور بصورت حنث اس کے کفر میں اختلاف ہے لہذا احوط یہ ہے کہ وہ تجدید اسلام کرے در مختار میں ہے والقسم ایضا بقوله ان فعل کذا فهو یهودی او نصرانی الخ او کافر فیکفر بحنثه ۔(۵) فقط۔

دوسرے نے یہ قسم دی کہ یہ کام کرنا ہے اس نے نہیں کیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱٤) رشید نے حمید کو کہا اللہ کی قسم تم کو یہ کام کرنا ہو گا اب اگر حمید وہ کام نہ کرے تو رشید حانث ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) رشید حانث ہو گا۔(۶) فقط۔

---

(۱) وهذا القسم فیه الکفارة ان حنث (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ٦٦ ط. س. ج۳ ص ۷۰۸) ظفیر. (۲) ومن حلف علی معصیة کعدم الکلام مع ابویه اوقتل فلان الخ وجب الحنث والتکفیر لانه اهون الامرین الخ (ایضاً ج۳ ص ۸۵. ط.س. ج۳ ص ۷۲۸) ظفیر. (۳) وهذا لا قسم فیه الکفارة ان حنث (ایضاً ج۳ ص ٦٦ . ط.س. ج۳ ص ۷۰۸) ظفیر. (٤) وبری من الله وبری من رسوله یمینان الخ و بری من الا سلام اوالقبلة او صوم رمضان او الصلوة الخ یمین لانه کفر و تعلیق الکفر بالشرط یمین (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۷۱ .ط.س. ج۳ ص ۷۱۳) ظفیر. (۵) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۷٤ .ط.س. ج۳ ص ۷۱٦ قوله فیکفر بحنثه ای تلازمه الکفارة اذا حنث ای قاله بتحریم الحلال لا نه لما جعل الشرط علما علی الکفر و قد اعتقده واجب الا متناع وامکن القول بوجوبه بغیره جعلنا یمینا نهر (ردالمحتار ج۳ ص ۷۵ .ط.س. ج۳ ص ۷۱۸) ظفیر. (٦) وفیه الکفارة ان حنث (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الا یمان ج ۳ ص ٦٦ .ط.س. ج۳ ص ۷۰۸ ظفیر.

کلمہ پڑھ کر قسم کھانے سے قسم ہوگی یا نہیں؟

(سوال ۱۵) ایک شخص نے اس طور سے قسم کھائی لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ خدا گواہ ہے اگر میں یہ کام کروں تو رسول اللہ کی شفاعت سے ناامید ہوں۔ پھر اس کام کا مرتکب ہوا ہو۔ اس صورت میں اس شخص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) در مختار میں ہے کہ ان الفاظ سے قسم نہیں ہوتی اور صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کافر نہیں ہوتا مگر اس میں گناہ ہے لہذا توبہ و استغفار کرے وفیہ اشهد الله لا افعل يستغفر ولاكفارة وكذا اشهدك واشهد ملائكتك لعدم العرف الخ وفي انا برى من الشفاعة ليس بيمين لان منكر من مبتدع لا كافرا لخ۔(۱) فقط۔

فلاں کام کروں تو خدا کے دیدار سے محروم رہوں پھر کرلیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۶) اس شخص نے یہ عہد کیا کہ اگر اب سے میں برے کام کو کروں تو خدا کا دیدار اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت مجھ کو نصیب نہ ہو والعیاذ باللہ تعالیٰ اور دونوں جہاں میں میرا رو سیاہ ہو کچھ عرصہ بعد وہی کام اس نے کیا تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) در مختار کتاب الایمان میں ہے وفي انا برى من الشفاعة ليس بيمين الخ ۔(۲) اس روایت سے معلوم ہوا کہ الفاظ مذکورہ فی السوال سے قسم منعقد نہیں ہوتی لہذا اس کام کے کرنے کی وجہ سے کفارہ واجب نہ ہوگا آئندہ اس قسم کے الفاظ کہنے سے احتراز و اجتناب کرنا چاہئے اور صدق دل سے اس فعل قبیح سے توبہ نصوحہ کرنی چاہئے اور آئندہ اس فعل بد سے بچنا چاہئے۔ فقط۔

خنزیر کھانے کی قسم کھائی پھر توڑدی کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۷) ایک شخص اپنے چچا سے ناراض ہے چچا نے منانا چاہا تو اس نے قسم کھائی کہ اگر میں جاؤں تو خنزیر کھاؤں اب اگر وہ چچا کا کہنا مان لے تو قسم کے بارے میں کیا کرے؟

(الجواب) یہ قسم نہیں ہوئی مگر اس بات کے کہنے کا گناہ ہوگا۔ و كذالك ان قال ان فعلت كذا فانازان او شارب خمر او اكل ميتة فليس بحالف۔(۳) فقط۔

زید نے ہزار روزہ کی قسم کھائی تو کیا کرے؟

(سوال ۱۸) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے کچھ مال بکر کا چرالیا بکر اس کو قسم کھلاتا ہے اور زید قسم کھاتا ہے کہ اگر میں نے چرایا تو مجھ پر ہزار روزہ فرض ہوں یا واجب ہوں آیا عند الشرع اس پر ہزار روزہ واجب ہوں گے یا نہیں؟ ایسا ہی اگر آئندہ کی بابت قسم کھالے کہ اگر میں تیرا مال چراؤں تو مجھ پر ہزار واجب ہوں؟

(الجواب) دونوں صورتوں میں روزہ فرض ہوں گے كذا يفهم من الدر المختار لامواخذة فيها الافي ثلث طلاق وعتاق ونذر اشباه وان علقه بما لم يرده كان زينت لفلانة مثلا فحنث در مختار (۴) ج ۳ ص ۹۴۔

یہ کہنا کہ ایسا کروں تو اپنے باپ کا نہیں قسم نہیں ہے؟

(سوال ۱۹) اگر یہ کہہ دے کہ اگر میں آپ کے گھر جاؤں تو اپنے باپ سے نہیں بلکہ کسی خاکروب سے ہوں۔ اگر چلا جاوے تو کفارہ لازم ہے یا نہیں۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۷۶. ط.س. ج۳ص۷۱۸ ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۷۶. ط.س. ج۳ص۷۱۹ ظفیر. (۳) ايضاً ج ۳ ص ۷۸ ظفیر هو يستحل اللحم او لحم الخنزير ان فعل كذا لا يكون يميناً لان استحلال ذلك لايكون كفرا ردالمحتار ج ۳ ص ۷۸ .ط.س. ج ۳ ص ۷۲۱) ظفیر. (٤) الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ٦٤ .ط.س. ج۳ص۷۰٦ ظفیر.

(الجواب) اس میں کچھ کفارہ نہیں ہے۔ جانا درست ہے۔

گھر نہ آنے کی قسم کھائی اور سامان بھیجا تو حانث نہیں ہوا

(سوال ۲۰) زید اور اس کی ساس میں کچھ نزاع ہوا زید نے غصہ سے اپنی ساس کو کہا کہ اگر میں تمہارے گھر آؤں یا کام کروں تو میری عورت مجھ پر حرام، حرام، حرام تین دفعہ کہا پھر زید اپنے گھر چلا گیا جب زید کی عورت اپنی ماں کے گھر بیمار ہوئی تو زید کسی شخص سے تعویذ لائے اور کسی اور شخص کو دے دیا کہ میری ساس کو دے دو اور ایک تربوز کسی شخص نے زید کو دیا کہ تم اپنی ساس کو دے دینا، زید نے وہ تربوز کسی اور شخص کو دے دیا کہ میری ساس کو دے دینا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید ان دو کام کے کرنے سے حانث ہوا یا نہ؟ اور اس کی عورت پر تین طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید حانث نہیں ہوا کیونکہ زید اپنی ساس کے گھر نہیں آیا اور نہ اس کے کہنے سے اس کا کوئی کام کیا ہے۔(۱)

ایسا کروں تو خدا اور رسول سے بیزار ہوں کہنا قسم ہے

(سوال ۲۱) ایک شخص نے نذر کی کہ فلاں چیز لوں گا تو خدا اور رسول سے بیزار رہوں گا اور وہ شخص اس چیز پر قائم ہو گیا اس کے واسطے کیا حکم شریعت میں ہے۔

(الجواب) اگر اس شخص نے اس کام کو کر لیا جس کے چھوڑنے کی قسم کھائی تھی تو اس پر کفارہ قسم کا واجب ہے۔ (۲) اور قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کا کھانا یا کپڑا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے پے در پے رکھنا چاہئے۔ (۳) اور آئندہ ایسی قسم نہ کھاوے۔

ناجائز بات پر حلف لینا درست نہیں مگر قسم توڑنے سے کفارہ ہوگا

(سوال ۲۲) چالیس پچاس آدمیوں نے اس بات پر قسم کھائی کہ ہفتہ ہفتہ کو اناج نکال کر فروخت کر کے روپیہ جمع کیا کریں اور جب کوئی اس جماعت میں مر جائے یا کسی کا عزیز مر جاوے تو اس روپیہ میں سے ایک مقدار معین پر اس کی تجہیز و تکفین میں خرچ کیا جائے اور سال بھر میں جس قدر روپیہ جمع ہو تو گیارہویں کے موسم میں بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کی جائے اس بات پر قسم کھانا اور اصرار کرنا کیسا ہے اور کفارہ لازم ہے یا نہ؟

(الجواب) اس بات پر قسم دینا اور قسم کھانا حرام ہے اور ایسی قسم کھانا بھی حرام ہے اور اس قسم کو توڑ دینا چاہئے اصرار کرنا کسی قسم پر ناجائز ہے۔ (۴) اور کفارہ قسم کا دینا لازم ہے۔ (۵) **والتفصیل فی کتب الفقه۔**

---

(۱) جب زید نے خلاف قسم کیا ہی نہیں تو معلق طلاق واقع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (ظفیر)

(۲) هو بری من الله وبری من رسوله یمین (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۱۱ ط.س. ج۳ص۷۱۳) ظفیر (۳) وکفارته الخ اطعام عشرة مساکین او کسوتهم الخ وان عجز عنها کلها الخ صام ثلثة ایام ولاء (ایضا ج۳ ص ۸۲ ط.س. ج۳ص۷۲۵) ظفیر (۴) من حلف علی معصیة الخ وجب الحنث والتکفیر لانه اهون الضررین (ایضا ج۳ ص ۸۵ ط.س ج۳ص۷۲۸ ظفیر (۵) وفیه الکفارة الخ ان حنث (ایضا ج۳ ص ۶۶ ط.س ج۳ص۷۰۸) ظفیر

جانور کا دودھ نہ کھانے کا جب حلف لیا ہے تو گھی وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہوگا۔

(سوال ۲۳) زید نے کہا میں اس بھینس کا دودھ نہ پیوں گا اور کوئی شرط نہیں کی۔ آیا زید کو اس بھینس کا گھی کھانا جائز ہے یا نہیں۔ یا کب تک دودھ پینا جائز نہیں ہے؟ یعنی صرف اس بیانت کا یا ہمیشہ کے لئے۔ نیز بھینس مذکور کی کٹڑی کا دودھ بشرط زندگی جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) گھی کھانا درست ہے اور اس کی کٹڑی کا دودھ بھی جائز ہے صرف اس کا دودھ پینے سے کفارہ لازم آوے گا۔ یعنی ایک دفعہ کفارہ آوے گا پھر جائز ہو جائے گا۔(۱) فقط (جب کوئی شرط نہیں کی تو یمین نہیں ہوا، اور اس کی وجہ سے کھانے سے حانث نہ ہوگا۔ ظفیر)

کسی مزار پر جانے سے انکار حلف سے انکار نہیں

(سوال ۲٤) ہندہ نے اپنے داماد پر دعویٰ زنا کا کیا مگر گواہ معتبر نہ دے سکا۔ قاضی نے حلف مدعا علیہ پر یہ فیصلہ کیا کہ فلاں فقیر کے مزار پر حلف کرے کہ میں نے اپنی ساس سے زنا نہیں کیا مدعا علیہ نے انکار کیا کہ میں فقیر کے مزار پر نہیں جاؤں گا۔ یہ انکار حلف سے ہوا یا نہیں؟

(الجواب) یہ انکار حلف سے نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو وہ تیار ہے اور مزار فقیر پر لے جانا لغو ہے اس سے انکار کرنا حلف سے انکار نہیں ہے۔

حلف کے بعد دعویٰ میں زیادتی جائز نہیں

(سوال ۲۵) عدالت میں حلف بھی ہوتا ہے۔ عدالت کہتی ہے کہ حلف سے کہو کہ تمہارا دعویٰ ٹھیک ہے تو اگر روپیہ دو روپیہ بڑھا کر دعویٰ کیا گیا تو یہ حلف سچ ہوگا یا جھوٹ؟

(الجواب) وہ حلف جھوٹ ہوگا زیادہ کا دعویٰ نہ کرنا چاہئے۔(۲) البتہ بصورت سرکشی و تمرد مدیون جو خرچہ عدالت سے ملے وہ لینا درست ہے کہ سبب اس خرچہ کا مدیون سرکش ہوا ہے اور اس کی سرکشی و عدم ادائے قرضہ کی وجہ سے نالش دائر کی گئی ہے۔ فقط۔

ہاتھ پر قرآن دے کر حلف دینے سے حلف ہو جاتا ہے

(سوال ۲٦) اگر کوئی شخص مسلمان کسی معاملہ میں مسلمان کو حلف قرآن شریف کا دے اس طریق سے کہ وقت اظہار اس کے ہاتھوں پر قرآن شریف رکھے، آیا اس طور سے حلف ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے **وقال العینی وعندی ان المصحف یمین لا سیما فی زماننا قوله وقال العینی عبارته وعندی لو حلف بالمصحف او وضع یده علیه وقال وحق هذا فهو یمین ولا سیما فی هذا الزمان الذی کثرت فیه الا یمان الفاجرة ورغبة العوام فی الحلف بالمصحف الخ** ۔(۳) اس کا حاصل یہ ہے کہ اس زمانہ میں قرآن ہاتھوں پر رکھ کر حلف دینا قسم ہے یعنی اس سے قسم ہو جاتی ہے اور احکام یمین اس سے

---

(۲) غموس تغمسه فی الاثم ثم النار وهی کبیرة ان حلف علی کاذب عمداً الخ کو الله مافعلت کذا عالما بفعله الخ یاثم بها تلزمه التوبة (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ٦٤۔ ط۔س۔ ج۳ص ۷۰۵) ظفیر۔

(۳) رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۷۰۔ ط۔س۔ ج۳ص ۷۱۳) ظفیر۔

(۱) ولا یحنث فی حلفه لا یاکل من هذا البسر او الرطب او اللبن باکل رطبه وتمره وشیرازه لان هذه صفات داعیة الی الیمین (در مختار) لان هذه صفات الخ (رد المحتار باب الیمین فی الاکل ج ۳ ص ۱۲) ظفیر۔

متعلق ہوجاتے ہیں الخ فقط۔

جب قسم کے خلاف کسی بھی وجہ سے کیا تو کفارہ ہوگا

(سوال ۲۷) عمر نے قسم کھائی تھی کہ میں فلاں گھر میں نہ جاؤں گا نہ وہاں کھانا کھاؤں گا لیکن والدہ عمر اس کو مجبور کر کے اس گھر میں لے گئی اور وہاں کھانا بھی کھلایا اب آئندہ عمر وہاں جاسکتا ہے یا نہیں اور عمر کو کچھ گناہ تو نہیں ہوا۔ اور کفارہ کیا ہوگا؟

(الجواب) قسم ٹوٹ گئی ہے اور کفارہ قسم کا لازم ہے اب آئندہ وہاں جانا درست ہے قسم پوری ہوگئی ہے اور گناہ کچھ نہیں ہوا صرف کفارہ لازم ہے اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا ہر ایک کو ایک ایک جوڑا دے دے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے متواتر رکھے۔

خلاف قسم کرنے سے کفارہ لازم ہے

(سوال ۲۸) زید نے قسم کھائی اس امر کی کہ میں بکر سے کبھی نہیں بولوں گا پھر بسبب ضرورت کے زید بکر سے بولا تو زید کے قسم کو صحیح سمجھنا چاہئے قسم کا کفارہ تو اس پر ضرور واجب ہے۔

(الجواب) کفارہ قسم کا زید کے ذمہ لازم ہے اور آئندہ کو بولنا چاہئے۔(۱)

قرآن سے حلف دلانا درست ہے

(سوال ۲۹) قرآن شریف سے حلف دلانا جائز ہے یا نہ بہ تقدیر اول کسی جاہل بے نمازی کو جو وضو اور غسل سے محض ناواقف ہے قرآن شریف دے کر حلف کرانا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار قال العینی وعندی ان المصحف یمین لا سیما فی زماننا وعند الثلثة المصحف والقرآن وکلام اللّٰہ یمین وفی الشامی نقلاً عن الهندیه عن المضمرات وقد قیل هذا فی زمانهم اما فی زماننا فیمین و به ناخذو نا مرو نعتقد وقال محمد بن مقاتل الرازی انه یمین وبه اخذ الجمهور مشائخنا اھ فهو مؤید لکونه صفة تعورف الحلف بها کعزة اللّٰہ وجلاله الخ اس سے معلوم ہوا کہ حلف دینا ساتھ قرآن شریف کے جائز ہے۔ فقط۔

جب قسم کے مطابق ادا نہیں کیا تو کفارہ ہوگا

(سوال ۳۰) زید نے عمر پر ڈگری کا اجراء کرلیا عمر نے کچھ روپیہ زید کو دے کر مابقی کے واسطہ مزید مہلت چاہتا تھا۔ زید نے خدا کی قسم کھا کر یہ کہہ دیا کہ میں کل مطالبہ کو بے باق کروں گا مگر بعض اصرار و مجبوری کی وجہ سے اپنی قسم کے خلاف عمر کو مہلت دینا منظور کیا اس صورت میں زید پر کفارہ قسم کیا ہوگا؟

---

(۱) ومن حلف علی معصیة کعدم الکلام مع ابو یه الخ وجب الحنث والکفیر وحاصله ان المحلوف علیه اما فعل او ترک وکل منهما اما معصیة وهی مسئلة المتن او واجب الخ وهو اولی من غیره او غیره اولی منه کحلفه علی ترکه وطی زوجته شهرا ونحوه حنثه اولی الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۸۵ ط.س. ج۳ ص ۷۲۸ وفیه الکفارة ان حنث (ایضا ج۳ ص ۶۶ ط.س. ج۳ ص ۷۰۸) ظفیر. (۲) دیکھئے ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۷۰ ط.س. ج۳ ص ۷۱۳ ظفیر.

(الجواب) اس صورت میں کفارہ قسم کا زید کے ذمہ لازم ہے۔(۱) فقط۔

کفارہ ادا کرنے کے بعد قسم باقی نہیں رہتی

(سوال ۳۱) میں نے ایک چیز کے استعمال سے عمر بھر کی قسم کھائی تھی کہ میرے لئے اس کا استعمال کرنا عمر بھر کے واسطے حرام ہے پھر نہ رہ سکا، استعمال کر کے حانث ہو گیا، یہ قسم میرے سے منتہی ہو گئی یا نہیں یعنی بعد کفارہ دینے کی بھی قسم مذکور کے جہت سے استعمال کرنا حرام ہو گا یا نہ؟

(الجواب) قسم منتہی ہو گئی کفارہ کے بعد پھر اس کے استعمال سے حنث نہ ہو گا۔(۲)

شفاعت سے محروم ہونا یمین نہیں ہے

(سوال ۳۲) زید و عمر نے قسم کھا کر یہ معاہدہ کیا کہ ہم کبھی تعلق قطع نہ کریں گے اگر ہم باہمی انقطاع تعلق کریں تو ہم کو بروز قیامت رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو، اگر وہ دونوں اب انقطاع تعلق کرنا چاہیں تو ان دونوں پر کفارہ لازم ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار وفی انا بری من الشفاعة لیس بیمین لان منکرها مبتدع لا کافر الخ۔(۳) پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ فی السوال یمین نہیں ہے اور اس میں کفارہ لازم نہیں ہے فقط۔

قسم باپ نے کھائی تو بیٹے کی خلاف ورزی سے قسم نہیں ٹوٹے گی

(سوال ۳۳) زید نے قسم کھائی کہ میں اپنے حقیقی بھائی بکر سے زمین کے کاروبار میں شرکت کروں تو میری بیوی پر تین طلاق اب کسی عرصہ کے وہ خود تو نہیں لیکن اس کا لڑکا جو کہ جوان ہے بدون کہے والد کے اپنے چچا کے ساتھ زمین کے کاروبار میں شریک ہو گیا اور والد نے اسے لا و نعم کچھ بھی نہیں کہا اس لڑکے کی شرکت سے باپ حانث ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) بیٹے کی شرکت سے باپ کی قسم نہ ٹوٹے گی اور وہ حانث نہ ہو گا۔ کذا فی کتب الفقه۔

جس کے ساتھ عدم شرکت کی قسم کھائی تھی اس کے بیٹے کے ساتھ شرکت سے حانث نہیں ہو گا

(سوال ۳۴) زید و عمر دونوں بھائی عقد مزارعت میں شریک تھے، زید نے کسی بات پر ناراض ہو کر کہا اگر میں تیری زندگی میں تیرے ساتھ شراکت کروں تو میری عورت کو تین طلاق ہیں۔ بعد دو سال کے عمر نے اپنے برادر زادہ بکر کو اپنا شریک بنا لیا اور زید کا بیٹا بکر جوان ہے مگر تابع باپ کے رہتا ہے۔

(الجواب) زید اس صورت میں حانث نہ ہو گا کما فی ردالمحتار فی الکبیرین لا یحنث الاب بالمباشرة لعدم ولایة علیهما فهو کالا جنبی عنهما فیتعلق بحقیقة الفعل الخ۔(۵) ص ۱۸ باب الیمین فی البیع والشراء پس معلوم ہوا کہ بالغ بیٹا مثل اجنبی کے ہے تو بیٹے کو شریک بنانا باپ کو شریک بنانا نہیں ہے لہذا بیٹے کو شریک کرنے

---

(۱) وفیه الکفارة ان حنث (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ٦٦. ط.س. ج۳ ص ۷۰۸ ظفیر.
(۲) وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج۲ ص ٦٨٨. ط.س. ج۳ ص ۳۵۵) ظفیر. (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۷٦. ط.س. ج۳ ص ۷۱۳. ظفیر.
(٤) ولا تزر وازرة وزر اخری (سورة النجم)
(۵) دیکھئے ردالمحتار باب الیمین فی البیع والشراء مطلب لا یتزوج ج۳ ص ۱٦۲. ط.س. ج۳ ص ۸۱۵ ظفیر.

سے حانث نہ ہوگا۔

قسم کا کفارہ دے کر اس کے خلاف کام میں شرکت

(سوال ۳۵) زید، عمر برادر اور حقیقی ہیں ان کا باپ فوت ہو چکا ہے صرف والدہ زندہ ہے۔ عمر کی شادی کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔ زید کا جھگڑا دو مرتبہ والدہ کے ساتھ خرید سامان شادی پر ہوا۔ زید نے دونوں مرتبہ بحالت غصہ قسم کھا کر کہا کہ میں ہرگز عمر برادر خورد کی شادی میں شریک نہ ہوں گا اس پر والدہ نے بھی کہا کہ میں بھی شریک نہ ہوں گی، تو زید کس صورت سے شریک شادی ہو سکتا ہے؟ (۲) اگر قسم کا کوئی کفارہ ہے تو کیا ہے؟ (۳) شادی سے پہلے یا بعد بھی ادائیگی کفارہ کیا ہو سکتی ہے؟

(الجواب) نمبر ۱ تا نمبر ۳ زید کفارہ قسم کا دے دیوے اور شریک شادی ہو جاوے۔(۱) اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاوے یا ان کو کپڑا پہنا دیوے اور غلام کے آزاد کرنے کو اس وجہ سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہاں غلام نہیں ہے۔ پھر اگر کھانا یا کپڑا دس مسکینوں کو دینے کی طاقت نہیں ہے تو تین روزہ متواتر رکھے یہ کفارہ قسم کا ہے اور کفارہ بعد قسم توڑنے کے واجب ہوتا ہے۔(۲) شادی میں شریک ہونے سے پہلے کفارہ ادا نہ ہوگا۔(۳)

یہ کہنا کہ ایسا کروں تو اپنی ماں کو دفن کروں، قسم نہیں

(سوال ۳۶) کسی کام کے لئے اگر کوئی شخص خود سزا مقرر کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میں فلاں کام کروں تو ایسا ہو جیسا میں نے اپنی ماں کو زندہ دفن کر دیا۔ پھر اگر اس نے وہ کام کر لیا تو کیا کرنا چاہئے کچھ کفارہ اس کا ہے یا نہیں۔

ایسا کروں تو کلام اللہ کی مار پڑے کہنا

(سوال ۲) اب اس نے مسجد میں ان باتوں پر قرآن شریف اٹھایا کہ اگر ہم نماز ترک کریں اور جھوٹ بولیں اور غیبت کریں اور اپنی منکوحہ بیوی کے علاوہ کوئی اور ناجائز طریقہ اختیار کریں تو ہم کو کلام اللہ کی مار پڑے اور ہم دین و دنیا کہیں کے نہ رہیں اور ہم عہد کرتے ہیں اور قرآن شریف اٹھاتے ہیں کہ یہ امور آئندہ سے نہ کریں گے اور کسی سے کوئی کام خلاف عہد ہو گیا تو اس کا کوئی کفارہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

(الجواب) پہلی صورت میں کچھ کفارہ وغیرہ لازم نہیں ہے مگر دوسری صورت میں اگر وہ ان افعال میں سے کسی کو کر لیوے تو کفارہ قسم کا دیوے۔(۴) یعنی دس محتاجوں کو کھانا کھلاوے دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلاوے یا ان کو کپڑا دیوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔

---

(۱) من حلف على معصية الخ وجب الحنث والتكفير وحاصله ان المحلوف عليه اما فعل او ترك وكل منهما اما معصية او واجب وبره فرض او هو اولى من غيره او غيره اولى منه الخ وحنثه اولى (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۸۵ ط.س. ج۳ص۷۲۸ ظفير.(۲) وكفارته الخ اطعام عشرة مساكين او كسوتهم الخ وان عجز عنها كلها الخ صيام ثلثة ايام ولاء (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج ٤ ص ۸۲ وج۳ ص ٨٤ ط.س.ج۳ص۷۲۵ وفيه الكفارة الخ ان حنث (ايضاً ج۳ ص ٦٦ ط س.ج۳ص۷۰۸)ظفير.(۳) ولم يجز التكفير ولو بالمال قبل حنث (در مختار) لان الحنث هو السبب كما مر فلا يجوز الا بعد وجوده (ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ص ۸۱ ط.س.ج۳ص۷۲۷) ظفير.(٤) وفيه الكفارة الخ ان حنث (در مختار ط.س.ج۳ص۷۰۸)

ایسا کروں تو خدا اور رسول سے دور رہوں کہنا قسم ہے

(سوال ۳۷) زید نے اپنا مکان بکر کے ہاتھ فروخت کیا۔ زید کسی کا قرض دار تھا، وہ بکر نے سب اپنے ذمہ لکھوالیا اور وعدہ کیا کہ جس دن ہمارے نام رجسٹری کردو گے اسی وقت باقی روپیہ ادا کردوں گا، زید نے سب منظور کیا دو تین دن کے بعد زید نے بکر کو مکان دینے سے انکار کردیا تب بکر نے جملہ مسلمانوں کو جمع کر کے عذر کیا کہ مجھے میرا مکان دلوادیں۔ مسلمانوں نے زید کو غیرت اور شرم دلائی کہ مسلمان ہو کر ایسا کام نہ کرو، زید نے کہا کہ اگر بکر ہم کو سولہ روپیہ اور دیوے تو اگر میں اپنا مکان بکر کے سوا کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کردوں تو میں خدا اور رسول سے دور ہوں اور قیامت کے دن میرا منہ سور کا ہو۔ تب بکر نے زید کو سولہ روپیہ اور دینا منظور کیا۔ دو تین دن کے بعد زید اپنے وعدہ سے پھر پلٹ گیا اور مکان کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کردیا اور اس کے نام رجسٹری کرادی۔ اب زید پر کفارہ قسم واجب ہے تو کیا ہے، اور زید گنہگار ہوا یا نہ اگر ہوا تو کیا کرنا چاہئے؟

(الجواب) بے شک زید گناہگار ہوا توبہ کرے اور کفارہ قسم کا ادا کرے۔(۱) قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا یا کپڑا دیوے یا غلام آزاد کرے، مگر یہ صورت تو یہاں نہیں ہو سکتی، صرف کھانے اور کپڑے کی صورت ہو سکتی ہے۔ اور اگر کھانے اور کپڑے کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے متواتر رکھے۔(۲)

اللہ کی دہائی دینے سے قسم نہیں ہوتی

(سوال ۳۸) اکثر مستورات ذرا ذرا سی بات میں کہہ دیا کرتی ہیں، اللہ کی دہائی ہم تم سے نہ بولیں گے اگر ایسا کریں تو دس روزے پاویں یہ جملہ قسم میں داخل ہے یا نہ اور اس کا کفارہ کیا ہے اور اگر کئی بار یہ جملہ کہے گئے ہوں تو ایک کفارہ دینا ہو گا یا متعدد۔ اور اگر یہ جملہ قسم میں داخل نہیں تو کفارہ ادا کر کے قسم توڑ دینا چاہئے یا قسم کی پابندی کرنا لازمی ہے اور کفارہ دے کر قسم کے توڑنے میں گناہ ہے یا نہیں؟ توڑنے میں درانحالیکہ کسی مسلمان سے تین روز سے زیادہ رنج نہ رکھنا چاہئے؟

(الجواب) یہ کلمات قسم میں داخل نہیں ہیں کفارہ وغیرہ کچھ نہیں آتا۔(۳) اور اگر بالفرض ایسی قسم کھائی جاوے تو اس کو توڑ دینا چاہئے۔(۴) اور کفارہ میں تداخل بھی ہو جاتا ہے۔

ملازم کو حلف دلا کر ملازم رکھنا کیسا ہے؟

(سوال ۳۹) ملازم کو حلف اور عہد کر کے کسی قسم کی نافرمانی و قصور نہ کروں گا اور سستی وغیرہ نہ کروں گا اور

---

(۱) وفی البحر مایباح للضرورة لا یکفر مستحله کدم وخنزیر (در مختار) هو یستحل الدم و لحم الخنزیر ان فعل کذا لا یکون یمینا لان استحلال ذلک لا یکون کفرا الخ ردالمحتار کتاب الایمان ج۲ ص ۷۸. ط.س. ج۳ص ۷۲۱.

(۲) وکفارته تحریر رقبة او اطعام عشرة مساکین او کسوتهم بما یصلح للاوساط وینتفع به فوق ثلثه اشهر و یستر عامة البدن الخ وان عجز عنها کلها وقت الاداء الخ صام ثلثة ایام ولاء (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۸۲. ط.س. ج۳ص ۷۲۵ ظفیر.

(۳) وقوله حقا وحق الله وحرمته الخ لایکون قسما لعدم التعارف (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۷۷. ط.س. ج۳ص ۷۲۰) ظفیر.

(۴) ومن حلف علی معصیة الخ وجب الحنث والتکفیر وحاصله ان المحلوف علیه اما فعل او ترک وکل منهما اما معصیة او واجب وبره فرض او هوا ولی من غیره او اولی منه کحلفه علی ترک وطی زوجته شهرا و نحوه حنثه اولی الخ (ایضا ج۳ ص ۸۵. ط.س. ج۳ص ۷۲۸) ظفیر

تازیست آپ کی اطاعت و ملازمت کروں گا وغیرہ اس قسم کا حلف کر کے ملازمت کرنا کیسا ہے؟

(الجواب) اگر خادم اور ملازم کو اس عہد پر جس کی بابت حلف لی جارہی ہے پابندی کا ارادہ اور نیت ہے اور اس کا آقا اور مخدوم بلا حلف اداکرائے اس کو نہیں رکھ سکتا تب تو ایسی صورت میں حلف کرنے اور حلفیہ عہد نامہ تحریر کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ایسے عہد و پیمان میں انشاء اللہ کہہ دینا ضروری ہے تاکہ بصورت وقوع خلاف گناہگار نہ ہو۔

جائز تھوڑا تھوڑا کر کے بھی دینے سے کفارہ ادا ہو جاتا ہے

(سوال ۴۰) اگر کوئی شخص کفارہ یمین بالتراخی اس طرح ادا کرے کہ آج کچھ دیا کچھ ہفتہ دو ہفتہ بعد مساکین کو دیا کیا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(الجواب) متفرق دینا درست ہے بشرطیکہ دس مسکینوں کو پہنچ جاوے یا ایک مسکین کو دس دن تک کھانا دونوں وقت کھلا دیوے یا نقد وغیرہ دے دیوے۔(۱)

مالدار کا کفارہ میں روزے رکھنا کافی نہیں

(سوال ۴۱) قسم کے کفارہ میں مالدار آدمی روزے رکھ دے تو کفارہ ادا ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) کفارہ ادا نہ ہوگا۔(۲)

والدہ کے کہنے سے کام کرنا چاہئے

(سوال ۴۲) ایک شخص نے غصہ میں یہ کہا کہ میں کپڑے کی اچکن نہیں پہنوں گا اگر وہ اب نہ پہنے تو والدہ کو رنج ہو آیا زید کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس شخص کو وہ اچکن پہن لینا چاہئے والدہ کو ناراض نہ کرنا چاہئے۔

کہا اس باغ کا آم کھاؤں تو سور کھاؤں یہ قسم ہے

(سوال ۴۳) زید اپنے عزیز کو بطور تحفہ کچھ آم وغیرہ بھیج دیا کرتا ہے ایک روز کسی بات پر اس کے عزیز نے غصہ میں آکر کہہ دیا کہ اگر میں کھاؤں تو سور کھاؤں اس باغ کا آم۔ اب اگر وہ شخص اس باغ کا آم یا زید کے ہاتھ کا تحفہ لیوے اور کھاوے تو کیا اس کا کچھ کفارہ دینا پڑے گا۔

(الجواب) اگر وہ شخص اس باغ کے آم کھاوے تو کفارہ قسم کا اس کے اوپر لازم ہے۔(۳) یعنی دس مسکینوں کا کھانا یا کپڑا اور یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔

---

(۱) وکفارته الخ تحریر رقبة اواطعام عشرة مساكين كما مرفي الظهارا و كسوتهم (در مختار) قوله عشرة مساكين اي تحقيقا او تقديرا حتى لواعطى مسكينا واحداً في عشرة ايام كل يوم نصف صاع يجوز الخ ولو عشاهم في رمضان عشرين ليلة اجزاه اه (ردالمحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۸۲ و ج ۳ ص ۸۳. ط.س. ج۳ص۷۲۵) ظفير. (۲) وان عجز عنها كلها وقت الا داء الخ صام ثلثة ايام ولاء (در مختار) قوله ان عجز قال في البحر اشار الى انه لو كان عنده واحد من الثلاثة لا يجوز له الصوم (ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۸٤. ط.س. ج۳ص۷۲۷) ظفير. (۳) وفي البحر مايباح للضرورة لا يكفر مستحله كدم و خنزير (در مختار) لايكون يميناً للشك لا نه قد يكون استحلاله كفرا كما في غير حالة الضرورة فيكون يمينا وقد لا يكون كفراً كما في حالة الضرورة فلا يكون يميناً فقد حصل الشك في كونه يميناً اولا كتاب الايمان ج۳ ص ۷۸. ط.س. ج۳ص ۷۲۱. اس سے معلوم ہوا کہ اس قول سے قسم نہیں ہوگی۔ مفتی علامؒ نے خود بھی پہلے یہی فتویٰ دے دیا ہے، جو کسی جگہ درج ہے۔ ظفیر۔

غلط و ناجائز بات پر حلف لینے کے بعد توڑ دینا درست ہے مگر کفارہ دینا ہوگا۔

(سوال ٤٤)ایک شخص مجھ سے محبت کرنے لگا تھا اور مدرسہ میں مجھ کو بھکایا اور مجھ سے کلام مجید مسجد میں لے جا کر حلف کرلیا اور اس وقت نیک بخت معلوم ہوتا تھا اور اب مجھ کو تمام گاؤں میں بدنام کر دیا اور مجھ سے چال سے پیش آتا ہے اگر میں اس سے ملوں تو سخت گناہگار ہوں گا اگر نہ ملوں تو کلام مجید اٹھانے کی وجہ سے گناہگار تو نہ ہوں گا۔ اس سے بری ہونے کا فتویٰ فرماویں۔

(الجواب)اس بد معاش سے ملنا ہرگز نہ چاہئے اور حلف کا خیال کرنا نہ چاہئے ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہے۔(۱)اور کفارہ قسم کا دے دینا چاہئے۔ یعنی دس مسکینوں کا کھانا دونوں وقت یا کپڑا دیا جاوے اگر یہ نہ ہو سکے اور طاقت کھانا کھلانے کی اور کپڑا دینے کی نہ ہو تو تین دن کے روزہ متواتر رکھنے چاہئے۔(۲)

قسم توڑنے پر کفارہ ہے

(سوال ٤٥)زید نے کسی بات پر قسم کھا کر پھر اس کا خلاف کیا۔ بعض لوگوں نے اس کو یہ چارہ بتایا ہے کہ ایک ختم قرآن شریف کرلیا جائے اور دس آدمیوں کو کھانا کھلایا جاوے کیا اس ختم اور مسکینوں کے کھانا کھلانے سے کفارہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب)یہ صحیح ہے کہ قسم اگر توڑی جاوے تو کفارہ اس کا دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلانے سے ادا ہو جاتا ہے۔(۳)اور جو گناہ قسم کے توڑنے سے ہوا وہ کفارہ سے معاف ہو جاتا ہے۔(۴)

قسم توڑ دے گا تو کفارہ دینا ہوگا

(سوال ٤٦)بعض آدمی لڑکوں کا نام رجسٹر سے نکالنے کے لئے قسم دیتے ہیں اگر قسم پوری ہو جاوے تو اپنا نقصان ہے اگر نہ کیا جاوے تو آخرت کا خیال ہے پھر کیا کرنا چاہئے؟

(الجواب)جب کہ وعدہ کرلیا ہے کہ رجسٹر میں نام نہ کروں گا اور قسم کھالی ہے تو اس کے خلاف نہ کرے اور

---

(۱)ومن حلف علی معصیة الخ وجب الحنث والتکفیر الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۸۵۰) ظفیر۔ط.س. ج۳ص۷۲۸.

(۲)وکفارته الخ تحریر رقبة او اطعام عشر مساکین او کسوتهم الخ وان عجز عنهما کلها وقت الاداء اوصام ثلثة ایام ولاء (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۸۲ وج ۳ ص ۸٤.ط.س.ج۱ص) ظفیر

(۳)وکفارته اطعام عشرة مساکین (در مختار) ای تحقیقاً او تقدیراً حتی لواعطی مسکیناً واحداً فی عشرة ایام کل یوم نصف صاع یجوز الخ قوله کمامر فی الظهار یعشیهم ویغدیهم (ردالمحتار کتاب الایمان ج۲ ص ۸٤ وج۲ ص ۸۳.ط.س.ج۳ص۷۲۵) ظفیر.

(٤)وفیه الکفارة الخ ان حنث وهی ای الکفارة ترفع الاثم وان لم تو جد منه التوبه عنها معها (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج۳ ص ٦٦.ط.س.ج۳ص۷۰۸) ظفیر.

نقصان دنیاوی کا خیال نہ کرے اور اگر خلاف کر لیا تو کفارہ قسم کا دینا ہوگا۔(۱)

قسم توڑنے سے نہ منافق ہوتا ہے اور نہ اس کی بیوی مطلقہ ہوتی ہے

(سوال ۴۷)ایک شاگرد نے کسی معاملہ دنیاوی میں اپنے استاذ سے قسم کھائی پھر کسی وجہ سے قسم توڑ دی خلاف حکم استاذ کے کیا۔ اب استاذ صاحب شاگرد پر حکم منافق ہونے اور عدم جواز نماز کا پیچھے ان کی اور بی بی کے مطلقہ ہونے کا لگاتے ہیں آیا یہ تینوں امر ان پر عائد ہوتے ہیں یا نہیں ؟

(الجواب)ان تینوں امور میں سے کوئی امر بھی قسم توڑنے والے پر عائد نہیں ہوتا یہ استاذ صاحب کا افتراء اور جہالت ہے کہ حکم کفر و نفاق کا لگاتے ہیں قسم توڑنے سے کفارہ قسم کا دینا ہوتا ہے اور تفصیل اس کی کتب فقہ میں ہے۔(۲)

قسم کھائی اور اس کے خلاف کام کیا تو کفارہ دینا ہوگا کافر نہیں ہوگا

(سوال ۴۸)ایک شخص ملازم ہوا اور اطمینان کی وجہ سے یہ قسم کھائی قرآن شریف ہاتھ میں لے کر کہ اگر میں تمہارے کہنے کے موافق کام نہ کروں تو مجھ کو نہ خدا کا دیدار ہو اور نہ محمد ﷺ کی شفاعت ہو اور میں خدا اور رسول سے پھر جاؤں گا۔ اب اس نے اپنے عہد کے خلاف کام کیا تو وہ شخص مسلمان رہا یا نہیں ؟

(الجواب) صحیح مذہب کے موافق یہ شخص کافر نہیں ہوا لیکن قسم کا کفارہ دیوے اور توبہ استغفار کرے اور احتیاطا تجدید اسلام کرے۔(۳)

یہ قسم کھانا کہ فلاں آئے گا تو مسجد نہیں آوں گا گناہ ہے

(سوال ۴۹)چند اشخاص نے بطور حلف کے یہ کہا کہ اگر یہی نشہ نوش مسجد میں آوے گا تو ہم نماز پڑھنے مسجد میں ہرگز نہ آویں گے ان کے لئے کیا حکم ہے ؟

(الجواب)ایسا حلف کرنا گناہ ہے اس حلف کو توڑ کر کفارہ قسم کا دینا چاہئے اور مسجد میں آنا چاہئے۔(۴)

---

(۱)وفيه الكفارة الخ ان حنث (ايضاً .ط.س ج۳ص۷۰۸)

(۲)وفيه الكفارة فقط ان حنث (الدر المختار على ردالمحتار كتاب الا يمان ج ۳ ص ٦٦ .ط.س. ج۳ص۷۰۸) ظفير.

(۳)وفيه الكفارة ان حنث (ايضاً) ولى انا برئ من الشفاعة ليس بيمين لان منكرها مبتدع لا كافر (ايضاً). ط.س. ج۳ص۳۰۸ ظفير.

(٤)ومن حلف على معصية الخ وجب الحنث والتكفير لانه اهون الا مرين (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۸۵ .ط.س. ج۳ص۷۲۸) ظفير.

نہ ملنے کی قسم کھائی پھر ملا تو کفارہ دینا ہوگا

(سوال ۵۰) ایک شخص نے دوسرے شخص سے ملنے کی بابت قسم کھائی کہ اب تجھ سے ہرگز نہیں ملوں گا اگر تجھ سے ملوں تو مجھ کو خدا اور رسول کا دیدار اور شفاعت نصیب نہ ہو۔ پھر اس شخص سے مل گیا۔ اب قسم کھانے والے کو کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) قسم کا کفارہ دے دیوے یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا یعنی ہر ایک کو پورا پورا جوڑا دیوے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزہ متواتر رکھے (۱) اور توبہ و استغفار کرے۔

نہ کھانے کی جب قسم کھائی تھی اور کھایا تو کفارہ ہوگا

(سوال ۵۱) زید نے رہائش کی [illegible] قوم سے حلف چاہی اور قوم نے اس کو بطیب خاطر منظور کر کے قسم کھائی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ تا تصفیہ نزاع قصابان و نرخ گوشت خرید کر کے کھانا ہم پر حرام ہے اور اس معاملہ میں ہر ایک امر کو بلا مشورہ جملہ قوم کے کوئی [illegible] نہ کرے گا بعد ازاں عمرو و بکر جملہ قوم کے حلیف تھے۔ زید کی مخالفت سے وہ بکر بغیر [illegible] قوم مشورہ سے قصابوں سے گوشت خرید شروع کر دی اب باقی قوم عمرو بکر کو حانث قرار دے کر کفارہ یمین واجب کہتے ہیں یہ صحیح ہے یا نہ؟

(الجواب) اس صورت میں عمرو بکر سب جنہوں نے بلا مشورہ قوم خلاف یمین کیا حانث ہیں اور کفارہ یمین ان پر لازم ہے۔ (۲)

قسم کھائی کہ دوسری شادی نہیں کروں گا کرے گا تو کفارہ دے گا

(سوال ۵۲) میں نے قسم کھائی تھی کہ دوسری شادی نہیں کروں گا۔ اب اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں تو شرعاً کیا حکم ہے؟ اور دونوں بیبیوں کے حقوق کس طرح قائم رکھے۔ [illegible] میں عدل ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر آپ دوسرا نکاح کریں گے تو قسم کا کفارہ دینا ہوگا جو کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے متواتر روزے رکھنا کفارہ قسم کا ہے (۳) اور بعد نکاح ثانی ہر دو زوجہ میں برابری کرنا کھانے کپڑے لینے بیٹھنے وغیرہ میں ضروری ہے [illegible] میں اختیار ہے جس کو چاہو ساتھ رکھو۔ سفر میں برابری کی ضرورت نہیں ہے اور کفارہ دینے کے بعد نکاح ثانی سے کچھ گناہ نہ ہوگا۔

---

(۱) وکفارته الخ اطعام عشرة مساكين او كسوتهم بما يصلح للاوساط وينتفع به فوق ثلثة اشهر ويستر عامة البدن الخ وان عجز عنها كلها الخ صام ثلثة ايام ولاء (ايضاً ج ۳ ص ۸۲ و ج ۳ ص ۸٤ ط س ج ۳ ص ۷۲۵) ظفير.

(۲) وفيه الكفارة الخ ان حنث (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ٦٦ ط س ج ۳ ص ۷۰۸) ظفير

(۳) وكفارته الخ اطعام عشرة مساكين كما مر في الظهار او كسوتهم بما يصلح للاوساط الخ وان عجز عنها كلها الخ صام ثلثة ايام ولاء (ايضاً ج ۳ ص ۸۲ و ج ۳ ص ۸٤ ط س ج ۳ ص ۷۲۵) ظفير

نہ کہنے کی قسم کھائی تھی اور کہہ دیا تو حانث ہوگا

(سوال ۵۳) زید نے عمر سے ایک بات کہی اس کے بعد زبردستی قسم کھلائی بایں طور کہ اقرار کرو کہ اگر میں اس بات کو کسی سے کہوں تو واللہ قیامت کے روز حضرت صاحب کی امت میں نہ اٹھایا جاؤں۔ حالانکہ زید قسم نہیں کھاتا تھا کسی وجہ سے مجبور تھا اب اگر زید اس بات کو کسی سے کہہ دے تو حانث ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید حانث ہو جاوے گا۔ کفارہ قسم کا اس کو ادا کرنا ہوگا۔(۱)

قسم کے خلاف کرنے سے کفارہ دینا ہوگا

(سوال ۵۴) زید نے عمر سے عہد کیا کہ میرے اور تیرے درمیان جو کوئی خفیہ راز ہے اگر کسی پر اظہار کروں گا تو مجھ کو قسم ہے قدا کسی موقع پر یہ راز خفیہ دیگر آدمیوں پر اظہار کرنا پڑا۔ اس صورت میں ان پر کیا کفارہ آوے گا۔

(الجواب) کفارہ اس قسم کا یہ ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا پہناوے۔ اور ان تینوں میں سے کچھ بھی نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔(۲)

ایسا کروں تو دین و ایمان سے خارج ہو جاؤں قسم ہے

(سوال ۵۵) ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر ۱۰ ذی الحجہ تک مثلاً اپنی عورت سے جماع کروں تو دین ایمان سے خارج ہو جاؤں اور ۱۰ ذی الحجہ سے پہلے اس نے جماع کیا تو وہ مسلمان رہا یا نہیں اور کچھ کفارہ لازم ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ شخص مسلمان رہا کفارہ قسم کا اس پر لازم ہے(۳) یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا پہناوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے یہ کفارہ اس کے قسم کا ہے اس طرح کہنے سے قسم ہو جاتی ہے لہذا کفارہ قسم کا اس پر لازم ہے۔

غصہ میں قسم کھانے سے بھی قسم ہو جاتی ہے

(سوال ۵۶) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں قسم کھائی کہ اگر تم نے مجھ سے مذاق کیا تو میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔ خلاف کرنے کی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) اگر وہ شخص اپنی قسم کے خلاف کرے گا تو کفارہ قسم کا اس کے ذمہ لازم ہوگا۔(۴) یعنی دس مسکینوں کو کھانا دونوں وقت کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔

قرآن کی قسم کھانا

(سوال ۵۷) قرآن شریف کی قسم کھانا کیسا ہے اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبة قال الکمال ولا یخفی ان

---

(۱) وفیہ الکفارة الخ ان حنث (ایضا ج۳ ص ٦٦) ظفیر. (۲) وکفارته الخ اطعام عشرة مساکین کمامر فی الظهار او کسوتهم بما یصلح للاوساط الخ وان عجز عنها کلها وقت الاداء الخ صام ثلثة ایام ولاء (ایضا ج ۳ ص ۸۲ وج۳ ص ۸۴ ط س ج۳ ص۷۰۸) ظفیر (۳) بری من الاسلام او القبلة الخ یمین لا نه کفر و تعلیق الکفر بالشرط یمین (ایضا ج۳ ص ۱۷) وفیہ الکفارة فقط ان حنث (ایضا ج۳ ص ٦٦ ط س ج۳ ص۷۲۵) ظفیر.

(۴) وفیہ الکفارة الخ ان حنث (ایضا ج۳ ص ٦٦ ط س ج۳ ص۷۰۸) وکفارته الخ طعام عشرة مساکین کما فی الظهار او کسوتهم الخ وان عجز عنها کلها صام ثلثة ایام ولاء (ایضا ج ۳ ص ۸۲ ط س ج۳ ص ۷۲۵) ظفیر.

الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا الخ (۱) اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی قسم نہ کھانی چاہیے لیکن اگر کھائی تو قسم منعقد ہو جاوے گی اور بصورت حانث ہونے کے کفارہ لازم ہووے گا اور حالف مذکور کے پیچھے نماز صحیح ہے۔

قرآن غیر اللہ میں ہے یا نہیں اور اس کی قسم کیسی ہے؟

(سوال ۵۸) قسم غیر اللہ کی کھانا جائز نہیں۔ آیا غیر اللہ میں قرآن داخل ہے یا نہیں اگر قرآن شریف کو صفات اللہ میں سے مانا جائے جیسا کہ صاحب فتح القدیر کی عبارت سے پتہ چلتا ہے تب تو قرآن شریف کے ساتھ قسم کھانے میں کوئی قباحت نہیں مگر صاحب وقایہ لکھ رہے ہیں لا لغیر اللّٰہ کالنبی والقرآن والکعبۃ پھر اس عبارت کا مطلب کیا ہوگا۔ بینوا توجروا۔

(الجواب) شامی نے قول صاحب ہدایہ ومن حلف لغیر اللّٰہ تعالیٰ لم یکن حالفا کالنبی والکعبۃ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من کان حالفا فلیحلف باللّٰہ او لیذر وکذا اذا حلف بالقرآن لانہ غیر متعارف الخ نقل کرنے کے بعد فرمایا فقولہ وکذا یفید انہ لیس قسم الحلف لغیر اللّٰہ تعالیٰ بل ھو من قسم الصفات ولذا عللہ بانہ غیر متعارف الخ (۲) پس معلوم ہوا کہ تحقیق یہ ہے کہ قرآن کو غیر اللہ میں داخل نہ کیا جائے کیونکہ جب قرآن بمعنی کلام اللہ تعالیٰ ہے تو صفت ہونا اس کا ظاہر ہے اور صفات لاھو ولا غیرہ ہیں اور صاحب شرح وقایہ اور اسی طرح دیگر فقہاء کا غیر اللہ کی مثال میں قرآن کو بیان کرنا مثل دیگر کے تحقیق ہے یا بنا بر قرآن کو بمعنی مصحف لینے پر لان المراد بالمصحف الورق والجلد۔ یا اس بنا پر کہ قرآن حروف ہیں اور حروف مخلوق ہیں وکل مخلوق غیر الخالق مگر تحقیق وہی ہے جو پہلے لکھی گئی۔

تمہارے ہاتھ سے روٹی کھاؤں تو والدین سے کھاؤں یہ قسم نہیں

(سوال ۵۹) زید نے اپنی منکوحہ عورت کو حالت غصہ تین بار بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے کہ اگر میں تمہارے ہاتھ سے روٹی کھاؤں تو اپنے والدین سے کھاؤں اور یہ الفاظ سوگند کے ساتھ کہے۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں اور زید پر کوئی کفارہ ہے یا نہیں؟

(الجواب) ان الفاظ سے طلاق کی قسم نہیں پڑی۔ البتہ اگر بطور قسم کے ایسا کہا اور پھر حانث ہو تو کفارہ قسم کا اس کے ذمہ ہے اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کپڑے پہنا دے یا کھانا دیوے اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے پے در پے رکھے۔ (۳)

کلمہ طیبہ پڑھ کر یا آنحضرت ﷺ کو ضامن کر کے کہنا قسم نہیں

(سوال ۶۰) ایک شخص غیر مقلد نے ایک مسلمان سے جو حقہ پیتا تھا یہ الفاظ حقہ کے ترک کرانے کے واسطے معاہدہ لیا کہ تین کلمہ طیبہ پڑھ کر اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور حضرت رسول اکرم ﷺ کو ضامن دے کر اقرار

(۱) دیکھئے الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۷۰۔ ط۔ س۔ ج۳ ص ۷۱۲ ظفیر
(۲) ردالمحتار ج ۳ ص ۷۰ کتاب الایمان مطلب فی القرآن۔ ط۔ س۔ ج۳ ص ۷۱۲-۱۲ ظفیر
(۳) وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بمایستر عامۃ البدن الخ وان عجز عنھا وقت الاداء صام ثلثۃ ایام ولاءً (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۸۲۔ ط۔ س۔ ج۳ ص ۷۲۵) ظفیر

کرتا ہوں کہ آئندہ حقہ نہیں پیوں گا کیا یہ صورت قسم کی ہو سکتی ہے یا معاہدہ کی۔اگر معاہدہ کنندہ اس معاہدہ کو توڑ کر حقہ نوشی کرے تو اس پر کسی قسم کا کفارہ یا کوئی تعزیر شرعی عائد ہو سکتی ہے؟

(الجواب) یہ قسم شرعی نہیں ہوئی اور خلاف کرنے میں کچھ کفارہ لازم نہیں ہے قال فی الشامی عن الظہیریۃ لو قال علی عہد اللہ وعہد الرسول لا افعل کذا لایصح لان عہد الرسول صار فاصلا الخ۔(۱)

اس کو کھاؤں تو سور کھاؤں کہنے سے قسم نہیں ہوئی

(سوال ۶۱) دو گھڑے رس بغرض پکانے رسیاول کے آیا گھر میں ایک شخص غصہ ہو گیا اور یہ کہا کہ اس کو کھاؤں یا چکھوں تو جیسے سور کھایا۔اب اس رس کا سر کہ رکھ دیا ہے اس کو اس رس کا سرکہ کھانا جائز ہے یا نہیں اور رسیاول کا کیا حکم ہے اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں قسم نہیں ہوئی اس رس مار سیاول یا اس کے سر کے کو سب کو کھانا درست ہے کفارہ کسی صورت میں لازم نہیں۔(۲)

قسم کھائی کہ بیس دن بیوی سے ہمبستری نہیں کروں گا اور کر لیا تو کفارہ دینا ہو گا

(سوال ۶۲) زید نے قسم کھائی کہ عرصہ بیس روز تک اپنی زوجہ سے صحبت نہیں کروں گا اور پھر بیس روز میں دو دفعہ صحبت کر لی اس صورت میں دو کفارے واجب ہوئے یا ایک اور تعداد کفارہ کی کیا ہے؟

(الجواب) اس صورت میں ایک کفارہ واجب ہو گا اور تعداد اس کفارہ کی اس زمانے میں یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا پہناوے اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔(۳)

مسلمان سے قطع تعلق کی قسم توڑ کر کفارہ دینا چاہئے

(سوال ۶۳) ایک شخص مسمی اصغر علی نے ایک دنیاوی معاملہ میں خطیب مسجد کے ساتھ تنازعہ کی اور مولوی صاحب کی زبانی بے ادبی کی اور اپنی خوشی سے جماعت و مسجد سے علیحدہ ہو گیا۔اصغر علی کی اس حرکت پر جماعت نے قسم کھائی کہ ہم اس کو اپنے کسی کاروبار میں شریک نہ کریں گے اور نہ اس کے شریک ہوں گے بالکل قطع تعلق کر لیا۔اب اصغر علی مذکور اپنی خطاء پر نادم ہو کر اہل جماعت سے معافی کا خواستگار ہے اور توبہ کرتا ہے اب اہل جماعت کو اپنی قسم پر قائم رہنا اور ایفاء قسم کرنا واجب ہے یا اصغر علی کا قصور معاف کر کے اس کو جماعت میں شامل کر لینا چاہئے؟

(الجواب) ہر گاہ اصغر علی مذکور اپنے فعل پر نادم ہوا اور توبہ کی تو عند اللہ اس کا قصور معاف ہو گیا کیونکہ حدیث

---

(۱) ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۶۲ قبیل مطلب فی حکم الحلف بغیرہ تعالیٰ ج۳ ص ۶۲ ط.س ج۳ص ۷۰۵
(۲) وکذا (لایکون یمینا) اذا قال ان فعلت کذا فانا زان او سارق او شارب خمر او آکل ربوا (ھدایہ کتاب الایمان ج۲ ص ۴۶۰) ظفیر
(۳) وکفارتہ الخ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلاثۃ الشہر ویستر عامۃ البدن الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلاثۃ ایام ولاء (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار مطلب کفارۃ الیمین ج ۳ ص ۸۲.ط.س. ج۳ص ۷۲۵ ظفیر

شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔(۱) اصغر علی مذکور کو چاہئے کہ امام مذکور سے اپنی گستاخی اور خطا معاف کرادے اور امام اور دیگر اشخاص کو چاہئے کہ جب وہ توبہ کرے تو اس کا قصور معاف کریں۔ کیونکہ جب حق تعالیٰ بندہ کے ہر قسم کے گناہ معاف فرماتا ہے تو بندوں کو بھی چاہئے کہ اگر کسی شخص سے کچھ قصور ہو جاوے اور وہ نادم ہو کر قصور معاف کراوے تو اس کا قصور معاف کر دیں۔ قال اللہ تعالیٰ **خذالعفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین الایۃ** پس لوگوں کو چاہئے کہ اپنی قسم کا لحاظ نہ کریں۔ قسم کو توڑ دیں اور اس کا کفارہ دے دیں اور اصغر علی مذکور کو داخل جماعت و شامل قوم کر لیں۔

یہ کام کروں تو میری ماں پر طلاق کہنے سے قسم نہیں ہوتی

(سوال ۶۴) پنجاب میں رواج ہے کہ بعض لوگ قسم کھاتے وقت اکثر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر میں فلاں بات یا کام کروں تو میری ماں پر طلاق ہے۔ حالانکہ ماں کو طلاق دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیا یہ قسم ہے اگر کوئی شخص اس کام کو کر گذرے جس کی بابت اس نے قسم کھائی ہے تو کیا اس پر شریعت کا کوئی مواخذہ یا کفارہ وغیرہ لازم آتا ہے۔

(الجواب) یہ قسم نہیں اور اس میں کفارہ کچھ نہیں ہے۔(۲) اور ایسا کہنا جائز نہیں ہے توبہ کرے (یعنی اگر صرف یہ جملہ کہا کہ فلاں کام کروں تو میری ماں پر طلاق۔ لیکن اس کے ساتھ قسم بھی کھائی ہے تو کفارہ دینا لازم ہے۔ ظفیر

ناجائز قسم توڑنے سے بھی کفارہ ہوگا

(سوال ۶۵) زید نے غصہ میں قسم کھائی تھی کہ میں وطن نہ جاؤں گا پھر بزرگوں کے مجبور کرنے پر قسم توڑ دی اور وطن چلا گیا تو اس صورت میں کفارہ آئے گا یا کیا؟

(الجواب) ایسی قسم کو توڑنا ہی چاہئے تھا(۳) اور کفارہ اس میں لازم آئے گا۔(۴)

کفارہ ظہار طلبہ کو دینے سے ادا ہو جاتا ہے

(سوال ۶۶) ایک شخص کے ذمہ کفارہ ظہار واجب ہے تو اس کی ادائیگی کے واسطے طلبہ کو کپڑے یا جوتہ یا غلہ کی قیمت اگر دی جائے تو کفارہ ادا ہو گا یا نہ؟

(الجواب) جمیع شقیں درست ہیں کفارہ اس میں ادا ہو جاتا ہے(۵) فقط

---

(۱) مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبہ ۱۲ ظفیر۔

(۲) وثالثھا منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل اٰت یمکنہ فنحو واللہ لا اموت ولا تطلع الشمس من الغموس (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۶) غموس ان حلف علی کاذب عمدا الخ یاثم بھا فتلزمہ التوبۃ ایضا ط.س.ج۳ص۷۰۸۔

(۳) واراد البر وجودا وعدما فان یجب فیما اذا حلف علی طاعۃ ویحرم فیما اذا حلف علی معصیۃ ویندب فیما اذا کان عدم المحلوف علیہ جائزا (ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۶۳) ظفیر۔

(۴) وثالثھا منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل یمکنہ و فیہ الکفارۃ الایۃ واحفظوا ایمانکم (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۶۶. ط.س ج۳ص۷۰۸) ظفیر۔

(۵) وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلثۃ اشھر ویستر عامۃ البدن الخ واذا عجز عنھا صام ثلثۃ ایام ولاء (قولہ عشرۃ مساکین) ای تحقیقا او تقدیرا (ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۸۲ ط.س ج۳ص۷۲۵) ظفیر۔

قسم کے بعد جب خلاف قسم کیا تو کفارہ آئے گا

(سوال ۷۱) چند طلباء نے قسم کھائی کہ قرآن شریف ہاتھوں پر اٹھا کر ہم حلف سے کہتے ہیں کہ آئندہ کو فلاں شخص سے ہرگز نہ پڑھیں گے مگر کسی خاص وجہ سے ان کو پڑھنا پڑ گیا اب عرض دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان طلباء کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا اور کفارہ کیا ہے، قسم تو ظاہر ہے کہ ٹوٹ گئی۔

(الجواب) صورت مستفسرہ میں طلباء حانث ہو گئے اور کفارہ یمین ان کے ذمہ لازم ہو گیا قال فی الدر المختار و ثالثها منعقده وهی حلفه علی مستقبل الی ان قال و هذا القسم فیه الکفارة لآیة واحفظوا ایمانکم۔(۱) اھ۔ کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنائے کہ ان کا اکثر بدن ڈھک جائے یا رقبہ آزاد کرے، کفارة (۱) تحریر رقبة او (۲) اطعام عشرة مساکین او (۳) کسوتهم الخ (بما یصلح للاوساط و ینتفع به فوق ثلثة اشهر و یستر عامة البدن(۲) (اور اگر رقبہ کے آزاد کرنے پر جیسا کہ آج کل ہے) یا کھانا کھلانے پر یا کپڑا پہنانے پر قدرت نہ ہو تو تین دن پے در پے روزے رکھے۔(۳) قال فی الدر المختار و ان عجز عنها کلها صام ثلثة ایام ولاء الخ وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فکفارته اطعام عشرة مساکین من اوسط ماتطعمون اهلیکم او کسوتهم او تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام ثلثة ایام ذلک کفارة ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم الآیة(۴) فقط۔

جس قصاب کے یہاں کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی اگر اس کا گوشت دوسرے گھر کھا لے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۷۲) ایک بستی کے چند گھروں کے چند لوگوں نے قسم کھائی کہ فلاں فلاں قصاب کے گھر کا گوشت نہ خریدیں گے اور نہ ان کے یہاں کا گوشت جو اس کے گھر کا پکا ہو ہرگز نہ کھائیں گے۔ قسم گھر کے ایک ایک آدمی نے کھائی۔ ان کی وجہ سے گھر کے جتنے لوگ تھے اس پر سب نے عمل کیا اور عرصہ دو برس تک اس پر لوگوں کا عمل رہا۔ اب گاؤں میں دعوت ان لوگوں کی ہوتی ہے اور دعوتوں میں انہی قصابوں کا گوشت ہوتا ہے نہ تو دعوت کا انکار کر سکتے ہیں نہ بوجہ قسم کے گوشت کھا سکتے ہیں۔ لہذا عرض ہے کہ اگر ان قصابوں کے گھر کا گوشت دوسرے گھر والوں کے یہاں پک جائے تو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

پکا ہوا گوشت کھانے سے بھی کفارہ ہوگا

(سوال) اگر یہ لوگ ان قصابوں کا گوشت خود خریدیں یا دوسرے کا پکا ہوا کھائیں تو کفارہ دیں گے یا نہیں اور کتنا کفارہ دیں گے۔

غریب کے لئے کفارہ ہے یا نہیں؟

(سوال) قسم کھانے والے غریب ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۶۶. ط.س. ج۳ ص۷۰۸ ظفیر
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۸۲. ط.س ج۳ ص۷۲۵ ظفیر
(۳) ایضا ج۳ ص ۸۴. ط.س ج۳ ص۷۲۵ ظفیر (۴) المائدہ ۵: ۸۹. ۱۲ ظفیر

جنہوں نے قسم نہ کھائی ان پر کفارہ نہیں

(سوال)وہ لوگ جنہوں نے قسم نہ کھائی تھی مگر ان کا عمل اس پر رہا، تو کیا یہ لوگ بھی حانث ہوں گے تو ان پر گناہ لازم ہوگا اور کفارہ دینے ہوں گے۔

(الجواب)اگر وہ لوگ اپنی قسم کے خلاف کریں گے تو کفارہ قسم کا دینا ہوگا۔(۱) قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا پیٹ بھر کر کھلائیں۔یا کپڑا پہنائیں یا ایک غلام آزاد کریں ...... یعنی غلام کی قیمت ادا نہیں کی جا سکتی۔ اگر کھانے سے کفارہ ادا کرے تو ہر مسکین کو آدھا صاع گندم یعنی پونے دو سیر بحساب وزن انگریزی یا اس کی قیمت دے دے تو کافی ہے اور اگر کسی مدرسہ میں نقد دے دے اور کہہ دے کہ دس طالب علم مساکین کو فی کس پونے دو سیر گندم کی قیمت دے دی جائے تو یہ درست ہے کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر دس محتاجوں کو بٹھا کر کھلا دے تو یہ بھی جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ انہی دس کو دونوں وقت کھانا کھلاوے اور پیٹ بھر کر سالن کے ساتھ روٹی کھلاوے یا چاول کھلاوے ایک وقت میں دس مسکینوں کو کھلانے کی شرط نہیں اگر ایک طالب علم کو دس دن تک دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلا دے تو یہ بھی جائز ہے۔(۲)

(۳)جو غریب جس کو طاقت کھانا کھلانے کی یا کپڑا پہنانے کی نہ ہو تو وہ تین روزے متواتر رکھے۔(۳)

(۴)جن لوگوں نے قسم نہیں کھائی تھی ان پر کچھ گناہ نہیں اور نہ ان پر کفارہ آئے گا فقط۔

کہا ایسا کروں تو امت محمدیہ سے باہر ہو جاؤں قسم ہو گئی

(سوال ۷۳)اگر کسی شخص نے کہا کہ فلاں کام کروں تو امت محمدیہ سے باہر ہو جاؤں تو اس سے قسم منعقد ہو جاتی ہے یا نہیں اور اگر وہ شخص پھر اس کام کو کرلے تو کفارہ دینا لازم ہوگا یا نہیں؟

(الجواب)اگر کسی نے یہ کہا کہ فلاں کام کروں تو معاذ اللہ امت محمدیہ سے باہر ہو جاؤں تو اس سے قسم منعقد ہو جاتی ہے اور بصورت حنث کفارہ دینا لازم ہے۔(۴)

قسم کھائی کہ فلاں دن قرض ادا کردوں گا

(سوال ۷۴)اگر کسے حلف کرد کہ من فلاں روز دین اوادا کنم و سابق ازاں ادا کرد حانث شود یا نہ؟

(الجواب)اگر حلف کرد کہ فلاں روز دین اوادا کنم و سابق ازاں ادا کرد حانث نہ شود۔(۵)

---

(۱)وثالثها منعقدة وهي حلفه على مستقبل آت يمكنه الخ فيه الكفارة لاية واحفظوا ايمانكم الخ ان حنث (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ج۳ ص ٦٦ ط.س ج۳ص ۷۰۸) ظفير.

(۲)وكفارته تحرير رقبة او اطعام عشرة مساكين او كسوتهم بما يصلح للاوساط وينتفع به فوق ثلثة اشهر ويستر عامة البدن (در مختار قوله عشرة مساكين اى تحقيقا او تقديرا حتى لو اعطى مسكينا واحدا فى عشرة ايام كل يوم نصف صاع يجوز الخ رد المحتار كتاب الايمان ج۳ ۸۲ .ط.س ج۳ص ۷۲۵) ظفير.

(۳)وان عجز عنها كلها وقت الاداء الخ صام ثلثة ايام ولاء (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۸٤ ط.س ج۳ص ۷۲۷)ظفير

(٤)وكلام الله يمين رادا حمد والنبى ايضا وله برئ من احدها يمين احماعا (ايضا ج۳ ص ۷۰ ط.س ج۳ص ۷۸۲)

(۵)حلف ليعطينه راس شهر فاعطاه قبله او ابراه او مات الطالب سقط اليمين عند ابى حنيفة ومحمد (فتاوى عالمگيرى ج۲ ص ۷٤ نولكشورى)

دل میں قسم کھائی تو اس کے خلاف کرنے سے حانث نہیں ہوگا

(سوال ۷۵) اگر کوئی شخص اپنے دل میں قسم کھائے کہ کل ہم اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر نہ ہوں گے لیکن اپنی بیوی کی خواہش سے ہم بستر ہو گیا تو شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) جب تک زبان سے الفاظ قسم ادا نہ کرتا تو ڑنے سے کفارہ قسم اس پر نہیں آتا۔(۱)

قرآن کی قسم کھانا

(سوال ۷۶) قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یا اس کو اٹھا کر ہاتھ میں امر یا نہی کے فعل یا ترک صوم وصلوٰۃ کی پابندی کرنے نشہ خواری وجوابازی سے باز آنے پر قسم وعہد کرنا یا کرانا شرعاً درست ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ نفس کلام اللہ مخلوق نہیں مگر قرآن اس حرف، صوت وصورت کے ساتھ مخلوق ہے اس لئے یہ غیر اللہ ہے اور غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے اگرچہ قسم ہو جاتی ہے۔ بکر کہتا ہے کہ نہ شرک ہے نہ بدعت اور نہ حکم ہے نہ منع بلکہ ترغیب الی الامر ونهى عن المنكر ہے اس لئے اچھا ہے آپ مدلل تحریر فرمائیے۔

(الجواب) اقول قال في ردالمحتار ونقل في الهندية عن المضمرات وقد قيل هذا في زمانهم اما في زماننا فيمين وبه ناخذو نامرو نعتقد وقال محمد بن مقاتل الرازى انه يمين وبه اخذ جمهور مشائخنا الخ فهذ امويد لكونه صفة تعورف الحلف بها كعزة الله وجلاله۔(۲) پس معلوم ہوا کہ حلف بالقرآن متعارف ہے اور یہ ایسا ہے جیسا کہ حلف بعزة الله و جلاله۔ پس شرک وبدعت کہنا اس کو صحیح نہیں اور ترک معاصی پر عہد وپیمان کرنا اور کرانا عمدہ کام ہے اور نماز جنازہ ہر ایک مسلمان نیک وبد کی پڑھنی چاہئے الا مام استثناه الفقهاء لقوله نبى عليه السلام صلوا على كل برو فاجر الحديث۔(۳)

کار خیر کے لئے قسم لینا کیسا ہے؟

(سوال ۷۷) خلافت کمیٹی سے چند ممبر اس لئے اخذ کئے گئے کہ نماز پڑھنے کی تاکید کریں لیکن شرط یہ ہے کہ جملہ ممبر تقرری کے قبل اپنے دست مبارک کو مصحف شریف سے مزین فرما کر قسم کھائیں کہ اس امر میں کسی خویش کی رعایت نہ کریں گے ایک شخص اس پر معترض ہے اور مخالف ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) معترض اور مخالف اس کار خیر میں صریح خطاکار ہے اور سخت گناہ گار ہے اس سے توبہ کروائی جانے۔(۴)

پیغمبر بھی آئے تو یہ کام نہ کروں قسم نہیں

(سوال ۷۸) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر کوئی پیغمبر علیہ السلام آجاویں تو بھی میں یہ کام نہ کروں گا بعد ازاں پشیمان

(۱) ورکنها اللفظ المستعمل فيها (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۶۳. ط.س. ج۳ص ۷۰۴
(۲) ردالمحتار كتاب الايمان مطلب فى القرآن ج۳ ص ۷۰ ط.س.ج۳ص ۷۱۲) ظفير. (۳) شرح فقه اكبر ص ۹۱ ظفير. (۴) وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان (المائدة ۵: ۲) قال الكمال ولايخفى ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فيكون يمينا وعندى ان المصحف والقرآن وكلام الله يمين لا سيما فى زماننا وعندالثلاثة المصحف والقرآن وكلام الله يمين (الدر المختار على هامش ردالمحتار مطلب في القرآن ج۳ص ۷۰ ظفير. لم يكن حالفا كالنبي الخ لقوله عليه السلام من كان منكم حالفا فليحلف بالله او ليذر (هدايه اولين كتاب الايمان ج۲ ص ۴۵۹ .ط.س. ج۳ص ۷۱۲)

ہو کر توبہ کرے اور وہ کام کر لیوے تو کیا کفارہ آوے گا ان الفاظ سے قسم ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) ایسا کہنے سے قسم نہیں ہوتی اور اس کام کے کر لینے سے کفارہ واجب نہیں ہے لیکن اس قسم کے الفاظ نہ کہنے چاہئیں۔(۱)

نہ بولنے کا حلف لیا کیا کرے؟

(سوال ۷۹) اگر کوئی شخص کلام مجید کو ہاتھ میں لے کر عہد کرے کہ اس کلام مجید کو گواہ کرتا ہوں اور اس کی قسم کھاتا ہوں کہ اب اتنے عرصہ تک حامد سے نہ بولوں گا اگر وہ اب حامد سے بولے تو کفارہ واجب ہے یا نہ اور اس کو حامد سے بولنا چاہئے یا نہیں؟

(الجواب) اس کو حامد سے بولنا چاہئے اور کفارہ قسم کا ادا کر دیوے(۲) اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلادیں یا کپڑا پہناویں اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔(۳) فقط۔

قسم کھائی کہ شادی نہیں کروں گا اب شادی کرنا چاہتا ہے کیا کرے؟

(سوال ۸۰) زید نے اپنی بیوی سے یہ قسم کھائی کہ میں اپنے خدا اور رسول کو ضامن دے کر وعدہ واثق و کامل کرتا ہوں کہ تمہاری موجودگی میں دوسری شادی نہ کروں گا اب لڑکا نہ ہونے کی وجہ سے زید کو دوسری شادی کرنا ضروری ہے۔ تو مواخذہ اخروی سے بچنے کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) زید دوسری شادی کر سکتا ہے البتہ اگر کرے گا تو اس کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا اور مواخذہ سے بری ہو جائے گا(۴) اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے **کما قال اللّٰہ تعالیٰ فکفارۃ اطعام عشرۃ مساکین الآیۃ . فقط۔**

ایسا ہوا تو اسلام سے خارج ہو جاؤں یہ حلف ہے

(سوال ۸۱) اگر کوئی مرد یا عورت قسم کھا کر لکھے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا کھاتی ہوں اللہ پاک کی اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی، اگر خلاف تحریر لکھوں یا زبانی شکایت کروں تو اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر ہو کر مروں اور پھر اس قسم کے خلاف کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر مذکور قسم کے خلاف کا ارتکاب کرے تو کفارہ یمین واجب ہے ورنہ نہیں۔(۵)

---

(۱) ومن حلف بغیر اللّٰہ لم یکن حالفا کالنبی الخ لقولہ علیہ السلام من کان منکم حالفا فلیحلف باللّٰہ او لیذر (ھدایہ اولین کتاب اللایمان ج۲ ص ۴۵۹)

(۲) ونوع یتخیر فیہ بین البر والحنث والحنث خیر من البر فیندب فیہ الی الحنث (عالمگیری مصری ج۲ ص ۵۲)۔

(۳) وکفارۃ الیمین کسا عشرۃ مساکین وان شاء اطعم عشرۃ مساکین . فان لم یقدر صام ثلاثۃ ایام متتابعات (ھدایہ اولین کتاب الایمان ج۲ ص ۴۶۱)۔

(۴) ومن حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر لانہ اھون الامرین حاصلہ ان المحلوف علیہ اما فعل او ترک وکل منھما اما معصیۃ او واجب وبرہ فرض او ھوا ولی من غیرہ او غیرہ اولی منہ حنثہ اولی) (الدر المختار کتاب الایمان ج۳ ص ۸۵. ط.س. ج۳ص۷۲۸) ظفیر

(۵) ولو قال ان فعل کذا فھو بری من الاسلام فھو یمین استحسانا کذا فی البدائع (عالمگیری مصری کتاب الایمان ج۲ ص ۵۴. ط.س ج۱ص۵۴) وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان) ج۳ ص ۶۶. ط.س. ج۳ص۷۰۸) ظفیر

قسم توڑنے سے کفارہ آئے گا

(سوال ۸۲) زید کو اس کی برادری نے کسی بات پر برادری سے علیحدہ کر دیا اور برادری کے ہر ایک شخص نے حلف اٹھایا کہ ہم زید سے ہرگز خلط ملط نہ رکھیں گے پھر سب نے مدا زید سے خلط ملط شروع کر دیا تو ان پر قسم کا کفارہ ہے یا نہ اور کیا کفارہ ہے اور ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہ اور اگر زید اپنی خطاء سے معافی مانگے اور ان سے ملنا چاہے تو کچھ حرج تو نہیں ہے؟

(الجواب) جن لوگوں نے قسم کھانے کے بعد اس کے خلاف کیا ہے ان کے ذمہ کفارہ قسم ہے۔(۱) یعنی اگر وہ صاحب استطاعت ہیں تو ان پر دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا واجب ہے اور اگر اس قدر استطاعت نہیں تو پھر پے در پے تین روزے رکھنے واجب ہیں(۲) اور بہر حال ایسے لوگوں سے خلط ملط رکھنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور زید نے اگر کوئی شرعی قصور کیا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ توبہ کرے اور اگر کوئی عرفی تقصیر کی ہے تو اس کے لئے پھر بھی یہی بہتر ہے کہ اپنی برادری سے مواخات قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے کہ باہمی اتفاق مسلمانوں کے لئے جزو الاینفک ہے۔ فقط۔

قسم کھائی فلاں کام نہیں کروں گا اب کرنا چاہتا ہے کیا کرے

(سوال ۸۳) ایک شخص نے قسم کھائی قرآن شریف ہاتھ میں لے کر کہ فلاں کام نہ کروں گا اب وہ اس کے خلاف کرنا چاہتا ہے تو یہ قسم جائز تھی یا ناجائز اور کفارہ واجب ہے یا نہ؟

(الجواب) یہ قسم منعقد ہوگئی اور اگر حانث ہوگا یعنی اس قسم کو توڑے گا اور خلاف کرے گا تو کفارہ دینا ہوگا، درمختار میں ہے قال الکمال ولا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمیناً الخ(۳) فقط

بکر کی چیز کھاؤں تو خنزیر کا گوشت کھاؤں

(سوال ۸۴) زید نے کہا کہ اگر میں بکر کی کوئی چیز کھاؤں تو خنزیر کا گوشت کھاؤں یا اپنی اولاد کو کھلاؤں اب اگر زید بکر کو کوئی چیز کھلانا چاہے تو بکر کے لئے کس طریقہ پر جائز ہوگا۔ اگر بکر زید کی کوئی چیز کھالیوے تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرنا یمین ہے اس میں کفارہ بعد الحنث لازم ہوتا ہے(۴) لیکن جو صورت سوال میں ہے اس سے بکر کا کھانا حرام نہیں ہوا اور اگر کھاوے تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔ لو قال ان اکلت ھذا الطعام فھو علی حرام فاکلہ لا کفارۃ، درمختار(۵) فقط۔

---

(۱) وفیہ الکفارۃ الخ ای حنث (الدر المختار علی رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص ٦٦ ط.س ج۳ ص ۷۰۸) ظفیر

(۲) وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم الخ وان عجز عنھا کلھا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۸۲ ط.س ج۳ ص ۷۲۵) ظفیر

(۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۷۰ ط.س ج۳ ص ۷۱۲

(٤) کل حل او حلال اللہ او حلال المسلمین علی حرام الخ فیمین (در مختار) لان تحریم الحلال یمین (رد المحتار کتاب الایمان) ج۳ ص ۸۹ ط.س ج۳ ص ۷۳۲

(۵) الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب تحریر الحلال ج۳ ص ۸٦ ط.س ج۳ ص ۷۳۰) ظفیر

عورت نے قسم کھائی گھر ویران کروں گی تو وہ اس کا کفارہ دے

(سوال ۸۵) ایک عورت نے غصہ میں اپنے خاوند سے کہا کہ خدا کی قسم میں تیرے گھر کو ویران کروں گی اگر ویران نہ کیا تو قسم کا کفارہ لازم آوے گا یا وہ کافر ہو جائے گی؟

(الجواب) کفارہ قسم کا دینا لازم ہوگا۔(۱) اور وہ کافر نہ ہوگی۔(۲)

شرط کی وجہ سے قسم کھائی تو شرط ختم ہونے سے قسم ختم نہیں ہوگی

(سوال ۸۶) زید عمر میں قسمیں ہوئیں کہ ایک دوسرے کا کہنا مانا کریں گے چند یوم کے بعد زید نے عمر سے کہا کہ تم مجھے اس بات کی اجازت دیدو کہ اگر تم نے قسم توڑ دی اور میرا کہنا نہ مانا تو پھر میں بھی تمہارا کہنا نہ مانوں گا عمر نے اس کی اجازت دے دی اب عمر نے قسم توڑی اگر زید عمر کا کہنا نہ مانے تو زید بھی حانث ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید حانث ہوگا کیونکہ اول جو حلف ہو لیا بعد میں اس میں کچھ استثناء نہیں ہو سکتا(۳) فقط۔

نہ بولنے کی قسم کھائی جب بولے گا حانث ہوگا

(سوال ۸۷) عمر نے یہ قسم کھائی کہ اگر میں بکر اور خالد سے بولوں تو جتنی شادی کروں سب پر طلاق اور روز حشر رسول اللہ ﷺ میری سفارش نہ کریں اور مرنے کے وقت کلمہ نصیب نہ ہو، دوزخ کے سواء بہشت کی خوشبو نصیب نہ ہو پھر ایک روز عمر بکر سے بولا تو عمر حانث ہو گیا یا نہیں، اور جو عمر کی شادی کراوے اس زوجہ پر بھی طلاق ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) عمر اس صورت میں حانث ہوگا(۴) اور اگر وہ شادی کرے گا تو اس کی زوجہ مطلقہ (۵) ہو جاوے گی، لیکن عمر کافر نہ ہوگا مسلمان ہی رہے گا اور جو شخص عمر کی شادی کراوے اس پر کچھ مواخذہ نہیں اور اس کی زوجہ مطلقہ نہ ہوگی۔ فقط۔

زید نے قسم کھائی کہ فلاں چیز فلاں کو نہیں لینے دوں گا مگر فلاں کو خوشی دیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۸۸) زید کی ماں نے اس کی بیوی ہندہ کو ۳ عدد سونے کے زیور دیئے تھے اس کی ماں بیٹے میں کچھ کشیدگی ہوئی تو زید نے بحالت غصہ قسم کھائی کہ میں اپنی بیوی کو مذکورہ بالا زیورات نہ لینے دوں گا اور جو زیورات ہندہ کے پاس تھے اتار کر پھینک دیئے زید کی ماں نے دوبارہ وہ زیورات ہندہ کو دیئے اور زید کے کہنے سے وہ واپس نہیں کرتی تو اس صورت میں زید کی قسم ٹوٹی یا نہیں؟

---

(۱) وثالثها منعقدة وهي حلفه على مستقبل آت الخ فيه الكفارة فقط ان حنث (الدر المختار على ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ٦٦ ط.س ج۳ ص۷۰۸). (۲) والاصح ان الحالف لم يكفر سواء علقه بماض او آت ان كان عنده في اعتقاده انه يمين (ايضا ج۳ ص ۷۵ ط.س ج۳ ص۷۱۸) ظفير. (۳) وصل بحلفه ان شاء الله بطل يمينه وكذا يبطل به اى بالا ستثناء المتصل (در مختار) قيد بالوصل لانه لو فصل لا يفيد ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۹۸ ط.س ج۳ ص۷۴۲).
(۴) وسئل عمن قال انا برئ من الشفاعة ان فعلت كذا قال يكون يمينا (عالمگيرى مصرى) ج۲ ص ۵۳ ط ماجديه ج۱ ص۵۳. (۵) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار ج۲ ص ۶۹۰ ط.س ج۳ ص۳۵۵).

(الجواب) اس صورت میں زید کی قسم نہیں ٹوٹی اور زید پر کفارہ قسم کا لازم نہیں ہے۔ فقط۔

کھاؤں تو سور کھاؤں کہنے سے قسم نہیں ہوتی

(سوال ۸۹) کہا فلاں کے گھر کا کھاؤں تو سور کھاؤں اس سے قسم ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) اگر کسی شخص نے یہ الفاظ کہے کہ اگر میں فلاں کے گھر کا کھانا کھاؤں تو سور کھاؤں، تو یہ قسم نہیں ہے اس سے کھانا اس کے گھر کا حرام نہیں ہوا اور کفارہ نہ آوے گا وفی البحر مایباح للضرورة لایکفر مستحله كدم وخنزير الخ (در مختار) وفي الشامي هو يستحل الدم او لحم الخنزير ان فعل كذا لا يكون يميناً لا ن استحلال ذلك لايكون كفرا الخ فقط.(۱)

رسومات چھوڑ دینے کی قسم کھائی پھر ادا کیا تو کفارہ آئے گا

(سوال ۹۰) خلاصہ یہ ہے کہ گاؤں کے لوگوں نے قسم کھائی کہ آئندہ رسومات شادی نہ کریں گے، پھر سب نے یہ قسم توڑ دی اس کا کیا کفارہ ہے؟

(الجواب) جو لوگ قسم کھا کر حانث ہوئے ان کے ذمہ کفارہ قسم واجب ہے۔(۲) یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا دیا جائے اور اس پر مقدرت نہ ہو تو پھر مجبوری تین روزہ رکھے۔(۳) کھانے اور کپڑے پر قدرت کے باوجود روزہ رکھنے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا۔(۴) بہر حال اسی طرح کی اس میں اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ ان کا ترک لازمی ہے۔ تمام مسلمانوں پر ضروری ہے کہ اس کی پابندی کریں اور پھر جو لوگ اس کی مخالفت کریں اور اس کے خلاف عمل کریں ان سے تمام تعلقات منقطع کر دینے چاہئیں۔ معصیت اور جاہلانہ رسوم پر اصرار کرنے والے اس قابل نہیں ہیں کہ مسلمان ان سے کوئی واسطہ رکھیں۔ فقط۔

قسم کھائی کہ رات بیوی سے نہیں ملوں گا پھر ملا

(سوال ۹۱) ایک شخص نے کلام مجید کی قسم کھائی کہ آج کی رات اپنی بیوی سے نہیں ملوں گا پھر اپنی بیوی سے اسی رات میں ملاقات کی اس صورت میں وہ حانث ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں حانث ہوگا اور کفارہ قسم کا لازم ہوگا قال الكمال ولا يخفى ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فيكون يمينا الخ در مختار۔

امام کے ساتھ گالم گلوچ

(سوال ۹۲) بعض لوگوں نے اپنے امام کے ساتھ فساد کیا اور اس کو بیہودہ گالیاں دیں۔ بے عزتی کی اور مسجد میں جانے سے روکا حالانکہ تمام اہل بستی کے ساتھ انہوں نے بھی حلفاً وعدہ کیا کہ تمام حکم امام کے پورے کریں گے

---

(۱) ردالمحتار کتاب الا یمان ج۳ ص ۷۸ ط.س ج۳ص ۷۲۱.(۲) ومنعقدة وهو ان يحلف على امر في المستقبل ان يفعله اولا يفعله وحكمها الزوم الكفارة عند الحنث كذافي الكاف (عالمگیری مصری کتاب الایمان ج۲ ص ۵۲ ط.ماجدیه ج۲ ص ۵۲) .(۳) كفارة اليمين عتق رقبة الخ ان شاء كسي عشرة مساكين كل واحد ثوبا فما زاد وادناه ما يجوز فيه الصلوة وان شاء اطعم عشرة مساكين كالاطعام في كفارة الظهار الخ فان لم يقدر على احد الا شياء الثلثة صام ثلثة ايام متتابعات (هدايه كتاب الا يمان ج۲ ص ۴۶۱) (۴) قال في البحر اشار الى انه لو كان عنده واحد من الا صناف الثلثة لا يجوز له الصوم درمختار ج۳ ص ۷۲۷ (۵) الدرالمختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۷۰ ط.س ج۳ ص ۷۱۲ ظفير.

اور ہر ایک حکم شرعی کی تعمیل کریں گے۔ عدالت میں جھوٹی شکایتیں پیش کرنا۔ ان امور کے متعلق کیا حکم ہے۔

(الجواب) جملہ سوالات کا جواب یہ ہے کہ بلاوجہ امام کے ساتھ فساد کرنا اور گالی گلوچ دینا اور برا کہنا اور عدالت میں جھوٹی شکایتیں کرنا حرام اور ناجائز ہے (۱) اور جن لوگوں نے ایسا کیا وہ فاسق و فاجر اور گنہگار ہوئے ان کو توبہ کرنی چاہئے اور امام سے قصور معاف کرانا چاہئے اور اگر ان لوگوں نے قسم کر امام کی اطاعت کا عہد تھا تو اس کے خلاف کرنے سے کفارہ قسم کا ان کے ذمہ واجب ہے۔ (۲) دس مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلاویں (۳) اور امام کو یا کسی مسلمان کو مسجد میں آنے سے اور نماز پڑھنے سے روکنا حرام ہے قرآن شریف میں اس کو بہت بڑا ظالم اور مسجد کا خراب کرنے والا فرمایا گیا ہے ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذ كرفيها اسمه وسعى في خرابها الاية (۴)

عورت نے قسم کھائی عمر بھر نکاح نہیں کروں گی اب کرنا چاہتی ہے کیا کرے؟

(سوال ۹۴) ایک بیوہ عورت سے اس کے دیور نے نکاح کے لئے کہا اس نے قرآن شریف کی قسم کھا کر یہ کہا کہ میں عمر بھر دوسرا نکاح نہ کروں گی، اب وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو اس کو کفارہ دینا ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ نکاح کرے گی (۵) تو اس کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا، دس مسکینوں کو کپڑا دے یا کھانا دونوں وقت کا کھلاوے اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزہ متواتر رکھے۔ (۶) فقط۔

قرآن کی قسم کھانا کیسا ہے؟

(سوال ۹۵) زمانہ حال میں قرآن شریف کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس زمانہ میں اگر کوئی قسم کھائے تو وہ شرعاً حالف سمجھا جائے گا اور اس پر تمام احکام حلف کے جاری ہوں گے کیونکہ آج کل عام طور پر حلف بالقرآن کا رواج ہے قال المحقق ابن همام في فتح القدير ثم لا يخفى ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فيكون يميناً كما هو قول الائمة الثلثة الخ (۷) فتح القدیر جلد ۴۔ فقط۔

فلاں چیز نہیں رکھی تو ماروں گا اس سے قسم نہیں ہوگی

(سوال ۹۶) اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ اگر تو نے فلاں چیز گھر میں نہ رکھی تو تجھ کو بہت ماروں گا اور پھر درمیان سال وہ چیز نہ ملی تو یہ قسم ہوئی اور خاوند پر نہ مارنے کی صورت میں کفارہ واجب ہو گیا یا نہیں؟

---

(۱) قال النبي صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر (مشكوة باب ص).

(۲) وفيه الكفارة الخ ان حنث (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۶۶. ط.س. ج۳ ص ۷۰۸) ظفير. (۳) وكفارته الخ اطعام عشرة مساكين كمامر في الظهار او كسوتهم (ايضا ج ۳ ص ۸۲. ط.س. ج۳ ص ۷۲۵) (ظفير).

(۴) سورة البقرة ۲. ۱۱۴ (۵) ونوع لا يجوز حفظها وهو ان يحلف على ترك طاعته او فعل معصية الخ فيجب فيه الحنث (عالمگیری مصری كتاب الايمان ج۲ ص ۵۲. ط.س. ج۲ ص ۵۲.

(۶) وكفارته الخ اطعام عشرة مساكين كما مر في الظهار او كسوتهم بما يصلح للاوساط ويستر عامة البدن الخ وان عجز عنها كلها الخ صام ثلثة ايام ولاء (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۸۴. ط.س. ج۳ ص ۷۳۵) ظفير (۷) فتح القدير ج ۴ ص ۳۵۴ باب ما يكون يمينا وما لا يكون يمينا. ط.س. ج۳ ص ۳۵۴. ظفير

(الجواب) یہ قسم نہیں ہوئی اور کفارہ اس میں واجب نہیں ہے اور زوجہ کو بھی نہ مارے اور آئندہ ایسا کلام نہ کرنا چاہئے۔(۱)

مدعا علیہ سے مدعی کی موجودگی میں حلف لینا چاہئے

(سوال ۹۷) قاضی نے مجلس قضا میں مدعا علیہ سے حلف لیا مگر مدعی کو نہیں بلایا مدعی کی غیبت میں حلف مدعا علیہ کا معتبر ہے یا نہیں؟

(الجواب) مدعا علیہ پر یمین مدعی کے طلب کرنے سے لازم ہوتی ہے کما فی الدر المختار والا یبرھن حلفہ الحاکم بعد طلبہ اذ لا بد من طلبہ الیمین فی جمع الدعاوی الا عند الثانی فی اربع الخ پس جب کہ طلب کرنا مدعی کا شرط ہے تو معلوم ہوا کہ مدعی کا یا اس کے وکیل کا موجود ہونا شرط ہے فقط۔

قسم کھانے کے بعد گو قرض خواہ مہلت دے لیکن خلاف ورزی پر کفارہ ہوگا

(سوال ۹۸) زید نے قسم کھا کر کہا میں کل مطالبہ بے باق کر دوں گا مگر بعض مجبوری کی وجہ سے زید نے عمر کو مہلت دینا منظور کر لیا کیا اس صورت میں زید پر کفارہ ہوگا؟

(الجواب) اس صورت میں زید پر کفارہ قسم لازم ہے۔

ایک دفعہ حلف کی خلاف ورزی کرنے اور کفارہ دینے کے بعد دوبارہ وہ عائد نہ ہوگی

(سوال ۹۹) میں نے ایک چیز کے استعمال سے عمر بھر کی قسم کھائی تھی، کہ میرے لئے اس کا استعمال کرنا عمر بھر کے لئے حرام ہے، پھر نہ رہ سکا استعمال کر کے حانث ہوگیا، یہ قسم مجھ سے منتہی ہوگئی یا نہیں، یعنی اب تو اس کے استعمال سے دوبارہ حانث نہیں ہوں گا۔

(۲) خود اس کا استعمال مباح ہے یا حرام۔

(الجواب) قسم منتہی ہوگئی، کفارہ کے بعد پھر اس کے استعمال سے حنث نہ ہوگا۔

(۲) مباح ہے کذا حققہ الشامی لکنہ، خلاف الاولیٰ

ایمان کی قسم

(سوال ۱۰۰) مسلمان کو ایمان کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں؟

مسلمان سے ترک موالات

(سوال ۱۰۱) کافر سے ترک موالات جائز ہے مگر مسلمان سے ترک موالات کر سکتا ہے یا نہیں؟

قسم کھا کر توڑنا

(سوال ۱۰۲) قسم کھا کر توڑنا کفارہ قسم کا دینا ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) (۱) قسم اللہ کی کھانی چاہئے اللہ کے سوا ایمان یا قرآن کی قسم نہ کھانی چاہئے۔(۲)

---

(۱) وثالثہا منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل (الدر المختار کتاب الایمان ج۳ ص ۶۶. ط.س. ج۳ ص۷۰۸) ظفیر۔
(۲) لایقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۷۰ ط.س. ج۳ ص۷۱۲) ظفیر۔

(۲) کفر اور فسق کی وجہ سے ترک موالات ہوتی ہے اور اس میں تفصیل اور درجات ہیں۔(۱)
(۳) قسم توڑنے کی صورت میں کفارہ قسم کا دینا لازم ہے۔ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کا دونوں وقت کھانا دینا یا دس مسکینوں کو دس جوڑے کپڑے کا دینا۔ اگر یہ نہ ہو سکے۔(۲) تو تین روزے پے در پے رکھنا۔ فقط۔

انشاء اللہ کے ساتھ قسم کھانے سے قسم نہیں رہتی

(سوال ۱۰۳) میرے والد نے مجھ سے مرغ کھانے کا عہد کرایا میں نے ان الفاظ سے عہد کیا کہ انشاء اللہ میں مرغ نہیں کھاؤں گا۔ مجھے مرغ کھانا جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) جائز ہے کیونکہ انشاء اللہ کہنے سے قسم نہیں رہتی، یہ بہت اچھا کیا کہ انشاء اللہ کہہ لیا۔(۳)

کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی اور دودھ پی لیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۴) ایک شخص نے رات کو سوتے وقت غصہ میں آکر ایک شخص کی ہاتھ میں کھانا دیکھ کر یہ کہا کہ میں آج خدا کی قسم کھانا نہ کھاؤں گا بعد اس کے وہ شخص ایک گلاس دودھ بھرا ہوا لایا اور سخت عاجزی سے کہا اگر کھانے کے لئے تم نے قسم کھائی ہے خیر یہ دودھ پی جاؤ اس شخص کے کہنے کی وجہ سے دودھ پی لیا آیا یہ دودھ غذا میں داخل ہے اور پینے والا حانث ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں دودھ پینے سے شخص مذکور حانث نہ ہو گا۔ کما فی الشامی۔(۴) ففی البحر عن البدائع لو حلف لا یاکل ھذا اللبن فاکل الخبز اوالتمر اولا یاکل ھذا العسل اوالخل فاکل الخبز یحنث الخ الغرض علت مذکورہ لا نہ لا یا کل سے صورت مستفسرہ میں عدم حنث ظاہر ہے۔

شرکت کی قسم کھائی مگر ناجائز امور ہو تو کفارہ دے کر قسم توڑ دے

(سوال ۱۰۵) چالیس آدمیوں نے مل کر ایک پنچایت مقرر کی کہ ہر شخص آپس میں ایک دوسرے کی غمی اور شادی میں شریک حال رہیں اور اس بات پر ہر شخص نے قسم کھائی کہ جو اس پنچائت سے الگ ہو جائے وہ آنحضرت ﷺ کی امت سے خارج ہے اب اس پنچائت میں جہاں کہیں شادی ہوتی ہے تو گانا بجانا اور ناچ وغیرہ رسوم شرکت مثلاً تکلنا وغیرہ بھی ہوتی ہیں ایسی حالت میں اس پنچائت میں شامل حال رہنا کیسا ہے اور اس سے علیحدہ ہونے کی کیا صورت ہے

(الجواب) اس صورت میں جس غمی و شادی میں گانا بجانا اور وغیرہ رسوم خلاف شریعت ہو اس میں شریک ہونا درست نہیں اور اس حالت میں قسم کو پورا کرنا جائز نہیں ہے اور کفارہ قسم کا دے دیا جائے۔ اور یہ کہنا لغو ہے کہ جو شخص اس میں شریک نہ ہو وہ حضور ﷺ کی امت سے خارج ہے بلکہ شریک ہونا گناہ کی جگہ حرام ہے اور نہ شریک

---

(۱) یہاں وجہ شرعی ترک موالات مسلمانوں سے درست نہیں تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان. ارشاد ربانی ہے۔ ظفیر۔ (۲) وفیہ الکفارة الخ ان حنث الخ وکفارته الخ اطعام عشرة مساکین او کسوتهم الخ وان عجز عنها کلها الخ صام ثلثة ایام ولاء (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ٦٦ و ج۳ ص ۸۳ و ج۳ ص ۸٤ ط.س. ج۳ص ۷۰۸ ۷۲۵ ۷۲۷) ظفیر۔
(۳) وصل بحلفه انشاء الله بطل یمینه (ایضا ج۳ ص ۹۸ ط.س ج۳ص ۷٤۲) ظفیر۔
(٤) باب الیمین فی الاکل والشرب واللبس والکلام ط.س. ج۳ص ۷٦۵

ہونا ضروری ہے اور ایسی قسم کا توڑنا لازم ہے۔(۱)

ولایتی کپڑے کے عدم استعمال کی قسم سے پہلے کے کپڑے ناجائز نہیں ہوئے

(سوال ۱۰۶) زید نے حلف کیا کہ میں آج سے ولایتی کپڑوں کا استعمال حرام وناجائز سمجھتا ہوں نہ استعمال کروں گا نہ خود خریدوں گا، پس جو کپڑے اس حلف سے پیشتر زید کے پاس موجود ہیں ان کا استعمال جائز ہے یا حرام؟

(الجواب) وہ کپڑے جو پہلے سے خریدے ہوئے ہیں ان کا استعمال شرعاً درست ہے لیکن اگر حالف عام الفاظ میں کہا تھا کہ آج سے ولایتی کپڑا حرام سمجھتا ہوں اور ان کا استعمال اپنے اوپر حرام کر لیا تو کفارہ قسم کا دینا پڑے گا اگرچہ وہ پہلے خریدے ہوئے بھی استعمال کرے۔(۲)

جھوٹی قسم کھانے والے کا حکم

(سوال ۱۰۷) جھوٹی قسم کھانے والے کا کیا حکم ہے ایک بزرگ نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کھانے والا بارہ مہینے دنیا میں خراب اور ذلیل ہوتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور جھوٹی قسم کھانے والا مسکینوں کو کھانا کھلاوے تو کفارہ ادا ہو تا ہے یا حج کرنے سے؟

(الجواب) جھوٹی قسم کھانا عمداً گناہ کبیرہ ہے اور جھوٹی قسم کھانے والا فاسق ہے اور جھوٹی گواہی دینے والے پر تو بہت زیادہ وعید وارد ہوئی ہے قرآن شریف میں اس کو شرک کے ساتھ اور برابر فرمایا کما قال تعالی **واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين**(۳) **كذا ورد في بعض الاحاديث** اور نیز وارد ہوا ہے **الكبائر الا شراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس**(۴) **رواه البخاري وفي رواية انس وشهادة الزور بدل اليمين الغموس متفق عليه** باقی یہ امر کہ جھوٹی قسم کھانے والا بارہ مہینے کے اندر خراب وذلیل دنیا کے اندر ہوتا ہے یہ کسی نص سے ثابت نہیں ہے اور جھوٹی قسم جو کسی گذشتہ معاملہ پر ہے اس میں کفارہ نہیں ہے صرف توبہ سے گناہ معاف ہو جائے گا اور آئندہ بات پر قسم کھانا مثلاً یہ کہ قسم ہے اللہ کی میں فلاں کام کروں گا اور اس کو نہ کرے تو اس میں کفارہ ہے اور اس کا نام یمین منعقدہ ہے اور جھوٹی قسم گذشتہ امر پر جس کا نام یمین غموس ہے اس میں صرف توبہ ہی سے کفارہ ہو جاتا ہے۔(۵) اور اگر توبہ کر کے حج بھی اس کے بعد کیا تو اور ثواب ہے اور حج سے بہت سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

---

(۱) من حلف على معصية الخ وجب الحنث والتكفير (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۸۵. ط.س. ج ۳ ص ۷۲۸) ظفير.
(۲) وفيه الكفارة الخ ان حنث (ايضا ج ۳ ص ٦٦. ط.س. ج ۳ ص ۷۰۸) ظفير
(۳) سورة الحج. ۲۲. ۳۰،۳۱
(٤) مشكوة شريف.
(۵) وهي الخ غموس الخ ان حلف على كاذب عمدا الخ كوالله ما فعلت كذا الخ ويا ثم بها فتلزمه التوبة الخ ومنعقدة وهي حلفه على مستقبل آت يمكنه وهذا القسم فيه الكفارة الخ ان حنث (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ج ۳ ٦۳ وج ۳ ص ٦٦. ط.س. ج ۳ ص ۷۰۵ - ۷۰۸) ظفير

ہم نے قسم کھائی کہ کسی دوسرے کو کام نہ سکھائیں گے یہ کیسا ہے

(سوال ۱۰۸) ہم لوگ شیشی بناتے ہیں اور ہماری پنچایت میں قرآن شریف اٹھایا گیا ہے کہ کوئی شخص باہر کے رہنے والوں کو کام نہ سکھاوے یہ خلاف شرع ہے یا نہیں۔ ایک شخص نے حلف توڑ دیا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) ایسا حلف کرنا بیشک خلاف شریعت ہے[۱] لیکن جو شخص اس حلف کو توڑ دے اس پر کفارہ یمین کا لازم ہے یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا پیٹ بھر کر کھلانا یا دس مسکینوں کو کپڑا دینا اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزے متواتر رکھنا لازم ہے۔[۲]

شادی ہونے کے باوجود جھوٹی قسم کہ شادی نہیں ہوئی

(سوال ۱۰۹) اگر کوئی شخص حلفیہ بیان دے کہ میری شادی نہیں ہوئی اور نہ میں کوئی اولاد رکھتا ہوں درانحالیکہ اس کی شادی اسی جگہ ہوئی ہے جہاں سے وہ انکار کرتا ہے اور اس کے اولاد بھی ہے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) وہ شخص جھوٹی قسم کی وجہ سے گناہ گار ہوا اور کفارہ اس قسم کا توبہ کرنا ہے[۳] لیکن اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔

فلاں کام کا مرتکب ہوں تو جنت حرام کردے یہ قسم نہیں ہے

(سوال ۱۱۰) ایک شخص نے معصیت سے بچنے کے لئے یہ الفاظ زبان سے نکالے کہ اگر میں فلاں گناہ کا مرتکب ہوں تو اے اللہ جنت مجھ پر حرام کردے اور دوزخ میں ڈال دے۔ اس کے بعد وہ چند مرتبہ اس معصیت کا مرتکب ہوا آیا یہ قسم ہے کہ کفارہ ادا کیا جائے یا توبہ کافی ہے۔

(الجواب) یہ قسم نہیں ہے اور اس میں کفارہ لازم نہیں ہے۔ توبہ کرے۔[۴]

بار بار قسم کھائی اور خلاف ورزی کی کیا کرے

(سوال ۱۱۱) ایک شخص ایک حرام فعل کرتا ہے لیکن اس نے اس فعل سے توبہ کی اور قسم کھائی کہ آئندہ ایسا کام نہ کریں گے۔ پھر وہی کام کیا اور پھر توبہ کی اس طرح کئی مرتبہ کیا۔ اب پھر توبہ کر رہا ہے تو اس کو پہلی قسموں کی بابت کیا کرنا چاہئے۔ اور کیا کفارہ واجب ہے۔

(الجواب) اس صورت میں اگر پہلے کفارہ قسم کا نہیں دیا تھا تو اب سب قسموں کا ایک کفارہ دے دینا کافی ہے[۵] اور گناہ کی معافی کے لئے توبہ صدق دل سے کرنا کافی ہے۔ اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں

(۱) لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبة قال الکمال لا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا (درمختار) قوله بغیر اللہ ای لا ینعقد بغیرہ تعالیٰ ای غیر اسمائه وصفاته ولو بطریق الکنایة کما مر بل یحرم کما فی القہستانی (ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۰) ظفیر (۲) وفیه الکفارة الخ ان حنث الخ وکفارته الخ اطعام عشرة مساکین او کسوتهم الخ وان عجز عنها کلها الخ صام ثلثة ایام ولاء (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۲ و ج ۳ ص ۸۲) ظفیر (۳) وهی غموس ان حلف علی کاذب عمدا و یأثم بها فتلزمه التوبة (ایضاً ج ۳ ص ۴۳) ظفیر (۴) ولا یقسم بصفة لم یتعارف الحلف بها من صفاته تعالیٰ کرحمته وعلمه و غضبه و سخطه الخ لعدم العرف (ایضاً ج ۳ ص ۶۰) ظفیر

(۵) وفی البحر عن الخلاصة والتجرید و تتعدد الکفارة لتعدد الیمین والمجلس والمجالس سواء الخ (درمختار) وفی البغیة کفارات الایمان اذا کثرت تداخلت ویخرج بالکفارة الواحدة عن عهدة الجمیع وقال شهاب الائمة هذا قول محمد قال صاحب الاصل المختار عندی اه مقدسی (ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۱)

کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو دس جوڑے کپڑے کے دے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے متواتر روزے رکھے۔

ایسا ہو تو کلام پاک کی مار ہو قسم ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۲) دو شخصوں کے درمیان سچی محبت ہے ان میں مندرجہ ذیل عہد و پیمان ہو چکے۔ میں کلام مجید ہاتھ پر رکھ کر قسم کھاتا ہوں کلام مجید کی خدا کو حاضر و ناظر جان کر اگر ہم ترک تعلق کریں یا کسی کے دباؤ سے بارہ کئے سے روکیں یا ایک دوسرے کے ساتھ برائی کریں تو ہم کو اس کلام پاک کی مار ہو اور بروز محشر حضرت کی شفاعت سے محروم رہیں اور دنیا سے کافر ہو کر اٹھیں اگر اس عہد کو کسی وجہ سے توڑا جائے تو کفارہ دینا درست ہوگا یا نہ جب کہ کفارہ دینے کی نسبت بھی بالفاظ مذکورہ بالا عہد کیا ہو۔

(الجواب) اگر بضرورت شرعیہ اس قسم اور عہد کو توڑا جائے تو کفارہ قسم کا واجب ہوگا (۱) اور اس قسم کا بالفاظ مذکور معاہدہ کرنا شرعاً درست بھی نہیں ہے۔ (۲)

کسی کو نکلوانے کی قسم کھائی اور کامیاب نہ ہوا تو کفارہ دے

(سوال ۱۱۳) کسی شخص نے کسی کے نکلوانے کے قسم کھائی لیکن وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو۔ کا تو شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) قسم کا کفارہ دیوے جو کہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے متواتر روزے رکھے۔ (۳)

جان کے خوف سے غلط حلف لینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۱۴) اگر زید کو کسی وجہ سے اپنی جان کا خوف ہو تو اس کو غلط حلف اٹھانا جائز ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) جان و مال و آبرو کے خوف سے جھوٹ کی اجازت ہے لیکن صریح جھوٹ نہ بولے تعریض درست ہے۔ (۴)

قسم کے بعد خلاف ورزی سے حانث ہوگا

(سوال ۱۱۵) چند لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نماز روزہ قضانہ کریں گے پھر انہوں نے ان کے خلاف کیا۔ حکم شرعی کیا ہے؟

(الجواب) جن لوگوں نے قسم کھا کر اس کے خلاف کیا اور قسم توڑ دی ان پر کفارہ قسم کا لازم ہے۔ (۵) اور کفارہ قسم کے توڑنے کا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا دونوں وقت کھانا کھلانا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن متواتر روزہ رکھنا

---

(۱) وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۶ ط.س. ج۳ص۷۰۸) ظفیر. (۲) ان فعل کذا فہو یہودی او نصرانی الخ او کافر ط.س. ج۳ص۷۱۷. (۳) وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (ایضاً ج۳ ص ۸۲. ط.س. ج۳ص۷۲۵) ظفیر. (۴) الکذب مباح لاحیاء حقہ ودفع الظلم عن نفسہ والمراد التعریض لان عین الکذب حرام (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب فی البیع ج۵ ص ۳۷۷ ط.س ج۳ص۴۷۲) ظفیر. (۵) وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۶۶ ط.س. ج۳ص۷۰۸) ظفیر.

چاہئے۔(۱) اور تارکین نماز و روزہ پر قضا ان نمازوں اور روزوں کی لازم ہے۔ فقط۔

جب تک قرض ادا نہ ہوگا روزہ رکھوں گی یہ نذر نہیں

(سوال ۱۱۶) میری دادی صاحبہ کی عمر ۷۲ برس کی ہے اور بوجہ ضعیفی کے نشست و برخاست بھی دشوار ہے چونکہ ان کے ذمہ چار ہزار سے زائد قرضہ دادا صاحب کے وقت کا ہے اس لئے انہوں نے متفکر ہو کر عہد کر لیا ہے کہ تا ادائگی قرض روزہ رکھوں گی چنانچہ ایک سال سے موافق عہد کے برابر روزہ رکھتی ہیں۔ یہ صورت نذر کی ہے یا نہیں، کسی طرح دادی صاحبہ کا روزہ موقوف ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ صورت نذر کی نہیں ہے۔ اس لئے روزہ ہمیشہ تا ادائے قرض رکھنا ان کو لازم نہیں ہے۔ پس آپ دادی صاحبہ سے کہہ دیں کہ وہ روزہ نہ رکھیں اور قسم کا کفارہ دے دیں۔ یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلاویں فقط۔

خلاف قسم گورنمنٹ کالج میں پڑھنے سے کفارہ دینا ہوگا

(سوال) علماء دین کے فتوٰی کے بموجب بندہ نے کالج کی تعلیم چھوڑ دی تھی اور والدین کو رضامند کر کے جامعہ ملیہ علی گڑھ میں داخل ہو گیا داخل ہوتے وقت بندہ نے یہ حلف اٹھایا کہ میں علمائے دین کے فتوٰی کے بموجب جب تک ہر ایک مسلمان پر عدم تعاون فرض ہے اس پر کاربند رہوں گا۔ اب جب کہ بندہ رخصت پر گھر پہنچا تو والدین نے مجبور کرنا شروع کیا۔ اب اسلامیہ کالج لاہور جو کہ گورنمنٹ کی امداد لیتا ہے داخل ہو جاؤں۔ مجھے اب کیا کرنا چاہئے؟

(الجواب) امداد لینا مدارس میں گورنمنٹ سے اگرچہ درست نہیں ہے۔(۴) لیکن ایسے مدارس اور کالجوں میں پڑھنا اگرچہ اچھا نہیں ہے۔ مگر درست ہے، پس اگر والدین اس پر مجبور کریں کہ کالج اسلامیہ لاہور میں داخل ہو کر پڑھو تو یہ درست ہے۔ اس کو اختیار ہے لیکن اگر خلاف حلف کے کام کیا اور قسم توڑی تو کفارہ قسم کا لازم ہوتا ہے۔(۵) اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلادے یا کپڑا پہنادے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے متواتر رکھے۔ فقط۔

معصیت والی قسم توڑنا واجب ہے

(سوال ۱۱۸) ایک عورت سے میرا ناجائز تعلق ہے عورت مذکورہ کے کہنے سے میں نے اس بات کی قسم کھائی ہے کہ اپنی زوجہ سے ہفتہ میں ایک مرتبہ سے زاید ہمبستر نہ ہوں گا۔ اس گناہ سے نجات کیونکر پا سکتا ہوں؟

---

(۱) وکفارته الخ اطعام عشرة مساکین او کسوتهم الخ وان عجز عنها کلها الخ صام ثلثة ایام ولاء (در مختار) وفی الاطعام ما التملیك اولا باحة فیعشیهم ویعدیهم ولو اطعم خمسة وكساخمسة اجزاه ذلك عن الاطعام الخ (ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص۸۲ و ج۳ ص ۸۳ ط.س. ج۳ص ۷۲۵ ۷۲۷) ظفیر۔(۲) وعهد الله الخ اذا علقه بشرط علی یمین او عهد ان لم یصف الی الله تعالی اذا علقه بشرط (در مختار) قوله عبدالله لقوله تعالی واوفو بعهد الله اذا عاهد بم ولا تنقص الایمان الخ وفی الجوهرة اذا قال عهد الله ولم یقل علی عهد الله فقال ابو یوسف هو یمین وعند هما لا اه قلت لکن جزم فی الخانیة بانه یمین بلاحکایته خلاف (ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۷۳. ط.س. ج۳ص۷۱۶) ظفیر. (۳) وفیه الکفارة الخ ان حنث (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ٦٦. ط.س. ج۳ص۷۰۸) ظفیر. (٤) یہ فتوٰی ترک موالات کے زمانہ میں دیا جاتا تھا جب انگریزوں کی ہندوستان پر حکومت تھی اور علماء کرام نے آزادی حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ انگلشیہ سے ترک موالات کا فتوٰی دیا تھا۔ اب وہ حکم باقی نہیں رہا۔ ظفیر۔(۵) وفیه الکفارة الخ ان حنث (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ٦٦. ط.س. ج۳ص۷۰۸) ظفیر

(الجواب) ایسی قسم کو جو کہ معصیت سے پر ہو شرعاً توڑنا واجب ہے اور تعلق ناجائز اس عورت سے چھوڑ دینا چاہئے(۱) اور کفارہ قسم کا دے دیا جاوے جو کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے متواتر رکھے جاویں۔(۲) فقط۔

قسم کھانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۱۹) حلف اٹھانا کیسا ہے؟

غیر اللہ کی قسم کیسی ہے

(سوال ۱۲۰) سوائے خدا کے اور شئی کی قسم کھانی جائز ہے یا نہیں؟ بینوا بالدلیل۔

(الجواب)(۱) اللہ کی قسم کھانا اگر ضرورۃً ہو تو جائز ہے لیکن بلا ضرورت اچھا نہیں شامی میں ہے والیمین باللہ تعالی لا یکرہ وتقلیلہ اولی من تکثیرہ الخ۔(۳)

(۲) اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی چیز کی قسم کھانا جائز نہیں ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ان اللہ نہاکم ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفاً فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ۔(۴) اور وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ جس چیز کی قسم کھائی جاتی ہے اس کی عظمت ملحوظ ہوتی اور عظمت کاملہ حقیقۃً اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کسی دوسرے کو اس میں شرکت نہیں ہے جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے الحکمۃ فی النہی عن الحلف بغیر اللہ تعالیٰ ان الحلف یقتضی تعظیم المحلوف بہ وحقیقۃ العظمۃ مختصہ بہ تعالی فلا یضاہی بہ غیرہ الخ (۵) اور اصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا اس سے منع فرما دینا کافی دلیل ممانعت کی ہے۔ فقط۔

غیر اللہ کی قسم

(سوال ۱۲۱) اسلام میں حلف سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسری قسم کا جائز ہے یا نہیں؟ بصورت عدم جواز زید کا ایک موقعہ پر یہ کہہ دینا کہ حلف کیا چیز ہے نعوذ باللہ من ذلک (خدا کیا چیز ہے) کے ہم معنی ہوا یا نہیں۔ پس صورت آخر میں زید کے متعلق حکم شریعت سے مطلع فرمائیں۔

(الجواب) قسم اللہ تعالیٰ کی یا اس کی صفات معروفہ کی ہونی چاہئے، اس کے سواء غیر اللہ کی قسم کھانا درست نہیں ہے اور حلف سے غرض تاکید کلام ہوتی ہے۔(۶) پس زید کا یہ کہنا کہ حلف کیا چیز ہے اس کے لاعلمی کی دلیل ہے

(۱) من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۸۵ ط س ج۳ص۷۲۸) ظفیر

(۲) وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (ایضاً ج۳ ص ۸۲ ط س ج۳ص۷۲۵) ظفیر۔ (۳) ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۶۳ ط س ج۳ص۷۰۵۔ ظفیر۔

(٤) مشکوۃ ص ۲۹۶ (٥) مرقاۃ المفاتیح ج۲ ص ٥٥٤ والحدیث وھو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان حالفاً فلیحلف باللہ تعالی الخ محمول عند الاکثرین علی غیر التعلیق فانہ یکرہ اتفاقاً لما فیہ مشارکۃ المقسم بہ للہ تعالی فی التعظیم الخ (ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ٦٣ ط س ج۳ص۷۰۵) ظفیر

(٦) والقسم باللہ تعالی الخ وباسم من اسمائہ کالرحمن والرحیم والحلیم والعلیم الخ اوبصفۃ من صفاتہ تعالی کعزۃ اللہ وجلالہ الخ لا یقسم بغیر اللہ تعالی کالنبی والقرآن والکعبۃ مختصراً (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص٦٧ ط س ج۳ص۷۱۰) ظفیر

گویا وہ ایفاء قسم کو ضروری نہیں سمجھتا اور بعض مواقع میں ایسا ہوتا بھی ہے کہ حلف کا خیال نہ کرنا چاہئے اور اس حلف اور قسم کو توڑ دینا چاہئے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ کسی فعل پر قسم کھاتا ہوں اور پھر اس کے خلاف میں خیر دیکھتا ہوں تو اس حلف کو توڑ دیتا ہوں اور فعل خیر کو کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔ (۱) سوال ہذا میں سائل کا یہ لکھنا کہ حلف کیا چیز ہے مراد اور ہم معنی اس کے ہے کہ خدا کیا چیز ہے۔ غلط ہے۔ لہذا قائل قول مذکور کی تکفیر نہ کی جاوے گی البتہ اس قائل کو ایسا نہ کہنا چاہئے اور اس کہنے سے وہ عاصی ہوا۔ توبہ کرے اور آئندہ ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالے۔ فقط۔

شطرنج کے سلسلہ میں حلف

(سوال ۱۲۲) زید نے شطرنج کھیلنے سے حلف اٹھائی ہے اگر کفارہ دینا چاہے تو کیا مقدار ہے؟

(الجواب) شطرنج کھیلنے کا حلف اٹھانے سے معلوم نہیں سائل کا کیا مطلب ہے آیا یہ حلف کیا ہے کہ نہ کھیلوں گا یا یہ کہ کھیلوں گا۔ پس اس نے حلف نہ کھیلنے کا کیا ہے کہ نہ کھیلوں گا، تو یہ اچھا کیا ہے۔ اس قسم کو نہ توڑے اور اگر یہ حلف کیا ہے کہ شطرنج کھیلا کروں گا تو اس قسم کو توڑنا چاہئے اور اس کھیل کو ترک کرنا چاہئے کیونکہ شطرنج کھیلنا حرام ہے۔ (۲) اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کا کھانا کھلاوے یا دس جوڑے کپڑے دس مسکینوں کو دے اور اگر یہ نہ ہو سکے یعنی اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزہ متواتر رکھے اور غلام آزاد کرنے کو اس لئے چھوڑ دیا کہ اس ملک میں وہ دشوار ہے۔ فقط۔

قرآن ہاتھ میں لے کر حلف کرنا

(سوال ۱۲۳) اگر کسے عمداً و قصداً قرآن شریف در دست گرفتہ معاہدہ سازد کہ ایں کار بکنم پس بر خلاف آں کند در حق وی چہ حکم است کہ نابر دروغ نمودن قسم کلام اللہ شریف خارج از اسلام گردیدہ است و زنش مطلقہ شدہ است یا نہ؟

(الجواب) آں کس عاصی شدہ است توبہ کند (۳) اگر حلف قرآن کردہ است و حانث شدہ است کفارہ یمین بروے واجب است و کافر نہ شدہ و زنش مطلقہ نہ شدہ است کذا فی الدر المختار (۴) فقط۔

فلاں سے جبراً نہ لوں تو میری بیوی کو طلاق اس کے بعد فلاں نے خود دے دیا

(سوال ۱۲۴) ایک شخص نے اپنے چچا کو کہا اگر میں پچاس جو میرے تم پر ہیں جبراً نہ لوں تو میری زوجہ بسہ طلاق حرام ہے۔ اب اگر یہ چچا مرضی سے روپیہ دے دے تو کیا حکم ہے اور اگر مرضی سے نہ دے اور وہ جبراً نہ لے سکے تو کیا حکم؟

---

(۱)

(۲) من حلف على معصية الخ وجب الحنث والتكفير (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الا يمان ج۳ ص ۸۵ ط.س. ج۳ ص۷۲۸) ظفير. (۳) الا يقسم بغير الله تعالى كا النبي والقران والكعبة (در مختار) لقوله عليه الصلوة والسلام من كان منكم حالفا فليحلف بالله او ليذر (ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۷۰ ط.س. ج۳ ص۷۱۲) ظفير

(۴) وفيه الكفارة الخ ان حنث الخ والا صح ان الحالف لم يكفر سواء علقه بماض اوات انكان عنده في اعتقاده انه يمين وان كان جاهلا (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۶۶ ط.س. ج۳ ص۷۰۸) ظفير.

(الجواب) اگر چچار ضا سے روپیہ نہ دیوے تو یمین ساقط ہوئی اور وہ شخص حانث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی و کذا لو حلف ان یجرہ الی باب القاضی ویحلفه فاعترف الخصم اوظهر شهود سقط الیمین لتقید من جهة المعنی بحال انکارہ۔(۱) در مختار اور اگر وہ رضا سے نہ دیوے اور یہ جبراً وصول نہ کر سکے تو چونکہ یمین مطلقہ ہے اس لئے آخر حیات میں حانث ہوگا اور اس کی زوجہ مطلقہ ہوگی اگر وہ اس وقت تک زندہ رہی کذا فی الدر المختار والشامی۔ فقط۔

قسم کھائی کہ فلاں منکوحہ سے نکاح کروں گا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۵) سلمہ بکر کی منکوحہ ہے خالد نے قسم کھائی کہ میں سلمہ سے نکاح کروں گا تو یہ قسم لغو ہوگی یا نہ اور خالد دوسری عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) قسم کا کفارہ دینا لازم ہے اور دوسری عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔(۲)

فلاں عورت کے سوا دوسری عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق

(سوال ۱۲۶) خالد نے کہا کہ اگر میں سلمہ کے سوا دوسری عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے تو اب کس حیلہ سے نکاح کر سکتا ہے؟

(الجواب) اس صورت میں طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جاوے گی اور حیلہ اس کا فقہاء نے نکاح بذریعہ فضولی کے لکھا ہے فلیراجع۔(۳)

فلاں سے نکاح کروں تو اس کو طلاق بعد طلاق دوبارہ نکاح جائز ہے

(سوال ۱۲۷) عمر نے قسم کھائی کہ میں زبیدہ سے نکاح نہ کروں گا۔ اگر کروں تو زبیدہ کو طلاق ہے۔ اب اگر ایک مرتبہ نکاح میں لاوے گا تو طلاق پڑ جاوے گی۔ پھر دوبارہ نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ قسم ایک دفعہ میں ختم ہو جاوے گی دوبارہ نکاح زبیدہ سے کر سکتا ہے وفیها کلها تنحل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرة الخ۔(۴)

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الیمین فی الا کل والشرب ج۳ ص ۱۴۶ ۔ط۔س۔ ج۳ص۷۹۷ بل العلة فیه انه بعد ظهور الشهود لا یمکن التحلیف وفی البزازیة حلفه لیوفین حقه یوم کذا ولیا خذن بیده و لا ینصرف بلا اذنه فاوفاه الیوم ولم یاخذبیده وانصرف بلااذنه لا یحنث لا ن المقصود هو الایفاء اه (ردالمحتار باب ایضاً)۔

(۲) وفیه الکفارة الخ ان حنث (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الا یمان ج ۳ ص ٦٦ ۔ط۔س۔ج۳ص۷۰۸) ظفیر

(۳) حلف لا یتزوج فزوجه فضولی فاجا ز بالقول حنث و بالفعل لا یحنث به یفتی الخ کل امرأة تدخل فی نکاح فکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لایحنث (الدر المختار علی هامش ردالمحتار مطلب حلف لا یتزوج فزوجه فضولی ج۳ ص ۱۸۸ ۔ط۔س۔ ج۳ص۸۴۶) ظفیر۔

(٤) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعلیق ج۲ ص ٦٨٨ ۔ط۔س۔ ج۳ص۳۵۵۔

باب النذور
(نذر و منت ماننا اور اس سے متعلق احکام و مسائل)

جس جانور کی نذر کی تھی جب وہ مر جائے تو کیا کرے؟

(سوال ۱) شخص مفلس حیوانے متعین نذر نمود بعد چند روز حیوان منذور ہلاک شد آیا ضمانش حیوان دیگر بر شخص ناذر لازم آید یا نہ؟

(الجواب) ضمانش ساقط است و حیوان دیگر بروے لازم التصدق نیست کما فی البدائع ان المنذورة لو هلكت او ضاعت تسقط التضحية بسبب النذر غير انه ان كان موسرا تلزمه اخرى با يجاب الشرع ابتداء لا بالنذر و لو معسرا لا شئ عليه اصلا رد المحتار(۱) جلد (۵)

بزرگوں کے لئے نذر اور اس بکرے کے گوشت کا حکم

(سوال ۲) زید نے کسی بزرگ کی نذر دو بکرے مانی اور قبر پر ذبح کئے اور گوشت تقسیم کیا آیا گوشت شرعاً حلال ہے یا حرام اور کھانے والوں اور نذر کرنے والوں پر شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) نذر لغیر اللہ حرام ہے اور جو جانور غیر اللہ کے تقرب کے لئے نذر مانا جاوے اور ذبح کیا جاوے وما اهل به لغير الله میں داخل ہے اور حرام ہے۔ در مختار میں ہے وما يوخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الاولياء الكرام تقربا اليهم فهو بالاجماع باطل وحرام الخ وفي الشامي قوله باطل و حرام (۲) لوجوه منها انه نذر لمخلوق و النذر للمخلوق لا يجوز لانه عبادة و العبادة لا تكون لمخلوق الخ و (۱) في الحديث ملعون من ذبح لغير الله الحديث۔

نذر کی گائے کے بچہ کا حکم

(سوال ۳) گائے منذورہ سے بچہ پیدا ہوا اس کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) وہ بچہ بھی حکم اس گائے منذورہ کے ہے كما في الدر المختار كتاب الاضحية ولدت الاضحية ولداً قبل الذبح يذبح الولد معها الخ وفي الشامي لان الام تعينت للاضحية والولد يحدث على صفات الام الشرعية الخ (۳)

متعین مقدار کھانے کی نذر اور اس کا حکم

(سوال ٤) ایک شخص نے اس طرح نذر کی کہ اوقات طعام میں یعنی غدا اور عشاء میں سے فی وقت اگر ڈیڑھ روٹی سے زیادہ کھاؤں تو ایک روزہ نذر کا رکھوں گا لیکن یہ کہنا یاد نہیں رہا کہ فلاں تاریخ تک نذر کرتا ہوں۔ پانچ سات منٹ بعد کہہ دیا کہ فلاں روز تک نذر کرتا ہوں تو نذر کب تک مقرر رہوئی۔ آیا تمام عمر کے لئے تو نہیں ہوئی؟

(الجواب) اول نذر میں چونکہ کوئی لفظ دوام اور ہمیشگی کا اس نے نہیں کہا اس لئے ایک دن کے لئے وہ نذر منعقد

---

(۱) ردالمحتار کتاب الاضحیة ج۵ ص ۲۸٤ ط.س. ج٦ ص ۳۲۵) ظفیر۔
(۲) ردالمحتار کتاب الصوم ج۲ ص ۱۷۵ ط.س. ج۲ ص ٤۳۹) ظفیر
(۳) ردالمحتار کتاب الاضحیة ج۵ ص ۲۸۱ و ج۵ ص ۲۸۲ ط.س. ج٦ ص ۳۲۲)، ظفیر۔

ہوئی۔ پھر جب یہ کہا کہ فلاں روز تک یہ نذر کرتا ہوں تو اسی روز تک وہ نذر رہے گی اس کے بعد نذر لازم نہیں ہوگی۔(۱)

نذر کی قربانی سے نفس واجب قربانی ادا نہیں ہوگی

(سوال ۵) شخصے بدیں طور نذر کرد کہ اگر ثورے مسمی وشیق عند العوام والجہال از بیمارش بہ شود۔ واللہ بوقت قربانی آنرا قربانی کنم حالانکہ آں شخص مذکور تونگر است دریں صورت نذرش درست است یانہ وبرو قربانی دیگر واجب است یا آں ثور مذکور کفایت کند۔

(الجواب) قال فی رد المحتار قال فی البدائع ولو نذر ان یضحی شاة وذلک فی ایام النحر وھو موسر فعلیہ ان یضحی بشاتین عند نا شاة بالنذر وشاة بایجاب الشرع ابتداً الا اذا عنی بہ الا خبار عن الواجب علیہ فلا یلزمہ الا واحدة ولو قبل ایام النحر لزمہ شاتان بلا خلاف الخ ج ۵ ص ۲۰۳ کتاب الا ضحیة۔(۲) پس بصورت مسئولہ اگر نذر مذکور قبل ایام نحر واقع شد علاوہ قربانی ثور مذکور قربانی دیگر برو واجب شود فقط۔

سوال کی مزید تفصیل

(سوال ۶) مکرر متعلق نمبر ۸۳۸ مندرجہ رجسٹر ندا یاد پڑتا ہے کہ الفاظ نذر کے شروع میں یہ لفظ بھی کہا تھا کہ اگر آج سے لے کر فی وقت ڈیڑھ روٹی سے زیادہ کھاؤں الخ یہ لفظ دوام اور ہیشگی پر دلالت کرتا ہے یا نہیں اور اس کا کہنا بھی یقینی نہیں۔

(۲) اس شخص نے جو پانچ سات منٹ کے بعد یہ لفظ کہے کہ فلاں روز تک نذر کرتا ہوں تو یہ الفاظ نذر سابق کے ساتھ ملحق ہوں گے یا جدید نذر ان الفاظ سے منعقد ہوگی؟

(الجواب) اگر بالفرض یہ لفظ بھی نذر کے شروع میں ہو کہ اگر آج سے لے کر الخ تب بھی چونکہ کوئی لفظ دوام و ہیشگی کی نذر کا نہیں کہا اس لئے وہ نذر اسی دن کے متعلق ہوئی کیونکہ انتہاء کچھ بیان نہیں کی گئی اور یہ بصورت یقین کے ہے اور شک سے کچھ حکم ثابت نہیں ہوتا۔

(۲) اور دوسرا جز نذر جدید ہے ملحق بالنذر الاول نہیں ہے اس لئے وہ نذر اس قدر ایام کی ہوگی جو اس نے ذکر کیا۔

گائے نذر مانی اور اس کی قیمت دے دی تو نذر ادا ہوگئی

(سوال ۷) زید نے نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا پیدا ہو تو ایک گائے صدقہ کروں گا۔ لڑکا پیدا ہوا۔ زید نے گائے کی قیمت وقتاً فوقتاً فقراء ومساکین کو دے دیئے تو کیا زید نذر سے بری ہوگیا یا نہیں۔ اگر پندرہ سال میں قیمت ادا کردے تو کیا ولادت کے وقت جو قیمت گائے کی تھی وہ ادا کرے یا فی الحال جو قیمت ہو؟

(الجواب) قیمت ادا کرنے سے زید بری الذمہ ہوگیا اور جس مدت میں چاہے اس کی قیمت کو صدقہ کردے

---

(۱) ومن نذر نذراً مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ واجب ای فرض وھو عبادة مقصودة ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر الحدیث من نذر وسمی فعلیہ الوفاء بما سمی کصوم وصلاة الخ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج۳ ص ۹۱ ط.س.ج۳ص۷۳۵) ظفیر (۲) ردالمحتار کتاب الا ضحیة ج۵ ص ۲۷۹ ط.س.ج۶ص۳۰۲ ظفیر

درست ہے۔(۱)اور قیمت وقت ادائیگی جو کچھ ہے وہ دینی چاہئے۔

ہم کفو لڑکا ملنے پر ایک نذر

(سوال ۸) زید نے یہ منت مانی تھی کہ اگر لڑکا مولوی میرے کفو کا مل جاوے گا تو میں منت مانتا ہوں کہ اگر لڑکا پیدا ہوا تو علم دین پڑھاؤں گا۔ وعظ پند کے واسطے چھوڑ دوں گا اور لڑکی پیدا ہوئی تو عالم سے اپنے کفو کے نکاح کر دوں گا، میری قوم میں لڑکا مولوی نہیں ملتا عمر ۲۰ یا ۲۲ برس کی ہو، اب کیا کروں؟

(الجواب) یہ منت شرعاً صحیح نہیں ہوئی۔ پس اپنی دختر کا نکاح جہاں مناسب سمجھے اور جس لڑکے کو لائق دیکھے کر دے۔ منت کا کچھ خیال نہ کرے۔

سماع موتی اور نذر اولیاء کرام

(سوال ۹) سماع موتی اور نذر ماننا اولیاء کرام کا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) سماع موتی مختلف فیہ ہے جو کہ معروف ہے اور نذر غیر اللہ کی جائز نہیں ہے۔(۲)

نذر پوری نہ ہوئی تو نذر کے روپے کا حکم کیا ہے؟

(سوال ۱۰) ایک شخص کی والدہ بیمار تھی اس نے نیت کی کہ میں اللہ واسطے مسجد میں چالیس روپیہ دوں گا جب کہ اس کی والدہ بغیر تندرست ہوئے فوت ہو گئی تو وہ روپیہ مسجد میں دیوے یا برادری کو روٹی کھلاوے۔

(الجواب) اس شخص کو چالیس روپیہ اللہ واسطے دینا بہتر ہے خواہ مسجد میں دیوے یا محتاجوں کو دیوے۔(۳) اس میں ثواب ہے مگر برادری کی روٹی میں صرف کرنا درست نہیں ہے اور اس میں کچھ ثواب نہیں ہے۔

نذر کی قربانی کا گوشت فقراء کا حصہ ہے

(سوال ۱۱) کسی کا لڑکا بیمار ہو جاوے تو اس طرح منت مانتے ہیں کہ اگر میرا لڑکا اچھا ہو جائے گا تو اتنے بکروں کی قربانی کروں گا۔ یہ گوشت غنی کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نذر کا گوشت فقراء کا حق ہے غنی کو نہ دینا چاہئے۔(۴)

....

(۱) نذر ان یتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بغيره جاز ان ساوى العشرة كتصدق بثمنه (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان مطلب فى احكام النذر ج۳ ص ۹۶. ط.س. ج۳ص ۷۴۱) ظفير.

(۲) من نذر نذراً مطلقا او معلقا بشرط وكان من جنسه واجب وهو عبادة مقصودة (در مختار) وفى البدائع ومن شروطه ان يكون قربة مقصودة فلا يصح النذر بعيادة المريض وتشييع الجنازة والوضوء الخ (ردالمحتار كتاب ايضا ج۳ ص ۹۱. ط.س. ج۳ص ۷۳۵) واعلم ان النذر الذى يقع للاموات من اكثر العوام وما يوخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الاولياء الكرام وتقربا اليهم فهو بالاجماع باطل وحرام (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الصوم ج۲ ص ۱۷۵. ط.س. ج۲ص ۴۳۹) ظفير. (۳) من نذر نذراً مطلقا او معلقا بشرط الخ وجد الشرط المعلق به لزم الناذر الخ كصوم وصلاة وصدقة (الدر المختار على هامش ردالمحتار احكام النذر ج ۳ ص ۹۱. ط.س. ج۳ص ۷۳۵) اس سے معلوم ہوا کہ ذمہ ضروری تو نہیں ہے لیکن بہ نیت ایصال ثواب مسجد میں لگا دینا یا غریبوں کو دیدینا بہتر ہے ظفیر۔

(۴) ناذر المعينة ولو فقيراً لو ذبحها تصدق بلحمها الخ ولا ياكل الناذر منها (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الاضحية ج۵ ص ۲۷۲ وج۵ ۲۸۰. ط.س. ج۶ص ۳۲۰) وفى القنية هذا التصدق على الاغنياء لم يصح مالم ينو ابناء السبيل (ايضا كتاب الايمان ج ۳ ص ۹۳ ط.س. ج۳ص ۷۳۷) ظفیر۔ اس نذر کا وہی مصرف ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ مصرف الزكوة الخ وهو مصرف ايضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة (ردالمحتار باب المصرف ج۲ ص ۷۹. ط.س. ج۲ص ۳۳۹) ظفير.

منت کا گوشت خود کھانا جائز نہیں

(سوال ۱۲) کسی شخص نے مصیبت میں منت مانی تھی کہ اے اللہ اس مصیبت سے مجھ کو نجات دے تو تیرے نام کا ایک بکرا ذبح کروں گا یا ایک روپیہ کی شیرنی تقسیم کروں گا کام پورا ہونے پر بکرا ذبح کر کے گوشت مسکینوں کو تقسیم کر دے یا خود بھی کھا سکتا ہے اور یہ شخص مالدار ہے۔

(الجواب) محتاجوں کو تقسیم کرنا چاہئے۔(۱)

نذر مطلق کی گائے میں قربانی کے شرائط ہیں یا نہیں؟

(سوال ۱۳) نذر مطلق کی گائے اور بکری مثل قربانی کے دوسالہ اور ان عیوب سے پاک ہونی ہونا شرط ہے یا نہیں؟

(الجواب) گائے وبکری وغیرہ کی نذر اسی وجہ سے صحیح ہے کہ ان جانوروں کی قربانی ہوتی ہے، لہذا شرائط قربانی کا پایا جانا نذر مطلق میں ضروری ہے۔(۲) البتہ نذر معین جس کی کرے وہی متعین ہے۔

نذر کی قربانی میں شرائط کا لحاظ

(سوال ۱۴) در جانور شرائط قربانی ملحوظ است یا نہ۔ اگر کسے نذر کرد کہ گاوے برائے خدا ذبح نماید آیا اور ای رسد کہ گاوے برائے خدا ذبح نماید یا بلا ذبح بفقیر بدہد۔

(الجواب) در جانور منذور شرائط قربانی ملحوظ خواہد بود۔ ودر نذر ذبح گاو ذبح کردنش وصدقہ کردنش احوط است۔(۳)

نذر کا جانور کیسا ہو؟

(سوال ۱۵) نذر کا جانور مثل قربانی کے ہونا چاہئے یا نہیں؟

(الجواب) یہی احوط ہے کہ جانور منذورہ مثل قربانی کے ہو۔ کیونکہ جانور منذورہ کو فقہاء نے بقیاس علی الاضحیہ کے تصریح کی ہے۔ شامی۔(۴)

نذر کی نفل نماز کھڑا ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر

(سوال ۱۶) جو شخص نذر کرے اگر اللہ تعالیٰ میرا فلاں کام پورا کر دے تو دس نفل پڑھوں گا تو ان نفلوں کو کھڑے ہو کر ادا کرنا واجب ہے یا بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے؟

(الجواب) اگر طاقت ہے تو کھڑا ہو کر پڑھنا چاہئے۔(۵)

---

(۱) ناذر لمعينة ولوفقيرا تصدق بلحمها الخ ولا يا كل الناذر منها (الدر المختار على هامش (ردالمحتار كتاب الا ضحية ج۵ ص ۲۷۹ .ط.س.ج٦ص ۳۲۰) ظفير.

(۲) ولو قال لله على ان اذبح جزورا وتصدق بلحمه فذبح مكانه سبع شياه جاز ووجهه لا يخفى (در مختار) ووجهه لا يخفى هو ان السبع تقوم مقامه فى الضحايا والهدايا (ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۹٦ .ط.س.ج۳ص ۷٤۰).

(۳) قال فى البدائع اما الذى يجب على الغنى والفقير فالمنذور به بان قال لله على ان اضحى شاة او بدنة او هذه الشاة او البدنة او قال جعلت هذه الشاة اضحية لانها قربة من جنسها ايجاب الخ فتلزم بالنذر كسائر القرب والوجوب بالنذر يستوى فيه الغنى والفقير الخ (ردالمحتار كتاب لا ضحية ج۵ ص ۲۷۹ .ط.س.ج٦ص ۳۲۰. ظفير.

(٤) ولوقال لله على ان اذبح جزورا واتصدق بلحمه فذبح مكانه سبع شياه جازووجهه لا يخفى (در مختار) هو ان السبع تقوم مقامه فى الضحايا والهدايا (در المحتار احكام النذر ج۳ ص ۹٦ .ط.س.ج۳ص ۷٤۰) ظفير.

(۵) اس لئے کہ اس کا پورا ثواب ملے گا۔

شیرینی تقسیم کرنے کی نذر اور اس کا حکم

(سوال ۱۷) کسی شخص نے نذر کی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جاوے تو اس قدر شیرینی تقسیم کروں گا بعد پورا ہونے کام کے شیرینی ہی تقسیم کرے یا تیل لوٹہ صف وغیرہ بھی مسجد میں رکھ سکتا ہے؟

(الجواب) شیرینی ہی بانٹنا ضروری نہیں ہے۔ فقراء و مساکین کو وہ رقم صدقہ کر سکتا ہے۔(۱) مسجد میں کوئی چیز اس رقم سے خرید کر نہ دیوے۔(۲)

نذر کے جانور میں عمر کا لحاظ

(سوال ۱۸) جب کسی کا لڑکا بیمار ہوتا ہے تو ایک بکرا خواہ گائے ذبح کر کے محتاجوں پر تقسیم کر دیتے ہیں یا منت مانتے ہیں کہ یا اللہ اگر میرا لڑکا اچھا ہو جاوے گا تو میں ایک بکرا یا گائے ذبح کر کے محتاجوں کو دوں گا تو بکرا ایک سال سے کم اور گائے دو سال سے کم کی ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ نذر اور منت مانی گئی تو بکرا ایک برس کا اور گائے دو برس کی ہونی چاہئے مثل قربانی کے۔(۳)

گائے کے صدقہ کرنے کی نذر مانی تو عمر کا لحاظ ہوگا

(سوال ۱۹) شخصے بازنے نمود کہ اگر خداوند کریم اورا شفاء دہد للہ یک گوسفند یا یک گاؤ تصدق خواہم کرد آیا بعد صحت گوسفند یک سالہ و گاؤ دو سالہ ضرور است یا نہ۔

(الجواب) عبارات دریں بظر نیامدہ قیاس بر اضحیہ می خواہد کہ گوسفند یک سالہ و گاؤ دو سالہ باشد و احوط بودنش محل تردد نیست۔(۴)

نذر کی قربانی کے گوشت کا حکم

(سوال ۲۰) قربانی کرنے کی نذر مانی تو اس قربانی کا سب گوشت خیرات کرنا ہوگا یا ہم خود بھی استعمال کر سکتے ہیں اور امراء کو بھی دے سکتے ہیں؟

(الجواب) اس کا تمام گوشت صدقہ کر دینا چاہئے اور محتاجوں کو ہی دینا چاہئے۔(۵)

نذر کے جانور میں عمر کی قید

(سوال ۲۱) زید نے نذر مانی کہ اگر میرے لڑکے کو اللہ تعالیٰ شفا دے تو میں ایک بکری یا یہ بکری یا فلاں سفید بکری کو صدقہ کروں گا ان صورتوں میں عمر بکری کی مثل قربانی کے شرط ہے یا نہیں؟

---

(۱) نذر لفقراء مكة جاز الصرف لفقراء غيرها لما تقرر في كتاب الصوم ان النذر غير المعلق لا يختص بشئ (در مختار) وكذا يظهر منه انه لا يتعين فيه المكان والدرهم والفقير رد المحتار مطلب احكام النذر ج ۳ ص ۹۶ ط.س ج۳ ص ۷۴۰) ظفير. (۲) کیونکہ نذر واجب التصدق ہے جو فقراء کا حق ہے، مسجد پر اس کا خرچ کرنا درست نہیں ہے۔ ظفیر۔

(۳) ولو قال لله علي ان اذبح جزوراً وتصدق بلحمه فذبح مكانه سبع شياه جاز الدر المختار على هامش رد المحتار ج۳ ص ۹۶ ط.س ج۳ ص ۷۴۰) ظفير. (۴) ايضا ط.س ج۳ ص ۷۴۰

(۵) مصرف الزكوة والعشر الخ وهو مصرف ايضاً لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة (رد المحتار باب المصرف ج۲ ص ۷۹ ط.س ج۲ ص ۳۳۹) ظفير

ماں نے بیٹے کے بیل کی قربانی نذر مانی بیٹا راضی نہیں کیا کرے؟

(سوال ۲۲) خالد کے دو بیل بیمار ہو گئے اس کی ماں نے نذر مانی کہ اگر یہ بیل اچھے ہو گئے تو ایک بیل قربانی کروں گی جب بیل اچھے ہو گئے تو خالد اپنی ماں کو نذر پورا کرنے سے منع کرتا ہے۔ ایفاء نذر کیوں کر ہو؟

(الجواب) اس بکری میں شرائط قربانی کا لحاظ رکھنا چاہئے البتہ اگر کسی بکری کو متعین کر دیا ہے تو اس کو ہر حال نذر کے پورا کرنے کے لئے ذبح کر کے صدقہ کر سکتا ہے خواہ شرائط قربانی اس میں پائی جاویں یا نہ پائی جاویں۔(۱)

(۲) خالد کے مملوکہ بیلوں میں بدون اجازت خالد کے اس کی والدہ کسی بیل کو ذبح نہیں کر سکتی بلکہ اس کو اور بیل خرید کر ذبح کر کے نذر پوری کرنی چاہئے کیونکہ دوسرے کے ملک میں اس کو اختیار نہیں ہے پس اگر اس کی والدہ کی غرض نذر سے یہ تھی کہ انہیں دو بیلوں مملوکہ خالد میں سے ایک کو ذبح کروں گی تو وہ نذر منعقد نہیں ہوئی۔(۲) لقوله عليه السلام ولانذر لابن ادم فيما لا يملك الحديث او كما قال صلى الله عليه وسلم اور اگر مطلق بیل کا ذبح کرنا نذر کیا تھا تو نذر صحیح ہو گئی پس اس صورت میں دوسرا بیل خرید کر نذر پوری کرے۔

ہر نماز کے بعد دو رکعت نفل کی نذر مانی کیا کرے؟

(سوال ۲۳) زید نے نذر کی تھی کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہو گیا تو ہر نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھوں گا، بفضلہ اس کا کام پورا ہو گیا، پس زید اپنی نذر کے موافق کئی دن تک پانچوں نذر کا دوگانہ ادا کرتا رہا، پھر کبھی کبھی قضا ہونے لگا رفتہ رفتہ بالکل چھوٹ ہی گیا، اب حساب بھی یاد نہیں رہا کہ کتنے دوگانہ قضاء ہوئے اور کتنے پڑھے گذری ہوئی نذر کی نمازوں کے متعلق کیا کیا جاوے جن کا حساب بھی یاد نہیں رہا اور آئندہ بھی اس نذر کے دوگانہ کو ادا کرنا لازم ہے یا اس سے بچنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟

(الجواب) اس قسم کی نذر لازم ہو جاتی ہے اور پورا کرنا اس کا لازم ہے۔ جو دوگانہ وقت پر ادا نہیں ہوا اس کی قضاء لازم ہے۔(۳) اور زندگی میں فدیہ دینا ان نمازوں کا درست نہیں ہے، فدیہ کی وصیت بوقت موت لازم ہوتی ہے کہ اس قدر دوگانہ میرے ذمہ رہے ان کا فدیہ میرے مال سے دیا جاوے، ہر ایک دوگانہ کا فدیہ مثل صدقۃ الفطر کے بوزن اسی ۸۰ پونے دو سیر گندم تقریباً ہوتے ہیں ہر ایک دوگانہ کے عوض وارث اس قدر گندم یا اس کی قیمت ادا کریں یہ تو بعد الموت کا حکم ہے زندگی میں سوائے ادا کرنے یعنی قضا کرنے ان دوگانوں کے اور کوئی صورت خلاصی کی نہیں ہے۔ پس اب یہ کیا جاوے کہ آئندہ ہر نماز کے ساتھ دوگانہ منذورہ ادا کرے مگر جن نمازوں کے بعد اس قسم کی نماز درست نہیں ہے جیسے فجر اور عصر اس میں یہ کرے کہ عصر سے پہلے پڑھ لے اور فجر کے بعد کا دوگانہ آفتاب نکلنے کے بعد یا صبح صادق سے پہلے پڑھ لیا کرے اور باقی نمازوں کے بعد اس دوگانہ کو ادا کیا کرے۔ اور گذشتہ

---

(۱) ولو قال لله علی ان ذبح جزوراً واتصدق بلحمه فذبح مكانه سبع شياه جازوو جهه لا يخفى (در مختار) وهو ان السبع تقوم مقامه فی الضحايا والهدايا (ردالمحتار مطلب احكام النذر ج۳ ص ۹۶. ط. س. ج۳ ص ۷٤٠) ظفير

(۲) نذر ان يتصدق بالف من ماله وهو يملك دونها لزمه ما يملك منها فقط هو المختار لانه فيما لم يملك لم يوجد النذر الخ قال مالی فی المساكين صدقة ولا مال لم يصح اتفاقاً (در مختار) وشرط صحة النذر ان يكون المنذور ملكا للناذر (ردالمحتار مطلب فی احكام النذر ج۳ ص ۹۷. ط. س. ج۳ ص ۷٤۱) ظفير. (۳) ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من نذر ان يطع الله فليطعه (مشكوة باب فی النذور ج ۸ ص ۲۹۷ فيه دليل علی من نذر طاعة يلزم الوفاء به (حاشيه مشكوة)

فوت شدہ دوگانوں کا تخمینہ کر لے کہ کب سے نہیں پڑھی، ہر ایک شب و روز کے پانچ دوگانہ واجب ہیں ان کو جس طرح سہل ہو قضا کرتا رہے اور پھر اس کے اندازہ میں جس قدر باقی رہ جاویں ان کے لئے وصیت کر دیوے کہ اس قدر فدیہ دوگانوں کا میرے بعد ادا کیا جاوے۔(۱)

زیورات کے صدقہ کی نذر کی صورت میں قیمت دینا کیسا ہے؟

(سوال ۲۴) حالت مرض میں مریض کی طرف سے کچھ زیورات و زرگاؤ وغیرہ صدقہ کے لئے نکالے گئے بعد صحت یابی مریض کی رائے سے ان کی قیمت طے کرا کر صدقہ کرنا اور اشیاء مذکورہ اپنے صرف میں لانا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) قیمت کا دینا اس صورت میں درست ہے کذافی الدر المختار (۲)

مٹھائی کی نذر کی تو اس کی قیمت سے کپڑا بنا کر دینا جائز ہے

(سوال ۲۵) کسی نے نذر کی کہ اگر میرا کام ہو جاوے تو میں اتنی نقدی کے بتاشے لڑکوں کو تقسیم کروں اگر یہ خیال کر کے کہ اس میں تو چنداں نفع نہیں، کسی مسکین کو کپڑا بنا دیا یا کسی مسکین کو نقدی دے دیا تو نذر ادا ہو گئی یا نہ؟

(الجواب) اس صورت میں نذر ادا ہو جاوے گی، بتاشہ کی تخصیص نہیں ہے کذافی الدر المختار نذر ان یتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بغيره جاز ان ساوى العشرة كتصدقه بثمنه الخ۔(۳)

نذر کا کھانا محتاج کا حق ہے

(سوال ۲۶) ایک شخص دانش مند فتویٰ جدیدہ ایجاد کرتا ہے کہ نذر اللہ اور ایصال ثواب کا کھانا محتاج و فقراء وغیرہ کا حق ہے، متمول اور مرفہ الحال کو ناجائز ہے، یہ صحیح ہے یا غلط؟

(الجواب) یہ صحیح ہے، کہ نذر اللہ و ایصال ثواب کا کھانا و نقد وغیرہ فقراء و مساکین کا حق ہے، امراء و رؤسا کو کھلانا نہ چاہئے (۴)

تاریخ سے پہلے نذر پوری کر دے تو

(سوال ۲۷) زید نے نذر مانی کہ میں اپنی بھینس کا سب دودھ گیارھویں تاریخ کا خیرات کر دیا کروں گا۔ اگر اسی قدر دودھ تاریخ معین سے پہلے خیرات کر دے تو جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) پہلے خیرات کر دینا بھی درست ہے۔(۵)

---

(۱) ولو نذر الصوم الا بد فاكل لعذر فدى (در مختار) فاكل لعذر وكذا لدونه قوله فدى لكل يوم نصف صاع من برا و صاعا من شعير وان لم يقدر استغفر الله تعالى كما مر (ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۹۷. ط.س. ج۳ص ۷٤۱) ظفير

(۲) وكذا يظهر منه لايتعين فيه المكان والدرهم والفقير لا ن التعليق انما اثر في انعقاد السببية فقط (ردالمحتار ج۳ ص ۹٦) نذران يتصدق بعشرة دراهم من الخبر فتصدق بغيره جاز ان ساوى كعشرة كتصدق بثمنه (الدر المختار على هامش ردالمحتار مطلب في احكام النذر ج۳ ص ۹٦ .ط.س. ج۳ص ۷٤۱) ظفير. (۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۹٦، و ج۳ ص۹۷ ظفير. ط.س. ج۳ص ۷٤۱ .۱۲. (٤) مصرف الزكوة الخ، وهو ايضاً مصرف لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات والواجبة (در المختار باب المصرف ج۲ ص ۷۹. ط.س. ج۳ص ۳۳۹) ظفير. (۵) فلو نذر التصدق يوم الجمعة بمكة بهذالدرهم على فلان فخالف جاز وكذا لو عجل قبله فلو عين شهرا للا عتكاف او للصوم فعجل قبله عنه، صح، وكذالو نذر ان يحج سنة كذا فحج سنة قبلها صح الخ. لا نه تعجيل بعد وجود السبب وهو النذر فيلغو التعين. (ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ ص ۹٦. ط.س. ج۳ص ۷٤۱) ظفير ۱۲

باپ کی بیوہ کو نذر کے روپے دینا جائز ہے

(سوال ۲۸) زید نے اپنے مقصد برآری کے عوض میں دس روپیہ اللہ تعالیٰ کے نام پر بطور نذر یا منت دینے کئے تھے اتفاق سے اس کی مادر جو بیوہ ہے اور سید ہے ضرورت مند ہے اگر زید وہ روپیہ اس کو دے دے تو منت پوری ہو جائے گی یا نہیں اور دراں حالانکہ وہ سیدانی ہے۔ اس کو یہ صدقہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) سوتیلی ماں ہونے کی وجہ سے تو اس کو دینا نذر کے روپیہ کا ممنوع نہ تھا مگر سیدانی ہونے کی وجہ سے اس کو دینا ممنوع ہے کیونکہ نذر کے روپیہ کا حکم زکوٰۃ کا سا ہے اور مصرف نذر کے روپیہ اور زکوٰۃ کا ایک ہے۔(۱)

نذر کی قربانی ادا کرنے سے پہلی واجب قربانی ادا نہ ہو گی

(سوال ۲۹) کسی نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو عید الضحیٰ کے دن گائے یا بکری قربانی کروں گا اب اگر اس کا کام ہو جائے تو اس پر وہ گائے قربانی کرنا واجب ہو گا یا نہیں اگر واجب ہو گا تو جو قربانی مالک نصاب ہونے کے سبب سے واجب ہوئی تھی ادا ہو گی یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ شخص صاحب نصاب ہے کہ اس پر قربانی پہلے سے واجب ہے تو بصورت نذر کرنے اس کو دو قربانی کرنی چاہئے کذا فی الشامی۔(۲)

نذر معین میں گوشت کے بجائے زندہ جانور دینا

(سوال ۳۰) شخصے نذر معین کردہ است کہ فلاں روز یا ہر ماہ گوسفندے خواہم داد ہنوز گوسفند را ذبح کردہ مساکین را تقسیم کند یا زندہ یکے محتاج را بدہد ایں ہم جائز است یا نہ یا عوض آں..... گوسفند قیمت نقد یا اناج بدہد روا باشد یا نہ؟

(الجواب) خواہ ذبح کردہ صدقہ کند یا زندہ بمستحق راہ صدقہ کند ہمہ جائز است۔(۳)

مسجد میں سونے کا چراغ جلانے کی منت

(سوال ۳۱) عمر نے منت مانی کہ اگر میری فلاں مراد بر آئی تو اپنے پیر کے مسجد میں سونے کا چراغ جلاؤں گا بعد اس نذر پوری کرنے کے وہ چراغ مسجد کے کام میں صرف کیا جاوے یا کون مستحق ہے؟

(الجواب) وہ چراغ مسجد کے صرف میں لایا جاوے۔ وہ مسجد کا ہو گیا۔

بغیر قبضہ قرض دار کو معاف کر دینے سے نذر ادا نہ ہو گی

(سوال ۳۲) قرض خواہ مقروض مفلس سے کہتا ہے کہ میرے بائیس روپیہ جو تمہارے ذمہ قرض ہیں ان میں سے ساڑھے بارہ روپیہ بعوض نذر معین میں نے ساقط کئے قبل القبض علی القرض کیا نذر معین ادا ہو سکتی ہے۔

(الجواب) نذر معین اور نذر مطلق کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے جیسا کہ شامی باب المصرف میں ہے وھو

---

(۱) مصرف الزکوٰۃ الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۹۶) ظفیر۔

(۲) ولو نذر ان یضحی شاۃ وذلک فی ایام النحر ، ھو موسر فعلیہ ان یضحی بشاتین عند نا شاۃ بالنذر وشاۃ بایجاب الشرع ابتداء (ردالمحتار کتاب الاضحیۃ ج۵ ص ۲۷۹ و ج۵ ص ۲۸۰۔ ط۔س۔ ج۶ ص ۳۲۰) ظفیر۔

(۳) ولو ترکت الاضحیۃ ومضت ایامھا تصدق بھا حیۃ ناذر فاعلی تصدق لمعینۃ ولو فقیرا ولو ذبحھا تصدق بلحمھا تصدق بقیمۃ النقصان ایضاً ولا یاکل الناذر منھا فان اکل تصدق بقیمۃ ما اکل (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الاضحیۃ ج۵ ص ۲۸۹ و ج۵ ص ۲۸۰ ط۔س۔ ج۶ ص ۳۲۰

مصرف ایضا لصدقة الفطر والکفارة والنذر الخ(۱) پس جیسا کہ بطریق مذکور زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی نذر بھی ادا نہ ہوگی شامی میں ہے وفی صورتین لا یجوز الا ولی اداء الدین عن العین کجعله ما فی ذمة مدیونه زکوٰة لما له الحاضر الخ(۲) وفی الدر المختار وحیلة الجواز ان یعطی مدیونه الفقیر زکوته ثم یاخذها عن دینه۔(۳)

گائے کے ذبح کرنے میں نیت کا اعتبار

(سوال ۳۳) زید نے اپنی بیماری میں نیت کی کہ اگر خدا شفا بخشے تو ایک گائے ذبح کر کے اہل محلہ کو کھلاؤں گا، یا عمر نے نیت کی کہ اگر میرا مقصود حاصل ہو تو دس روپیہ کی شیرنی مسجد میں مصلیوں کو کھلاؤں گا۔ اب بعد حصول مقصود اور شفائے مرض کے یہ نذر کس طرح ادا کریں اس لئے کہ اہل محلہ اور مسجد کے مصلیوں میں بہت سے صاحب نصاب بھی ہیں اگر صاحب نصاب کو بھی کھلائیں تو نذر ساقط ہوگی یا نہیں اور اس قسم کا کھانے والا اور کھلانے والا مرتکب کبیرہ ہیں یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولو قال ان برئت عن مرضی هذا ذبحت شاة اوعلی شاة اذبحها فبرئ لا یلزمه شئی الا ان یقول فلله علی ان اذبح شاة الخ(۴) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صیغہ نذر کا یہ ہے کہ یوں کہے کہ اللہ کے واسطے میرے ذمہ یہ ہے کہ مثلاً گائے ذبح کروں اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ محض نیت سے نذر نہیں ہوتی جب تک زبان سے صیغہ نذر کا نہ کہے پس صورت مسئولہ میں اول تو نذر ہونے میں کلام ہے۔ اور اگر فی الواقع اس نے نذر کی ہے تو پھر حکم یہ ہے کہ فقراء پر وہ گوشت صدقہ کرنا چاہئے اہل محلہ کی قید بھی لازم نہیں ہے اور مصلیان مسجد کی تخصیص بھی ضروری نہیں ہے جن فقراء کو چاہے دے دیوے۔ در مختار میں ہے نذر لفقراء مکة جاز الصرف لفقراء غیر ها الخ وفی ردالمحتار وکذا یظهرانه لا یتعین فیه المکان والدرهم والفقیر الخ ص ۷۱ جلد نمبر ۳ شامی۔(۶) الحاصل جو کچھ نذر کیا وہ فقراء کو دینا لازم ہے اگر اس میں سے کچھ اغنیاء کو دیا گیا تو اسی قدر اور اپنے پاس سے فقراء کو دیوے ورنہ وہ مقدار نذر اس کے ذمہ واجب رہے گی اور جب کہ وہ مقدار فقراء کو دے دیوے گا تو کچھ گناہ نہ رہے گا۔

جس متعین جانور کی نذر مانی اس کا دے دینا کافی ہے

(سوال ۳۴) کسی نے کم عمر جانور معین کی تصدق کی نذر معلق مانی اب مقصود حاصل ہو گیا فوراً اس جانور کو صدقہ کرنا چاہئے یا اضحیہ کے عمر کے لحاظ سے دیر کریں۔

---

(۱) ردالمحتار باب المصرف ج۲ ص ۷۹ ط.س. ج۲ص ۳۳۹. ظفیر
(۲) ردالمحتار کتاب الزکوة ج ۲ ص ۱۶ .ط.س. ج۲ص ۲۷۱ ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الزکوة ج۲ ص ۱۶ .ط.س. ج۲ص ۲۷۱ . ظفیر.
(٤) الدر المختار علی هامش ردا لمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۹۵ .ط.س. ج۳ص ۷۳۹ ظفیر.
(٥) ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۹۶ .ط.س. ج۳ص ۷٤۰. ظفیر.
(٦) ردالمحتار کتاب الایمان (ج ۳ ص ۹۶ .ط.س ج۳ص ۷٤۰) ظفیر.

(الجواب) جتنی عمر کا بھی وہ جانور ہے جب کہ نذر اسی کے ساتھ معین تھی اسی کو ذبح کرنا کافی ہے۔(۱)

مسجد میں بتاشہ تقسیم کرنے کی نذر

(سوال ۳۵) کسی نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ میرا فلاں کام پورا کر دے گا تو جامع مسجد کے مصلیوں میں پانچ سیر بتاشہ تقسیم کروں گا یہ نذر ہو گی یا وعدہ؟

(الجواب) یہ نذر ہو گئی لیکن تعین بتاشہ وغیرہ کی ضروری نہیں اس کی قیمت کو بھی صدقہ فقراء پر کر سکتا ہے اور جامع مسجد کی بھی تخصیص نہ ہو گی کما فی الدر المختار والشامی(۲)

لڑکا کی سلامتی پر نذر

(سوال ۳۶) زید نے نذر قبول کی کہ اگر میرا لڑکا زندہ و سلامت رہے تو بعد نو سال کے نو روپیہ کی شیرینی اللہ کے نام کی یا کھانا پکا کر مساکین و اقارب کو تقسیم کروں گا اب زید اس روپیہ کی شیرنی اور کھانا ہی تقسیم کرے یا تعمیر و صرف طلبہ میں دے سکتا ہے یا نہ؟

(الجواب) شیرینی اور کھانے کی تخصیص لازم نہیں ہے۔ نقد بھی فقراء کو دے سکتا ہے۔ کذا فی الدر المختار لیکن تعمیر مسجد میں صرف کرنا اس کا درست نہیں ہے اور طلبہ مساکین کو دے سکتا ہے۔(۳)

مسجد میں جو زمین دی اس میں مدرسہ بنانے کا حکم

(سوال ۳۷) ایک شخص نے جو کچھ زمین نذر اللہ دیا یا مسجد میں دیا یا بزرگوں کے ایصال ثواب کے لئے دیا اور کوئی کچھ زمین وقف دیا، اب بستی کے کل آدمیوں نے متفق ہو کر زمین مذکور کی آمدنی سے ایک مکتب بنایا اور ایک استاد پڑھانے کے لئے مقرر کیا اور زمین مذکورہ کی آمدنی سے استاد کو تنخواہ دی جاتی ہے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) زمین موقوفہ کی آمدنی اس کام میں صرف ہونی چاہئے جس کام کے لئے واقف نے اس زمین کو وقف کیا ہے پس جو زمین مسجد کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہے وہ آمدنی اس میں صرف کی جاوے اور جو زمین فقراء میں صرف کرنے کو وقف کی جاوے اس کی آمدنی فقراء و مساکین پر صرف کی جاوے طلبہ مساکین بھی اس کا مصرف ہیں مگر تنخواہ مدرس اس میں سے دینا درست نہیں ہے

اونٹ کی نذر مانی اونٹ نہ ملے تو کیا کرے؟

(سوال ۳۸) زید نے یہ منت مانی تھی کہ یا اللہ اگر فلاں مقصود میرا حاصل ہو تو ایک اونٹ قربانی کروں گا۔ اب وہ مقصود حاصل ہو گیا اور اونٹ وہاں پر نہیں ملتا، اگر زید اونٹ کی قیمت خیرات کر دے تو نذر ادا ہو گی یا نہیں؟

---

(۱) تصدق ناذر لمعينة ولو فقير الو ذبحها تصدق بلحمها الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الا ضحية ج ۵ ص ۲۷۹. ط.س. ج۶ص ۳۲۰) ظفير وكذا لو ماتت فعلى الغنى غير ها لا الفقير (در مختار) اى ولو كانت الميتة منذورة بعينها لما في البدائع ان لمنذورة لو هلكت او ضاعت تسقط التضحية بسبب النذر غيرانه ان كان موسرا تلزمه الا خرى بايجاب الشرع ابتداء لا بالنذر ولو معسر لا شئ عليه اصلا (ردالمحتار كتاب الا ضحية ج۵ ص ۲۸۴ ط.س. ج۶ص۳۲۵) (۲) نذر لفقراء مكة جاز الصرف لفقراء غيرها لما تقرر في كتاب الصوم ان النذر غير المعلق لا يختص بشئ (در مختار) والنذر عن اعتكاف او حج او صلاة او صيام وغيرها غير المعلق ولو معينا لا يختص بزمان ومكان و درهم وفقير فلو نذر التصدق يوم الجمعة بمكة بهذا الدرهم على فلان فخالف جاز (ردالمحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۹۶. ط.س. ج۳ص ۷۴۰) ظفير (۳) فلو نذر التصدق يوم الجمعة بمكة بهذا الدر هم على فلان فخالف جاز (ردالمحتار كتاب الا يمان ج۳ ص ۹۶ ط س ج۳ص ۷۴۱) ظفير

(الجواب) در مختار میں ہے کہ اگر کسی نے نذر کی کہ میں اونٹ ذبح کروں گا تو وہ سات بکرے ذبح کر سکتا ہے۔ ولو قال للّٰہ علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمه فذبح مكانه سبع شياه جاز الخ (در مختار)۔(۱)

نذر کے جانور سے فائدہ حاصل کرنا

(سوال ۳۹) انتفاع از حیوان منذورہ جائز باشد یا چہ وچہ اش حکم ام باشد یا نہ؟

(الجواب) انتفاع از حیوان منذورہ درست نیست وبچہ اش حکم ام باشد کما فی الشامی لان الام تعینت للاضحية والولد يحدث على صفات الام الشرعية ومن المشائخ من قال هذا في الاضحية الموجبة بالنذر او مافي معناه كشراء الفقير والا فلا الخ ج۵ ص ۲۰۵ كتاب الاضحية۔(۲)

چرس کی نذر صحیح نہیں

(سوال ۴۰) میری پھوپھی بیمار تھی لوگوں نے کہا کہ سائیں سکھی بابا کی زیارت پر جانا اور چرس نذر کرنا، خدا کے فضل سے میری پھوپھی صحت یاب ہوئی اب وہ زیارت مذکور جس جگہ ہے وہاں بطور سیاحت جانا چاہتی ہے اس بارہ میں کیا حکم ہے؟ آیا چرس کا ثواب پہنچادے یا نقد کا یا کچھ نہیں؟

(الجواب) چرس کی نذر صحیح نہیں ہے اور چرس چڑھانا گناہ ہے ایسی نذر صحیح نہیں ہوتی، پس نہ چرس دینا لازم ہے نہ نقد نہ کچھ اور چیز ویسے تبرعاً اگر ان بزرگ کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کسی محتاج کو نقد یا کھانا وغیرہ دے دیوے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے مگر چرس نہ دیوے اور پھوپھی کو اگر بطریق سیر و سیاحت اپنے ہمراہ لے جاؤ اور کوئی امر خلاف شریعت واقع نہ ہو تو درست ہے۔(۳)

بیمار نذر بعد صحت پوری کرے اور صحت نہ ہونے کی صورت میں فدیہ دے

(سوال ۴۱) ہندہ کا شوہر کسی آفت میں مبتلا ہو گیا تھا اس نے تین مہینہ کے روزہ پے در پے رکھنے کی نذر مانی، اللہ تعالیٰ نے اس کے شوہر کو نجات بخشی، ہندہ ایفاء نذر میں تاخیر کرتی رہی کہ سخت بیمار ہو گئی، اب وہ کیا کرے؟

(الجواب) انتظار صحت کا کرے بعد صحت کے روزہ نذر کے رکھے اگر اچھی نہ ہو تو وصیت فدیہ کی کرے کہ اس کے مال میں سے اس کے ورثہ فدیہ ادا کرے اور فدیہ ایک روزہ کا مثل فطرہ کے ہے۔ زندگی میں اس کو فدیہ دینا درست نہیں، یعنی اس فدیہ سے روزہ ادا نہ ہوں گے، تندرست ہو کر پھر روزہ رکھنے ہوں گے ورنہ وصیت کرنا لازم ہوگا وقضوا لزوما ما قدر وا بلا فدية ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصية الخ(۴) فقط۔

---

(۱) الدر المختار على هامش ردالمحتار مطلب احكام النذر ج۳ ص ۹۶. ط.س. ج۳ ص ۷۴۰ (ظفیر)

(۲) ردالمحتار كتاب الاضحية ج۵ ص ۲۸۲ ط س. ج۶ ص ۳۲۳ (ظفیر)۔

(۳) من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وكان من جنسه واجب الخ وهو عبارة مقصودة (در مختار) وفي البدائع ومن شروطه ان يكون قربة مقصودة فلا يصح النذر بعيادة المريض وتشييع الجنازة والوضوء والاغتسال و دخول المسجد ومس المصحف والاذان وبناء الرباطات والمساجد وغير ذالك (ردالمحتار احكام النذر ج۳ ص ۹۱. ط.س ج۳ ص ۷۳۵)

(۴) نذر صوم شهر معين لزمه متتابعا لكن ان افطر فيه يوما قضاه وحده وان قال متتابعا بلا لزوم استقبال لانه معين (در مختار) لان شرط التتابع في شهر بعينه لغو لانه تتابع لتتابع الايام الخ واما اذا كان الشهر غير معين فان شاء تابعه وان شاء فرقه (ردالمحتار ج۳ ص ۹۷. ط.س ج۳ ص ۷۴۱)۔

صحت کے لئے فدیہ جائز ہے

(سوال ۴۲) عوام وخواص میں دستور ہے کہ بیمار کی صحت کی غرض سے بکرا ذبح کرتے ہیں اور بظاہر ان کی نیت فدیہ کی ہوتی ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جائز ہے۔(۱)

گائے ذبح کرنے کی نذر میں عمر کا لحاظ ہوگا

(سوال ۴۳) ایک شخص نے اپنے اوپر نذر کی کہ اگر فلاں کام پورا ہو جاوے تو ایک گورو یعنی بقر خدا کے واسطے ذبح کر کے تقسیم کروں گا اب کام پورا ہو گیا، نذر ادا کرنا واجب ہے مگر اس طرف چند علماء میں تفرقہ عظیم واقع ہو گیا، ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ گورو یعنی بقر جس عمر کا ہو ذبح کر دینا چاہئے۔ دوسرے گروہ کے علماء یہ کہتے ہیں کہ جو شرائط قربانی میں ہیں وہ اس نذر کے جانور میں بھی ہوں گی ورنہ نذر ادا نہ ہوگی ان دونوں قولوں میں سے کس کا قول عند الشرع صحیح ہے اور گورو اسے کہتے ہیں جو بڑا اور جوان ہو بیوا تو جرول۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ولو قال للّٰہ علی ان اذبح جزوراً واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاۃ جاز فی مجموع النوازل و وجہہ لا یخفی قولہ ووجہہ لا یخفی) ہو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا اھ۔(۲) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرائط قربانی کا لحاظ اس میں ضروری ہے۔ فقط۔

صرف نذر کی نیت سے نذر واجب نہیں ہوتی

(سوال ۴۴) زید نیت کرتا ہے کہ اگر میری فلاں دکان یا مکان کرایہ پر چڑھ جاوے گا تو اس کی ایک ماہ کا کرایہ اللہ کے واسطے دوں گا۔ اب وہ مکان یا دکان کرایہ پر چڑھ گیا زید اس کے ایک ماہ کا کرایہ کو حسب وعدہ مصرف خیر میں صرف کرنا چاہتا ہے ایسے نذر کو اللہ کے واسطے کھانا پکوا کر طلبہ مساکین وغیرہ کو کھلا سکتا ہے یا نہیں اور اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے یا نہیں اور اپنے عزیز و اقارب کو کھلا سکتا ہے یا نہیں، کسی مسجد کی تعمیر یا مدرسہ کی تعمیر میں یا چاہ میں اس کو لگا سکتا ہے یا نہیں۔ آیا اس کو ایسا اختیار ہے یا نہیں کہ اس رقم موعودہ کو جس کار خیر میں چاہے لگا دے؟

(الجواب) زید نے اگر محض ایسی نیت کی ہے اور زبان سے کچھ نذر نہیں کی اس حالت میں زید پر کچھ لازم نہیں ہوتا۔ اگر تبرعاً کچھ بطور صدقہ محتاجوں وغیرہم کو کھلا دیوے تو اچھا ہے، اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی کھلا سکتا ہے اور جو رقم چاہے مسجد میں بھی لگا دیوے کار ثواب ہے اور اگر زبان سے نذر اور منت مانی ہے کہ بصورت مذکورہ میرے ذمہ ہے کہ اللہ واسطے ایک ماہ کا کرایہ دوں گا تو پھر اس تمام رقم کو مساکین و فقراء کو دینا ضروری ہے اگر اس رقم کا کھانا پکوا کر کھلاوے تو تمام محتاجوں کو ہی کھلاوے خود اس میں سے نہ کھاوے اور نہ

---

(۱) ولو قال ان برأت من مرضی ھذا ذبحت شاۃ او علی شاۃ اذبحھا فبرئ لا یلزمہ شئی الخ الا اذا زاد و اتصدق بلحمھا فیلزمہ لان الصدقۃ من جنسھا فرض وھی الزکاۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار احکام النذر ج۳ ص ۵۵ ط.س.ج۳ص ۷۳۹) ظفیر

(۲) رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۹۶ ط س ج۳ص ۷۴۰۔ ظفیر من نذر نذراً مطلقاً او معلقاً بشرط و کان من جنسہ واجب الخ ووجد الشرط المعلق بہ لزمہ الناذر الخ کصوم وصلاۃ وصدقۃ (الدر المختار ای لزمہ الوفاء (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج۳ ص ۹۱) گویا زبان سے کہنا شرط ہے صرف دل میں سوچنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ظفیر۔

احباب اغنیاء کو کھلاوے اور نہ مسجد میں لگاوے۔ غرض نذر کا یہ حکم ہے کہ صدقہ کرنا مساکین پر واجب ہے۔(۱) اور اگر نذر نہ ہو تو پھر اختیار ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا۔ فقط۔

نذر مانی کہ ایسا ہو جائے تو قرآن ختم کروں گا

(سوال ۴۵) ایک شخص نے نذر کی کہ لڑکے کو آرام ہو جائے تو دس حافظوں سے ایک قرآن شریف ختم کراؤں گا اور دل میں یہ بھی ہے کہ ان کو کھانا بھی کھلاؤں گا، اس صورت میں نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ نذر لازم نہیں ہوئی۔(۲)

نیاز بنام حضرت حسینؓ کا حکم

(سوال ۴۶) ایک شخص نے واسطے اللہ کے بایں طور نذر کی کہ اگر میرے بیٹا ہو تو میں اللہ کے واسطے نیاز کروں اور ثواب حضرت حسینؓ کی روح کو پہنچاؤں، اب میرے بیٹا ہوا اور میں نے ہر سال ایک ہنسلی بنوا کر رکھ لی اب وہ پوری ہو گئی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ واسطے اللہ ثواب امام حسینؓ کی روح کو پہنچادوں۔ یہ صورت جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) ایسی نذر جس میں اموات کا تقرب ہو بالاتفاق باطل اور حرام ہے للا جماع علی حرمة النذر للمخلوق ولا ینعقد الخ. (۳) پس امام حسینؓ کے ایصال ثواب کی نذر کرنا شرعاً صحیح نہیں ہوئی اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے۔ جو نذر اللہ کے واسطے کی جاوے وہ خالص اللہ کے لئے ہونی چاہئے اس میں کسی کے ایصال ثواب کا ارادہ اور نیت نہ کرنی چاہئے پس یہ نذر جو سائل نے کی ہے اس میں تقرب لغیر اللہ کا شائبہ معلوم ہوتا ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسی نذر نہ کرنی چاہئے نذر خاص اللہ کے لئے ہونی چاہئے اگر خالص اللہ کے لئے نذر مانی جاوے تو لازم ہوتی ہے اور مصرف اس کا فقراء اور مساکین ہیں، یہ طریق جو سائل نے نذر کا خیال کیا خلاف شرع ہے اور ہنسلی وغیرہ بنوانا اور بچہ کو پہنانا حرام ہے یہ جاہلوں کی رسوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچاوے۔

قربانی کی نذر میں قربانی ضروری ہے یا قیمت بھی دے سکتا ہے؟

(سوال ۴۷) میری ہمشیرہ جہاز میں سخت بیمار ہوئی، منت مانی کہ اگر خیریت سے جائے قیام پہنچی تو قربانی کروں گا۔ الحمد للہ کہ خیریت سے پہنچی، آیا منت جو مانی ہے وہ قربانی ہی کرنے کی صورت میں پوری ہو سکتی ہے یا وہی قیمت کسی یتیم خانے وغیرہ میں دی جا سکتی ہے۔ بینوا توجروا۔

(الجواب) منت جو قربانی کی ہے تو قربانی ہی کرنی چاہئے۔ قربانی سے یہ منت پوری ہو گی۔(۴)

---

(۱) نذر کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ مصرف الزکوة والعشر وهو ايضا مصرف لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة (ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۷۹. ط.س. ج۲ص۳۳۹) ظفير. (۲) ومن نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط المعلق به لزم الناذر الخ كصوم وصلاة وصدقة الخ ولم يلزم الناذر ماليس من جنسه فرض كعيادة المريض و دخول مسجد الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار مطلب في احكام النذر ج۳ ص ۹۱. ط.س. ج۳ص۷۳۵) ظفير. (۳) ولم يلزم الناذر ما ليس من جنسه فرض كعيادة مريض وتشييع جنازة ودخول مسجد الخ لانه ليس من جنسها فرض مقصود و هذا هو الضابط وفي البحر شرائطه خمس فزاد ان لايكون معصية لذاته (در مختار) واما كون المنذور معصية يمنع انعقاد النذر فيجب ان يكون معناه اذا كان حراما بعينه او ليس فيه جهة قربة (ردالمحتار مطلب احكام النذر ج ۳ ص ۹۲. ط.س. ج۳ص۷۳۶) ظفير. (۴) قال في البدائع ولو نذر ان يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحي بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء (ردالمحتار كتاب الاضحية ج۵ ص ۲۷۹. ط.س. ج۶ص ۳۲۰) ظفير

نذر معین میں عمر کی قید

(سوال ۴۸) نذر معین میں شرط ایک سالہ ہے یا نہیں منذور شاۃ ہو۔

(الجواب) مشروط ہے۔(۱)

مٹھائی کی نذر میں کوئی بھی مٹھائی تقسیم کرنا درست ہے

(سوال ۴۹) مٹھائی منت مان کر اس ہی قیمت کسی کو دی اور کہا کہ تم فلاں مٹھائی منذور خرید کر تقسیم کر دینا، آخذ نے اس مٹھائی منذور کی جگہ اور مٹھائی تقسیم کر دی تو جائز ہے یا ناجائز؟

(الجواب) جائز ہے۔(۲)

نذر میں اس کی قیمت غیر مستحق کا لینا جائز نہیں

(سوال ۵۰) بتاشہ مان کر اس کی قیمت کسی کو دی اور کہا کہ تم اس قیمت سے بتاشہ خرید کر کے غریبوں کو دے دینا، اب آخذ قیمت کو جائز ہے کہ قیمت کو اپنے تصرف میں لائے اگر نہیں تو کیا بتاشہ ہی دینا واجب ہے اگر اور کوئی مٹھائی بتاشہ کی جگہ تقسیم کر دے تو نذر پوری ہو جاوے گی یا نہیں؟

(الجواب) خود کھانا درست نہیں اور تبدیل مٹھائی جائز ہے کما مر۔(۳)

نذر کی مٹھائی غیر مستحق کے لئے درست نہیں

(سوال ۵۱) صاحب نصاب کو نذر کا بتاشہ وغیرہ جو غیر مفروضات میں سے ہے کھانا جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) نذر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں، پس اغنیاء کے لئے درست نہیں ہے کما فی الشامی باب المصرف ای بیان مصرف الزکوٰۃ ہو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ۔(۴)

منت کا روپیہ محتاج کو دینا چاہئے مجلس امام حسین پر خرچ نہ کرے

(سوال ۵۲) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں میلاد شریف یا مجلس امام حسینؓ کروں گا۔ کام ہو جانے پر منت کے روپیہ کا مناسب صرف کس شکل میں ہونا چاہئے؟

(الجواب) مسلمان محتاجوں کو دے دینا چاہئے، مجالس مذکورہ میں صرف نہ کرے۔(۵)

چادر چڑھانے کی نذر درست نہیں

(سوال ۵۳) ایک شخص نے نذر مانی کہ خدا اگر میں حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مزار پر ایک غلاف چڑھاؤں گا تو اس پر اس نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں اور اگر یہ شخص اس غلاف کی بقدر روپیہ حضرت پیران پیر کی

(۱) ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاۃ جاز وجہہ لا یخفی (در مختار) وھو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج ۴ ص ۹۶ ط.س ج۳ص ۷۴۰) ظفیر
(۲) وکذا یظھر عندہ انہ لا یتعین فیہ المکان والدرھم والفقیر لان التعلیق انما اثر فی انعقاد السببیۃ فقط (ردالمحتار مطلب احکام النذر ج۳ ص ۹۶ ط.س ج۳ص ۷۴۱) ظفیر (۳) مصرف الزکوٰۃ والعشر الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (ردالمحتار باب المصرف ج۲ ص ۷۹ ط.س ج۲ص ۳۳۹) (۴) دیکھئے ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۷۹ ط.س ج۲ص ۳۳۹) ظفیر (۵) مصرف الزکوٰۃ والعشر الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۷۹ ط.س ج۲ص ۳۳۹) ظفیر

روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کسی مصرف خیر میں صرف کرے تو یہ درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ نذر لازم نہیں ہے اور اس کا پورا کرنا درست بھی نہیں ہے اگر وہ شخص اس قدر روپیہ کسی مصرف خیر میں صرف کر کے اس کا ثواب حضرت پیران پیرؒ کو پہنچادے تو یہ جائز ہے، حدیث شریف میں ہے لا وفاء لنذر في معصية ولا فيمالا يملك العبد رواه مسلم وفي رواية لا نذر في معصية الله ۔ فقط۔(۱)

نذر میں جب شرط نہ پائی جائے تو کیا کرے؟

(سوال ٥٤) ایک شخص کا بیل قریب المرگ تھا۔ ان نے یہ نذر مانی کہ اگر یہ بیل اچھا ہو گیا تو باپ کے انتقال کے بعد اس کو ذبح کر کے لوگوں کو کھلاؤں گا۔ پس وہ اچھا ہو گیا اور اب تک والد زندہ ہے اور بیل فی الحال مرنے والا ہے ایسی حالت میں اداء نذر کی کیا صورت ہے اور نذر لازم ہے یا نہ؟

(الجواب) اس صورت میں شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے نذر لازم نہیں ہے، اصول فقہ میں حنفیہ کا یہ قاعدہ ہے جس چیز کی تعلیق شرط کے ساتھ کی جاوے گویا اس پر تکلم شرط کے بعد ہوتا ہے۔(۲)

مسجد بنانے کی نذر کا حکم

(سوال ٥٥) ایک عورت کا لڑکا بیمار تھا اس نے یہ نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا اچھا ہو جاوے تو ایک مسجد بناؤں گی۔ مسجد کا طول و عرض کتنا ہونا چاہئے، اگر مسجد نہ بناوے بلکہ اس روپیہ سے مسجد قدیم کی مرمت کرادی تو جائز ہے یا نہیں، نذر ادا ہو جاوے گی یا نہ اور یہ بھی نذر کی تھی کہ مسجد میں چاندی کا چراغ جلاؤں گی اس کے متعلق کیا حکم ہے اور ایک بزرگ کے مزار پر جا کر یہ کہا تھا کہ میرا لڑکا اچھا ہو جاوے تو شیرینی چڑھاؤں گی، تو قبر پر شیرینی چڑھانا اور اس شیرینی کو کھانا کیسا ہے؟

(الجواب) مسجد بنانے کی نذر صحیح نہیں ہوئی۔ پس اس کو مسجد بنانا ضروری نہیں ہے اور کچھ طول و عرض کی قید ملحوظ نہیں ہے، اگر اس کا دل چاہے مسجد بنادیوے خواہ کتنا ہی طول و عرض رکھے اور اگر نہ بناوے یہ بھی درست ہے اور مسجد قدیم کی اگر درستی کردے یہ بھی درست ہے۔(۳) مگر لازم یہ بھی نہیں ہے اور چاندی کا چراغ رکھنا مسجد میں اور اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہے یہ نذر بھی لازم نہیں ہوئی اور قبر پر شیرینی چڑھانے کی نذر بھی لازم نہیں ہوئی اور یہ درست بھی نہیں ہے۔(۴) اگر یہ غرض ہو کہ فقراء مزار کو دی جاوے گی تو نذر صحیح ہے اور لازم ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ انہیں فقراء کو دیوے دوسرے محتاجوں کو بھی دے سکتا ہے اور ان محتاجوں کو اس کا کھانا درست ہے۔(۵)

(۱) مشکوٰۃ کتاب الایمان والنذور ص ۲۹۷ ظفیر

(۲) من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط الخ ووجد الشرط المعلق به لزمه الناذر لحديث من نذر وسمى فعليه الوفاء بما سمى (الدر المختار على هامش ردالمحتار مطلب في احكام النذر ج ۳ ص ۹۱ ط.س. ج۳ص۷۳۵)ظفير (۳)ومن شروطه (اى النذر) ان يكون قربة مقصودة فلا يصح النذر بعيادة المريض وتشييع الجنازة الخ وبناء الرباطات والمساجد وغير ذلك وان كانت قربا الا انها غير مقصود (رد المحتار مطلب في احكام النذر ج۳ ص ۹۱ ط.س. ج۳ص۷۳۵) ظفير (٤)قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا وفاء لنذر في معصية ولا فيما لا يملك العبد وفي رواية لا نذر في معصية الله رواه مسلم (مشكوة باب في النذور ج ص ۲۹۷) ظفير (٥)نذر لفقراء مكة جاز الصرف لفقراء غيرها(الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج۳ص ۹۶ ط.س. ج۳ص ۷٤٠) ظفير

نذر کی متعدد صورتیں

(سوال ۵٦) اس طرح نذر کرنا کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہو جاوے تو فلاں پیر کو یا عالم کو یہ چیز دوں گا یہ نذر صحیح اور منعقد ہوئی یا نہیں؟

(۲) اگر یہ نذر کرے کہ خداوندا میرا فلاں کام پورا ہو جاوے تو فلاں بزرگ کو اللہ کے واسطے اس قدر فلاں چیز دوں گا یہ نذر صحیح ہے یا نہیں بر تقدیر صحت منذور اسی بزرگ کو دینا ضروری ہے یا دوسروں کو بھی دے سکتا ہے؟

(۳) اگر یہ نذر کرے کہ خداوندا اگر میرا فلاں کام پورا ہو جاوے تو فلاں بزرگ یا عالم کو فلاں چیز دوں گا۔ یہ نذر صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) پہلی اور تیسری صورت میں نذر منعقد نہیں ہوئی اور دوسری صورت میں نذر ہو گئی مگر تخصیص اس بزرگ کی کچھ نہیں ہے جس کو چاہے وہ مقدار صدقہ کر دے **في الدر المختار نذر لفقراء مكة جاز الصرف لفقراء غيرها الخ** (۱) فقط۔

اتنے روپے سے اللہ کی نیاز کی وصیت کی کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۷) اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ ان اتنی روپیوں کو نیاز اللہ کر دینا اب ان روپیوں کو مسجد میں لگایا جاوے تو کچھ حرج تو نہیں ہے اور اگر کسی نے اس واسطے روپیہ جمع کیا کہ حج کو جاؤں اور نیت تام ہے مگر بوجہ لڑائی کے نہیں جا سکتا تو اگر مسجد کی تعمیر میں روپیہ خرچ کر دے تو جائز ہے یا نہیں اور اس کے ذمہ سے حج ساقط ہو گیا نہیں؟

(الجواب) پہلی صورت میں فقراء کو صدقہ کرنا چاہئے، مسجد کے تعمیر میں نہ لگاوے۔ (۲) اور ثانی صورت میں اس روپیہ سے مسجد تعمیر کر سکتا ہے۔ (۳) اور حج فرض بدون کئے ساقط نہ ہو گا البتہ بصورت عدم امن طریق جانا حج کے لئے ضروری نہ رہے گا۔ جب امن ہو جاوے جانا ضروری ہے اور فرضیت باقی ہے جس وقت موقع جانے کا ملے چلا جاوے فقط۔

نذر کا مصرف کیا ہے؟

(سوال ۵۸) فتاویٰ مولانا عبدالحی صاحب میں ہے کہ نذر کی شیرینی کا مصرف محتاج و فقیر ہے۔ امیر کو اس کا کھانا روا نہیں تو نا روا کے کیا معنی ہیں؟

(الجواب) مولانا عبدالحی صاحب کا فتویٰ صحیح ہے امیر کو اس مٹھائی کا کھانا روا (جائز) نہیں ہے مساکین کو دے دینا چاہئے اور کسی مسجد کے نمازیوں کی تخصیص شرعاً باطل ہے جس مسجد یا غیر مسجد کے فقیروں کو چاہے دے دے اور

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹٦ ط.س ج۳ص ۷٤۰ نذر ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة فبری یلزمه شیئ لان الذبح لیس من جنسه فرض الخ فلا یصح الا اذا زاد و اتصدق بلحمها فیلزمه لان الصدقة من جنسها فرض ایضا ج ۳ ص ۹۵ ط س ج۳ص ۷۳۹) ظفیر. (۲) من نذر نذرا مطلقا الخ وکان من جنسه واجب ای فرض الخ وجد الشرط لزم الناذر لحدیث من نذر وسمی فعلیه الوفاء بما سمی ایضا ج۳ ص ۹۱ ط.س ج۳ص ۷۳۵) نذر کا مصرف [illegible] مسجد میں لگانا درست نہیں مصرف الزکوٰۃ میں [illegible] وهو الا مصرف لصدقة الفطر والکفارة والنذر الخ رد المحتار باب المصرف ج ۲ ص ۷۹ ط.س ج۲ص ۳۳۹) ظفیر
(۳) [illegible] ثواب پاتے کاس من بنی مسجدا لله تعالی بنی الله له بیتا فی الجنة او کما قال صلی ظفیر

مٹھائی کی جگہ نقد دے دے یا کھانا کھلا دے اور نا روا کے معنی حرام کے ہیں(۱)

زبان سے کہنا نذر کے لئے ضروری ہے

(سوال ۵۹)فدوی نے جمعہ کی شب میں کسی قسم کی دعا مانگی اور اسی کے ساتھ یہ بھی ارادہ کیا کہ کام پورا ہونے پر ایک روزہ رکھوں گا وہ کام پورا ہو گیا اور روزہ نذری قریب ۹ بجے دن کے یاد آیا اسی وقت نیت روزہ کی کر لی تو دن میں نیت کرنے سے روزہ ہو لیا نہ؟

(الجواب)اگر محض دل میں یہ ارادہ کیا کہ کام پورا ہونے پر ایک روزہ رکھوں گا تو یہ نذر نہیں ہے نذر اس وقت ہوتی ہے کہ زبان سے یہ کہے کہ اگر فلاں کام ہو گیا تو اللہ کے واسطے ایک روزہ رکھوں گا یا میرے ذمہ نذر ہے کہ ایک روزہ رکھوں گا۔ بہر حال اگر نذر کے الفاظ اس نے زبان سے کہے ہیں تو یہ نذر مطلق ہے اس میں رات سے نیت کرنے کی ضرورت ہے دن میں نیت کرنے سے روزہ نذر کا ادانہ ہوگا اور اگر زبان سے کچھ نہیں کہا محض نیت دل میں اور ارادہ روزہ کا کیا ہے تو وہ نفلی روزہ ہے اس کی نیت دن میں بھی دوپہر سے پہلے پہلے ہو سکتی ہے(۲)

نذر شرعی کی تحقیق

(سوال ۶۰)زید کا لڑکا بیمار تھا ایک بکری کے بچہ کی منت کی کہ بعد صحت صدقہ کروں گا مگر بعد صحت کاہلی سے وہ بچہ رہ گیا یہاں تک کہ وہ بڑا ہو کر حاملہ ہو گئی ایک مولوی صاحب نے فرمایا کہ جو بچہ جنی اس کو صدقہ کر دو شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب)کتب فقہ میں یہ تحقیق کی ہے کہ جب تک یہ نہ کہے کہ ذبح کر کے للہ صدقہ کر دوں گا اس وقت تک نذر شرعی نہیں ہوتی پس جب کہ نذر نہیں ہوئی تو صدقہ کرنا اس بچہ کا اور اس کی اولاد کا ضروری نہیں ہے۔(۳)

مسجد میں رقم خرچ کرنے کی نذر

(سوال ۶۱)مخبشہ بیمار ہوا اور مبلغ سات سو روپیہ کسی مسجد میں لگانے کی منت مانی اب بحکم خدا وہ صحت یاب ہو گیا اور منت کا روپیہ مسجد میں لگانا چاہتا ہے تو جائز ہے یا نہیں؟ مسلمانوں کے لئے قریب مسجد کے اس سے کنواں بنوانا اور اس سے وضو وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب)وہ روپیہ مسجد کے ضروریات میں اور مسجد میں صرف کرنا درست ہے اور جب کہ منت اور نذر مسجد میں

....

(۱)مصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (ردالمحتار باب المصرف ج۲ ص ۷۹ .ط.س. ج۲ ص ۳۳۹)ظفیر. (۲)من نذر نذراً مطلقاً وکان من جنسہ واجب ای فرض وھو عبادۃ مقصودۃ الخ وجد الشرط لزمہ الناذر لحدیث من نذروسمی فعلیہ الوفاء بما سمی (در مختار) مثل للہ علی صوم سنۃ فتح والفادانہ یلزمہ ولو لم یقصدہ (ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۹۱ .ط س. ج۳ ص۷۳۵) فیصح اداء صوم رمضان والنذر المعین والنفل بنیۃ من اللیل الی الضحوۃ الکبری لا بعدھا الخ والشرط للباقی من الصیام قران النیۃ للفجر ولو حکما وھو تبییت النیۃ للضرورۃ وتعیینھا لعدم تعین الوقت (در مختار) قولہ والشرط الباقی من الصیام ای من انواعہ الی الباقی منھا بعد الثلاثۃ المتقدمۃ فی المتن وھو قضاء رمضان والنذر المطلق وقضاء النذر المعین والنفل بعد افسادہ والکفارات اسبع (ردالمحتار کتاب الصوم ج ۲ ص ۱۱۹ .ط.س. ج۲ ص۳۷۷) ظفیر. (۳)ولو قال ان برئت عن مرضی ھذا ذبحت شاۃ او علی شاۃ اذ بحھا فبری لا یلزمہ شئی الخ الا اذا زادوا تصدق بلحمھا فیلزمہ لان الصدقۃ من جنسھا فرض (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۵ .ط.س. ج۳ ص۷۳۹) ظفیر.

لگانے کی تھی تو مسجد میں ہی اس کو صرف کرنا چاہئے اور جائز یہ بھی ہے کہ حسب ضرورت مسجد کے قریب کنواں بنوادیا جاوے اور اس کنویں کا پانی مسلمانوں کو پینا اور اس سے وضوو غیرہ کرنا درست ہے۔(۱)

نذر کا صحیح طریقہ

(سوال ۶۲) اگر کوئی شخص بکرا پالے اور کہے کہ میں بڑے پیر صاحب کی نیاز دلاؤں گا یعنی پیر صاحب کے نام کا کھانا کھلاؤں گا، یہ کھانا حلال ہے حرام؟

(الجواب) اگر غرض اس کی یہ ہے کہ اس بکری کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے صدقہ کروں گا اور ثواب اس کا روح پر فتوح حضرت پیر صاحب کو پہنچاؤں گا تو وہ حلال ہے اور بعد ذبح کرنے کے اللہ کے نام پر کھانا اس کا فقراء کو درست ہے۔ اور اگر یہ نیت نہیں ہے بلکہ پیر کے نام پر بطور تقرب ذبح کرتا ہے تو جائز نہیں۔(۲)

جانور چھوڑنے کی نذر صحیح نہیں

(سوال ۶۳) ایک شخص بیمار ہوا اور اس کے والد نے حالت بیماری میں منت مانی کہ اگر میرے لڑکے کو خداوند کریم صحت کلی عطا فرماوے تو اپنے لڑکے کی طرف سے ایک جانور خدا کے نام پر چھوڑوں گا بعد صحت اس کے والد نے ایک جانور اہل محلہ کے حوالہ کر کے اور مالک بنا کر چھوڑ دیا وہ جانور ہر گاؤں کی کھیتی چرتا رہا اسی طرح تین چار سال تک پرورش پائی اب اس جانور کو کل گاؤں والے ذبح کر کے کھا سکتے ہیں یا نہیں اور منت ادا ہو گی یا نہیں اور اس جانور کے چمڑے کی قیمت مسجد میں لگانا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ نذر صحیح نہیں ہوئی اور وہ جانور چھوڑنے والے کی ہی ملک میں ہے وہ خود یا جس کو وہ اجازت دے اس کو ذبح کر کے کھا سکتے ہیں اور اس کے چمڑے کی قیمت جہاں چاہے صرف کرے۔(۳)

نذر کی مدت ختم ہونے پر کام ہوا تو اس کا ایفاء لازم نہیں ہے

(سوال ۶۴) ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرا ادھار اتنے دنوں میں وصول ہو جاوے تو میں کچھ اللہ کے نام پر دوں گا۔ اس کا ادھار کچھ عرصہ میں تھوڑا تھوڑا بعد میعاد کے وصول ہوا تو اس صورت میں ایفاء نذر لازم ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ وقت معین سے بعد میں روپیہ وصول ہوا تو ایفاء نذر اس کے ذمہ لازم نہیں ہے اور کچھ دینا ضروری نہیں۔(۴)

---

(۱) وفی البدائع ومن شروطه ان يكون قربة مقصودة فلا يصح النذر بعيادة المريض وتشييع الجنازة الخ وبناء الرباطات والمساجد وغير ذلك وان قربا الا انها غير مقصودة اه (ردالمحتار مطلب فی احكام النذر ج ۳ ص ۹۱) معلوم ہوا یہ نذر نہ ہوئی اس لئے اس روپے سے مسجد اور کنواں بنانا جائز ہو گا۔ ط.س. ج۳ ص ۷۳۵ ظفیر۔

(۲) ان النذر الذی يقع للاموات من اكثر العوام وما يوخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الاولياء الكرام تقربا اليهم فهو بالاجماع باطل حرام مالم يقصد صرفها لفقراء الا نام (ردالمحتار) قوله باطل و حرام لوجوه منها انه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لايجوز لانه عبادة والعبادة لا تكون المخلوق ومنها ان المنذور له ميت والميت لا يملك ومنها انه ان ظن ان الميت يتصرف فی الامور دون الله تعالىٰ فاعتقاده ذلك كفر الخ (ردالمحتار كتاب الصوم ج۲ ص ۱۷۵ ط.س. ج۲ ص ۴۳۹) ظفیر. (۳) من نذر نذراً مطلقا او معلقا بشرط وكان من جنسه واجب ای وهو عبادة مقصودة و وجد الشرط المعلق به لزمه الناذر (الدر المحتار علی هامش ردالمحتار باب فی احكام النذر ج ۳ ص ۹۱ ط.س. ج۳ ص ۷۳۵) جانور چھوڑنا نہ واجب اور نہ عبادت مقصودہ ہے لہذا یہ نذر نہ ہوئی۔ ظفیر۔

(۴) و وجد الشرط المعلق به لزم الناذر (ایضاً) یہاں شرط نہیں پائی گئی۔ ط.س. ج۳ ص ۷۳۵. ظفیر۔

اگر یہ بچ گیا تو ذبح کر کے نمازیوں کو کھلاؤں گا

(سوال ۶۵) ایک شخص کے بچھڑے کو کتے نے کاٹا اس شخص نے یہ کہا کہ اگر یہ بچہ بچارہے تو میں اس کو ذبح کر کے مصلیوں کو اور لوگوں کو کھلاؤں گا، مصلی سے جمعہ کے مصلی مراد ہیں یعنی جمعہ میں جس قدر نمازی حاضر ہوں گے ان کو کھلاؤں گا اس میں اکثر اغنیاء ہوتے ہیں یہ نذر صحیح ہے یا کیا حکم ہے ؟

(الجواب) یہ نذر ہو گئی اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا گوشت فقراء کو کھلایا جاوے نہ اغنیاء کو اور اس کے کہنے کا اعتبار نہ ہوگا کیونکہ نذر میں تعین صحیح نہیں ہوتی۔ كذا في الدر المختار في بيان (۱) احكام النذر فقط۔

اللہ ایسا کرے تو مسجد میں مٹھائی دوں گا یہ نذر ہے

(سوال ۶۶) زید یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم کو اچھا کر دے تو مسجد میں ایک سیر بتاشہ یا بورا دوں گا یہ نذر منعقد ہوتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر غرض زید کی صدقہ کرنا ہے اہل مسجد پر تو نذر صحیح ہے اور تعین بتاشہ وبورا کی لازم نہیں ہوتی، دوسری کوئی چیز از قسم طعام یا نقد بھی صدقہ کر سکتا ہے اور اگر بالفرض یہ نذر لازم نہ ہوئی ہو تب بھی ادا کر دینا احوط ہے۔(۲)

زمین کے پورے پلاٹ ملنے پر نذر مانی مگر ملا تہائی کیا حکم ہے ؟

(سوال ۶۷) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر مجھ کو فلاں زمین کا مربع مل گیا تو سو روپیہ مدرسہ میں دوں گا اب اس کو تہائی ملا تو تہائی نذر کا ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں ایفاء نذر واجب نہیں ہے کیونکہ شرط نہیں پائی گئی اور شرط پورا مربع ملنا تھا وہ نہ ملا لہذا نہ کل نذر کا ادا کرنا واجب ہوا اور نہ بعض کا(۳) فقط۔

نذر کے واجب ہونے کی شرط

(سوال ۶۸) ایک شخص حنفی اہل سنت والجماعت نے منت مانی کہ چار یاری جھنڈا بغرض تبلیغ واشاعت اسلام اٹھادیں گے اور فقراء و مساکین کو کھانا تقسیم کریں گے جب کہ وہ مرض ہیضہ میں مبتلا تھا بفضل رب العزت اس کو صحت ہوئی اب ایفاء منت واجب ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نذر کے واجب الایفاء ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کی جنس سے کوئی واجب مقصود بالذات ہونا چاہئے جیسے کہ روزہ یا نماز کی نذر ہو تو وفا واجب ہے ورنہ نہیں، كما مر في التنوير ومن نذر نذرا مطلقا اومعلقا بشرط وكان من جنسه واجب وهو عبادة مقصودة ووجد الشرط لزم الناذر كصوم ولم يلزم

---

(۱) نذر لفقراء مكة جاز الصرف لفقراء غيرها لما تقرر في كتاب الصوم ان النذر غير المعلق لا يختص بشئ (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان مطلب في احكام النذر ج۳ ص ۹۶ ط.س. ج۳ص ۷۴۰) ظفير

(۲) نذر لفقراء مكة جاز الصرف لفقراء غيرها (در مختار) فلو نذر التصدق يوم الجمعة بمكة بهذا الدرهم على فلان فخالف جاز (ردالمحتار مطلب في احكام النذر ج ۳ ص ۹۶ ط.س. ج۳ص ۷۴۰) ظفير.

(۳) من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وكان من جنسه فرض وهو عبادة مقصودة ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر (درمختار) والمراد الشرط الذي يريد كونه (ردالمحتار مطلب في احكام النذر ج ۳ ص ۹۱ ط.س. ج۳ص۷۳۵) ظفير

مالیس من جنسه فرض کعیادة مریض وتشییع جنازة ودخول مسجد اھ ملخصاً اور چونکہ صورت مسئولہ میں کسی ایسی چیز کی منت نہیں مانی گئی جس کی جنس سے کوئی واجب ہو، لہذا ایفاء واجب نہیں۔

چار یاری جھنڈا، یا تعزیہ سب امور بدعات ہیں جن کے متعلق ارشاد نبوی ہے من احدث فی امر نا هذا ما لیس منه فهورد۔ مشکوٰۃ۔ اس قسم کے افعال سے تبلیغ اسلام کا ہونا ہی پہلے غلط ہے اس لئے کہ تبلیغ بدعت ہوگی، بالفرض ایسا ہو تب بھی تو بھی اسلام ایسی چیزوں سے بے نیاز ہے الحق یعلو و لا یعلی، البتہ مسلمان کو یہ لازم ہے کہ تعزیہ کی تردید و تصحیح کرے اس کو احدث فی الدین اور بدعت ثابت کرے تاکہ بدعت گل ہو جائے نہ عوام کو ایک بدعت سے دوسری بدعت کے ذریعہ روکے واللہ الموفق فقط۔

مسجد میں جو کھانے کی چیز آتی ہے اس کا حکم

(سوال ۶۹) بنگال مساجد میں شیرینی چینی بتاشہ، جمعہ کی روز معمول ہیں، کبھی منت بھی کر کے لاتے ہیں کبھی بغیر منت کے، سو غنی کو اس کا کھانا درست ہو گا یا نہیں اور دیگر اوقات میں بھی ان چیزوں کو مسجد کے منبر پر یا طاق میں رکھ جاتے ہیں کبھی نقد بھی دے دیتے ہیں تو ان چیزوں کو مصلیوں کی رضامندی سے نصف حصہ تقسیم کر کے باقی کا دام مسجد یا مدرسہ و دیگر ضروریات دینی میں لگانا درست ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) نذر کا کھانا اغنیاء کے لئے درست نہیں ہے۔(۱) اور اگر نذر نہیں تو درست ہے اور مسجد میں دینے والا اور رکھنے والا اگر یہ کہے کہ یہ نذر نہیں ہے اور مسجد میں صرف کرنے کی اجازت دی تو مسجد میں صرف کرنا اس کی قیمت کا درست ہے۔

مرغ، کیلا وغیرہ کی نذر برائے فقراء صحیح ہے

(سوال ۷۰) مرغ، کیلا، آم، ناریل، ترکاری، بتاشہ، شیرینی، وغیرہ کی نذر صحیح اور لازم الادا ہے یا نہیں، اگر ہے تو شبہ یہ ہوتا ہے کہ نذر کے واسطے ایک شرط یہ ہے کہ وہ ان چیزوں میں سے ہو جس کا ہم جنس کوئی فرض یا واجب ہو اور اشیاء مذکورہ ان چیزوں میں سے ہیں یا نہیں؟

(۲) نذر کی چیز اغنیاء کو کھانا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اشیاء مذکورہ کے تصدق کی نذر صحیح ہے۔(۳) کیونکہ تصدق کی جنس فرض ہے کالزکوۃ۔

(۲) نذر کی چیز اغنیاء کو کھانا درست نہیں ہے اس کا مصرف فقراء ہیں۔(۴)

نذر پیر کے نام پر جائز نہیں

(سوال ۷۱) ایک شخص یہ نذر یا منت مانتا ہے کہ مجھ کو اپنی تجارت میں جس قدر نفع ہوگا اس میں اس قدر

---

(۱) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج۳ ص ۹۱. ط.س. ج۳ص۷۳۵) ظفیر

(۲) مصرف الزکوة الخ وهو ایضا مصرف لصدقة الفطر والکفارة والنذر (ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۷۹. ط.س. ج۲ص۳۳۹) اور یہ چیزیں فقراء، مساکین، غیرہم کے لئے ہیں اغنیاء کیلئے نہیں انما الصدقات للفقراء و المساکین الخ ظفیر۔

(۳) ومن نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسه فرض وهو عبادة مقصودة الخ کصوم وصلاة وصدقة ووقف واعتکاف (الدر المختار علی هامش ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج۳ ص ۹۱. ط.س. ج۳ص۷۳۵) ظفیر

(۴) ولا یجوز ان یصرف ذالک لغنی ولا لشریف ذی منصب او ذی نسب او علم ما لم یکن فقیرا ولم یثبت فی الشرع جواز الصرف للاغنیاء (ردالمحتار کتاب الصوم مطلب فی احکام النذر الذی یقع للاموات ج ۲ ص ۱۷۵ ط.س. ج۲ص۴۳۹) ظفیر

بقصد کہ حضرت غوث الاعظمؒ کے نام پر نکال کر فلاں پیر صاحب کو دے دوں گا یا خود غرباء میں تقسیم کر دوں گا یہ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ نذر شرعاً صحیح نہیں ہوئی کیونکہ نذر لغیر اللہ جائز نہیں ہے البتہ اگر اللہ کے واسطے نذر کی جاوے اور ثواب اس کا حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ کی روح پر فتوح کو پہنچایا جاوے تو یہ درست ہے (۱) پس اب جب کہ یہ نذر صحیح نہیں ہوئی تو اب اس کو اختیار ہے کہ جب اس کو تجارت میں نفع ہو تو جس قدر چاہے اللہ کے واسطے غرباء کو دے دے اور صدقہ فقراء پر کردے اور ثواب اس کا حضرت پیران پیرؒ کو پہنچے اور ہمیشہ ایصال ثواب کا یہی طریقہ رکھنا چاہئے۔ فقط۔

پیر کا بکرا دینا یا نذر ماننا جائز نہیں۔

(سوال ۷۲) پیر کا بکرا دینا جائز ہے یعنی نذر کرنا، کیا اس کا گوشت حلال ہے؟

(الجواب) اسی طرح نذر غیر اللہ کی درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور غیر اللہ کے نام پر چھوڑا گیا بکرا وغیرہ بھی حلال نہیں ہوتا۔ (۲)

مسجد کے نام پر نذر اور اس کا حکم

(سوال ۷۳) اکثر لوگ اس طرح نذر کرتے ہیں کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو اللہ کے واسطے مسجد میں شیرینی، میٹھے چاول یا سوا سیر بتاشہ یا ایک سیر چینی دوں گا، اس نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟ درصورت عدم وجوب ان اشیاء منذورہ کو اغنیاء کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) نذر تو صحیح ہو گئی لیکن تعین شیرینی، بتاشہ، چاول وغیرہ کی لازم نہیں ہوئی اس قدر نقد بھی دینا جائز ہے۔ (۳) اور مصرف اس کا فقراء ہیں، اغنیاء کو کھانا نہ چاہئے۔ (۴) فقط۔

نذر کا غریب کے لئے بھیک مانگ کر پورا کرنا درست نہیں

(سوال ۷۴) ایک شخص نے نذر کی تھی کہ جب میں قرآن شریف یاد کر لوں گا تو دس دیگ اللہ کے واسطے مساکین کو کھلاؤں گا اور وہ بالکل غریب ہے کوئی وسیلہ نذر کے پورا کرنے کا نہیں ہے اور نابینا ہے وہ کہتا ہے کہ بھیک مانگ کر ادا کروں گا تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) ایسی نذر صحیح نہیں ہوتی کما لو قال مالی فی المساکین صدقة ولا مال له لم يصح الخ

. . . .

(۱) اعلم ان النذر الذی يقع للاموات من اکثر العوام وما يوخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الی ضرائح الاولياء الکرام تقربا اليهم فهو بالاجماع باطل وحرام مالم يقصد واصرفها لفقراء الانام (درمختار) ای بان تکون صيغة النذر لله تعالی للتقرب اليه ويکون ذکر الشيخ مراداً به فقراءه الخ (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی يقع للاموات ج ۲ ص ۱۷۵. ط.س. ج۲ص۴۳۹) ظفير. (۲) ان النذر الذی يقع للاموات من اکثر العوام الخ تقربا اليهم فهو بالاجماع باطل وحرام (درمختار) لانه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا يجوز (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی يقع للاموات ج ۲ ص ۱۷۵. ط.س. ج۲ص۴۳۹) ظفير. (۳) نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسه فرض وهو عبادة مقصودة ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر الخ کصوم وصلاة وصدقة. الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب فی احکام النذر) ج۲ ص ۹۱. ط.س. ج۳ص۷۳۵. (۴) مصرف الزکوة وهو مصرف ايضا لصدقة الفطر والکفارة والنذر (ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۷۹. ط.س. ج۲ص۳۳۹) ولا يجوز ان يصرف ذلک (ای النذر) لغنی ولا لشريف ذی منصب او ذی نسب او علم مالم يکن فقيرا ولم يثبت فی الشرع جواز الصرف للاغنياء (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی يقع للاموات ج ۲ ص ۱۲۵. ط.س. ج۲ص۴۳۹) ظفير

در مختار۔(۱) پس اس نابینا کو لازم نہیں ہے کہ بھیک مانگ کر نذر پوری کرے اور سوال حرام ہے، فقط۔

غیر اللہ کے لئے نذر کرنا جائز نہیں؟

(سوال ۷۵) غیر اللہ کے لئے نذر کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

(الجواب) غیر اللہ کے نام کی نذر باتفاق ناجائز ہے اور وہ نذر صحیح نہیں ہوئی۔(۲) جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ معصیت کی نذر صحیح نہیں ہے او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔(۳) فقط۔

اگر یہ بچہ اچھا ہو تو ذبح کر کے لوگوں کو کھلاؤں گا۔

(سوال ۷۶) زید کی گائے کا بچہ بیمار ہوا اس وقت اس نے یہ کہا کہ اگر یہ بچہ اچھا ہو جاوے تو میں اس کو ذبح کر کے لوگوں کو کھلاؤں گا۔ اخیر سال کے بعد اس نے بچہ ذبح کر کے خود ہی کھایا اور لوگوں کو بھی کھلایا تو کیا یہ نذر ادا ہو گئی یا نہ؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولو قال ان برئت من مرضی هذاذبحت شاة او علی شاة اذ بحها فبرئ لایلزمه شئی الخ لان الذبح لیس من جنسه فرض بل واجب کالا ضحیة فلا یصح الا اذازاد و اتصدق بلحمها الخ وفی الشامی قوله لان الذبح لیس من جنسه فرض هذا التعلیل لصاحب البحر و ینا فیه ما فی الخانیة قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة فبرئ لا یلزمه شئی الا ان یقول فللّٰه علی ان اذبح شاة الخ لان اللزوم لایکون الا بالنذر و الدال علیه الثانی لا الا ول۔(۴) الخ ثم نقل فیه الا ختلاف۔ الحاصل اس صورت میں یہ نذر نہیں ہوئی بلکہ وعدہ ہے لا ن قوله ذبحت شاة وعد لا نذر (۵) پس اس کا گوشت خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا درست ہے۔ فقط۔

غیر اللہ کی منت یا نذر و نیاز کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۷۷) غیر اللہ سے منت مانگنی یا ان کے نام کی نیاز و نذر کرنی اور اگر کام ہو جاوے تو اس کو پورا نہ کرنا عند الشرع کیسا ہے؟

(الجواب) غیر اللہ کی نذر حرام ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے اور ایفاء ایسے نذر کا اور منت کا جائز نہیں ہے پس چاہئے توبہ و استغفار کرے اور آئندہ ایسے نذر لغیر اللہ نہ کرے جیسا کہ ردالمحتار معروف بہ شامی باب الاعتکاف سے پہلے نذر لغیر اللہ کی حرمت کو مفصلاً بیان کیا ہے۔ غیر اللہ کو حاجت روا سمجھنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے(۶) اور معصیت ہے۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار مطلب فی احکام النذر (ج ۳ ص ۹۷. ط.س. ج۳ص ۷۷۲) ظفیر.
(۲) والنذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة والعبادة لا تکون لمخلوق (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ج ۲ ص ۱۷۵. ط.س ج۲ص۴۳۹) ظفیر. (۳) لا وفاء لنذر فی معصیة ولا فیما لا یملك العبد رواه مسلم وفی روایة لا نذر فی معصیة الله (مشکوٰة باب فی النذر ص ۲۹۷) ظفیر. (۴) ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج ۲ ص ۹۵. ط.س. ج۳ص۷۳۹ ظفیر. (۵) ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۶. ط.س. ج۳ص ۷۴۰. ظفیر (۶) اعلم ان النذر الذی یقع للاموت من اکثر العوام وما یوخذ من الدراهم والشمع والزیت و نحوها الی ضرائح الا ولیاء الکرام تقربا الیهم فهو بالا جماع باطل و حرام (درمختار) لو جوه منها انه نذر لمخلوق و النذر لمخلوق لا یجوز لانه عبادة و العبادة لا تکون لمخلوق ومنها ان المنذور له میت والمیت لا یملك ومنها انه ان ظن ان المیت یتصرف فی الا مور دون الله تعالی فاعتقاده ذالك کفر (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ج۲ ص ۱۷۵ ط.س. ج۲ص۴۳۹) ظفیر.

حدیث شریف میں ہے کہ معصیت کی نذر صحیح نہیں ہے اور ایفاء اس کا لازم نہیں ہے۔ بلکہ توبہ و استغفار ایسے نذر سے لازم ہے۔ فقط۔

اللہ کے نام کی نیاز کے مستحق فقراء ہیں

(سوال ۷۸) دسویں محرم کو ایک نیاز اللہ کے نام کی بغرض ایصال ثواب شہداء عام مسلمانوں کے چندہ سے کی گئی اس کا صرف کرنا مساکین کے حق میں اولیٰ ہے یا عام مسلمین اس کو کھا سکتے ہیں؟

(۲) نیاز مذکورہ صرف امراء ہی کو کھلا دیا جاوے اور کسی مسکین کو اس میں شریک نہ کیا جاوے تو اس میں کامل ثواب ہو سکتا ہے یا صرف مساکین کے کھلانے میں؟

(الجواب) اول تو یہ طریق نیاز کا مستحسن نہ تھا چندہ کی صورت نہ ہونا چاہئے تھا، جس کو جو کچھ توفیق ہوتی خفیہ مساکین کو کھلا دیتا یہ افضل تھا، اب بحالت موجودہ وہ کھانا مساکین کو کھلانا چاہئے اغنیاء کے لئے صدقہ کا کھانا اچھا نہیں ہے۔(۱)

(۲) اس میں کامل ثواب نہیں ہے۔ فقط۔

اماموں اور ولیوں کے نام کا جھنڈا و پنجہ کرنا حرام ہے

(سوال ۷۹) ماہ محرم میں اماموں کے پنجے اور ولیوں کے نام کا جھنڈا کپڑا کرنا اور ان کے پاس نذر و نیاز کی اشیاء لے جانا اور منت ماننا یہ تمام افعال شرک شنیع ہیں یا صرف حرام ہیں، آیہ کریمہ انما الخمر والمیسر والا نصاب والا زلام الخ میں انصاب کا جو ذکر آیا ہے اس میں پنجے شدے وغیرہ داخل ہیں یا نہیں، اگر ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) اماموں کی پنجہ اٹھانا اور ولیوں اور اماموں کے نام کا جھنڈا کپڑا کرنا اور ان کو نذر و نیاز چڑھانا اور منت ماننا اور ان کو متصرف جان کر ان سے حاجات مانگنا اور ان کا طواف و سجدہ کرنا یہ سب افعال شرکیہ اور کفریہ ہیں اور بحالت موجودہ وہ انصاب میں داخل ہیں معالم التنزیل میں کانھم الی نصب یو فضون کی تفسیر میں مذکور ہے یعنون الی شئ منصوب یقال فلان نصب عینی وقال الکلبی الی علم وراية ومن قراء بالضم قال مقاتل والکسائی یعنی الی اوثانھم اللتی کانوا یعبدونھا من دون اللہ تعالیٰ قال الحسن یسر عون الیھا ایھم یستلمھا اولا ۔(۲) حضرت شاہ ولی اللہ نے تفسیر فتح الرحمن میں فرمایا وماذبح علی النصب وآنچہ ذبح کردہ شدہ است بر نشانہائے معبود باطل یعنی بر صورت قبر۔(۳) اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب تفسیر موضح القرآن میں فرماتے ہیں۔ اور جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور جو خدا کے سواء کسی نام پر ذبح کیا اور جو کسی مکان کی تعظیم پر ذبح کیا سوا خانہ خدا کے ۔ انتہی موضح۔(۴) اور در مختار میں ہے۔ واعلم ان النذر الذی یقع للا موات من اکثر العوام وما یؤخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الا ولیاء الکرام تقرباً الیھم فھو بالا جماع باطل و حرام مالم یقصدوا صرفھا لفقراء الانام فقدابتلی الناس بذلک ولا سیمافی ھذہ الا عصار و

(۱) مصرف الزکوۃ الخ وھو ایضا لصدقة الفطر و الکفارات و النذر (ردالمحتار باب المصرف ج۲ ص ۷۹ ط س ج۲ ص ۳۳۹) ظفیر۔ (۲) دیکھئے معالم التنزیل ص (۳) فتح الرحمن (۴) موضح القرآن ص۔

قد بسط العلامة قاسم فی شرح درر البحار ولقد قال الامام محمد رحمه اللّٰه لو کان العوام عبیدی لاعتقتهم واسقطت ولا ئهم وذلك لانهم لایهتدون فالکل بهم یتعبرون انتهی۔ (۱) وفی ردالمحتار المعروف بالشامی قوله باطل وحرام لو جوه منها انه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة والعبادة لا تکون لمخلوق ومنها ان المنذور له میت والمیت لا یملك ومنها انه ان ظن ان المیت یتصرف فی الا مور دون اللّٰه تعالی واعتقاده ذلك کفر الخ شامی (۲) ص ۱۲۸ آخر عبارت شامی سے واضح ہوا کہ نذر غیر اللہ کو متصرف جان کر اس کی منت ماننا کفر و شرک ہے اور یہ ظاہر ہے اس میں کچھ خفا نہیں ہے اور نذر کا عبادت ہونا بھی اس کو مقتضی ہے کہ نذر غیر کفر ہے کیونکہ عبادت غیر اللہ صریح کفر ہے اور شرک جلی ہے قال الله تعالی وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین وقال الله تعالیٰ امرا لا تعبدوا الا ایاه الآیة۔ (۳) فقط۔

یہ نذر ماننا کہ فلاں نوکر ہو گیا تو اس کی تنخواہ کا ایک حصہ مسافروں پر خرچ کروں گا کیسا ہے؟

(سوال ۸۰) مادر کسے نذر کردہ تنکیہ فرزند من نوکر شود از تنخواہ او حصہ چہلم بمسافران و موذنان رامید ہم ایں نذر جائز است یا نہ و اگر فرزند تنخواہ خود بمادر ندہد چہ حکم است؟

(الجواب) فی الحدیث لا وفاء لنذر فی معصیة ولا فیما لا یملك العبد رواه مسلم۔ (۴) پس نذر مذکور از تنخواہ پسر خود کہ مملوک ناذر نیست صحیح نیست و وفاء آں بر پدر ش مادر ش لازم نیست و اگر پسر از تنخواہ خود آنچناں کند کہ پدر گفتہ بود فرزند کردہ بود عاصی نخواہد شد۔ فقط۔

مسجد میں شیرینی بھیجنے کی نذر درست ہے

(سوال ۸۱) اگر کسی نے یہ نذر کی کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو مسجد میں شیرینی دوں گا۔ تو یہ نذر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) فقہاء نے اس میں یہ لکھا ہے کہ ایسی نذر صحیح ہو جاتی ہے مگر تخصیص اس مسجد کی نہیں ہوتی اور نہ فقراء اس مسجد کی خصوصیت ہوتی ہے بلکہ جس جگہ کے فقراء کو چاہے تقسیم کردے۔ (۵) فقط۔

فلاں پیر کی روح کے لئے خیرات کروں گا یہ نذر درست نہیں

(سوال ۸۲) نذر کردن لغیر اللہ تعالیٰ چہ حکم دارد و چنانچہ عادل جہال است کہ بوقت بیماری یا مصیبت میگو یند یا الٰہی وقتیکہ ایں مریض خوش شدہ یا ایں مصیبت زائل گردیدہ فلاں جانور بنام تو برائے روح فلاں پیر [illegible]

(الجواب) اس بارہ میں قول فیصل یہ ہے جو صاحب درمختار و شامی نے نقل فرمایا ہے واعلم ان النذر الذی یقع

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات الخ ج۲ ص ۱۷۵ ط.س ج۲ ص ۴۳۹ ظفیر
(۲) ایضاً ردالمحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ج۲ ص ۱۷۵ ط.س ج۲ ص ۴۳۹ ظفیر
(۳) [illegible]
(۴) مشکوٰة باب فی النذور ص ۲۹۷ ظفیر
(۵) نذر لفقراء مکة جاز الصرف لفقراء غیرها لما تقرر فی کتاب الصوم ان النذر غیر المعلق لا یختص بشئ الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۶ ط.س ج۳ ص ۷۴۰ ظفیر

للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها الی ضرائح الا ولیاء الکرام تقرباً الیهم فهو بالا جماع باطل و حرام(۱)الخ قوله باطل و حرام لو جوه منها انه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لا نه عبادة والعبادة لا تکون لمخلوق ومنها ان المنذور له میت والمیت لا یملك ومنها انه ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللّٰه تعالیٰ واعتقاده ذلك کفر الخ ردالمحتار۔(۲) المعروف بالشامی پس معلوم ہوا کہ نذر لغیر اللہ ہر طرح حرام ہے نذر خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئے ،پس کسی بزرگ اور پیر کے تقرب کے لئے نذر کرنا صحیح نہیں ہے اور معصیت ہے اور پیر کو مخاطب کر کے اس سے حاجت طلب کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے لہذا ان صورتوں سے احتراز کرنا چاہئے اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خالص نذر کرنا بلا شرکت غیر چاہئے مثلاً یہ کہے کہ یا اللہ اگر فلاں بیمار اچھا ہو جاوے گا تو میں تیرے واسطے اس قدر صدقہ و خیرات کر کے فقراء کو کھلاؤں گا۔ فقط۔

جو کچھ نفع ہوگا اس میں اتنا خیرات کروں گا یہ نذر نہیں

(سوال ۸۳)ایک تاجر نے یہ کہا کہ میں ہمیشہ جو نفع ہوگا آدھ آنہ فی روپیہ اللہ کے واسطے خیرات کرتا رہوں گا اور وہ تاجر پہلے بھی مال تجارت پر خاصی رقم منافع مال تجارت میں سے خیرات کر دیا کرتا تھا اور مصارف اس رقم کے غرباو مساکین وافطاری صائمین و تعمیر مسجد وغیرہ میں صرف کر دیتا تھا لہذا یہ صورت نذر کی ہے یا نہ ؟

(الجواب) یہ صورت نذر کی نہیں ہے جن مصارف میں پہلے صرف کرتا تھا ان میں اب بھی صرف کر سکتا ہے۔(۳)فقط۔

اولاد ہوئی تو اتنے دن کا روزہ رکھوں گی یہ نذر ہے

(سوال ۸٤)ایک عورت نے نذر کی کہ اگر میرے اولاد ہو خداوند کریم مجھے اولاد بخشے تو نوماہ کے روزے رکھوں گی اب اس کے اولاد ہونے لگی اور نذر کے روزہ رکھ نہیں سکتی جب روزہ رکھتی ہے بیمار ہو جاتی ہے لہذا وہ فدیہ دے سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب)اس صورت میں ان روزوں کا رکھنا لازم ہے جس وقت ممکن ہو رکھے۔(۴)اور جب رکھنے سے بالکل ناامید ہو جاوے اس وقت فدیہ کی وصیت کر دے۔(۵)فقط۔

میرا بچہ صحت یاب ہو گیا تو مسجد میں مٹھائی تقسیم کروں گا نذر صحیح ہے

(سوال ۸۵)زید نے نذر کی کہ اگر میرے لڑکے کو آرام ہو جاوے تو اللہ کے واسطے مسجد میں مٹھائی تقسیم کروں گا

---

(۱)الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ج ۲ ص ۱۷۵ ط۔س۔ج۲ص۴۳۹۔ ظفیر (۲)دیکھئے ردالمحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ج۲ ص ۱۷۵ ط۔س۔ج۲ص۴۳۹۔ ظفیر (۳)اس پر نذر کی تعریف صادق نہیں آتی۔ ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة الخ فبرئ لا یلزمه شئ (در مختار) لان قوله ذبحت شاة وعد لا نذر (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۷ ط۔س۔ج۳ص۷۳۹) ظفیر (٤)من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسه فرض وهو عبادة مقصودة الخ ووجد الشرط لزم الناذر الخ کصوم وصلاة وصدقة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الا یمان ج۳ ص ۹۱۔ط۔س۔ج۳ص۷۳۵) ظفیر (۵)نذر الصوم الا بد فاکل لعذر فدی (در مختار) لکل یوم نصف صاع من بر او صاعا من شعیر وان لم یقدر استغفر اللّٰه تعالیٰ (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۷۔ط۔س۔ج۳ص۷٤۱) ظفیر۔

یہ جائز ہے یا نہیں اور اس مٹھائی کے کون لوگ مستحق ہوں گے فقراء یا اغنیاء بھی اور جو اشیاء خدا کے واسطے مسجد میں دی جاوے ان کو بدون اجازت مالک کے تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں، مقیم اور مسافر دونوں مسجد میں خوردونوش کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) اس طرح نذر صحیح ہو جاتی ہے مگر تخصیص مسجد یا مٹھائی کی نہیں ہوتی۔ فقراء کو وہ مقدار تقسیم کر دے اغنیاء کو نہ چاہئے۔(۱) اور جب کہ مالک نے وہ مٹھائی وغیرہ مسجد میں دے دی تو جس کو چاہے وہ فقراء پر تقسیم کر سکتا ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ مقیم کو مسجد میں سونا اور کھانا مکروہ ہے مسافر کو درست ہے واکل ونوم الا بمعتکف الخ۔(۲) لیکن شامی میں ہے کہ اہل صفہ مسجد میں سوتے تھے اور باتیں بھی کرتے تھے لان اهل الصفة كانوا يلازمون المسجد وكانوا ينامون ويتحدثون ولهذا لا يحل لاحد منعه الخ۔(۳) پس شرک کہنا اس کو جہل ہے اور غلط ہے۔ فقط

فلاں کام ہو گیا تو اتنے لاکھ درود پڑھوں گا نذر ہے یا نہیں؟

(سوال ۸۶) زید نے نذر کی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جاوے تو میں پانچ لاکھ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب فلاں بزرگ کی روح کو بخشوں گا، وہ کام پورا ہو گیا اور زید عدیم الفرصتی کی وجہ سے اتنی تعداد پڑھنے سے قاصر ہے تو کیا کرے۔

(الجواب) درمختار میں ہے ولو نذر ان يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم كل يوم كذا لزمه وقيل لا۔(۴) اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف کے تعداد نذر سے لازم ہونے میں اختلاف ہے اور راجح لزوم نذر ہے۔(۵) پس جہاں تک ہو سکے مقدار نذر کو رفتہ رفتہ پورا کرنے کی کوشش کرے مثلاً اگر ایک ہزار روزانہ پڑھتے گا تو پانچ ماہ میں ایک لاکھ ہو جائے گا۔ اسی طرح جس قدر پڑھ سکے اس کا حساب لکھتا رہے۔ فقط

میرا کام ہو گیا تو نمازیوں کو کھلاؤں گا نذر ہے اس کے مستحق فقراء ہیں

(سوال ۸۷) اگر کوئی شخص یہ نذر کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرا کام پورا کر دیا تو ایک گائے یا بکری ذبح کر کے جمعہ کے دن مصلیوں کو کھلاؤں گا تو وہ گوشت غنی صاحب نصاب بھی کھا سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ گوشت فقراء کو دیا جاوے غنی صاحب نصاب کو نہ دیا جائے اور یوم جمعہ کی اور مصلیوں کی تخصیص لازم نہیں ہوتی، جن فقراء کو جس جگہ جس دن چاہے دے سکتا ہے، درمختار میں ہے نذر لفقراء مكة جاز الصرف لفقراء غيرها۔(۶) اور شامی میں ہے والنذر من اعتكاف او حج او صلاة الخ لا يختص بزمان

---

(۱) من نذر لفقراء مكة جاز الصرف لفقراء غيرها (در مختار) فلو نذر التصدق يوم الجمعة بمكة بهذا الدرهم على فلان فخالف جاز (ردالمحتار مطلب في احكام النذر ج ۳ ص ۹۶. ط. س. ج۳ ص ۷۴۰) ظفير

(۲) الدر المختار على هامش ردالمحتار مطلب في الغرس في المسجد ج ۱ ص ۶۱۹. ط. س. ج۱ ص ۶۶۱) ظفير

(۳) ايضاً ج ۱ ص ۶۱۹ تحت قوله بان يجلس لاجله ط. س. ج۱ ص ۶۶۲ ظفير

(۴) الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان مطلب في احكام النذر ج ۳ ص ۹۴. ط. س. ج۳ ص ۷۳۸) ظفير

(۵) قوله لزمه لان من جنسه فرض وهو الصلوٰة عليه صلى الله عليه وسلم مرة واحدة في العمر وتجب كلما ذكر وانما هي فرض عملي (ردالمحتار ايضاً ج۳ ص ۹۴ ط. س. ج۳ ص ۷۳۸) ظفير

(۶) الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الايمان مطلب في احكام النذر ج ۳ ص ۹۴) ظفير

و مکان و درهم و فقیر فلو نذر التصدق یوم الجمعة بمکة الخ فخالف جاز الخ شامی۔(۱) فقط۔

صدقہ نفلی کا غنی کو کھانا کیسا ہے؟

(سوال ۸۸) زید کا فرزند بکر بیمار ہے زید نے اپنے فرزند کے نام سے ایک گائے ذبح کر کے تقسیم کر دی۔ اس گوشت کا کھانا امیر اور فقیر کے لئے کیسا ہے؟

(الجواب) جب کہ بہ نیت صدقہ ایسا کیا ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو وہ گوشت فقراء و مساکین کو تقسیم کرنا چاہئے اگر چہ بوجہ صدقہ نفل ہونے کے اغنیاء کو بھی دینا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ فقراء و مساکین کو کھلایا جاوے۔ فقط۔

گائے نذر کی تو اس میں قربانی کی شرط ضروری ہوگی۔

(سوال ۸۹) ایک شخص نے اپنے اوپر نذر کی کہ اگر فلاں کام ہو جاوے تو ایک گائے خدا کے واسطے ذبح کر کے تقسیم کروں گا اب کام پورا ہو گیا نذر ادا کرنا واجب ہے مگر اس طرف چند علماء میں تفرقہ عظیم واقع ہو گیا ہے ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ گائے جس عمر کی ہو ذبح کر دینا چاہئے۔ دوسرے گروہ کے علماء یہ کہتے ہیں کہ جو شرائط قربانی میں ہیں وہ اس نذر کے جانور میں بھی ہوں گی ورنہ نذر ادا نہ ہوگی ان دونوں قولوں میں کس کا قول عند الشرع معتبر ہے اور صحیح اور گائے اسے کہتے ہیں جو بڑی اور جوان ہو۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ولو قال لله علی ان اذبح جزوراً واتصدق بلحمه فذبح مکانه سبع شیاه جاز کذا فی مجموع النوازل ووجه لا یخفی قوله ووجهه لایخفی هو ان السبع تقوم مقامه فی الضحایا والهدایا۔(۲) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرائط قربانی کا لحاظ اس میں ضروری ہے۔ فقط۔

صرف نذر کی نیت کی زبان سے نہیں کہا تو نذر نہیں ہوئی

(سوال ۹۰) زید نیت کرتا ہے کہ اگر میری فلاں دکان یا مکان کرایہ پر چڑھ جائے گا تو اس کی ایک ماہ کا کرایہ اللہ کے واسطے دوں گا اب وہ مکان یا دوکان کرایہ پر چڑھ گیا زید اس کے ایک ماہ کے کرایہ کو حسب وعدہ مصرف خیر میں صرف کرنا چاہتا ہے ایسی نذر کو اللہ کے واسطے کھانا پکوا کر طلبہ و مساکین وغیرہ کو کھلا سکتا ہے یا نہیں اور اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے یا نہیں اور اپنے عزیز و اقربا کو کھلا سکتا ہے یا نہیں کسی مسجد کی تعمیر میں یا مدرسہ کی تعمیر میں یا چاہ میں اس کو لگا سکتا ہے یا نہیں آیا اس کو یہ اختیار ہے یا نہیں کہ رقم موعودہ کو جس کار خیر میں لگانا چاہے لگاوے۔

(الجواب) زید نے اگر محض ایسے ہی نیت کی اور زبان سے کچھ نذر نہیں کی تو اس حالت میں زید پر کچھ لازم نہیں ہوتا۔ اگر تبرعاً کچھ بطور صدقہ محتاجوں وغیرہم کو کھلا دیوے تو اچھا ہے اس میں خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی کھلا سکتا ہے اور جو رقم چاہے مسجد میں بھی لگاوے کار ثواب ہے اور اگر زبان سے نذر و منت مانی ہے کہ بصورت مذکورہ میرے ذمہ ہے کہ اللہ کے واسطے ایک ماہ کا کرایہ دوں گا تو پھر تمام رقم کو مساکین و فقراء کو دینا ضروری ہے اور اگر اس رقم کا کھانا پکا کر کھلاوے تو تمام محتاجوں کو ہی کھلاوے خود اس میں سے نہ کھاوے اور نہ احباب و اغنیاء کو کھلاوے اور نہ مسجد میں لگاوے غرض نذر کا یہ حکم ہے صدقہ کرنا مساکین پر واجب

---

(۱) ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۹۶ ط.س. ج۳ص ۷٤۱) ظفیر۔
(۲) دیکھئے ردالمحتار کتب الایمان مطلب فی احکام النذر ج۳ ص ۹۶ ط.س. ج۳ص ۷٤۰) ظفیر۔

ہے اور اگر نذر نہ ہو تو پھر اختیار ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا۔(۱)

امام حسین کی نذر جائز نہیں

(سوال ۹۱) ایک شخص نے اللہ کے واسطے بایں طور نذر کی کہ اگر میرے بیٹا ہو تو میں اللہ کے واسطے نیاز کروں اور ثواب حضرت امام حسینؓ کی روح کو پہنچاؤں اب اس کے بیٹا ہوا اور اس نے ہر سال ایک بکری ہوا کرنے کی رکھ لی اب وہ پوری ہو گئی ہیں اب وہ چاہتا ہے کہ اللہ کے واسطے ثواب امام حسین کی روح کو پہنچاوے، یہ صورت جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) ایسی نذر جس میں اموات کو تقرب ہو بالاتفاق باطل اور حرام ہے للاجماع علی حرمة النذر للمخلوق و لا ینعقد الخ (۲) پس امام حسین کے ایصال ثواب کی نذر کرنا شرعاً صحیح نہیں ہوئی اور آئندہ بھی ایسا نہ کرنا چاہئے جو نذر اللہ کے واسطے کیا جاوے وہ خالص اللہ کے لئے ہونی چاہئے اس میں کسی کے ایصال ثواب کا ارادہ اور نیت نہ کرنی چاہئے، پس یہ نذر جو اس شخص نے کی ہے اس میں تقرب لغیر اللہ ——— کا شائبہ معلوم ہوتا ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسی نذر نہ کرنی چاہئے، نذر خالص اللہ کے لئے خالص ہونی چاہئے اگر خالص اللہ کے لئے نذر مانی جاوے تو وہ لازم ہوتی ہے اور مصرف اس کا فقراء اور مساکین ہیں۔(۳) یہ طریق جو سائل نے نذر کا خیال کیا خلاف شرع ہے اور [illegible] یہ جاہلوں کی رسوم ہیں اللہ تعالیٰ بچاوے۔ آمین فقط۔

نذر قربانی کی کی ہے تو قربانی سے نذر پوری ہوگی

(سوال ۹۲) میری ہمشیرہ جہاز میں تحت بیمار ہوئی میں نے منت مانی کہ اگر خیریت سے جائے گی تو [illegible] قربانی کروں گا الحمد للہ کہ خیریت سے پہنچی آیا منت جو مانی ہے وہ قربانی ہی کرنے کی [illegible] وہی قیمت کسی یتیم خانہ وغیرہ میں دی جا سکتی ہے؟

(الجواب) منت جو قربانی کی کی تھی تو قربانی ہی کرنی چاہئے قربانی سے منت پوری ہوگی۔(۴) فقط اور یہ ایام قربانی یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو ہوگی۔(۵)

لڑکا اچھا ہو گیا تو قرآن ختم کراؤں گا یہ نذر لازم نہیں

(سوال ۹۳) ایک شخص نے نذر کی کہ لڑکے کو آرام ہو جائے تو دس حافظوں سے ایک قرآن شریف ختم کراؤں گا اور دل میں یہ بھی ہے کہ ان کو کھانا بھی کھلاؤں گا، اس صورت میں نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ نذر لازم نہیں ہوئی۔ فقط۔

---

(۱) مصرف الزکوٰۃ الخ وهو ایضاً مصرف لصدقة الفطر والکفارة والنذر (ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۷۹ ط.س. ج ۲ ص ۳۳۹) ظفیر. (۲) دیکھئے ردالمحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات الخ ج ۲ ص ۱۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۴۳۹ ظفیر (۳) ومصرف الزکوٰۃ الخ وهو مصرف ایضاً لصدقة الفطر والکفارة والنذر (ردالمحتار ج ۲ ص ۷۹ ط.س. ج ۲ ص ۳۳۹) ظفیر (۴) لو نذر قبل ایام النحر ان یضحی لزمه شاتان احداهما بالنذر والاخری للغنی (ردالمحتار کتاب الاضحیة ج ۵ ص ۲۹۱ ط.س. ج ۶ ص ۳۳۲) ظفیر (۵) وحیث علمت ان الاضحیة اسم لما یذبح فی وقت مخصوص لم یکن فیها الغاء الوقت فاذا نذرها یلزم فعلها فیه والا لم یکن آتیا بالمنذور لانها حینئذ لا تسمی اضحیة (ردالمحتار کتاب الاضحیة ج ۵ ص ۲۹۱ ط.س. ج ۶ ص ۳۳۲) ظفیر

نذر کی چیز خود کھانا جائز نہیں

(سوال ۹۴) ایک شخص نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ میرا یہ کام آسان کرے تو میں واسطے اللہ کے حضرت پیر صاحب کی رتی دوں گا اس کا وہ کام ہو گیا تو وہ نذر کی چیز آپ بھی کھاتا ہے اولاد کو بھی دیتا ہے اور غنی کو بھی دیتا ہے اور مسکینوں کو بھی دیتا ہے۔ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نذر کی چیز خود نہ کھانی چاہئے مسکینوں اور فقیروں کو دینی چاہئے۔(۱) اور اس طرح نذر نہ کرنی چاہئے بلکہ اس طرح کرنی چاہئے کہ اگر میرا کام ہو گیا تو اللہ کے واسطے محتاجوں کو اس قدر دوں گا (نذر کی چیز غنی کو بھی کھانا جائز نہیں ہے جیسے زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر۔(۲) ظفیر) فقط۔

غریبوں کو کھلانے کی نذر مانی اس کا روپیہ انگوڑہ فنڈ میں دینا کیسا ہے؟

(سوال ۹۵) کسی شخص نے نذر مانی کہ میری تجارت میں اتنی ترقی ہو جائے تو میں ایک لاکھ فقیروں کو کھانا کھلاؤں گا۔ خدا نے اس کا کام پورا کر دیا تو اس کی قیمت انگورہ فنڈ میں غازیوں کو دے سکتا ہے یا نہیں اور شخص مذکور کچھ فقراء کو غلہ خشک دے چکا ہے وہ ادا ہوا یا نہیں؟

(الجواب) نذر کی رقم کے مصارف بھی وہی ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں اور ان میں تملیک فقراء شرط ہے۔(۳) پس جیسا کہ زکوٰۃ کی رقم بعد تملیک کسی فقیر کے، انگورہ فنڈ میں دی جا سکتی ہے..... اسی طرح نذر کی رقم بھی بعد حیلہ، تملیک انگوڑہ میں دی جا سکتی ہے اور طریقہ تملیک کا یہ ہے کہ یہاں کسی محتاج کو جو مالک نصاب نہ ہو زکوٰۃ و نذر دے دی جائے اور اس کو مالک بنا دیا جائے، پھر اس کو کہہ دیا جائے کہ وہ اپنی طرف سے اگر چاہے انگورہ فنڈ میں دے دے، مگر نذر مذکور میں ایک اشکال یہ ہے کہ ناذر نے ایک لاکھ فقراء کو کھانا کھلانے کی نذر کی ہے تو اسی قدر لوگوں کو مالک نذر کا بنایا جائے اور ہر ایک فقیر کو بقدر ایک فطرہ کے قیمت نقد دی جائے یا کھانا کھلایا جائے اور جس قدر فقیروں کو غلہ خشک دے چکا ہے وہ ادا ہو گیا باقی فقراء کو بھی خود غلہ یا نقد دیا جائے، لیکن بعد اس تحریر کے شامی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ نذر میں تعداد فقراء کی پورا کرنا ضروری نہیں ہوتا اس کی عبارت یہ ہے قلت و کما لا یتعین الفقیر لا یتعین عددہ ففی الخانیة ان زوجت بنتی فالف درهم من مالی صدقة لکل مسکین درهم فزوج ودفع الالف الی مسکین جملة جاز الخ۔(۴) پس اس بناء پر لاکھ فقیروں کو کھلانا یا غلہ نقد وغیرہ دینا ضروری نہ ہوا بلکہ ایک فقیر کو بھی دے سکتے ہیں، لہذا انگورہ فنڈ میں بھیجنے کے لئے ایک فقیر کی ملک کر کے وہ رقم انگورہ فنڈ میں بھیجی جا سکتی ہے۔(۵) فقط۔

---

(۱) مصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا لصدقة الفطر و الکفارة والنذر (ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۷۹ ط.س. ج۲ص۳۳۹) ظفیر (۲) ولا الی من بینھما ولاء الخ او زوجیة الخ ولا الی غنی یملك قدر نصاب فارغ عن حاجته الا صلیة من ای مال کان (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۸٦ و ج۲ ص ۸۸ ط.س. ج۲ص۳۳٦) ظفیر (۳) مصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا لصدقة الفطر و الکفارة والنذر وغیرہ ذلك من صدقات الواجبة (ردالمحتار علی باب المصرف ج ۲ ص ۷۹. ط.س. ج۲ص۳۳۹) ظفیر
(٤) دیکھیے ردالمحتار مطلب فی احکام النذر تحت قوله لما تقرر فی کتاب الصوم ج ۳ ص ۹٦ و ج۲ ص ۹۷ ط.س. ج۲ص۷٤۱) ظفیر (۵) وحیلة التکفین بھا التصدق علی فقیر ثم ھو یکفن فیکون الثواب لھما وکذا فی تعمیر المسجد الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الزکوۃ ج ۲ ص ۱٦. ط.س. ج۲ص۲۷۱)

نذر مانی اور پورا کرنے سے قبل فوت ہوگیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۶) ایک لڑکا جو کالج میں پڑھتا تھا اس نے اپنے پاس ہونے پر تیس ہزار نفلیں نذر اللہ پڑھنے کی مانی تھی جب پاس ہوئے تک اس نے نوافل شروع کردی۔ لیکن وہ صرف ایک ماہ زندہ رہا آیا اس کی نذر ساقط ہوگئی یا نہیں؟

(الجواب) اگر متوفی وصیت فدیہ کی کرجاتا اور مال چھوڑتا تو اس کے ورثاء پر فدیہ دینا ان نمازوں کا اس کے مال میں سے واجب ہوتا لیکن جب کہ اس نے وصیت نہیں کی تو وارثوں پر فدیہ دینا لازم نہیں۔(۱) فقط۔

گیارہویں کی نذر جائز نہیں

(سوال ۹۷) اگر کوئی شخص منت کرے کہ اگر میری شادی ہوجائے تو بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کروں گا، آپ بڑے پیر ہیں دعا فرمائیں۔ یا دوسرے شخص کے اولاد نہیں ہوتی وہ منت کرے کہ شہید بابا آپ مقبول درگاہ ہو دعا فرمایئے کہ اگر میرے فرزند ہو تو میں آپ کے نام کا دلدل چڑھاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ وہ دعا قبول کرے، فرزند ہو یا کسی شخص کو مرض لاحق ہو علاج سے عاجز آ کر اس نے منت کی خواجہ معین الدین چشتی کی، کہ اگر مجھے شفاء کلی حاصل ہوجائے تو غلاف چڑھاؤں گا۔ آیا اس قسم کی منت ماننا اور اس کا پورا کرنا اور ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) معصیت کی نذر شرعاً صحیح اور معتبر نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے **لا نذر فی معصیة او کما قال**(۲) **صلی اللہ علیہ وسلم** لہذا مذکورہ نذر صحیح نہیں ہیں اور نہ ان کا ایفا ضروری ہے اور کفارہ قسم کا ادا کرنا واجب ہے۔ فقط۔

حاضری روضہ کی منت مانی مگر وہ مفلس ہے کیا کرے؟

(سوال ۹۸) ایک شخص نے نذر مانی بوقت مرض مہلک کے، یا رسول اللہ اگر مجھے شفاء ہوگئی تو تیرے روضہ پر آؤں گا اور حج بیت اللہ کروں گا اب وہ تندرست ہوگیا لیکن وہ بالکل مفلس عیال دار ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) روضہ انور پر جانے کی نذر تو صحیح نہیں ہوئی **لانہ لیس من جنسہ واجب**۔(۳) اور حج کی نذر صحیح ہوگئی، جس وقت طاقت ہو حج کرے **قال وان لم یکن شئی فلا شئی علیہ کمن او جب علی نفسہ الف حجة یلزمہ بقدر ما عاش فی کل سنة حجة**۔(۴) **وفیہ ایضا لو نوی شیئا من حج او عمرة او غیرہ**

---

(۱) ولو مات وعلیہ صلوات فائتة واوصی بالکفارة یعطی لکل صلوة نصف صاع من بر کالفطرة وکذا حکم الوتر والصوم (در مختار) فاذا لم یوص فات الشرط (ردالمحتار مطلب اسقاط الصلوة عن المیت ج ۱ ص ۶۸۶. ط.س. ج ۲ ص ۷۲) ظفیر

(۲) اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الخ تقربا الیہم فھو بالاجماع باطل وحرام (در مختار) لوجوہ منھا انہ نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانہ عبادة والعبادة لا تکون لمخلوق ومنھا ان المنذور لہ میت والمیت لا یملک ومنھا انہ ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ فاعتقادہ ذلک کفر الخ (ردالمحتار کتاب الصوم مطلب النذر الذی یقع للاموات ج ۲ ص ۱۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۴۳۹) ظفیر

(۳) ولم یلزم الناذر مالیس من جنسہ فرض کعیادة مریض الخ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۹۲ ط.س. ج ۳ ص ۷۳۶) ظفیر

(۴) ردالمحتار مطلب فی احکام النذر تحت قولہ لزمہ ما یملک منھا فقط ج ۳ ص ۹۷ ط.س. ج ۳ ص ۷۴۱) ظفیر

یعنی اس کا وجود مقصود تھا اس لئے صاحب ہدایہ وغیرہ کی تفصیل کے موافق اس میں سوائے نذر کے دوسرا کوئی احتمال نہیں کما بینہ تحت قولہ وان علق نذراً بشرط فوجد الشرط فعلیہ الوفاء بنفس النذر الخ ۴۶۳ پس آئندہ ہر جمعہ کو روزہ سے رہنا واجب ہے، اور اگر اب تک کوئی جمعہ چھوٹ گیا ہے اس کی قضا بھی واجب ہے۔(۱) اور اگر ظاہر الروایہ کی عبارت کو عدم تخییر پر مطلقاً حمل کر کے نذر کی روایت کو مطلقاً موجب تخییر مانا جائے تو گذشتہ جمعہ ہی کے حق میں حمل علی الیمین کر کے ایک کفارہ کافی ہو سکتی ہے، کما فی الشامی کفارات الایمان اذا کثرت یخرج بالکفارة الواحدة عن عھدة الجمیع ج ۳ ص ۵۴۰ یہ طریقہ صاحب بحر کا ہے مگر صاحب شامی نے اس کی تردید کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اس مسئلہ میں تخییر کا کوئی قول نہیں ہے بلکہ صاحب بحر کو وہم ہوا ہے، لہذا بقول صاحب شامی صورت مسئولہ میں قسم کا احتمال ہے ہی نہیں صرف نذر ہے جس کا ایفاء واجب ہے۔(۲) فقط۔

معمولاً جو روزے رکھتا ہے اس میں نذر کی نیت کر لے تو ادا ہوں گے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۲) اگر کوئی شخص روزوں کا نذر کرے اور اس کا معمول بھی روزوں کا ہے مثلاً ایام بیض یا پنجشنبہ جمعہ وغیرہ اگر صیام معمولہ میں نیت صیام نذر کی تو نذر سے سبکدوش ہو جائے گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نذر مطلق ادا ہو جائے گی۔(۳)

اگر بلا سے نجات پائی تو ہر جمعہ کو روزہ رکھوں گا نذر ہے

(سوال ۱۰۳) اگر کسے در مرض یا در بلا گرفتار شدہ ایں الفاظ بگوید کہ اگر من ازیں مرض یا ازیں بلا نجات یابم، تمام جمعہ را روزہ دارم، ایں نذر لازم شود یا نہ؟ بصورت لزوم اگر در غیر جمعہ ادا کردہ شود چہ حکم دارد؟

(الجواب) اگر کسے بالفاظ مذکورہ نذر کردہ است بعد تحقق شرط ایفاء آں لازم است، و روزہ ہر یک جمعہ بروواجب شد، اگر در بعض جمعہ بوجہ نتواند، قضاء آں بدیگر ایام کند ثم ان علقہ بشرط یریدہ کان قدم غائبی او شفی مریض یوفی وجوبا الخ(۴) در مختار۔

مقصد پورا ہو گیا تو فلاں مسجد میں وعظ کہوں گا نذر نہیں ہے

(سوال ۱۰۴) ایک شخص نے نذر کی کہ اگر یہ مقصد پورا ہو گیا تو اللہ کے واسطے کانپور کی جامع مسجد میں وعظ کہوں گا۔ تو یہ نذر واجب ہو گی یا نہیں؟

ایک شخص نے حالت طالب علمی میں خیال کیا کہ اگر یہاں کی درسیات پوری ہو گئیں تو اللہ کے واسطے

---

(۱) نذر صوم شھر معین لزمہ متتابعا لکن ان افطر فیہ یوما قضاء وحدہ الخ ولو نذر الصوم الابد فاکل لعذر فدی (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۷ ط.س. ج۳ص۷۴۱) ظفیر۔(۲) والحاصل انہ لیس فی المسئلة سوی قولین الاول ظاھر الروایة عدم التخییر اصلا والثانی التفصیل المذکور واما ما توھمہ فی البحر من القول الثالث وھو التخییر مطلقا وانہ المفتی بہ فلا اصل لہ (ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص ۹۴ ط.س. ج۳ص۷۳۸) ظفیر۔(۳) ومن نذر نذراً مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ فرض وھو عبادة مقصودة الخ ووجد الشرط لزم الناذر (در مختار) ای لزم الوفاء باصل القربة التی التزمھا لا بکل وصف التزمہ لانہ لو عین درھما او فقیرا او مکان للتصدق او للصلوٰة فالتعیین لیس بلازم (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۱ ط.س. ج۳ص۷۳۵)(۴) الدر المختار علی ھامش ردالمحتار مطلب ایضا ج۳ ص ۹۴ ط.س. ج۳ص۷۳۸) ظفیر۔

مدرسہ دیوبند میں بلا تنخواہ سال بھر مدرسی کروں گا یہ نذر واجب ہو گی یا نہیں ؟

(الجواب) ان دونوں صورتوں میں نذر نہیں ہوئی اور ایفاء اس کا واجب نہیں ہے۔(۱)

کام ہو گیا تو ایک اونٹ ذبح کر کے غریبوں کو کھلاؤں گا نذر ہے

(سوال ۱۰۵) ایک شخص نے نذر مانی کہ اے اللہ اگر فلاں کام پورا ہو جائے گا تو ایک اونٹ ذبح کر کے محتاجوں کو تقسیم کروں گا۔ کام پورا ہو گیا اب وہ چاہتا ہے کہ اونٹ کی قیمت غریبوں کو دے دے یہ جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولو قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة (الی ان قال) الا ان زادوا تصدق بلحمها فيلزمه الخ۔(۲) اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں اس شخص کو اونٹ ذبح کر کے محتاجوں کو دینا لازم ہے۔

مسجد میں مٹھائی کی نذر اور امام و موذن کے لئے اس کا حکم

(سوال ۱۰۶) مسجد میں بتاشے وغیرہ منت کرتے ہیں اس سے منت ہو جاتی ہے یا نہیں اور موذن و امام کو یہ چیزیں فروخت کرنا جائز ہو گا ؟

(الجواب) مطلقاً حیف نذر سے نذر نہیں ہوتی۔(۳) اور جو اشیاء امام کے لئے ہیں ان کو استعمال اور فروخت کر سکتا ہے اور جو اشیاء امام کے لئے نہیں ہیں مثلاً تیل وغیرہ علاوہ ماکولات کے وہ اشیاء مسجد کی ہیں ان کو فروخت کرنے خود رکھنا درست نہیں ہے۔(۴)

نذر کے جانور اور قربانی کے جانور کی شرطیں

(سوال ۱۰۷) نذر کے جانور میں قربانی کے جانوروں کی شرائط مثلاً گائے دو سال کی اور بکری ایک سال کی وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں یا نہیں ؟

(الجواب) نذر کے جانور میں قربانی کے جانور کی شرائط ہونا چاہئے ولو قال لله علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمه فذبح مكانه سبع شياه جاز الخ وجهه لا يخفى (در مختار) قوله وجهه لا يخفى هو ان السبع تقوم مقامه فی الضحايا والهدايا۔(۵) اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر کو اضحیہ وہدی پر قیاس کیا جاتا ہے۔

دوسرے کے مال میں نذر

(سوال ۱۰۸) نذر کردن در مال غیر صحیح است یا نہ ؟

(الجواب) نذر در مال غیر صحیح نمی شود و ایفاء آن لازم نیست۔ فی الدر المختار لا نه فيما لم يملك لم يوجد النذر فی الملك الخ فلم يصح وفی الشامی ای وشرط صحة النذر ان يكون المنذور ملكا

(۱) ثم بلازم الناذر ماليس من جنسه فرض (الدر المختار علی هامش ردالمحتار مطلب ایضا ج ۳ ص ۹۲ ط س ج ۳ ص ۷۳۶) ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار مطلب فی احكام النذر ج ۳ ص ۹۵ ط س ج ۳ ص ۷۳۵ ظفیر (۳) بمن نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۹۱) ظفیر (۴) ردالمحتار مطلب فی احكام النذور ج ۳ ص ۹۶ ط س ج ۳ ص ۷۳۵) ظفیر

(۵) ردالمحتار مطلب فی احكام النذر ج ۳ ص ۹۷ ط س ج ۳ ص ۷۴۱) وفی البحر عن الخلاصة لو قال لله علی ان اهدی هذه الشاة وهی ملك الغير لا يصح النذر (ردالمحتار مطلب ايضا ج ۳ ص ۹۳ ط س ج ۳ ص ۷۳۷) ظفیر

للناذر الخ فقط۔

دیوی کے نام والے جانور کی قربانی

(سوال ۱۰۹) ایک شخص نے ایک جانور ماتا یا دیوی کے نام یا سید سالار وغیرہ وغیرہ کے نام پر چھوڑ دیا اب اس کو خرید کر قربانی کرنا جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) جائز نہیں ہے۔ فقط۔

نذر بارواح پیران

(سوال ۱۱۰) ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو برائے خدا یا ارواح پیر صاحب اس قدر نقد یا کوئی جنس دوں گا اور جب وہ کام ہوگیا تو وہ نقد اور جنس مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟

(الجواب) اگر برائے خدا نذر مانی ہے تو محتاجوں کو دے دیوے۔(۱) اور ان پر صدقہ کرے اور جو بارواح پیران نذر مانی ہے تو یہ جائز نہیں ہے اور وہ نذر منعقد نہیں ہوئی۔(۲)

بچوں کے لئے مٹھائی کی منت کی اس کی قیمت غریبوں کو دینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۱۱) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر اللہ جل شانہ مجھے تندرستی عطا فرماتے تو میں خورد سال بچوں کو شیرینی تقسیم کروں گا بعد کو جب صحت ہوگئی خیال ہوا کہ شیرینی تقسیم کرنی فضول ہے کسی محتاج بیکس کو یہ قیمت اسے دی جائے تو جائز ہے؟

(الجواب) اس صورت میں محتاجوں کو وہ رقم جو معین کی ہے دے سکتا ہے شیرینی تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے۔(۳) فقط۔

ناجائز منت کا روپیہ کار خیر میں

(سوال ۱۱۲) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں میلاد شریف یا مجلس امام حسینؓ کروں گا، کام ہو جانے پر منت کے روپے کا مناسب صرف کس شکل میں ہونا چاہئے؟

(الجواب) مسلمان محتاجوں کو دے دینا چاہئے۔ مجالس مذکورہ میں صرف نہ کرے (کیونکہ میلاد اور مجالس امام حسین کی منت درست نہیں ہے پس یہ منت جائز نہیں ہوئی۔(۴) ظفیر۔)

---

(۱) ولو قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة او علی شاة اذبحها فبرئ لا یلزمه شئ الخ الا اذا زاد واتصدق بلحمها فیلزمه (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۵ ط. س ج۳ص ۷۳۹) ظفیر۔

(۲) اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الخ تقربا الیهم فهو بالاجماع باطل وحرام (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الصوم ج ۲ ص ۱۷۵ ط. س ج۳ص ۷۳۹) ظفیر

(۳) نذر ان یتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بغیره جاز ان ساوی العشرة کتصدق بثمنه (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۶ ط. س ج۳ص ۷٤۱)

(٤) اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الخ تقربا الیهم فهو بالاجماع باطل وحرام (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الصوم ج ۲ ص ۱۷۵ ط. س ج۳ص ۷۳۹ قبیل باب الاعتکاف)

روزے کی منت کا ایفاء

(سوال ۱۱۳) ہندہ کا شوہر کسی آفت میں مبتلا ہو گیا تھا اس نے چھ مہینے کے روزے پے در پے رکھنے کی نذر کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے شوہر کو نجات بخشی، ہندہ ایفاء عہد میں تاخیر کرتی رہی کہ سخت بیمار ہو گئی اب وہ کیا کرے؟

(الجواب) انتظار صحت کا کرے، بعد صحت کے روزہ نذر کے رکھے اور اگر اچھی نہ ہو تو وصیت فدیہ کی کرے اس کے مال میں سے اس کے ورثا فدیہ ادا کریں اور فدیہ ایک روزہ مثل فطرہ کے ہے زندگی میں اس کو فدیہ دینا درست نہیں، یعنی اس فدیہ سے روزہ ادا نہ ہوں گے تندرست ہو کر پھر روزہ رکھنے ہوں گے ورنہ وصیت کرنا لازم ہوگا۔ وقضو الزوماً ما قدرو ابلا فدية الخ ولو ما توا بعد زوال العذر وجبت الوصية الخ۔(۱)

بیمار کے لئے جانور کا فدیہ

(سوال ۱۱۴) عوام و خواص میں دستور ہے کہ بیمار کی صحت کی غرض سے بکرا ذبح کرتے ہیں اور بظاہر ان کی نیت فدیہ کی ہوتی ہے۔ یہ جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) جائز ہے۔ فقط۔(۲)

پل و مسجد بنانے کی نذر صحیح نہیں

(سوال ۱۱۵) اگر کسی نے یہ نذر کی کہ اگر میرے لڑکے کو شفا ہو جائے تو میں مسجد بنوا دوں گا، یا مسجد میں چاندنی خرید کر دوں گا، یا ہم کسی راستے پر پل تیار کر دیں گے، یا ہم مولود شریف پڑھائیں گے پھر بعد چند روز کے اس کے لڑکے کو آرام ہو گیا، تو اس پر نذر واجب ہے یا نہیں اگر وہ چیزیں کسی محتاج و مسکین کو دیدے اس کے ذمہ سے نذر ساقط ہو گئی یا نہیں؟

(الجواب) قال في الدر المختار ومن نذر نذراً مطلقاً او معلقا بشرط وكان من جنسه واجب اى فرض الخ وهو عبادة مقصودة ووجد الشرط المعلق به لزم النا ذرالخ كصوم وصلوة وصدقه (۳) الخ وفي الشامي ومن شروطه ان يكون قربة مقصودة فلايصح النذر بعيادة المريض وتشييع الجنازة ودخول المسجد وبناء الرباطات والمساجد وغير ذلك وان كانت قربا الا انها غير مقصودة ا ه (۴) پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نذر لازم نہ ہوگی، صدقہ کی نذر میں تصدق لازم ہوتا ہے وہ اغنیاء کو دینا درست نہیں ہے فقراء کو دینا چاہئے۔(۵) فقط۔

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الصوم فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ج۲ ص ۱۶۰. ط.س. ج۲ص۴۲۳) كالفطرة قدراً (در مختار) اى التشبيه بالفطرة من حيث القدر الخ وكذا هي مثل الفطرة من حيث الجنس وجواز اداء القيمة (رد المحتار ايضاً ج ۲ ص ۱۶۱. ط.س. ج۲ص۴۲۴) ظفير

(۲) ولو قال ان برئت من مرضي هذا ذبحت شاة اوعلي شاة اذبحها الخ واتصدق بلحمها فيلزمه لان الصدقة من جنسها فرض (الدر المختار على هامش رد المحتار مطلب في احكام النذر ج ۲ ص ۹۵. ط.س. ج۳ص۷۳۹) ظفير

(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الصوم مطلب في احكام النذر (ص ۹۱ ج ۳. ط.س. ج۳ص۷۳۵)

(۴) رد المحتار مطلب في احكام النذر (ص ۹۱ ج ۲. ط.س. ج۳ص۷۳۵) ظفير

(۵) ومصرف الزكوة الخ وهو مصرف ايضا لصدقة الفطر والكفارات والنذر الخ رد المحتار باب المصرف (ص ۷۹ ج ۲. ط.س. ج۳ص۳۳۹)

نذر کے جانور میں قربانی کی شرائط ضروری ہیں

(سوال ۱۱۶) بیل و بکری اگر نذر غیر معین ہو تو اس کے سن میں قربانی کی شرط واجب ہے یا نہیں؟

(الجواب) بیل و بکری منذورہ میں سن قربانی کا لحاظ ضروری معلوم ہوتا ہے اور احوط ہونے میں تو اس کے کلام ہی نہیں اور تصریح اس کی نظر سے نہیں گذری۔(۱) فقط

نذر پوری کرنے سے قبل مر جائے تو ورثاء کیا کریں؟

(سوال ۱۱۷) زید نے ایک ماہ کے روزے کی نذر کی بیس روزے پورے ہوئے تھے کہ انتقال ہو گیا اب اس کے ذمہ دس روزے جو باقی رہ گئے ان کی ادائیگی کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) اگر زید نے کچھ مال چھوڑا ہے اور وصیت ادا فدیہ کی کر گیا ہو تو دس روزہ کا فدیہ زید کے ترکہ میں سے دے دیں تو بہت اچھا ہے اور امید ہے کہ متوفی کے روزوں کا کفارہ انشاء اللہ ادا ہو جائے گا۔(۲)

کس جانور کی قربانی جائز ہے؟

(سوال ۱۱۸) در نذر نزاع واقع شدہ است یکے از علماء می گوید کہ نذر بجز بقر و غنم و شتر یعنی ہر جانور کے از اں اضحیہ جائز باشد نذر ہم منعقد شود و از جانوران دیگر مثل کبوتر و مرغ و فاختہ وغیرہ ہم نذر منعقد نہ شود و دیگر میگوید کہ نذر مطلق بہ جانور یکہ باشد مثل کبوتر وغیرہ منعقد می تواند شد قول کدام کس عند الشرع صحیح است؟

(الجواب) قال فی الدر المختار و من نذر نذراً مطلقاً او معلقاً بشرط و کان من جنسہ واجب ای فرض الخ وهو عبادة مقصودة خرج الوضوء وتكفين الميت ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر الخ ولم يلزم الناذر ما ليس من جنسه فرض كعيادة المريض و تشييع الجنازة و دخول مسجد الخ لا نه ليس من جنسها فرض مقصود الخ (۳) ازیں عبارت واضح است کہ صحیح قول اولیٰ است یعنی بغیر جانور قربانی نذر نخواہد شد۔ فقط

نذر مانی کہ لڑکا پیدا ہوا تو اسماء نبی میں سے نام رکھوں گا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۹) ایک شخص نے یہ نذر کی کہ اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام آنحضرت ﷺ کے اسماء گرامی سے رکھوں گا اب وہ اپنے لڑکے کا نام احمد اللہ، محمد اللہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ نذر منعقد نہیں ہوئی لہذا اس کو اختیار ہے کہ جو نام چاہے رکھے مگر ایسا نام نہ ہو جس کی ممانعت وارد ہو۔(۴) فقط

---

(۱) ولو قال لله علي ان اذبح جزورا واتصدق بلحمه فذبح مكانه سبع شياه جاز وجهه لا يخفى (درمختار) هو ان السبع تقوم مقامه في الضحايا والهدايا (ردالمحتار مطلب في احكام النذر ج ۳ ص ۹۶. ط.س. ج۳ص ۷۴۰) ظفير. (۲) وقضوا لزوما ما قدروا ايلا فدية الخ ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصية الخ وفدى لزوما عنه اى عن الميت اليه الذى يتصرف في ماله كالفطرة قدرا (الدر المختار على هامش ردالمحتار فصل في العوارض المبيحة ج ۲ ص ۱۶۰. ط.س. ج۳ص ۴۲۳) ظفير (۳) ردالمحتار مطلب في احكام النذر ج ۲ ص ۹۱ و ج۲ ص ۹۲. ط.س. ج۳ص ۷۳۵ ظفير (۴) ولم يلزم الناذر ماليس من جنسها فرض كعيادة المريض وتشييع الجنازة ودخول المسجد لا نها ليس من جنسها فرض مقصود (الدر المختار على هامش رد المحتار مطلب في احكام النذر ج۳ ص ۹۲. ط.س. ج۳ص ۷۳۶) ظفير.

بتاشہ کی نذر کیسی ہے؟

(سوال ۱۲۰)زید کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم کو اچھا کردے تو مسجد میں ایک سیر بتاشہ یا ریوڑیاں دوں گا، یہ نذر منعقد ہوتی ہے یا نہیں؟

(الجواب)اگر غرض زید کی صدقہ کرنے کی ہے اہل مسجد پر تو نذر صحیح ہے اور تعین بتاشہ و ریوڑی لازم نہیں۔ نذر منعقد ہوئی ہو تب بھی ادا کردینا احوط ہے۔(۱)

نذر مانی مگر کام پورا نہ ہوا تو کیا کرے؟

(سوال ۱۲۱)اگر کوئی آدمی کسی کام کے واسطے نذر مانے اور وہ کام پورا نہ ہو تو وہ منت کو پورا کرے یا نہ؟

(الجواب)جب وہ کام ہو جائے تو منت پوری کرے بشرطیکہ وہ منت گناہ نہ ہو۔(کام اگر پورا نہ ہوا تو نذر کا پورا کرنا لازم نہیں ہے۔(۲)ظفیر۔)

نذر کا مصرف کیا ہے؟

(سوال ۱۲۲)ایک مریض نے یہ کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے شفا دے دے تو دونوں بڑے بیل فی سبیل اللہ قربانی کر دوں گا شفایاب ہونے کے بعد اس صدقہ کا مصرف کون سا ہے، اور اس مذبوح کے لئے یوم الاضحیٰ ہونا ضروری ہے یا نہ؟

(الجواب)اس جانور کو ذبح کر کے فقراء پر صدقہ کرے اور اس کے ذبح کے لئے یوم الاضحیٰ ہونا ضروری نہیں ہے۔(۳)فقط۔

نذر کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

(سوال ۱۲۳)نذر اللہ کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

(الجواب)نذر کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر میرا فلاں کام ہو گیا یا فلاں بیمار کو شفاء ہو گئی تو میں اللہ کے واسطے اس قدر روپیہ وغیرہ صدقہ کروں گا یا گائے یا بکری اللہ کے نام پر ذبح کر کے محتاجوں کو تقسیم کراؤں گا یا اس قدر روزہ رکھوں گا یا اتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا، وغیرہ وغیرہ در مختار میں ہے من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ فرض وھو عبادۃ مقصودۃ الخ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر لحدیث من نذر و سمی فعلیہ الوفاء بما سمی کصوم وصلاۃ وصدقۃ الخ۔(۴)فقط۔

بکری کی نذر میں پوری بکری صدقہ کرنا واجب ہے

(سوال ۱۲۴)زید نے منت لی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو ایک بکری صدقہ کروں گا، بعد اس کے بکری کا بچہ صدقہ کردیا، نذر ہو گئی یا نہیں؟

---

(۱)قال ان برئت من مرضی ھذا ذبحت شاۃ الخ فلا یصح الا اذا زاد و اتصدق بلحمہا فیلزمہ لان الصدقۃ من جنسہا فرض (الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج۳ ص ۹۵ ط س ج۳ص۷۳۹) ظفیر (۲)من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط کان من جنسہ فرض وھو عبادۃ مقصودۃ ووجد الشرط لزم الناذر (ایضاً ج ۳ ص ۹۱ ط س ج۳ص۷۳۵) ظفیر (۳) (۴)الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۱ ط س ج۳ص ۷۳۵ ظفیر

(الجواب) اس صورت میں پوری بکری یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے لہذا جب کہ نذر کرنے والے نے بکری کے بچہ کا صدقہ کیا ہے تو وہ کس قیمت کا تھا، غرض یہ کہ بکری کی قیمت سے اس بچہ کی قیمت جس قدر کم ہے اسی قدر قیمت اور صدقہ کر دے، تاکہ پوری بکری کی قیمت کا صدقہ ہو جائے۔ درمختار میں ہے من نذر نذر امطلقا او معلقا بشرط الخ و وجد الشرط المعلق به لزم الناذر لحديث من نذر و سمى فعليه الو فاء بما سمى الخ نذر ان يتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بغيره جاز ان ساوى العشرة كتصدق بثمنه (۱) فقط۔

نذریں جن کو بھول گیا اور نذر کا روزہ مسلسل رکھے یا بتدریج؟

(سوال ۱۲۵) زید کے ذمہ بہت سی نذریں تھیں، زید کو ان میں شبہ ہو گیا کہ میرے ذمے کتنی نذریں ہیں تو ان کو کس طرح ادا کیا جائے، اور زید نے پچیس روزے نذر مانی تو ان کو علی التتابع رکھنے سے نذر ادا ہو گی یا بتدریج رکھ دینے سے ہی ادا ہو جائے گی"

(الجواب) ظن غالب پر عمل کیا جائے ظن غالب کے موافق جس قدر روزے اور نماز کی رکعت وغیرہ اس کے خیال میں ہوں ان کو پورا کرے، پچیس روزے رکھ دینے سے جس طرح بھی ہوں نذر پوری ہو جائے گی۔ (۲)

منت کی قربانی کا وقت

(سوال ۱۲۶) منت کی قربانی عیدالاضحیٰ میں کرنی چاہئے یا جب چاہے؟

وعدہ کیا تہائی آمدنی خیرات کروں گی تو کیا اس پر عمل ضروری ہے؟

(۲) میری بیوی نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنی آمدنی کا تیسرا حصہ خیرات کیا کروں گی اس صورت میں تہائی آمدنی خیرات کرنا ضروری ہے یا کیا اور اس خیرات سے شوہر کا قرض ادا کر سکتی ہے یا نہیں اور میری وہ اولاد جو دوسری زوجہ کی بطن سے ہے ان کو دینا اس خیرات کا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) منت کی انہی دنوں میں قربانی کرنی چاہئے جو قربانی کے دن ہیں یعنی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تک (۳)

(۲) اگر یہ وعدہ بصیغہ نذر تھا تو جو آمدنی اس کو ہو اس کی تہائی کا صدقہ کرنا لازم ہے فی الشامی وشرط صحة النذر ان يكون المنذور ملكا للناذر او مضافا الى السبب كقوله ان اشتريتك فلله على ان اعتقك۔ (۴) شوہر کی آمدنی اس میں داخل نہیں بلکہ شوہر جو کچھ اس کی ملک کرے گا اس میں تہائی کا صدقہ ——————

کرنا لازم ہوگا اور نذر کے پورا نہ کرنے سے وہ گنہگار ہوگی اور اس —————— خیرات میں شوہر کا قرض ادا کرنا جائز نہیں۔ دوسری بیوی کی اولاد اگر وہ بالغ اور محتاج ہے تو ان کو دینا درست ہے اور اولاد صغار میں باپ کے غناء کا اعتبار ہے اور اگر بصیغہ نذر نہ ہو تو ایفاء وعدہ اس کا لازم نہیں صدقہ کرے تو بہتر اور جب طاقت نہ ہو تو نہ کرنے میں گناہ نہیں۔

---

(۱) الدر المختار على هامش ردالمحتار مطلب فى احكام النذر ج ۳ ص ۹۱ و ج ۳ ص ۹۶ ط.س. ج۳ ص ۷۳۵ - ۷۴۱ ظفير. (۲) نذر صوم شهر معين لزمه متتابعا لكن ان افطر فيه يوما قضاه وحده (در مختار) اى قضى ذلك اليوم فقط لئلا يقع كل الصوم فى غير الوقت الخ واما اذا كان الشهر غير معين فان شاء تابعه و ان شاء فرقه الا اذا شرط التتابع فيلزمه (ردالمحتار مطلب فى احكام النذر ج ۳ ص ۹۷. ط.س. ج۳ ص ۷۴۱) ظفير.
(۳) قلت وانما تعين المكان فى نذر الهدى والزمان فى نذر الاضحية لان كلا من هما اسم لخاص معين فالهدى ما يهدى للحرم والاضحية مايذبح فى ايامها حتى لو لم يكن كذلك لم يوجد الا سم (ردالمحتار مطلب فى احكام النذر ج۳ ص ۹۷ ط.س. ج۳ ص ۷۴۱) ظفير (۴) ردالمحتار مطلب فى احكام النذور ج ۳ ص ۹۷. ط.س. ج۳ ص ۷۴۱ ظفير.

کتاب القصاص و الحدود

باب اول قصاص
(قتل کرنے اور زخمی کرنے سے متعلق احکام و مسائل)

مارنے والے کو قتل کرنا کیسا ہے اس پر حد ہے یا نہیں؟

(سوال ۱) دو شخص آپس میں مشورہ کر کے ایک ثالث شخص کی ضرب ورسوائی کے واسطے عصاہائے صغیر لے کر راستہ میں بستی سے تخمیناً چالیس قدم کے فاصلے پر بیٹھے اور وقت ظہر کا تھا ان کا ارادہ قتل کا نہ تھا محض اس کی رسوائی مطلوب تھی جب آپس میں دست اندازی ہوئی کچھ ضرب عصاء صغیر کی اس شخص نے کی اس ثالث شخص کے پاس پستول تھا اس نے نکال کر مارا تو ایک شخص کو قتل کر دیا آیا یہ مقتول شہید ہے یا نہ؟ حالانکہ ارد گرد لوگ موجود تھے۔

(الجواب) عبارت ہدایہ اس بارہ میں یہ ہے ومن شهر على رجل سلاحاً ليلاً اونهاراً او شهر عليه عصا ليلاً في مصر او نهاراً في طريق في غير مصر فقتله المشهور عليه عمداً فلا شئى عليه لما بيناه وهذا لان السلاح لا يلبث فيحتاج الى دفعه بالقتل۔(۱) والعصا الصغيرة وان كان يلبث ولكن في الليل لا يلحقه الغوث فيضطر الى دفعه بالقتل وكذا في النهار في غير المصر في الطريق لا يلحقه الغوث فاذا قتله كان دمه هدراً الخ هدايه وهكذا في رد المحتار۔(۲) پس ظاہر ان عبارت سے یہ ہے کہ مقتول ہدر الدم ہے، جیسا کہ لفظ ہدایہ فی طریق غیر مصر الخ اس پر دال ہے اور دفع شر و دفع ضرر واجب ہے فقط۔

قاتل کی سزا

(سوال ۲) کلکٹر میرٹھ کے حکم سے احسان اللہ نے بشیر خاں کو بندوق سے مار ڈالا، قاتل سے مواخذہ ہوگا یا نہیں؟ حکم حاکم سے شاید مواخذہ نہ ہو۔
(۲) اگر احسان اللہ خان توبہ کر لیں اور ساٹھ روزہ متواتر رکھیں اور دو ہزار سات سو چالیس روپیہ بشیر خان کے باپ کو دیدیں تو مواخذہ اخروی سے بری ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) اس کی وجہ سے قاتل مواخذہ سے بری نہ ہوگا اور قصاص یا دیت شرعاً اس پر لازم ہوگی۔
(۲) اس میں قصاص واجب ہوتا ہے البتہ اگر اولیاء مقتول دیت لینے پر راضی ہو جائیں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے

---

(۱) هدايه ما يوجب القصاص وما لا يوجب ج ٤ ص ٥٦٧۔ ظفير۔
(۲) هدايه باب ما يوجب القصاص وما لا يوجب (ج ۳ ص ٥٦٨) ظفير۔

اور مواخذہ اخروی سے بری نہ ہوگا فقط۔(۱)

مسلمان کا کافر کو زخمی کرنا

(سوال ۳) ایک مسلمان نے ایک ہندو کافر کو بعداوت ناحق تلوار سے زخمی کیا اتفاقاً اسی زخم سے وہ دس روز کے بعد داخل جہنم ہوا تو اب اس پر قصاص واجب ہے یا نہیں اگر وہ توبہ کرنا چاہے تو کس طرح کرے چونکہ غیر اسلام میں شریعت کے موافق سزائیں مقرر نہیں لہذا اس کو چھڑانے میں جھوٹی گواہی یا مالی امداد کرنا بھی جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جو قوم عہد شکن ہو اور ان کی طرف سے متواتر عہد شکنی ہوتی ہو اور وہ قوم مصداق وهم بدأو كم اول مرة۔(۲) تو ان سے کوئی معاہدہ باقی نہیں رہتا لہذا بصورت مذکورہ قصاص واجب نہیں ہے اور اس کو چھڑانے میں کوشش کرنا جائز ہے۔

سونے والے کی کروٹ سے دب کر بچہ مر جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ٤) سونے والے کی کروٹ کے نیچے اگر بچہ دب کر مر جاوے تو کفارہ اس پر لازم ہوتا ہے یا نہیں۔ اور والد اور والدہ اور اجنبی میں فرق ہوگا یا نہ۔

(الجواب) اس میں کفارہ واجب ہے اور دیت عاقلہ پر لازم ہے والرابع ما جرى مجراه اے مجرى الخطاء كنائم انقلب على رجل فقتله لا نه معذور كالمخطى وموجبه الكفارة والدية على العاقلة الخ در مختار۔(۳) اور والد و والدہ وغیرہ میں حکم واحد ہے۔

قصاص کا روکنا جب کہ مقتول کے ورثاء نابالغ ہوں

(سوال ٥) قاتل پر ثبوت کامل ہے جس کا حکم قصاص ہے لیکن ورثاء مقتول سب نابالغ ہیں قاضی صاحب کا فتویٰ ہے کہ احد الورثاء کے بلوغ تک انتظار کیا جائے کہ بالغ ہونے پر خواہ وہ معاف کردے یا قصاص لے۔ مفتی صاحب بھی متفق ہیں۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ بلوغ احد الورثاء کا زمانہ تین چار سال ہے اس وقت تک انتظار کرنا مناسب نہیں لہذا قاتل کو دائم الحبس کیا جائے۔ شامی و عالمگیری میں دو قول ملتے ہیں کہ سلطان ولی قصاص ہے یا نہ کہ احد الورثاء کے بلوغ کا انتظار کیا جائے مگر ترجیح کسی کو نہیں لکھی اس صورت میں آپ کی کیا رائے ہے؟

(الجواب) اس بارہ میں کتب فقہ میں وہی روایات ملتی ہیں جو کہ جناب کی نظر میں گذر چکی ہیں، کسی جانب کو ترجیح نہیں لکھتے، البتہ انتظار بلوغ احد الورثاء میں یہ وجہ ترجیح کی ضرور ہے کہ قاضی و حاکم کو عفو کا اختیار نہیں ہے اور احد الورثہ کو اختیار ہے اس لئے یہی راجح ہونا چاہئے اور وہ وجہ سیاسی و تعزیری دائم الحبس کرنے کی وجہ ترجیح نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ حکم قواعد شرعیہ سے علیحدہ ہے فقط۔

---

(۱) فالعمد ما تعمد ضربه بسلاح او ما اجرى مجرى السلاح كا لمحدد الخ وموجب ذالك انما تم لقوله تعالى ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاه جهنم الا ية الخ والقود لقوله تعالى كتب عليكم القصاص فى القتلى الخ الا ان يعفوا الا ولياء او يصالحوا لان الحق لهم الخ (هدايه كتاب الجنايات ج ٤ ص ٥٥٩).

(۲) سورہ توبہ ۲ (۳) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الجنايات ج ٥ ص ٤٦٩ ط س ج ٦ ص ٥٣١ ظفير

قتل کرنے کی سزا

(سوال ۶) ایک شخص نے دوسرے کے پاس کچھ امانت رکھی جب مالک نے مانگا تو امین اس کو دھوکہ دے کر لے گیا اور قتل کر دیا، اس کا مقدمہ چل رہا ہے چیف کورٹ نے پھانسی کا حکم دیا ہے وارثوں نے اپیل کر دی ہے۔ قاتل کے ورثاء کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) سوال میں یہ ظاہر نہیں ہوا کہ قتل کس طرح واقع ہوا تا کہ حکم شرعی معلوم ہوتا کہ قصاص کا ہے یا دیت کا اور بہر حال کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ مقتول کے اولیاء اور ورثاء اگر قاتل کو معاف کر دیں تو یہ افضل ہے۔ اس کے بعد یہ ہے کہ کچھ مال لے کر صلح کر لیں عفو الولی عن القاتل افضل من الصلح والصلح افضل من القصاص الخ در مختار۔(۱) اور قاتل کے ورثاء اگر قاتل کے بچانے میں کوشش کریں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر فی الواقع وہ قتل اس طرح واقع ہوا ہے کہ اس میں قصاص نہیں ہے تو سقوط سزائے موت میں کوشش کرنا ممنوع نہیں ہے۔ اور یہ بھی در مختار میں تصریح ہے یجوز الشفاعة فی القصاص لا الحد الخ۔(۲)

قاتل کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟

(سوال ۷) زید کی ماں وزوجہ میں اکثر نااتفاقی رہا کرتی تھی زوجہ کو آٹھ ماہ کا حمل تھا، ماں کے اشارہ سے زوجہ کو قتل کر ڈالا، لاش چاک ہونے پر بچہ نے آنکھ کھولی اور پھر فوراً مر گیا۔ عدالت میں ناجائز طریقہ سے طبی شہادتیں اس قسم کی گذریں کہ زید کچھ خبطی وشکی تھا۔ مگر اس کا کچھ خیال نہ کر کے عدالت سیشن جج نے پھانسی کا حکم دیا اور اپیل ہونے پر عدالت عالیہ ہائی کورٹ نے سزا پھانسی بحال رکھی، پھر گورنمنٹ میں زید کی کم عمری ونوجوانی وشک وخبط ظاہر کر کے معافی کی درخواست کی گئی، حکم آیا کہ سزا پھانسی منسوخ، زید ملزم کو چار سال کی سزا کافی ہے لہذا ایام گزرنے میعاد سزا قید کے وہ رہائی پا کر اپنے مکان پر واپس آ گیا، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید شرعاً گناہ وقتل سے بری اور پاک صاف ہو گیا ہے یا نہیں اور اس کے ساتھ خورد ونوش ونشست وبرخاست جائز ہے یا نہیں یا کس طرح بری اور پاک وصاف ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) شامی میں ہے واعلم ان توبة القاتل لاتکون بالا ستغفار و الندامة فقط بل یتوقف علی ارضاء اولیاء المقتول فان کان القتل عمداً لا بدان یمکنهم من القصاص منه فان شاؤا قتلوه وان شاؤا عفوا عنه مجاناً فان عفوا عنه کفته التوبة اه۔(۳) پس معلوم ہوا کہ بدون معاف کرنے اولیاء مقتول کے اور بدون توبہ واستغفار کرنے کے قاتل پاک وصاف نہیں ہوا لہٰذا اس کو لازم ہے کہ مقتولہ کے اولیاء سے معاف کرا دے اور توبہ واستغفار کرے۔ امید ہے کہ وہ بری اور پاک وصاف ہو جائے گا۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الجنایات ج ۵ ص ۴۸۴ ط۔س ج۶ ص۵۴۸ ظفیر
(۲) ایضاً ج ۵ ص ۴۸۴ ط۔س ج۶ ص۵۴۹
(۳) ردالمحتار کتاب الجنایات ج ۵ ص ۴۸۴ ط۔س ج۶ ص۵۴۹

باب دوم احکام زنا
(زنا وغیرہ سے متعلق شرعی احکام و مسائل)

الزام زنا بغیر ثبوت ثابت نہیں ہوتا۔

(سوال ۱) ایک لڑکے کے ذمہ زنا عائد ہوتا ہے کیونکہ وہ لڑکا ایک لڑکی کے پاس ایک مکان میں سوتا تھا لڑکی صبح کو روتی ہوئی اٹھی اور کہنے لگی کہ میرے ساتھ برا کام کرنا چاہتا تھا لیکن کسی نے بھی برا فعل کرتے نہیں دیکھا صرف لڑکی کے جملہ مذکور پر یقین کرتے ہیں، لڑکا کہتا ہے کہ میں نے کچھ برا فعل نہیں کیا، میں نے صرف نماز کے واسطے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا تھا، سو تحریر فرمائیں کہ وہ شخص نماز بھی پڑھاتا ہے اس کی امامت جائز ہے یا نہ ؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ کوئی شرعی ثبوت زنا پر نہیں۔(۱) تو پھر صرف لڑکی کے اقرار سے کسی دوسرے کو ملزم نہیں قرار دیا جاسکتا، یہ اقرار صرف لڑکی ہی کے حق میں معتبر ہے یعنی اس پر وہ تمام احکام جاری ہوں گے جو شرعاً زنا پر مرتب ہو سکتے ہیں۔(۲) اور یہاں لڑکی نے بھی زنا کا اقرار نہیں کیا، شخص اس سے بری سمجھا جاوے گا اور صرف اس وجہ سے اس کی امامت میں بھی کوئی حرج نہیں ہے البتہ اگر خارجی طور پر لوگوں کو اس کے فسق کا حال معلوم ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے اس سے توبہ کرائی جاوے۔

صرف زانی کے اقرار سے زنا ثابت ہو جاتا ہے

(سوال ۲) ایک شخص زنا کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے عورت پر سوار ہو کر وطی کیا، پھر چند ماہ بعد ایک جنگل میں وہی دونوں فاعل و مفعول زنا کرتے دیکھے گئے لوگوں نے قرآن دے کر اس سے زنا پر حلف لیا، اس نے سال، ماہ، تاریخ ساعت زنا، مکان زنا و کالمیل فی المکحلہ کے داخل کرنے کا اقرار کیا۔ مگر زنا پر چار گواہ نہیں پائے گئے اس کا کیا حکم ہے اور ایسے شخص کے ساتھ خورد و نوش جائز ہے یا نہ ؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ شخص مذکور نے اقرار بالزنا کیا تو بقاعدہ المرء یوخذ باقرارہ اس کے حق میں اس کا اعتبار کیا جائے گا۔(۳) یعنی جو احکام کہ شرعی شہادت موجود ہونے کی صورت میں اس پر عائد ہوتے وہ اب بھی عائد ہوں گے، البتہ یہ ضرور ہے کہ صرف اس کے حق میں معتبر ہوگا، کسی دوسرے کے حق میں نہیں، کیونکہ اقرار کو فقہاء نے حجۃ قاصرہ قرار دیا ہے، جو صرف مقر ہی کے حق میں معتبر ہو سکتی ہے دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا فی الهدایه وانه ملزم لو قوع دلالته الاترى كيف الزم رسول الله صلى الله عليه وسلم ماعزاً باقراره وتلك المرأة باعترافها الخ وهو حجة قاصرة لقصور ولاية المقر عن غيره فيقصر عليه الخ هدايه ربع ثالث(۴) پس صورت مسئولہ میں جب تک کہ زانی توبہ و استغفار نہ کرے اس کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات نہ رکھنے چاہئیں، یہاں ہندوستان میں حدود شرعیہ قائم نہیں ہو سکتیں اس لئے اب اس کے سوا کوئی

---

(۱) ولا تقبل الشهادة على الزنا الآ شهادة اربعة احرار المسلمين كذافى شرح الطحاوى (عالمگیری مصری باب خامس ج ۲ ص ۱۵۱ ط. ماجدیه ۱ ص ۱۵۱). (۲) ویثبت الزنا باقراره (ایضا باب ثانی ج ۲ ص ۱۴۳) ظفیر

(۳) ویثبت الزنا باقراره (عالمگیری مصری باب ثانی ج ۲ ص ۱۴۳ .ط. ماجدیه ج۱ ص۱۴۳) ظفیر

(۴) هدایه کتاب الحدود فصل فی الزنا ج ۳ ص) ظفیر

چارہ کار نہیں۔ فقط۔(۱)

منکوحہ سے زنا حق اللہ اور حق العباد دونوں ہے

(سوال ۳) نکاح شدہ عورت سے زنا کرنا حق العباد ہے یا نہ اور عورت کے خاوند کا زانی سے کچھ مواخذہ ہے یا نہ؟

(الجواب) منکوحہ عورت سے زنا کرنا حق اللہ بھی ہے اور حق العباد بھی، حدیث شریف میں کبائر کے بیان میں ہے قال ان تزنی حلیلة جارك اس پر محشی لکھتے ہیں لانه زنا وابطال حق الجوار والخیانة معه فیکون اقبح۔(۲) فقط۔

زانیہ کی سزا

(سوال ٤) ایک عورت زانیہ ہے اور حاملہ ہے اب اسلامی حد کسی طرح جاری نہیں ہو سکتی اب اس کو کیا سزا دینی چاہئے اور کیا معاملہ کیا جاوے؟

ہندوستان میں حد کا اجراء

(سوال ٥) اگر اس عورت کو بعد وضع حمل قتل خفیہ کر دیا جاوے تو قاتل شرعاً مجرم ہوگا یا نہ؟

زانی سے زانیہ کا نکاح

(سوال ٦) اگر اس عورت کا جائز طریقہ سے نکاح کر دیا جائے تو کیسا ہے؟

زنا زیادہ قبیح ہے یا سود

(سوال ۷) زنا اور سود میں کیا نسبت ہے قبح زیادہ کس میں ہے؟

(الجواب)(۱) توبہ کراویں اور نصیحت کرویں۔(۳)

(۲) یہ جائز نہیں ہے۔(٤)

(۳) نکاح کر دینا اچھا ہے اس میں آئندہ فتنہ کا انسداد ہے۔(٥)

(٤) دونوں گناہ کبیرہ ہیں البتہ سود کو زنا سے بلکہ چھتیس ۳٦ زنا سے اشد حدیث میں فرمایا گیا ہے۔(٦) فقط۔

دارالحرب میں زانی پر کیا حد ہوگی؟

(سوال ۸) زانی پر کوئی حد شرعی اس زمانہ میں لگ سکتی ہے یا نہیں اور زانی مدت حمل میں اگر اس سے نکاح کرے تو ہو سکتا ہے یا نہ؟

(الجواب) کچھ اس زمانہ میں جاری نہیں ہو سکتی۔(۷) اور وہ حمل خواہ زید کا ہو یا نہ ہو اگر زید اس سے نکاح کرے

---

(۱) لانه لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج٤ ص٥.

(۲) دیکھئے مشکوة باب الکبائر مع الحواشی ص ۱۷ ط. (۳) لانه لا حد فی دارالحرب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج٤ ص٥) ظفیر (٤) اس لئے کہ یہ دارالاسلام نہیں دارالحرب کے حکم میں ہے لانه لا حد فی دارالحرب (ایضاً) ظفیر. (٥) قال النبی صلی الله علیه وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر و احصن للفرج متفق علیه (مشکوة کتاب النکاح ص ۲٦۷) ظفیر

(٦) قال الله تعالی لا تقربوا الزنا انه کان فاحشة و ساء سبیلا (بنی اسرائیل . ٤)

(۷) لانه لا حد فی دارالحرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج ٤ ص٥) ظفیر

تو اس حالت حمل میں بھی نکاح ہو سکتا ہے۔

زنا پر کیا سزا دی جائے؟

(سوال ۹) ایک شخص نے اپنی حقیقی بھانجی سے زنا کیا پنچایت کی روبرو اس لڑکی نے بیان کیا جس پر برادری نے اس کو علیحدہ کر دیا اس پر شرعاً کیا حکم لگ سکتا ہے؟

(الجواب) جب کہ گمان غالب ایسا ہی ہے وہ شخص متہم ہو تا ہے اگرچہ شرعی طور سے زنا کا ثبوت نہیں ہے کیونکہ ثبوت زنا کا شرعاً چار عادل گواہوں کی چشم دید شہادت ہوتا ہے۔(۱) اس کو یہی تنبیہ کافی ہے کہ اس کو تا ظہور صلاح و توبہ برادری سے خارج کیا جاوے کیونکہ تعزیر شرعی تو اس زمانہ میں بوجہ نہ ہونے حکومت اسلام کے جاری نہیں ہو سکتی۔ فقط۔

دختر کے ساتھ زنا

(سوال ۱۰) ایک شخص نے اپنی دختر کے ساتھ زنا کیا اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اور کیا سزا ہے؟

(الجواب) لڑکی محرمات ابدیہ سے ہے اول تو زنا ہر ایک عورت سے حرام قطعی ہے کہ حلال سمجھنے والا اس کا کافر ہے(۲) پھر اپنی لڑکی سے زنا کرنا ہر طرح موجب معصیت و ملامت دارین ہے اور سخت روسیاہی کی بات ہے ایسے شخص کا منہ کالا کرنا چاہئے اور برادری کی جو کچھ سزا ہو اس کو دینی چاہئے، شرعی سزا اور حد تو اس زمانے میں بوجہ حکومت غیر اسلامی کے جاری نہیں ہو سکتی۔ فقط۔(۳)

بلا نکاح عورت کو رکھنا

(سوال ۱۱) بے نکاح عورت کو رکھنے والے کے لئے کیا سزا ہے؟

(الجواب) وہ شخص مرتکب زنا کا ہے اور فاسق ہے۔(۴) فقط

دارالحرب میں زانی کی سزا

(سوال ۱۲) اس زمانہ میں زانی کو کیا سزا دی جا سکتی ہے؟

(الجواب) کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدود دارالاسلام میں قائم ہو سکتی ہیں، دارالحرب میں حدود قائم نہیں ہو سکتی کما فی الدر المختار فی دارالاسلام لا نه لا حد بالزنا فی دارالحرب الخ وفی الشامی لا حد بالزنا فی دارالحرب۔(۵) الخ پس معلوم ہوا کہ ہندوستان میں حد زنا وغیرہ قائم نہیں ہو سکتی اور جب کہ بادشاہ اسلام موجود نہیں ہے تو قانون شرعی کے جاری ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور شریعت اسلامیہ میں رجم کی عوض اور کوئی سزا تجویز نہیں کی گئی اور تعزیر میں کچھ تحدید اور تعیین نہیں ہے حاکم کی رائے پر موقوف ہے۔ فقط۔

---

(۱) ولا تقبل الشهادة الا شهادة اربعة احرار مسلمين (عالمگيری مصری باب خامس ج ۲ ص ۱۵۱) ظفير. ط. ماجديه ج ۲ ص ۱۵۱. (۲) ان من استعمل ما حرمه الله تعالى على وجه الظن لايكفر و انما يكفر اذا اعتقد الحرام حلالا الخ قوله ظانا الحل اما لو اعتقده يكفر كما مر (ردالمحتار كتاب الحدود مطلب اذا استحل المحرم (ج ۳ ص ۲۱۳ ط. س ج ۴ ص ۲۴) ظفير (۳) لانه لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط. س ج ۴ ص ۵) ظفير. (۴) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزنی الزانی حين يزنی وهو مومن (مشكوة باب الكبائر ص ۱۷

(۵) ردالمحتار كتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط. س ج ۴ ص ۵. ظفير.

محارم سے نکاح کو حلال جاننے کی سزا

(سوال ۱۳) محارم کے ساتھ نکاح کرنے اور حلال جان کر صحبت کرنے سے حد آوے گی یا نہیں؟

(الجواب) اصل یہ ہے کہ امام صاحبؒ کے نزدیک حدود شبہ سے بھی ساقط ہو جاتی ہیں، نفس نکاح سے حرمت مشتبہ ہو جاتی ہے اس لئے حد ساقط ہے البتہ اس کے مرتکب کو سخت تعزیر دی جا سکتی ہے۔(۱) امام طحاویؒ نے اس مسئلہ کو مدلل بیان کیا ہے وخالفهم آخرون في ذلك فقالوا لايجب في هذا حد الزنا ولكن يجب فيه التعزير والعقوبة البليغة وممن قال بذلك ابو حنيفة وسفيان الثوری الخ ، شرح معانی الآثار جلد ثانی باب التزوج بالمحارم۔(۲) فقط۔

زانی سے تعلق رکھنا کیسا ہے؟

(سوال ۱٤) ایک مولوی صاحب کی چچازاد بھانجی اپنے خدمت گار سے جوان کے یہاں بچپن سے رہتا ہے ناجائز تعلق رکھتی ہے مولوی صاحب کی اس خدمت گار سے دوستی ہے۔ اس مکروہ فعل سے مولوی صاحب کو ذرا ملال نہیں بلکہ اس سے کشادہ پیشانی سے دوستی قائم ہے اس صورت میں مولوی صاحب کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر ان مولوی صاحب کو علم ہے کہ وہ خدمت گار زانی ہے اور مولوی صاحب کی چچیری بھانجی سے اس کا تعلق ناجائز ہے اور شہادت شرعیہ سے زنا اور ناجائز تعلق ثابت ہے اور پھر بھی مولوی صاحب مذکور باوجود قدرت کے اس خدمت گار کو اس فعل شنیع سے نہ روکیں تو بے شک گناہ گار ہوں گے ان کو توبہ کرنی چاہئے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو جو خاص اس امت کا شعار اور مایہ افتخار ہے ضروری سمجھ کر اس پر کاربند ہوں البتہ دوسرے مسلمانوں کو بھی یہ لازم ہے کہ بدون چار آدمیوں کی عینی شہادت کے کسی عورت یا مرد کو زنا کی تہمت نہ لگاویں۔ ورنہ پھر وہ ماخوذ ہوں گے اور اگر اسلامی حکومت ہو تو ان کو حد قذف اسی کوڑے مارے جائیں گے۔(۳) کما قال الله تعالى لو لاجاؤوا عليه باربعة شهداء فاذالم ياتوابا لشهداء فاولئك عندالله هم الكاذبون۔(۴) فقط۔

ہمشیرہ کے ساتھ زنا کے مرتکب کی سزا

(سوال ۱۵) ایک شخص کو اپنی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے عبدالغنی نے بچشم خود دیکھا اور اس کو جھڑکا، اس کو دو تین آدمیوں نے سنا، صبح کو لڑکی سے پوچھا اس نے مجمع میں اقرار کیا کہ اڑھائی مہینہ سے ایسا کرتا ہے ان کے ساتھ برادری کو کیا سلوک کرنا چاہئے؟

---

(۱) لا يحد ولا يعزر (در مختار) قوله الحل اما لوا عتقده يكفر كما مرقوله يعزر اى اجماعا وفي الفتح لم يجب عليه الحد عند ابي حنيفة وسفيان الثوری وزفروان قال علمت انها حرام علی ولكن يجب الحدويعاقب عقوبة هو اشد ما يكون من التعزير سياسةً لا حد ا مقدرا شرعا اذا كان عالماً بذلك (ردالمحتار كتاب الحدود) ج۳ص ۲۱۲ و ج ۳ ص ۲۱۳ .ط.س.ج٤ص ۲٤) ظفير.(۲) شرح معانی الآثار باب التزوج بالمحارم ص) ظفير.

(۳) لا تقبل الشهادة على الزنا الا شهادة اربعة احرار مسلمين ان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة ويحد الشاهد حد القذف (عالمگیری مصری باب خامس ص ج ۲ ص ۱۵۱ و ج ۲ ص ۱۵۲ .ط.ماجديه ج۱ص ۱۵٦) ظفير (٤) سورة النور ۲٤: ۱۳

(الجواب) ایک آدمی کی گواہی سے شرعاً زنا ثابت نہیں ہوتا۔(۱) اور عورت کا اقرار مرد کے حق میں معتبر نہیں ہے اس لئے شرعی کوئی حد ان پر نہیں لگ سکتی۔ البتہ جب کہ شبہ ہو گیا اور تہمت لگ گئی تو ان دونوں کو علیحدہ رکھا جاوے اور ایک جگہ نہ رہنے دیا جاوے۔(۲) فقط۔

منکوحہ دوسرے کے سپرد کرنا

(سوال ۱۶) اللہ دتا درزی نے اپنی دختر نابالغہ فضل بیگم کا عقد مسمی حسین کے ساتھ کر دیا اور رخصتی دوسرے وقت پر ملتوی کی گئی۔ اب راجہ علی، علی شان خان نمبردار نے کچھ روپیہ رشوت میں لے کر بغیر عقد شرعی لڑکی کو یائی میں بٹھا کر اپنے درزی مسمی فضل کے سپرد کر دں کیا فضل اور فضل بیگم کا خاوند بیوی کی طرح بغیر عقد شرعی تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

اس کی سزا

(سوال ۱۷) علی شان کا ایسا کرنا موجب تعزیر ہے یا نہ؟

زانی سے تعلق

(سوال ۱۸) علی شان کے رشتہ داروں کو اس سے تعلق قطع کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے۔

(۴) نابالغ منکوحہ کے باپ ایجاب اور ناکح کے باپ کے قبول کرنے سے نکاح شرعی منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ فضل النساء نابالغہ کا نکاح شرعی طور پر اس کے باپ نے کر دیا تھا تو وہ نکاح اسی وقت لازم و نافذ ہو گیا تھا۔ اب نہ مسماۃ کا دوسری جگہ نکاح ہو سکتا ہے اور نہ کسی کو یہ اختیار ہے(۳) کہ ناجائز طریق پر اس کو کسی اجنبی کے حوالہ کرے، لہذا فضل اور فضل النساء کے درمیان فوراً علیحدگی کرائی جائے اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں تو ان سے تمام مسلمان قطع تعلق کر دیں۔ قال اللہ تعالیٰ **فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین**۔(۴)

(۲) بے شک علی شان نے سخت گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے، مسلمانوں کو اس سے میل ملاپ رکھنا جائز نہیں اور اس کے حق میں یہی تعزیر ہے۔

(۳) اگر علی شان توبہ کرے اور منکوحہ کو اس کے شوہر کے پاس پہنچائے تو تمام برادری کو اس سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیے کیونکہ حقیقت میں اس حرام کے ارتکاب کا یہی شخص باعث ہوا ہے۔

(۴) زوجین کے عدم بلوغ کی صورت میں ان کے باپ کو ان کے نکاح کا کلی اختیار حاصل ہے پس صورت مسئولہ میں اگر لڑکا بھی نابالغ تھا تو اس کے باپ کو بھی اختیار کلی حاصل تھا۔ اور اگر بالغ تھا اور باپ نے اس کی رضا و اجازت سے نکاح کیا تھا یا نکاح کے بعد اس نے رضامندی ظاہر کر دی تب بھی نکاح نافذ و صحیح ہو گیا، اب تاوقتیکہ

---

(۱) لا تقبل الشهادة على الزنا الا شهادة اربعة احرار مسلمين ان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة ويحد الشاهد حد القذف (عالمگیری مصری باب خامس ج ۲ ص ۱۵۱) ظفیر۔

(۲) عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان رواه الترمذی (مشکوٰۃ باب بیان العورات ص ۲۶۹) والمعنى يكون الشيطان معهما ويهيج شهوة كل منهما حتى يلقيهما في الزنا (حاشیہ مشکوٰۃ عن المرقاۃ ص ۲۶۹) ظفیر۔ (۳) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل احد بجوازه (ردالمحتار باب المحرمات ج ۲ ص ۴۸۲) ظفیر۔ (۴) سورۃ الانعام ۸۔

شوہر طلاق نہ دے مسماۃ کو دوسرے نکاح کا اختیار نہیں ایسی حالت میں نکاح ثانی باطل اور حکم زنا ہے۔(۱) فقط۔

زنا کسی کے ساتھ جائز نہیں

(سوال ۱۹) بھانجی کے ساتھ زنا کرنا جائز ہے یا نہیں اور ناناتانی معاون ہیں اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے؟

(الجواب) حرام ہے اور جو اس کام میں زانی اور زانیہ کی مدد کرے وہ بھی فاسق و فاجر ہے ان سب سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے۔(۲) فقط

زنا میں چار گواہوں کی وجہ

(سوال ۲۰) جب کہ جرم کے ثبوت میں دو کس شہادت پر مدار ہے تو زنا کے ثبوت پر اربع شہادت کیوں ضروری ہیں۔

(الجواب) زنا چونکہ سنگین جرم ہے اور اس کی سزا بھی بہت سخت اور شدید ہے یعنی زانی محصن کی سزا سنگسار ہے اور غیر محصن کو سو کوڑے لہذا حکمت حق تعالیٰ ملحوظ تھی ہوئی کہ اس کی شہادت میں بھی کچھ شدت رکھی جاوے تاکہ اشاعت فاحشہ بین المؤمنین میں کمی ہو۔(۳) فقط۔

مرد و عورت کا ایک بستر پر سونا زنا کے ثبوت کے لئے کافی نہیں

(سوال ۲۱) ایک مرد اور ایک عورت جوان العمر کو باہم ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے اور ہمکنار دیکھا گیا شاہد نے اول سے آخر تک ان کو حالت مذکورہ پر دیکھا مگر کوئی حرکت جماع کی نہیں دیکھی، اس حالت میں زنا ثابت ہے یا نہیں؟

اس صورت میں زنا ثابت نہیں

(سوال ۲۲) اس صورت میں فریقین پر ثبوت زنا اور حد زنا قائم ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس حالت کے دیکھنے سے زنا کا ثبوت نہیں ہوتا اگرچہ یہ فعل بھی حرام ہے۔(۴)

(۲) اس صورت میں زنا ثابت نہیں ہے اور نہ حد زنا ثابت ہے۔(۵)

دو شخص کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا

(سوال ۲۳) ایک شخص نے اپنی خوشدامن سے زنا کیا اس عورت کے لڑکے اور بھانجے دونوں نے جن کی عمر پندرہ سولہ سال ہے بچشم خود دخول کرتے ہوئے دیکھ لیا اور مجمع میں بیان کر دیا اس کے بعد عورت کے لڑکے نے اپنے اقرار سے رجوع کر لیا تو اس صورت میں زنا ثابت ہے یا نہیں۔

---

(۱) اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ (ردالمحتار ج ۲ ص ۴۸۲. ط.س. ج۳ص ۵۱۶) ظفیر

(۲) قال رجل یا رسول اللہ ای الذنب اکبر عنداللہ قال ان تدعوا اللہ ندا وھو خلقک قال ثم ای قال ان تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک قال ثم ای قال ان تزنی حلیلۃ جارک فانزل اللہ تصدیقھا والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخرو لا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الایۃ متفق علیہ (مشکوۃ باب الکبائر ص ۱۶) ارشاد ربانی ہے تعاونوا علی البر و التقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدۃ ۲) ظفیر

(۳) یثبت الزنا بشھادۃ اربعۃ رجال فی مجلس واحد بلفظ الزنا لا مجرد لفظا لوی والجماع (در مختار) لان لفظ الزنا ھوالدال علی فعل الحرام الخ (ردالمحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۶)

(۴) ویثبت الزنا عند الحاکم بشھادۃ اربعۃ یشھدون علیہ بلفظ الزنا لا بلفظ الوطو والجماع الخ وقالو رایناہ ادخلہ کالمیل فی المکحلۃ (عالمگیری مصری باب ثانی ج ۲ ص ۱۴۳) ظفیر

(۵) ان تمکنت فیہ الشبھۃ لا یجب الحد (عالمگیری باب رابع ج ۲ ص ۱۴۷) ظفیر.

(الجواب) دو شخص کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہو تا پس وہ دونوں لڑکے اگر عاقل وبالغ وعادل بھی ہوں اور ان میں سے کوئی اپنے قول سے رجوع نہ بھی کرتا تب بھی ان کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہو تا۔ کیونکہ زنا کا ثبوت چار گواہوں کی گواہی سے ہو تا ہے۔(۱) کما قال اللہ تعالی لولا جاؤا علیہ باربعۃ شھداء فاذ لم یاتو ا بالشھداء فاؤلئك عند اللہ ھم الکاذبون۔(۲) پس جب کہ شرعا اس گواہی کا اعتبار نہیں ہے تو اس قصہ کے پیچھے نہ پڑنا چاہئے اور اشاعت فاحشہ نہ کرنا چاہئے، کیونکہ یہ سخت گناہ ہے کہ بدون ثبوت شرعی کے اس کو زبان سے نکالا جاوے اور مشہور کیا جاوے۔

زنا کا ثبوت

(سوال ۲۴) اگر زید کا گمان اپنی زوجہ پر ہو کہ وہ زانی ہے مخفی طور سے زنا کراتی ہے

(۲) اگر زید نے اپنی زوجہ کو چشم خود سے زنا کرا کے آتی ہوئی دیکھ لیا ہے اور زانی کو شناخت کیا کہ وہی عمرو زانی ہے جو خفیہ طور سے غیر حاضری میں بلایا جاتا تھا، زید بھی اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا ہے زوجہ کو چار ماہ کا حمل ہے تو وہ اس کو رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) اگر زید نے عمرو کو اپنے مکان سے نکلتے ہوئے دیکھ لیا رات کے وقت، ان صورت میں زنا ثابت ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱ تا ۳) ایسے توہمات کا شریعت میں اعتبار نہیں ہے اور جب تک چار گواہ چشم دید زنا کے نہ ہوں زنا ثابت نہیں ہو تا۔(۳) کما قال اللہ تعالیٰ لو لا جاؤا علیہ باربعۃ شھداء وفاذلم یا توا بالشھداء فاولئك عند اللہ ھم الکاذبون۔(۴) پس وہ حمل جو زید سے زوجہ کو ہے وہ شرعا زید کا ہی سمجھا جاوے گا اور اس کا نسب زید سے ہی ثابت ہوگا۔(۵) اور عورت مذکورہ کا رکھنا زید کو جائز ہے۔(۶) اور اگر زید اس کو طلاق دے دے گا تو اس پر طلاق ہو جائے گی لیکن طلاق دینا واجب نہیں ہے۔ فقط

نابالغہ سے زبردستی زنا اور اس کی سزا

(سوال ۲۵) اگر کوئی شخص زبردستی عورت نابالغہ سے زنا کرے تو کیا دونوں سزا زنا کے مستحق ہوں گے یا کیا اور کیا سزا دی جاوے گی؟

(۲) اگر کوئی شخص بالغہ عورت سے زبردستی زنا کرے تو کیا دونوں سزا کے مستحق ہوں گے اور عورت پر کیا کفارہ آئے گا؟

(الجواب) (۱، ۲) ان دونوں صورتوں میں مرد وعورت توبہ واستغفار کریں اور اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمانے والا ہے

---

(۱) لا تقبل الشھادۃ علی الزنا الا شھادۃ اربعۃ احرار مسلمین و ان شھد علی الزنا اقل من اربعۃ بان شھدواحد او اثنان او ثلثۃ لا تقبل الشھادۃ ویحد الشاھد حد القذف (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۱۵۱ و ج ۲ ص ۱۵۲ ط.ماجدیہ ج۱ ص ۱۵۱) ظفیر

(۲) سورۃ النور رکوع ۲ (۳) ویثبت الزنا عند الحاکم ظاھر ابشھادۃ اربعۃ یشھدون علیہ بلفظ الزنا لا بلفظ الوطی والجماع وقالوا رایناہ ادخل کالمیل فی المکحلۃ (عالمگیری مصری باب ثانی ج ۲ ص ۱۴۳ ط.ماجدیہ ج۱ ص ۱۵۱) ظفیر (۴) سورۃ النور ۳ (۵) الولد للفراش وللعاھر الحجر (مشکوۃ ص ۲۸۷) ظفیر

(۶) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ ولا علیھا تسریح الفاجر الا اذا خاف ان لا یقیما حدود اللہ فلا باس ان یتفرقا (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲ ط.س. ج۳ ص ۵۰) ظفیر

اور کوئی حد اس زمانہ میں اس ملک میں جاری نہیں ہو سکتی۔(۱)

حاملہ من الزنا سے نکاح اور اس سے وطی

(سوال ۲۶) حبلی من الزنا سے اگر غیر زانی نکاح کرے تو قبل وضع حمل وطی کرنے سے اس پر حد شرع قائم ہو گی یا نہ یہاں پر قاضی شرع تو ہے نہیں اگر کوئی عالم زانی وزانیہ کو زجراً سو دو سو جوتی وغیرہ مارنے کا حکم دے تو یہ جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) اس صورت میں حد شرع نہیں ہے کیونکہ نکاح کی وجہ سے شبہ پیدا ہو گیا۔(۲) اس صورت میں قاضی شرع کے سوا دوسرا شخص حد قائم نہیں کر سکتا۔

تین کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا

(سوال ۲۷) زید کی بیوی پر تہمت زنا لگائی گئی تین آدمیوں نے گواہی دی کہ ہم نے زنا کراتے دیکھا اس صورت میں زنا ثابت ہوا یا نہیں؟

(الجواب) زید کی بیوی پر اس صورت میں شرعاً زنا ثابت نہیں ہے پس پنچایت کی طرف سے زید کو کچھ سزا نہ دینی چاہئے (ان شہد علی الزنا اقل من اربعة بان شہد واحد او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشہادة (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۱۵۱) ظفیر۔

نوشدامن کے ساتھ زنا

(سوال ۲۸) کوئی شخص اپنی خوش دامن کے ساتھ زنا کرے، داماد اور ساس نے ایک مجمع عام میں اقرار بھی کیا شہر کے لوگ دو مولوی کو لائے انہوں نے مرقومۃ الذیل سزاؤں کا فتویٰ دیا کہ جوتا اور کھڑم اور جھاڑو وغیرہ زانی کے گلے میں لٹکایا جاوے زانی زانیہ کو ماں کہے اور زانیہ زانی کو باپ کہے، زانی تبدیل مکان کرتا ہو گا۔ زانی کو ساٹھ روزے مثل کفارہ صوم کے رکھنے ہوں گے زانی اور زانیہ کے شوہر کے ساتھ مواکلت مشاربت و مجالست بند کیا جائے۔ آیا یہ سزائیں دینا کیسا ہے؟

(الجواب) زنا کی حد اول تو اس ملک میں جاری نہیں ہو سکتی کما فی الدر المختار والشامی لا نہ لا حد بالزنا فی دار الحرب۔(۳) دوسرے یہ سزائیں جس کسی نے تجویز کیں ان میں سے کوئی سزا بھی زنا کی نہیں ہے یہ اس مجوز کی جہالت ہے شرعاً یہ سزائیں زنا کی نہیں ہیں اور ثبوت زنا چار گواہان عادل کی گواہی سے ہوتا ہے یا چار مرتبہ قاضی کے سامنے اقرار کرنے سے، چونکہ اب قاضی شرعی بھی نہیں نہ اقرار چار مجالس میں ہوا لہذا ثبوت زنا حسب قاعدہ شرعیہ نہیں ہے بہر حال صورت مسئولہ میں نہ زنا ثابت ہے نہ کوئی حد اس پر قائم ہو سکتی ہے قال فی الدر المختار یثبت ایضا باقرارہ الخ اربعاً فی مجالسہ الاربعة کلما اقر ردہ بحیث لا یراہ (۴) پس اگر در حقیقت اس شخص سے زنا ہوا تو توبہ کرے یہی اس کا کفارہ ہے اور خوش دامن کے ساتھ زنا کرنے سے زانی کی

---

(۱) لانہ لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج ۴ ص ۵) ظفیر۔
(۲) لا حد لشبهة العقد (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۲۳ ط.س. ج ۴ ص ۹۔
(۳) ایضاً (ج ۳ ص ۱۹۸ ط.س. ج ۴ ص ۵) ظفیر (۴) ط.س. ج ۴ ص ۸

روتہ اس پر حرام ابداً ہو جاتی ہے اس صورت میں اپنی زوجہ کو علیحدہ کردے اور زانیہ کے شوہر کا کچھ قصور نہیں ہے جو اس سے متارکت کی جاوے اور اس کو سزا دی جائے۔

زانی سے برتاؤ

(سوال ۲۹)ایک شخص نے اپنی ہمشیرہ کی لڑکی سے زنا کیا اس کے ساتھ کھانا پینا برتاؤ جائز ہے یا نہیں اور جو لوگ اس کے ہمراہ ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب)اس شخص سے توبہ کرائی جاوے اور تنبیہ کی جائے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس سے علیحدگی کرنی چاہئے اور جو لوگ اس کے معاون ہیں گناہ گار ہیں (کیونکہ اس ملک میں حد جاری نہیں ہو سکتی لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵) ظفیر)

سماعی گواہوں سے زنا ثابت نہیں ہوتا

(سوال ۳۰)زید کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا ناجائز تعلق ایک بھنگن سے تھا۔ کوئی چشم دید گواہ نہیں ہے بلکہ تمام سماعی گواہ ہیں اس صورت میں زید کے واسطے کیا سزا ہے اور اگر کوئی شخص عینی شہادت دے تو زید مذکور کے واسطے کیا سزا ہے، ایسے ثبوت کے بعد کیا دوسرے مسلمان اسی کے ساتھ خورد و نوش کر سکتے ہیں۔

(الجواب) محض سماعی باتوں سے زید پر تہمت زنا کی لگانا شرعاً درست نہیں ہے۔(۱)اور ایک دو گواہ کے عینی شہادت سے بھی زنا ثابت نہیں ہوتا بلکہ ثبوت زنا کے لئے چار عادل گواہوں کی چشم دید شہادت کی ضرورت ہے جو یہ گواہی دیں کہ ہم نے عین فعل مذکور کو کالمیل فی المکحلہ دیکھا ہے کما بین فی کتب الفقہ، پس بدون ایسی شہادت کے زنا ثابت نہیں ہوتا اور زید کو زانی سمجھنا اور کہنا درست نہیں ہے۔(۲)

بیوی کے مرنے کے بعد ساس سے زنا اور اس کا حکم

(سوال ۳۱)زید نے بعد انتقال اپنی زوجہ کے اپنی ساس سے زنا کیا، اب شرعاً اس گناہ کی کیا سزا ہے۔

(الجواب)قال اللہ تعالیٰ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطو من رحمة الله(۳) پس ان دونوں کو توبہ کرنی چاہئے، اور استغفار کرنا چاہئے، اس سے وہ دونوں پاک ہو جاویں گے لا ن التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔(۴)اور اس ملک میں چونکہ کوئی سزا شرعی قائم نہیں ہو سکتی۔(۵)اس لئے توبہ ہی کافی ہے۔

فقط۔

---

(۱)ویثبت الزنا عند الحاکم ظاهرا بشهادة اربعة یشهدون علیه بلفظ الزنا لا بلفظ الوطی والجماع الخ وقالوا رأیناه ادخل کالمیل فی المکحلة (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۱۴۳. ط. ماجدیه ج ۱ ص ۱۴۳).

(۲)لا تقبل الشهادة علی الزنا الا شهادة اربعة احرار مسلمین ان شهد علی الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة ویحد الشاهد حد القذف (عالمگیری باب خامس ج ۲ ص ۱۵۱ و ج ۲ ص ۱۵۲ ط. ماجدیه ج ۱ ص ۱۵۱) ظفیر.

(۳)سورة الزمر . ٦

(۴)مشکوة باب الاستغفار والتوبة

(۵)لانه لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵. ط. س. ج ۴ ص ۵) ظفیر

دو کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا

(سوال ۳۲) زید کی دو بیوی ہے ہندہ و خالدہ۔ دونوں نے ہندہ کو حالت زنا میں زید و زبر بچشم خود دیکھا تو زنا ثابت ہے یا نہیں اور بعد طلاق کے دین مہر دینا لازم ہو گا یا نہیں اور زید اس کو لعان کرا کر طلاق دے دے یا بلا لعان کے؟

(الجواب) زید اور اس کی زوجہ خالدہ کے بیان سے ہندہ پر زنا کا ثبوت نہ ہو گا اور بوجہ دار الاسلام نہ ہونے کے لعان بھی نہ آوے گا۔(۱) اور مہر بعد طلاق کے واجب الادا ہو گا۔(۲)

زنا کر کے توبہ کر لیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۳۳) زید نے کسی بھنگن یا چماری سے زنا کیا اور بعد عرصہ کے توبہ کر لی آیا بعد توبہ کے اس کو کوئی سزا یا تاوان دینا چاہئے یا نہیں۔ اور جائز ہے یا نہ؟۔

(الجواب) جب کہ زید نے توبہ کر لی اور اس فعل قبیح پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو گناہ اس کا معاف ہو گیا اب اس پر کچھ سزا اور تنبیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له (۳) فقط۔

زنا بالجبر اور اس کا حکم؟

(سوال ۳۴) زید اپنی بڑی دختر سے مرتکب زنا بالجبر کا ہوا، اور چھوٹی دختر سے زنا بالجبر کی گفتگو کی اور تحقیق دونوں بیٹیوں سے محققوں کو ثابت ہو چکی ہے اور شہرت عامہ بھی ہو چکی اگر چہ شرع سے مجبور ہیں مگر چھوڑنا بھی دشوار ہے بوجہ غیرت اسلام اور شہرت عامہ کے۔

(الجواب) شرعاً اس صورت میں باقاعدہ شرعیہ ثبوت زنا مرد پر نہیں ہے اور اس ملک میں اقامت حدود بھی نہیں ہو سکتی پس شخص مذکور سے توبہ کرالی جاوے۔(۴) کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب له، حدیث شریف (۵) میں وارد ہے۔ فقط۔

---

(۱) ان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان اوثلاثة لا تقبل الشهادة ويحد الشاهد حد القذف (عالمگیری باب خامس ج ۲ ص ۱۵۱ وج ۲ ص ۱۵۲ ط. ماجدیه ج۱ ص ۱۵۱) ظفیر.

(۲) فمن قذف بصريح الزنا في دار الاسلام زوجة الحية بنكاح صحيح الخ العفيفةعن فعل الزنا وتهمة الخ (در مختار) قوله في دار الاسلام اخرج دار الحرب لا نقطاع الولاية (ردالمحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۶ ط.س. ج۳ ص ٤۸٤) ظفیر.

(۳) مشكوة باب الاستغفار والتوبة ص

(٤) لانه لا حد في دار الحرب (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج٤ ص ٥. ظفیر.

(٥) مشكوة باب الاستغفار والتوبه، ظفیر.

زنا کا ثبوت

(سوال ۳۵) ایک مسلمان عورت ایک نصرانی کے یہاں رہتی ہے گاؤں کے مسلمان دو فریق ہیں ایک فریق کہتا ہے کہ یہ عورت نصرانی کے ساتھ ایک پلنگ پر سوتی ہے، دوسرا فریق عورت کے بیان کی تائید و تصدیق کرتا ہے، عورت کا بیان یہ ہے کہ میں تین برس سے نصرانی کے پاس ایک پلنگ پر نہیں سوتی ہوں، کیا مسماۃ تہمت زنا سے بری ہے اور کمائی اس کی حلال ہے یا حرام، کسی کار خیر میں لگا سکتی ہے یا نہ، عورت کہتی ہے کہ میں نصرانی کے بچوں کو کھلانے اور رکھنے پر نوکر ہوں، یہ حلفیہ بیان کرتی ہے۔

(الجواب) اس سوال کی رو سے زنا کا ثبوت نہیں ہے، (۱) البتہ مسماۃ مذکورہ کو ایسے تہمت سے بچنا ضروری چاہئے۔(۲) اور جب کہ ملازمت کا تعلق بیان کرتی ہے تو آمدنی اس کی حلال ہے اور کھانا اس کا جائز ہے البتہ نامحرم کے پاس ایک چارپائی پر لیٹنا اگر دو گواہوں عادل و نمازی پرہیزگار سے ثابت ہے تو فاسقہ ہونا اس عورت کا ثابت ہے۔(۳) جس سے اس کی آمدنی نوکری کی تو حرام نہ ہوگی مگر تنبیہ کرنا اور روکنا اس فعل سے ضروری ہے۔ فقط۔

دخول نہ ہونے کی صورت میں زنا ثابت نہیں ہوگا

(سوال ۳۶) زید نے کسی عورت باکرہ سے جماع کرنا چاہا لیکن عورت کے اوپر قادر نہیں ہوا بسبب کم طاقتی کے یا کسی وجہ سے یعنی دخول نہیں ہو سکا یہ زنا ہوا یا نہیں۔

(الجواب) دخول نہ ہونے کی صورت میں زنا ثابت نہ ہوگا اور حد بھی واجب نہ ہوگی۔(۴) اور گناہ ہونے میں کچھ کلام نہیں ہے، اور شوہر والی یا غیر شوہر والی عورت سے زنا برابر ہے یعنی معصیت کبیرہ ہونے میں دونوں برابر ہے اور شوہر والی سے زنا کرنے میں ایک دوسرا گناہ بھی ہے یعنی شوہر کی بے حرمتی کا۔(۵)

زنا کرنے والے کی سزا

(سوال ۳۷) زید نے ایک عورت سے زنا کی اور حمل رہ گیا، زید خود مقر ہے، اس صورت میں زید کے لئے شرعاً کیا سزا ہے۔

(الجواب) اس صورت میں توبہ اور استغفار کافی ہے اللہ سے توبہ کریں اور آئندہ کو ایسا کام نہ کریں، اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اور غفور و رحیم ہے اور حدود اس وقت جاری نہیں ہو سکتی۔(۶)

---

(۱) والزنا الموجب للحد وطی وهو ادخال قدر حشفة من ذكر مكلف ناطق طائع في قبل مشتهاة حال عن ملكه وشبهة في دار الاسلام الخ ويثبت بشهادة اربعة رجال في مجلس واحد (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹٤ ط.س ج۳ص ٤ ٥ ٠) ظفير. (۲) قال النبي صلى الله عليه وسلم اتقوا مواضع التهم (الجامع الصغير)

(۳)

(٤) هو قضاء الرجل شهوته محرما في قبل المرأة الخالي عن الملكين و شبهتها شبهة الاشتباه الخ وركنه التقاء الختانين و مواراة الحشفه لان بذالك يتحقق الايلاج والوطي (عالمگیری مصری الباب الثاني في الزنا ج ۲ص ۱٤۳ ط.ماجديه ج۱ص۱٤۳) ظفير

(٥) ويثبت الزنا باقرار الخ (ايضا ج ۲ ص ۱٤۳) من زنى في دار الحرب اوفي دار البغي ثم خرج الينا لا يقام عليه الحد (عالمگیری باب رابع ج ۲ ص ۱٤۹ ط.ماجديه ج۱ص۱٤۹) ظفير

(٦) ويثبت الزنا عند الحاكم ظاهرا بشهادة اربعة يشهدون عليه بلفظ الزنا لا بلفظ الوطؤ والجماع الخ وقالوا رأيناه دخل كالميل في المكحلة الخ ويثبت الزنا باقراره (عالمگیری باب ثانی ج ۲ ص ۱٤۳ ط.ماجديه ج۱ص۱٤۳) ظفير.

ثبوت زنا اور حکم رجم کی شرط

(سوال ۳۸) کسی شخص کے ذمہ زنا کا ثبوت کب ہو سکتا ہے اور رجم کی کیا شرطیں ہیں صرف بے جا اتہام سے یا گواہوں کی ضرورت ہے۔

(الجواب) زنا کا ثبوت چار گواہوں سے جو کہ حالت زنا کو چشم دید بیان کریں ہوتا ہے اور رجم کی شرائط میں سے احصان بھی ہے۔(۱) اور بلا شہود عدول کے محض اتہام بے جا سے زنا کا ثبوت نہیں ہو تا بلکہ تہمت لگانے والے پر حد قذف جاری ہوتی ہے اور ملک ہندوستان میں حدود رجم وغیرہ نہیں ہو سکتا۔

زانیہ کو جان سے مار ڈالنے میں اخروی سزا

(سوال ۳۹) زید کو کسی طریقہ سے یقین ہو گیا کہ میری فلانی محرمہ نے زنا کیا ہے زید نے اس کو کسی طریقہ سے جان سے مار دی تو زید سے آخرت میں مواخذہ ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) زید پر اس صورت میں مواخذہ اخروی ہو گا قال اللہ تعالیٰ لولا جاؤا علیہ باربعة شھداء و اذ لم یاتوا بالشھداء فاولئك عند اللہ ھم الکاذبون الایہ۔(۲)

زانیہ بہن کا قاتل اور اس کی اخروی سزا

(سوال ۴۰) زید نے اپنی اخت کو اپنی آنکھوں سے زنا کراتے دیکھا یا اخت نے خود زید سے کہا کہ میں نے زنا کیا ہے زید نے اپنی اخت کو جان سے مار دی تو زید سے مواخذہ اخروی ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) ہو گا۔(۳)

زانیہ بیوی کا مار ڈالنا کیسا ہے

(سوال ۴۱) ایک شخص کی بیوی نے اپنے خاوند سے مختلف مجالس میں متعدد مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے زنا کرایا ہے خاوند نے شریعت کے اس مسئلہ کو کہ اگر کوئی تین مرتبہ زنا کا اقرار کرے تو شریعت اس کو مار دینے کا حکم کرتی ہے اپنا موید سمجھ کر عورت کو زہر دے دیا اور وہ مر گئی اب شرعاً کیا حکم ہے اگر خاوند مجرم ہے تو نجات کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) یہ مسئلہ اس نے غلط سمجھا کہ تین مرتبہ زنا کا اقرار کرنے والے کو مار ڈالنا چاہئے۔(۴) اور یہ بھی غلط سمجھا کہ حدود و قصاص کو ہر ایک شخص جاری کر سکتا ہے،(۵) لہٰذا اس زہر دینے اور مار ڈالنے سے وہ عاصی و فاسق اور مرتکب کبیرہ کا ہے، اب علاج اس کا سوائے توبہ و استغفار کے اور مرحومہ کے لئے دعا مغفرت و ایصال ثواب کے

---

(۱) فان قال انا محصن او یشھد الشھود علی احصانه (ایضاً) ط. ماجدیه ۱ ص ۱۴۳.

(۲) سورۃ النور رکوع. ۲. (۳) فالعمد ماتعمد ضربه بسلاح او ماجری مجری السلاح کا لمحدد الخ وموجب ذلك المائم لقوله تعالیٰ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاء ہ جھنم الا یقوالقود لقوله تعالیٰ کتب علیکم القصاص فی القتلی (ھدایه کتاب الجنایات ج ۴ ص ۵۵۹) ظفیر. (۴) زانی اور زانیہ شادی شدہ کی شرعی سزا سنگسار کرنا ہے مگر یہ دارالاسلام میں ہے دارالحرب جہاں مسلمانوں کی حکومت نہیں یہ سزا جاری نہیں ہوتی ہے. فان قال انا محصن او یشھد الشھود علی احصانه الخ یجب رجمه (عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۳ ط. ماجدیه ۱ ص ۱۴۳) ظفیر.

(۵) یہ سزا صرف سلطان یا اس کا مقرر کردہ نائب و قاضی کر سکتا ہے شوہر سخت گناہگار ہوا ومن یقتل مؤمنا متعمداً فجزاء ہ جھنم الایة (سورۃ النساء. ۱۳) ظفیر.

کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرماوے اور مرحومہ کو ثواب اس قدر عطا فرماوے کہ وہ خوش ہو جاوے اور اپنے شوہر مجرم کا قصور معاف کر دے (اگر یہ جرم دار الاسلام میں شوہر کرتا تو قصاص میں وہ قتل کیا جاتا۔(۱) ظفیر)

کسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا

(سوال ۴۲) زید کی عورت ہندہ سے عمر نے زنا کیا، یہ گناہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بخش دے گا یا زید سے معاف کرانا ہوگا۔

(الجواب) حدیث شریف میں کبائر کے بیان میں وارد ہے قال ثم ای قال ان تزنی حلیلة جارك فانزل الله تصديقها والذين لايدعون مع الله الهاً آخرا الى ولا يزنون، پس معلوم ہوا کہ زنا کسی عورت سے خواہ وہ کسی کی منکوحہ ہو یا نہ ہو، کبائر میں سے ہے جیسا کہ آیت ولا یزنون سے ظاہر ہوتا ہے۔ البتہ منکوحہ غیر سے اور حلیلہ جار سے اور بھی زیادہ قبیح ہے، الحاصل توبہ اور ندامت و استغفار کرے اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اور غفور رحیم ہیں منکوحہ کے شوہر پر اس کو ظاہر کرے اور اس کی جو کچھ خیانت ہوئی ہے کہ اس کی منکوحہ سے زنا کیا اور اس کی بے حرمتی کی اس سے بالاجمال معاف کرالیوے کہ جو کچھ میں نے خیانت و بے حرمتی کی ہو اس کو معاف کردو وغیرہ اور اس میں بھی کچھ خوف فتنہ کا ہو تو یہ بھی نہ کیے صرف توبہ اللہ تعالیٰ سے کرے کہ در حقیقت زنا حقوق اللہ سے ہے، شرح فقہ اکبر میں ہے وفی روضة العلماء الزانی اذا تاب تاب الله عليه الخ ص ۱۹۵ و صاحب القنية اذا تاب لم يتب الله عليه حتى يرضى عنه خصمه الخ۔

زانی باپ کا قتل اور اس کا حکم

(سوال ۴۳) زید اپنی خوش دامن سے زنا کا مرتکب ہوا۔ اس کا والد بکر مانع ہوا تو زید نے عمداً ناحق اپنے والد کو قتل کر دیا، لہذا زید زبانی توبہ استغفار سے لوگوں سے برتاؤ کر سکتا ہے یا کوئی اور صورت توبہ کی ہے۔

(الجواب) زید کو توبہ استغفار بھی کرنا چاہئے اور جو ورثہ باپ کے علاوہ اس قاتل کے ہیں کہ ان کو قصاص لینے کا حق ہے ان سے بھی معافی چاہے۔(۲) اور باپ مقتول کے لئے دعا مغفرت و ایصال ثواب کرے۔

زانیہ سے بچہ ہوا اس کے ساتھ معاملہ

(سوال ۴۴) جو شخص اجنبیہ عورت سے زنا کرے اور بچہ پیدا ہو اس کے لئے کیا حکم شرعی ہے۔

(الجواب) وہ شخص جو ایسا فعل علانیہ کرتا ہے فاسق و بدکار ہے توبہ کرے ورنہ مسلمان اس کو چھوڑ دیں اور اس سے قطع تعلق کریں اور اگر علانیہ یہ فعل نہیں ہے تاہم موضع تہمت سے احتراز لازم ہے۔(۳)

---

(۱) دیکھئے مشکوۃ المصابیح باب الکبائر ص ۱۷۔

(۲) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل متعمدا دفع الى اولياء المقتول فان شاء واقتلوه وان شاء واخذ والدية رواه الترمذى (مشكوة كتاب القصاص ص ۳۰۱) اگر دار الاسلام ہوتا تو وہ قصاص میں قتل کیا جاتا ارشاد ربانی ہے کتب علیکم القصاص فی القتلی الخ۔ ظفیر۔ (۳) زانی زانیہ کی سزا اسلام میں اگر شادی شدہ ہے تو سنگسار کرنا ہے اور غیر شادی شدہ ہے تو سو کوڑے مارنا، مگر ہندوستان دار الاسلام کے حکم میں نہیں ہے اس لئے یہ سزا یہاں جاری نہیں ہو سکتی ہے اذا وجب الحدو كان الزانى محصنا رجمه بالحجارة حتى يموت الخ وان كان غير محصن فحده مائة جلدة ان كان حرا (عالمگیری مصری باب ثالث ج ۲ ص ۱۴۵ و ج ۲ ص ۱۴۲ ط۔ ماجدیہ ج ۱ ص ۱۴۵) ظفیر۔

زنا کا کفارہ ہے یا نہیں

(سوال ٤٥) اگر کوئی شخص بازاری عورت سے زنا کرے اور بوجہ قانون انگریزی کے حد شرعی زانی پر قائم نہیں ہو سکتی تو بجائے حد کے کوئی کفارہ دے کر یہ بری ہو سکتا ہے اور کفارہ کیا ہے اور مسلمانان کو زانی سے تعلقات رکھنا کسی صورت میں جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس گناہ کا کفارہ توبہ و استغفار اور آئندہ کو احتراز کرنا ہے اور جب کہ وہ توبہ کرلے تو اس سے تعلقات رکھنا روا ہے۔(۱)

زنا کرنے کے بعد توبہ کرنا

(سوال ٤٦) اگر کوئی شخص زنا یا کسی گناہ کا مرتکب ہوا، اور پھر پورے اخلاص سے توبہ کرے تو توبہ اس کی قبول ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) توبہ اس کی قبول ہوگی۔(۲)

اقرار زنا کے بعد گواہوں کی ضرورت نہیں ہے

(سوال ٤٧) اگر زانی زنا کا اقرار کرلے اور لڑکا ولد الحرام پیدا ہو جائے تو گواہوں کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(۲) زانی کی حد

(سوال) زانی کی کیا حد ہے

(الجواب) گواہوں کی ضرورت نہیں ہے۔(۳)

(۲) حد شرعی اس وقت میں جاری نہیں ہو سکتی ہے،(۴) ویسے قوم کی طرف سے جو کچھ ان کو تنبیہ ہو سکے کی جاوے ان کو برادری سے خارج رکھا جاوے جب تک کہ وہ توبہ کرے۔

زنا کا شک کرنا درست نہیں

(سوال ٤٨) زید نے چند لوگوں کو جمع کر کے بیان کیا کہ مجھے بکر کی نسبت اپنی زوجہ کے ساتھ زنا کرنے کا شک ہے جو بکر کے دیرینہ مخالف ہیں سمعی شہادت زنا کی دیتے ہیں اس صورت میں بکر کو زانی ٹھہرانا کیسا ہے اور زید نے اس کے بعد تین دن زوجہ کو اپنے پاس رکھ کر لوگوں کی فہمائش پر علیحدگی کی اور زید پر اور زوجہ پر کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں بکر پر زنا کا الزام لگانا محض سننے پر گناہ کبیرہ ہے اس سے بکر زناکار قرار نہیں پاسکتا۔(۵) اس پر جھوٹی تہمت لگانے والے عاصی و فاسق ہیں زید بھی عاصی و فاسق ہے توبہ کرے اور زید کی زوجہ پر بھی یہ الزام ثابت نہیں ہے، پس اگر زید نے اس کو طلاق نہیں دی تو بدستور زید کی زوجہ ہے اس کو رکھنا چاہئے۔

---

(۱) ہندوستان میں حدود شرعی جاری نہیں ہو سکتی ہے اس لئے توبہ و استغفار کے سوا کوئی صورت نہیں۔ ظفیر

(۲) حدیث نبوی هے التائب من الذنب كمن لا ذنب له (مشكوة ص ۲۰۶) عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه متفق عليه (مشكوة باب الاستغفار والتوبة ص ۲۰۳). (۳) ويثبت الزنا باقراره (عالمگیری مصری باب ثانی ج ۲ ص ۱٤۳ ط. ماجدیه ۱ ص ۱٤۳) ظفیر. (٤) کیونکہ یہاں اسلامی حکومت نہیں ہے حدود کے اجراء کیلئے دار الاسلام ہونا شرط ہے في دار الاسلام لانه لا حد في دار الحرب (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط. س ج ٤ ص ٥ ,, ٥) ويثبت الزنا عند الحاكم ظاهرا بشهادة اربعة يشهدون عليه بلفظ الزنا الخ وقالوا رأيناه ادخل كالميل في المكحلة (عالمگیری مصری ج ۲ ص ٤۳) بان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهدا حدا و اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة ويحد الشاهد حد القذف عند علمائنا (عالمگیری مصری باب خامس ج ۲ ص ۱٥۱ و ج ۲ ص ۱٥۳ ط ماجدیه ج ۱ ص ۱٥۱) ظفیر

باب سوم

سرقہ
(چوری وغیرہ سے متعلق احکام ومسائل)

ایک شخص نے دوسرے کی چیز چرا کر تیسرے کو دی جس سے وہ ہلاک ہوگئی، ضمان کس پر ہے

(سوال ۱) زید نے عمر کے کہنے سے کسی کی چیز چرا کر بکر کو دی اور بکر سے ہلاک ہوگئی اس چیز کا ضامن کون ہوگا۔

(الجواب) اس چیز کا ضامن بکر ہوگا اور بکر چور سے یعنی زید سے رجوع کرے گا کما فی الدر المختار وفیه لو استهلکه المشتری منه او الموهوب له فللما لك تضمينه وفي ردالمحتار المعروف بالشامي قوله فللمالك تضمينه) اى تضمين المشتری او الموهوب له ثم يرجع المشتری علی السارق بالثمن لابالقيمة تاتا رخانيه عن المحيط وفيها عن شرح الطحاوی لو قطع ثم استهلكه غيره كان للمسروق منه ان يضمنه قيمته الخ شامي ج ۳ ص ۲۱۰. (۱)

خودرو جنگل سے لکڑی چرانا کیسا ہے

(سوال ۲) جو جنگل خود سرکاری ملک ہیں جیسے پہاڑ وغیرہ ایسے جنگل کی خودرو لکڑی وغیرہ چوری سے کاٹنی درست ہے یا نہ۔

(الجواب) احتیاط ترک میں ہے

نگران باغ بغیر اجازت مالک کے جو چیز دے وہ جائز نہیں

(سوال ۳) جو مالی سرکاری یا امیروں کے باغوں میں رہتے ہیں اگر وہ اپنی طرف سے کسی کو کچھ ترکاری یا کوئی پودہ دیویں تو درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ جائز نہیں ہے۔ (کیونکہ یہ محافظ ہے مالک نہیں)

صرف شبہ کی بنیاد پر ضمان لینا درست نہیں

(سوال ٤) زید کے کچھ روپے چوری ہوگئے زید نے عمرو پر شبہ کیا اور زید کا ظن غالب عمرو پر ہے اور عمرو انکار کرتا ہے اور زید کو عمرو کی قسم پر اعتبار نہیں ہے اگر زید عمرو سے روپیہ لے لے تو جائز ہے یا نہیں اور زید کو گناہ حق العباد کا ہوگا یا حق اللہ کا یا کچھ نہیں۔

(الجواب) زید کو عمرو سے ضمان لینا درست نہیں ہے اور اگر زید نے اپنے گمان کے موافق عمرو سے ضمان لے لی اور فی الحقیقت عمرو نے چوری نہ کی تھی تو زید عند اللہ ماخوذ ہوگا اور حق العباد اس کے ذمہ رہے گا۔ (۲)

(۱) ردالمحتار باب كيفية القطع واثباته ج ۳ ص ۲۹۱. ط.س. ج ٤ ص ۱۱۱. ظفير. (۲) السرقة انما تظهر باحد الامرين اما بالبينة او بالاقرار (عالمگيری مصری كتاب السرقه ج ۲ ص ۱۷۱. ط. ماجديه ج ۱ ص ۱٤۱) ظفير

چور سے ضمان لینا

(سوال ۵) زید نے خالد کی بکری چوری کر کے تلف کر دی خالد نے بکر کی قیمت بنرخ گراں زید سے لے کر بکر کے دعوے سے دست بردار ہو گیا مگر سرکار نے زید کو نہیں چھوڑا جیل میں ڈال دیا یا جیل ہونے کی تقدیر پر مذکورہ بکری کی قیمت خالد کے لئے شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جائز ہے کیونکہ جیل میں جانا حد شرعی نہیں ہے جو یہ خیال کیا جاوے کہ ضمان ساقط ہونی چاہئے، شامی میں ہے لان انتفاء الضمان انما هو بسبب القطع الخ ۔(۱) الحاصل چونکہ سارق کا قطع ید نہیں ہوا جو کہ حد شرعی ہے تو ضمان کا لینا جائز ہے۔ فقط۔

قبر کی چادروں کا چوری کرنا اور اس کی ملکیت

(سوال ٦) قبور اولیاء پر ملک پنجاب میں عموماً غلاف قیمتی اور جھاڑ وغیرہ ڈالے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ قبور بیت مقفل میں ہوتی ہیں ورنہ خانقاہ اس مال کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ مال ورثہ کا مملوک ہے یا نہیں، زید اس قبر سے جو مقفل محرز ہے اتنی قدر غلاف خفیۃً اٹھا کر بھاگ جاتا ہے جس کی قیمت نصاب سرقہ تک ہو جاوے تو یہ شخص بعد ثبوت کے مستحق حد سرقہ کا ہے یا نہیں۔

(الجواب) مالک ان اشیاء غلاف وغیرہ کا وہ ہے جس نے وہ غلاف وغیرہ ڈالا اور رکھا ہے اور چرانا ان اشیاء کا کسی کو جائز نہیں ہے لیکن ان اشیاء کی چوری سے حد سرقہ واجب نہیں۔(۲) ہوئے جیسا کہ درمختار میں ہے۔ وكذا لو سرقه من بيت فيه قبر او ميت فتاوله بزيارة القبر الخ۔(۳)

قبر کے غلاف کے استعمال کو جائز سمجھنا اور اس کی تاویل کرنا

(سوال ۷) اگر زید عالم صورت اولیٰ میں قبور سے غلاف وغیرہ اٹھا کر استعمال کرنا جائز اور حلال سمجھے اور حلت میں یہ تاویل پیش کرے کہ ورثہ اہل قبور تضیع مال کے مرتکب ہیں، لہٰذا ایسے مال کو خفیہ اٹھا کر استعمال کرنا ہر ایک مسلم کو جائز ہے۔

(الجواب) یہ تاویل اس کی غلط ہے اور چرانا ان اشیاء کا درست نہیں ہے اور استعمال کرنا درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) ردالمحتار باب كيفية القطع ج ۳ ص ۲۹۱ .ط.س.ج ٤ ص ۱۱۰

(۲) ولو سرق من القبر دراهم او دنانير اوشيئاغير الكفن لم يقطع بالا جماع اختلف مشائخنا رحمهم الله تعالىٰ فيما اذا كان القبر في بيت مقفل والا صح انه لا يقطع سواء بنش الكفن او سرق مالا آخر من ذلك البيت وكذا اذا سرق الكفن في تابوت في القافلة لا يقطع (عالمگیری مصری كتاب الحدود ج ۲ ص ۱۷۸ .ط.ماجديه ۱ ص ۱۷۸.

(۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب السرقة ج۳ ص ۲۷٦ .ط.س.ج ٤ ص ۹٤. ظفير.

(٤) وبنش بقبورولوكان القبر في بيت مقفل في الا صح او كان الثوب غير الكفن وكذا لو سرقه من بيت فيه قبر اوميت لنا وله زيارة القبر (الدرالمختار على هامش ردالمحتار كتاب السرقه ج ۳ ص ۲۷٦ .ط.س.ج ٤ ص ۹٤) حد نہیں ہے لیکن چوری بہر حال چوری ہے تعبیر چوری سے کی گئی ہے ظفیر.

چوری کا اقرار اور دوسرے کے لئے اس کی گواہی

(سوال ۸) چار شخصوں نے مل کر چوری کی ان میں سے دو شخص اپنے اوپر اقرار کرتے ہیں اور باقی ساتھیوں پر گواہی دیتے ہیں، یہ گواہی معتبر ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقرار کرنے والوں کا اقرار اپنی نفس پر معتبر ہے اور گواہی ایسے لوگوں کی معتبر نہیں ہے۔(۱)

چوری کا روپیہ خفیہ طور پر مالک کو پہنچادے تو چور بری ہو جائے گا

(سوال ۹) ایک شخص نے کسی کا روپیہ چوری کیا بعد چند روز کے اسے ندامت ہوئی اور خیال ہوا کہ اب اس کا روپیہ کسی طرح سے اس کے یہاں پہنچادینا چاہئے اگر یہ سارق اتنی رقم اصل مالک کے یہاں کسی طرح سے پہنچادیوے اور اس کو خبر نہ ہو تو یہ بری الذمہ ہو جائے گا یا نہ۔

(الجواب) کسی طریق سے بھی اگر روپیہ اس کے پاس پہنچادیوے گا تو مواخذہ سے بری ہو جائے گا، خبر کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔(۲)

چوری کے روپے سے تجارت کی تھی نقصان ہوا اب بقیہ روپیہ واپس کرے یا پورا دیوے

(سوال ۱۰) ایک شخص نے کسی کا روپیہ چرایا اور اس روپیہ مسروقہ سے تجارت کی اس میں اس کو نقصان ہوا تو سارق کل روپیہ اصل مالک کو واپس کرے یا نقصان کے بعد جو روپیہ بچا ہے وہ دے گا۔

(الجواب) کل روپیہ مسروقہ دینا چاہئے۔

چوری کے روپیہ سے نفع ہوا اس کا مالک کون ہے

(سوال ۱۱) ایک شخص نے کسی کا روپیہ چوری کیا اور اس روپیہ مسروقہ سے تجارت کی اور نفع ہوا تو اس منافع کا مالک کون ہوگا اور صدقہ کرنا نفع کا واجب ہے یا مستحب۔

(الجواب) نفع کا مالک سارق ہے اور صدقہ کرنا اس کا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

(۱) السرقة انما تظهر با حد الا مرين اما با لبينة او بالا قرار الخ فاقر السارق. فالقاضي لا يحتاج السوال عن المسروق (عالمگیری مصری کتاب السرقہ ج ۲ ص ۱۷۱ ط ماجدیہ ص ۱۷۱) اور گواہ کے لئے شرط ہے کہ وہ عادل ہوں اس لئے کہ اس کی گواہی دوسروں کے حق میں معتبر نہیں۔ کیونکہ چوری کی وجہ سے وہ فاسق کے حکم میں ہو گیا۔ ظفیر۔

(۲) وترد العين لو قائمة وان باعها او وهبها لبقائها على ملك مالكها (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب كيفية القطع ج ۳ ص ۲۹۱) ويبرأ بردها ولو بغير علم المالك في البزازية غصب دراهم من كيسه ثم ردها فيه بلا علمه برئ و كذا لو سلمه اليه بجهة اخرى كهبة او ايداع او شراء و كذا لو اطعمه فاكله (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الغصب ج ۵ ص ۵۹۱. ط س ج ۶ ص ۱۸۲) ظفير.

(۳) وترد العين لو قائمة الخ لبقائها على ملك مالكها (ايضا). ط.س. ج ۴ ص ۱۱۰ ظفير.

چور کا مالک سے اجمالی معاف کرانا کافی ہے یا نہیں

(سوال ۱۲) زید نے بکر کی مصاحبت میں رہ کر چند اشیاء مملوکہ بکر کی چرالی تھی، ان اشیاء مسروقہ میں سے کچھ اشیاء موجود ہیں اور کچھ ہلاک ہو گئی ہیں، زید کا یہ ارادہ ہے کہ حق العبد بخشوائے اور یہ بار اس کے گردن پر نہ رہے جس پر اگر زید ظاہر طور سے بکر سے اپنے فعل اور اشیاء مسروقہ کی تفصیل کرے اور معافی لے تو باعث بے اعتباری اور سخت شرمساری زید کا ہے کیا اگر زید بکر سے یہ کہے کہ تو مجھے فی سبیل اللہ سب حقوق اپنے جلی و خفی جو تیرے مجھ پر ہوں یا کوئی چیز تیری بلا اجازت میں نے اٹھالی ہو تو معاف کردے اور بکر بھی راضی ہو جاوے تو اس اجمال سے سرقہ کا گناہ معاف ہو جاتا ہے یا نہیں اور اس وقت جو اشیاء مسروقہ میں سے زید کے پاس موجود ہیں وہ اس پر درست ہو جاتی ہیں یا نہیں۔

(الجواب) زید کے ذمہ ضروری ہے کہ جو اشیاء مسروقہ بکر کی اس کے پاس موجود ہیں وہ بکر کو واپس کردے اور جو ہلاک ہو گئی ان کو معاف کرادے یا ضمان دیوے باقی مجملاً معاف کرنا جو سوال میں مذکور ہے اس میں تفصیل ہے، شرح فقہ اکبر میں ہے ثم هل يكفيه ان يقول على دين فاجعلنى فى حل ام لا بدان يعين مقداره ففى النوازل رجل له على آخر دين وهو لا يعلم بجميع ذلك فقال له المديون ابر ني ممالك على فقال الدائن ابرئك قال نصير رضى الله عنه لا يبرأ لا عن مقدار ما يتو هم اى يظن انه عليه وقال محمد بن سلمة يبر أ عن الكل قال الفقيه ابو الليث حكم القضاء ما قاله وحكم الآخرة ما قاله نصير الخ۔(۱) امام ابو الليث کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ قضاءً تمام حقوق ساقط ہیں اور دیانۃً یعنی عند اللہ و حکم اخروی صرف وہی ساقط ہوئے جن کا دائن کو علم ہے اور بہر حال جو اشیاء موجود ہیں ان کو واپس کرنا ضروری ہے یا صاف طور سے ہبہ کرانا لازم ہے کہ فلاں فلاں اشیاء تیری میرے پاس موجود ہیں وہ مجھ کو ہبہ کردے کیونکہ جو تفصیل اوپر مذکور ہے وہ دیون میں ہے نہ اعیان موجودہ میں، فقط۔

نصاب سے کم مال مسروقہ کی ہلاکت پر ضمان لازم ہے

(سوال ۱۳) مال مسروقہ جس میں قطع ید نہیں ہے اس کے ہلاک اور استہلاک سے سارق مال کا ضامن ہے یا نہیں تو اگرچہ سرقہ گواہوں یا اقرار سے ثابت ہو اور جب اس زمانہ میں حکم کو قطع ید کا حکم نہیں تو ایسی صورت میں مال مسروقہ جو کہ لائق قطع ید ہے اس کے ہلاک یا استہلاک سے سارق مال کا ضامن ہے یا نہ اگر سرقہ کا ثبوت گواہوں سے ہو یا اقرار سے۔

(الجواب) شامی نے کتاب الغصب میں صاحب فتح القدیر سے نقل کیا ہے قوله وفيه لابن الكمال كلام الخ حاصله ان السرقة داخلة باعتبار اصلها فى الغصب الاان فيها خصوصية ادخلتها فى الحدود فلا ينافى دخولها باعتبار اصلها فى الغصب الخ ج۵ص ۱۱٤ (۲) شامی وفى كتاب السرقة من الدر المختار وصح رجوعه عن اقراره بها وان ضمن الحال الخ لا قراره على نفسه . قوله لا قراره على

---

(۱) شرح فقہ اکبر. (۲) ردالمحتار کتاب الغصب ج ۵ ص ۱۵٦. ط.س ج٦ص ۱۷۹. ظفیر.

نفسه علة للزوم الحال في المسئلتين الخ (۱) ان عبارات سے واضح ہوا کہ مال مسروق جس میں قطع ید نہیں ہے یا بوجہ عدم وجود شرائط قطع کے قطع ید نہیں ہو سکتا اس کی ضمان بصورت ہلاک و استہلاک لازم ہے۔

عورت کی چوری کے شبہ میں اس کا مال لینا درست نہیں

(سوال ۱۴) ایک شخص کی والدہ کو اس کی زوجہ پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ گھر کی چیز جنس وغیرہ لے کر فروخت کرتی ہے بلکہ اس شخص کی والدہ نے اپنے لڑکے کو کئی دفعہ دکھلا دیا کہ یہ چیزیں نکالی ہوئی ہیں اور لڑکے کو بھی یقین ہوا کہ یہ چیز تھوڑی ضرور نکلی ہوئی ہے۔ مگر کسی نے آج تک دیکھا نہیں نہ چیز نکالتے ہوئے نہ فروخت کرتے ہوئے۔ شخص مذکور کی زوجہ کا کچھ روپیہ رکھا ہوا تھا اس شخص نے اپنی والدہ کے کہنے سے وہ روپیہ خود لے لیا اس روپیہ کا مالک کون ہوگا اور اس عورت کی چوری کے بارے میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) چوری کے ثبوت کی دو ہی صورتیں ہوتی ہیں۔ یا وہ عورت خود اقرار کرے یا دو گواہ عادل گواہی چوری کی دیویں بدوں اس کے ثبوت چوری کا نہیں ہو سکتا، پس وہ روپیہ جو عورت کا رکھا ہوا ہے شوہر کو اس کا اٹھا لینا اور رکھ لینا درست نہیں ہے، وہ روپیہ عورت کو دے دینا چاہئے۔ فقط۔

اقرار کرنے کے بعد چور کا پھر رجوع کرنا

(سوال ۱۵) از تودہ گندم غیر پیمانہ شدہ قدرے گندم دزدیدہ شدو رسخت دانہا تاخانہ یکے رسید چوں او را تہمت بد زدوار ندگفت کہ بے شک من دزدیدہ ام ولیکن فی الحال کدام امیر و حاکم را نگویند آں قدر کہ دزدیدہ ام شمار او اخواہم کرد، پس از چند روز منکر از اقرار و رسخت دانہا تاخانہ خود گردید، اکنوں دو گواہ نزد مدعی بر رسختن دانہا تاخانہ مدعا علیہ و دو گواہ دیگر بر اقرار مدعی علیہ مستعدو بہ فعل سرقہ ہیچ گواہ نیست پس ہمیں گواہان سرقہ ثابت خواہد شد یا نہ۔ اگر ثابت شود پس انداز مجہول است چہ قدر ضمانت بر او لازم گردد۔

(الجواب) قال في الدر المختار وصح رجوعه عن اقراره بها وان ضمن المال۔(۳) اس عبارت در مختار اور اس پر شامی نے جو کچھ لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اقرار کرنے کے بعد رجوع کرنے اور انکار کرنے سے قطع ید ساقط ہو جاتا ہے لیکن مال کی ضمان لازم ہے، پس جو مقدار سارق بیان کرے بصورت نہ معلوم ہونے مقدار کے اس کے ذمہ وہی لازم ہے۔

قیمت کفن میں سے چوری کرنا

(سوال ۱۶) ایک شخص نے کفن میں سے دام چرائے پھر ظاہر ہو گیا اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

(الجواب) وہ دام جو اس نے چرائے مالکان کفن یعنی اہل میت کو جنہوں نے کفن دیا ہو واپس کرے یا ان سے معاف کرا لیوے اس گناہ سے پاک ہو جاوے گا۔

---

(۱) ردالمحتار کتاب السرقة ج ۳ ص ۲۶۹ ط.س ج ٤ ص ۸٦. ظفير.
(۲) انما السرقة تظهر باحد الا مرين اما بالبينة او بالا قرار (عالمگیری مصری کتاب السرقة ج ۲ ص ۱۷۱. ط ماجدیه ۲ ص ۱۷۱) ظفیر
(۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار کتاب السرقه ج ۳ ص ۲۶۹ ط.س ج ٤ ص ۸٦. ظفير

باب چہارم

حد شرب
(شراب وغیرہ پینے کی سزا اور اس کے متعلق احکام و مسائل)

شرابی کی سزا کا ثبوت

(سوال ۱) شارب الخمر کے لئے اسی ۸۰ کوڑے کا حکم کون سی حدیث سے مستفاد ہوتا ہے، نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تو نعال اور کھجوروں کی شاخوں کی سزا دی گئی ہے جیسا کہ عبداللہ بن جندبؓ کی حدیث میں مصرح موجود ہے۔

(الجواب) دلیل اس کوڑے کی اجماع صحابہؓ سے اور فتح القدیر میں اس کی پوری بحث کی ہے اور احادیث اور آثار سے ثابت کیا ہے فلیر اجع منہ۔(۱)

شرابی کو کیا سزا دی جائے

(سوال ۲) تین لوگوں نے بظاہر شراب پی ہے ان کے لئے کیا سزا ہونی چاہئے۔

(الجواب) اگر دو عادل گواہوں سے کسی شخص کا شراب پینا ثابت ہو جاوے تو شریعت میں اس کی سزا اسی ۸۰ کوڑے ہیں۔(۲) مگر یہ سزا حکومت اسلامی ہونے کی صورت میں حاکم اسلام یعنی قاضی جاری کر سکتا ہے اور اب چونکہ حکومت اسلامی نہیں ہے تو یہ حد بھی جاری نہ ہوگی۔(۳) لہذا ان لوگوں کو تنبیہ برادری کے طریقے سے کی جاوے یعنی اول ان سے توبہ کرائی جاوے اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان سے تعلقات برادرانہ منقطع کرا لئے جاویں۔ فقط۔

غیبت سود خوری کی سزائیں

(سوال ۳) غیبت، لواطت، سود خوری، شراب نوشی جوا کے لئے شریعت میں کوئی حد مقرر ہے یا نہیں۔

(الجواب) غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی کراوے اور توبہ کریں اور لواطت میں اگر دار الاسلام ہو تو تعزیر ہے،(۴) اور سود خواری میں سود کا واپس کرنا اور توبہ کرنا بھی کفارہ ہے۔ فقط۔

---

(۱) وحد الخمر و السکر في الحر ثمانون سوطاً لاجماع الصحابة يفرق على بدنه كما في حد الزنا هدايه لا يجزى ضرب شارب الخمر و كذا غيره ممن وجب عليه الحد بالنعال وان كانوا يضربون في العهد النبوى بالنعال والعصا والا يدى لا نعقاد الا جماع من الصحابة ومن بعد هم على تركه (حاشيه هدايه ج ۳ ص ۵۰۸ باب حد الشرب) ظفير.

(۲) ولا يثبت الشرب بها اى بالرائحة بل بشهادة رجلين الخ او يثبت باقراره مرة صاحياً ثما نين سو طا للحر وفرق على بدنه كحد الزنا (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الحدود باب حد الشرب ج ۳ ص ۲۲۶ وج ۳ ص ۲۲۷ ط.س. ج ٤ ص ۷۰ ظفير. (۳) في دار الاسلام لانه لا حد بالزنى في دارالحرب (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج ٤ ص ٥) ظفير. (٤) ولا يحد بوطئ بهيمة بل يعزر وتذبح ثم تحرق ويكره الا نتفاع بها حية وميتة الخ او بوطئ دبر و قالا ان فعل بالا جانب حد وان في عبده او امة او زوجته فلا حد اجماعا بل يعزر الخ وفي الفتح يعزر ويسجن حتى يموت او يتوب (در مختار) قوله او بوطئ دبر اعلفه فشمل دبر الصبى والزوجة (ردالمحتار كتاب الحدود ومطلب فى وطى الدابة ج ۳ ص ۲۱۳ ط.س. ج ٤ ص ۲٦) ظفير.

شرابی سے تعلقات

(سوال ٤) ایک شخص مسلمان شراب پیتا ہے مسلمانوں کو اس سے برتاؤں کرنا کیسا ہے۔

(الجواب) ایسے شخص سے ملنا جلنا اور تعلقات رکھنا درست نہیں ہے۔(۱)

شرابی اور اس کے حامیوں کی کیا سزا ہے

(سوال ٥) ایک شخص عرصہ پندرہ سولہ سال سے شراب پیتا ہے۔ اور باوجود فہمائش کے باز نہیں آتا آخر مسلمانوں نے متفق ہو کر اس کو مسلمانوں کی جماعت سے خارج کر دیا، چھ سات آدمی اس کے طرف دار ہیں، اب لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات دن پینے والا شراب کا معذور اور بیمار ہے نہ پینے سے بیمار ہو کر مر جائے گا ایسے شخص کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے اس کو شریک کرنے کی کیا صورت ہے اور کچھ نقد روپیہ کی سزا مسلمان دے سکتے ہیں یا نہیں اور جو لوگ اس کے طرف دار ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس زمانہ میں شرعی حد تو جاری نہیں ہو سکتی،(۲) مسلمانوں کا کام یہی ہے کہ اگر کوئی مسلمان فعل چوری یا بدکاری یا شراب خواری کرے تو اس کو سمجھا دیں اور توبہ کرا دیں پھر بھی اگر نہ مانے تو وہ جانے اسی پر مواخذہ ہے سمجھانے والے بری الذمہ ہیں اور جرمانہ مالی کرنا درست نہیں ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ مسلمانان اس سے نفرت رکھیں اور خوشی اس سے نہ ملیں اگر کوئی مجبوری یا فتنہ ہو تو خیر ورنہ بہتر یہی ہے کہ اس سے قطع تعلق رکھیں اور جب تک وہ توبہ نہ کرے اس سے خوشی ملنا جلنا اختیار نہ کریں باقی مجبوری کو جو کچھ مصلحت و مناسب وقت ہو کریں ورنہ خاموش ہو رہیں اس سے زیادہ مسلمانوں کے اختیار میں کچھ نہیں ہے کہ اپنی ناراضی اس سے ظاہر کر دیں اور ہو سکے تو قطع تعلق کر دیں۔

شراب اور بھنگ کے استعمال میں فرق ہے یا نہیں

سوال ٦) شراب اور بھنگ پینے والے کی حد شرعی ایک ہے یا متعدد علٰحدہ۔

الجواب) حد شرعی تو اس ملک میں بوجہ نہ ہونے حکومت اسلام کے جاری نہیں ہو سکتی ویسے حرمت کے حکم میں دونوں برابر ہیں۔(۳) اور دونوں فاسق ہیں توبہ کریں۔ فقط۔

---

(۱) حد اسی ۸۰ کوڑے کے لئے دارالاسلام ہونا شرط ہے ہندوستان جیسے ملک میں اخلاقی سزا ترک تعلقات ہی ہو سکتی ہے لانه لا حد في دار الحرب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الحدود ج۳ ص ۱۹۵) ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج٤ ص٥)۔

(۳) وعند محمد ما اسكر كثيره فقليله حرام وهو نجس ايضا قالوا وبقول محمد نأخذ الخ (ردالمحتار باب حد الشرب ج ۳ ص ۲۲۵ ط.س ج٤ ص ۳۸۰ ظفیر

باب پنجم

حد قذف

(کسی پاک دامن کو زنا کی تہمت لگانا اور اس کی سزا سے متعلق احکام و مسائل)

کیا زنا کے ثبوت کے لئے چار گواہ ضروری ہیں

(سوال ۱) زنا کے ثبوت کے لئے چار گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا نہ۔

(الجواب) ضروری ہے۔(۱)

چار سے کم گواہوں سے زنا ثابت نہیں

(سوال ۲) اگر چار گواہ نہ ہوں تو زنا ثابت ہو سکتا ہے یا نہ۔

(الجواب) نہیں۔(۲)

صرف والدین کے کہنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا

(سوال ۳) زانیہ کے والدین اگر یہ کہہ دیں کہ ہم نے اپنی آنکھ سے زنا کرتے دیکھا تو زنا ثابت ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) نہیں۔(۳)

جب قاذف چار گواہ نہ پیش کر سکے

(سوال ٤) اگر تہمت لگانے والا چار گواہ نہ لا سکا تو حد قذف کا مستحق ہے یا نہ۔

(الجواب) ہے۔

تہمت زنا لگانے والے کی سزا

(سوال ۵) ایک شخص ایک عورت پر الزام لگاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہم نے آنکھ سے نہیں دیکھا، غرض کہ الزام ثابت نہیں ہے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ شوہر عورت کے جو اولاد ہو اس کا نسب اس کی شوہر سے ثابت ہوتا ہے، غیر کی طرف نسب نہیں ہو سکتا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے **الولد للفراش وللعاهر الحجر**۔(٤) یعنی اولاد اسی شخص کی طرف منسوب ہوگی جس کی وہ زوجہ ہے اور تہمت لگانا بدون تحقیق کے کسی شخص پر جائز نہیں ہے، حدیث شریف میں اس کی ممانعت وارد ہے اور تہمت لگانے والا سخت گناہ گار ہے بلکہ حکم شریعت کا یہ ہے کہ اگر تہمت لگانے والا گواہ نہ پیش کر سکے تو اس پر حد قذف واجب ہوتی ہے۔(۵) فقط۔

---

(۱) ويثبت الزنا عند الحاكم ظاهرا بشهادة اربعة يشهدون عليه بلفظ الزنا (عالمگیری مصری کتاب الحدود ج ۲ ص ۱٤۳ ط. ماجدیه ج۱ ص۱٤۳)

(۲) لا تقبل الشهادة على الزنا الا شهادة اربعة احرار مسلمين (عالمگیری مصری کتاب الحدود ج ۲ ص ۱۵۱ ط. ماجدیه ج۱ ص۱۵۱)

(۳) وان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة (عالمگیری مصری کتاب الحدود ج ۲ ص ۱۵۱ ط ماجدیه ج۱ ص ۱۵۱ ظفیر)

(٤) مشكوة شريف ج ۲ ص ۲۸۷ کتاب اللعان.

(۵) اذا قذف الرجل رجلا محصنا او امرأة محصنة بصريح الزنا وطالب المقذوف بالحد حده الحاكم ثمانين سوطا ان كان القاذف حرا وان كان عبدا حده اربعين سوطا (عالمگیری مصری کتاب الحدود ج ۲ ص ۱٦۰)

تہمت زنا اور اس کی سزا

(سوال ۶) ایک شخص نے ایک عابد متقی ذی عصمت پر زنا کی تہمت لگائی اور گواہ پیش نہ کر سکا، صرف ایک شخص نے اتنا کہا کہ فلاں مرد اور عورت کو راستہ سے گزرتے ہوئے دیکھا؟

(۲) اس ملک میں بادشاہ اسلام اور قاضی نہیں ہے جس کی طرف سے حدود شرعیہ نافذ ہوں تو ایسے کے لئے عند الشرع کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں زنا ثابت نہیں ہے۔(۱)

(۲) اس ملک میں حدود جاری نہیں ہو سکتے لہذا وہ تہمت لگانے والا توبہ کرے اور مقذوف سے معافی مانگے۔(۲) فقط۔

بلا ثبوت تہمت زنا کا حکم

(سوال ۷) جو شخص بلا ثبوت شرعی کسی مسلم پر تہمت زنا و افعال خبیثہ لگائے تو اس کا کیا حکم ہے اور اس کو شہرت دیتا پھرے۔

(الجواب) بدون ثبوت شرعی کے کسی مسلمان پر تہمت زنا و افعال خبیثہ لگانا حرام اور معصیت کبیرہ ہے اور اگر حکومت اسلامیہ ہو تو قاذف پر حد قذف لازم ہوتی ہے۔(۳) و تفصیلہ فی کتب الفقہ، فقط۔ (اور جو لوگ اس طرح کی غلط چیزوں کی شہرت کرتے ہیں وہ سخت گنہگار ہیں۔(۴) ظفیر)

تہمت لگانے والے کے ساتھ کیا کیا جائے

(سوال ۸) ایک عورت سن رسیدہ ۹ سال سے بیوہ ہو گئی ہے، چال چلن اس کا بہت اچھا ہے مگر کوئی دوسرا مرد اس کے گھر میں نہیں ہے اس لئے وہ ایک مرد نوکر رکھ کر زراعت کا کام کراتی تھی چند لوگ اس کے دشمن پہلے سے ہیں، انہوں نے بلا دیکھے اس نوکر سے تہمت لگائی اور جامع مسجد میں بروز جمعہ نوکر کے ہاتھ پر قرآن شریف رکھ کر پوچھا، اس نے قسم کھا کر کہا کہ ہماری ماں کی عمر کی عورت ہے، میں بھی اس کو ماں سمجھتا ہوں۔ لوگوں نے اس کو سچا سمجھ کر چھوڑ دیا اور مخالفین سے رنجیدہ ہو گئے، دو تین ماہ کے بعد مسماۃ نے اس نوکر کو چھوڑ دیا، تب دشمنوں نے اس نوکر کو بہکا کر کہلا دیا کہ ہماری آشنائی اس عورت سے تھی، پنچایت قائم کر کے اس نوکر کے کہنے پر

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ لو لا جاؤا علیہ باربعۃ شہداء فاذلم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ہم الکاذبون (سورۃ النور رکوع ۲)

(۲) تہمت لگانے والے کی سزا اسی ۸۰ کوڑے ہے، ارشاد ربانی ہے والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ و لا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا و اولئک ہم الفاسقون (سورۃ النور ۱)

(۳) ارشاد ربانی ہے والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ و لا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا و اولئک ہم الفاسقون (سورۃ النور ۱) لانہ لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج ۴ ص ۵) ظفیر

(۴) ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لہم عذاب فی الدنیا والآخرۃ (سورۃ النور رکوع ۲) ظفیر۔

عورت بیوہ کے پچاس جوتے مار کر منہ پر کالک لگا کر ذات سے نکال دیا، اس صورت میں ان لوگوں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) تہمت لگانے والا شخص اور اس کے بھکانے والے فاسق و عاصی ہیں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے اور ان کے کہنے سے عورت مذکورہ کو برادری سے خارج کرنا اور پانی وغیرہ بند کر دینا درست نہیں ہے ان ظالموں کو ایسے ظلم سے توبہ کرنی چاہئے اور اس قدر ظلم اس عورت بیوہ پر ناحق نہ کرنا چاہئے اور توبہ کرنی چاہئے۔(۱)

تہمت لگانے کے بعد کہنا کہ میں نے غلط کہا تھا

(سوال ۹) نوری نے مسجد میں بیان کیا کہ ہم خان محمد کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ ولد الزنا ہے اس وجہ سے کہ اس کی ماں کو اس کے پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی تھی اور اس کے والد نے اس سے نکاح کر لیا چونکہ یہ نکاح صحیح نہیں ہوا اس لئے اس کے ماں باپ دونوں زانی اور اولاد ولد الزنا ہوئے اور ولد الزنا کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ پھر نوری نے اس بات کا اقرار کیا کہ ہم نے رنج و غصہ کی وجہ سے ایسا کہا ہم سے قصور ہوا، اس صورت میں نوری کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) اگر حدود جاری ہوتی تو نوری مستحق حد قذف تھا،(۲) اب صرف توبہ کرنا چاہئے اور خان محمد وغیرہ سے قصور معاف کرائے کیونکہ اپنے بیان سابق کی نوری نے خود تکذیب کی لہذا جھوٹا ہونا اس کا محقق ہو گیا۔

(۱) اگر اسلامی حکومت ہوتی تو ان پر حد قذف ہے اسی ۸۰ کوڑے لگتے کیوں کہ ارشاد ربانی ہے والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا واولئك هم الفاسقون (سورة النور رکوع ۱ ظفیر.

(۲) القذف في الشرع الرمي بالزنا الخ اذا قذف الرجل رجلاً محصنا او امرأة محصنة بصريح الزنا الخ وطالب المقذوف بالحد ، حده الحاكم ثمانين سوطاً ان كان القاذف حرا وان كان عبدا حده اربعين سوطاً كذا في فتح القدير (عالمگیری كتاب الحدود و باب سابع ج ۲ ص ۱۶۰ ط. ماجدیه ج ۱ ص ۱۶۰) ظفیر.

باب ششم

تعزیر

حدود کے علاوہ دوسرے مختلف جرائم اور ان کی سزا سے متعلق احکام و مسائل

جس جانور کے ساتھ آدمی نے جماع کیا اس جانور اور آدمی کا حکم

(سوال ۱) اگر کسی نے جانور کے ساتھ جماع کیا تو اس شخص کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے، اور جانور کا گوشت کھانا کیسا ہے۔

(الجواب) شامی میں ہے ویعزرو تذبح البهيمة وتحرق على وجه الا ستحباب ولا يحرم اكل لحمها الخ(۱) یعنی اگر جانور کے ساتھ کسی نے جماع کیا تو وہ شخص تعزیر دیا جاوے کوڑے مارا جاوے، یہ حکم حاکم کے لئے ہے، اور اس جانور کو ذبح کیا جاوے، یعنی کھایا نہ جاوے لیکن یہ حکم علی وجہ الاستحباب ہے اور اگر اس کا گوشت بعد ذبح کے کھالیوے تو درست ہے مگر اچھا نہیں اور جیسا کہ فقہاء نے اس کے گوشت کو جلانے کا حکم لکھا ہے، اسی طرح اس گوشت کو دفن کر دینا بھی درست ہے فقط۔

ماکول اللحم کے ساتھ وطی کی گئی اس کا اور وطی کرنے والے کا حکم

(سوال ۲) زید نے بہیمہ ماکول اللحم سے وطی کی تو اس شخص پر شرعاً کیا تعزیر ہے اور اس بہیمہ ماکول اللحم کا کیا حکم ہے آیا اس کا کھانا اور دودھ پینا اور اس کے بچہ سے انتفاع لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جانور کی وطی سے تعزیر لازم ہے اور مقدار تعزیر حاکم کی رائے پر مفوض ہے اور اس بہیمہ کو ذبح کر کے جلا دینا مستحب ہے اس کا گوشت کھانا اور دودھ پینا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں ہے اور بچہ سے انتفاع درست ہے قال فی ردالمحتار يعزر و تذبح البهيمة وتحرق على وجه الاستحباب ولا يحرم اكل لحمها ج ۱ ص ۱۱۳۔

حاملہ بکری سے وطی کی تو وہ حرام نہیں ہوئی

(سوال ۳) بکری حاملہ سے کسی نے وطی کی وہ بکری حلال رہی یا حرام ہو گئی اگر اس کو ذبح کر کے جلایا جائے تو وضع حمل اور رضاعت کا انتظار کرنا ہو گا یا نہیں۔

---

(۱) ولا يحد بوطئ بهيمة بل يعزر و تذبح ثم تحرق ويكره الانتفاع بها حية ميتة (در مختار) وليس بواجب كما في الهداية وغيرها وهذا اذا كانت مما لا يوكل فان كانت توكل جاز اكلها عنده وقالا تحرق ايضا (ردالمحتار باب الوطئ الذي يوجب الحد ج ۳ ص ۲۱۳ ط.س ج ٤ ص ۲٦)

(الجواب) ردالمختار میں ہے ویعزر و تذبح البھیمة وتحرق علی وجه الا ستحباب ولا یحرم اکل لحمها شامی (۱) ج ۱ ص ۱۲ ا اس عبارت سے واضح ہے کہ اس بکری کا کھانا حرام نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ کھاویں اور ذبح کر کے جلادیں اور اگر وہ حاملہ ہے تو بہتر ہے کہ انتظار وضع حمل رضاع کا نہ کریں تب بھی گناہ نہیں ہے۔

نابالغ بچہ یا بکری کے ساتھ وطی کرنے والے کی سزا

(سوال ٤) صبی غیر بالغ یا بزوطی کردہ ورائے ایں امر شخص واحد است و صبی واطی منکر است آیا حکم شاة چہ باشد و تعزیر بر اں واطی آید یانہ۔

(الجواب) درمختار میں ہے ویعزر و تذبح البھیمة وتحرق علی وجه الا ستحباب ولا یحرم اکل لحمها به الخ شامی (۲) ج ۱ ص ۱۲ ا۔ ترجمہ یہ ہے اور تعزیر کیا جاوے وطی کرنے والا بہیمہ سے اور وہ بہیمہ ذبح کیا جاوے اور جلادیا جاوے بطریق استحباب نہ بطریق وجوب اور نہیں حرام ہے کھانا اس جانور کا بسبب وطی کے، لیکن یہ حکم جب ہے کہ وطی بہیمہ کی دو گواہوں سے یا اقرار سے ثابت ہو جاوے اور ایک کی گواہی سے کچھ حکم ثابت نہ ہوگا۔ فقط۔

چور سے مالی جرمانہ لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں

(سوال ٥) ایک شخص نے کسی شخص کے روپیہ چوری کئے ظاہر ہونے پر اس سے کل روپیہ وصول کیا گیا بستی کے سربر آوردہ لوگ اس بات پر متفق ہوئے کہ علاوہ مال مسروقہ کے مبلغ پچیس روپیہ بطور جرمانہ کے ادا کرے اور یہ روپیہ اس مدرسہ میں صرف کیا جاوے جو اس بستی میں مدت سے قائم ہے اس نے اس روپیہ کو ادا کر دیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس روپیہ کو مدرسہ میں صرف کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے، علاوہ اس کے جس شخص کا روپیہ چوری کیا گیا تھا اس نے مبلغ ۱۳ روپیہ اس شخص نے بھی بطور خود دیئے ان کا روپیہ کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) جرمانہ مالی شرعاً جائز نہیں ہے کما فی الشامی . و الحاصل ان المذهب عدم التعزیر با خذ المال الخ۔ (۳) پس صرف کرنا اس پندرہ روپے کا مدرسہ میں جائز نہیں ہے بلکہ اس روپیہ کو واپس کرنا چاہئے، پھر اگر وہ خوشی سے دیوے تو مدرسہ میں صرف کرنا درست ہے اور روپیہ ۱۳ جو مالک نے اپنے پاس سے خوشی سے دیئے ان کا لینا درست ہے۔

(۱) ردالمحتار ابحاث الغسل ج ۱ ص ۱٥٤ ط س ج ۱ ص ۱٦٦.
(۲) ردالمحتار ابحاث الغسل ج ۱ ص ۱٥٤ ط س ج ۱ ص ۱٦٦
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ص ۲٤۷ ط س ج ٤ ص ٦۱ مطلب فی التعزیر باخذ المال لا با خذ مال فی المذهب بحر وفیه عن البزازیه وقیل یجوز و معناه ان یمسکه مدة لینز جر ثم یعیده له فان یئس من توبته صرفه الی مایری وفی المجتبی انه کان فی ابتداء الا سلام ثم نسخ (در مختار) قوله فی المذهب قال فی الفتح وعن ابی یوسف یجوز التعزیر للسلطان باخذ المال وعندهما وباقی الا ئمة لا یجوز (ردالمحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ج ۳ ص ۲٤٦ ط س ج ٤ ص ٦۱) ظفیر.

اکابر اہل سنت کی شان میں بد زبانی کی سزا

(سوال ٦) کسی طالب علم نے جب امام کو مرجی اور مولانا اشرف علی صاحب کو ہٹ دھرم بد مذہب کہا تو مدرسہ کے ایک سرپرست نے اس کو تھپڑ مارا، کیا اس سے قصاص لیا جائے گا۔

(الجواب) ایسے بد زبان کو تعزیراً ضرب کرنا اور تھپڑ مارنا چاہئے ہی تھا۔(۱)

قاضی شرعی کے سوا دوسرا آدمی حد شرعی قائم نہیں کر سکتا

(سوال ۷) یہاں پر قاضی شرعی تو ہے نہیں اگر کوئی عالم زانی و زانیہ کو زجراً سو دو سو جوتے وغیرہ مارنے کا حکم دیوے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں قاضی شرعی کے سوا دوسرا شخص حد شرعی قائم نہیں کر سکتا۔(۲)

بھانجی کے ساتھ زنا کی سزا

(سوال ۸) ایک شخص نے اپنی ہمشیرہ کی لڑکی سے زنا کیا اس کے ساتھ کھانا پینا رکھنا جائز ہے یا نہیں اور جو لوگ اس کے ہمراہی ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس شخص سے توبہ کرائی جاوے اور تنبیہ کی جاوے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس سے علیحدگی اختیار کرنی چاہئے اور جو لوگ اس کے معاون ہیں گناہگار ہیں۔(۳) فقط۔

استاذ کو گالیاں دینے کی سزا

(سوال ۹) شخصے استاذ خود را بایں طور حقارت نمود کہ تو ابن خنزیر یا ابن کلب است قائل این الفاظ را چہ حکم است نکاحش بدستور است یا نہ۔

(الجواب) شخص مذکور فاسق و عاصی و واجب التعزیر است اما تکفیر نہ کردہ خواہد شد و حکم فسخ نکاح وغیرہ احکام ارتداد برو جاری نخواہند شد۔(۴)

---

(۱) وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س ج ٤ ص ٦٦) ظفیر

(۲) فی الفتح ما یجب حقا للعبد لا یقیمہ الا الامام لتوقفہ علی الدعوی الخ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۰) باقی حد تو بے ہندوستان میں حکومت ہے لا نہ لا حد فی دارالحرب (ایضا کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س ج ٤ ص ٥) ظفیر (۳) مسلمان حکومت ہوتی تو باضابطہ حد جاری ہوتی مگر یہاں نہیں لانہ لا حد فی دارالحرب (ایضا) حدیث نبوی ہے من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ رواہ الترمذی (مشکوۃ باب التعزیر ج ۳۱۷ ط.س ج ٤ ص ٥) ظفیر

(٤) وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ وعزر الشاتم الخ یا خبیث یا سارق یا فاجر یا مخنث الخ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س ج ٤ ص ٦٦) ظفیر

رمضان کے دنوں میں علی الاعلان کھانا کھانے والا

(سوال ۱۰) ایک مسلمان نے ماہ رمضان میں دن کے وقت اپنی زوجہ کے تیجہ کے دن کھانا پکوا کر اپنے اقارب و اہل محلہ کو کھانا کھلایا اعلانیہ طور پر اور حقہ پان سے بہت تواضع اور مدارات کی، ایسا شخص مرتکب کبیرہ ہے یا کافر اور جس نے اس سے بیعت کی تھی وہ قائم رہی یا نہ، اس سے مرید ہونا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور اس کے پاس بیٹھنا اٹھنا کیسا ہے اور توبہ اس کی مجمع عام یا جامع مسجد میں ہوگی یا کیا۔

(الجواب) وہ شخص مرتکب گناہ کبیرہ ہوا۔ اور فاسق ہے(۱) کافر نہیں ہے اور قابل بیعت ہونے کے نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے اس سے بیعت کی وہ بیعت جائز اور درست نہیں ہے۔ وہ لوگ اس فاسق کو پیر نہ سمجھیں۔ اور کوئی مسلمان اس کو پیر نہ بناوے اور اس کو امام نہ بناوے اور اس کے ساتھ صحبت نہ رکھے جب تک وہ توبہ نہ کرے اس سے قطع تعلق کر دینا چاہئے، توبہ مجمع عام میں یا مجمع خاص میں، جامع مسجد ہو یا غیر جامع مسجد میں توبہ ہر طرح قبول ہوتی ہے۔ فقط۔

اکابر ائمہ کی توہین کرنے والا مستحق تعزیر

(سوال ۱۱) جو شخص ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو گمراہ و بے دین کہے یا امام بخاری کی توہین کرے یا کسی صحابی کی توہین کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) وہ شخص جو ایسا عقیدہ رکھے اور ائمہ دین خصوصاً امام الائمہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بد ظن ہو اور یا کسی صحابی کی توہین کرے مبتدع اور فاسق بے دین ہے اور مستحق تعزیر ہے۔(۲) فقط۔

زانی سے مالی جرمانہ لینا درست نہیں

(سوال ۱۲) اگر کسی زانی پر زنا کی وجہ سے پنچ جرمانہ کرے تو اس جرمانہ کو نیک کام مثلاً مسجد کی تعمیر وغیرہ میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مالی جرمانہ کرنا شریعت میں جائز نہیں ہے، پس جو روپیہ پیسہ جرمانہ میں لیا جاتا ہے مالک کو واپس کرنا چاہئے۔ وہ اپنی خوشی سے تعمیر مسجد میں لگائے تو جائز ہے۔ فی الشامی جلد نمبر ۳ فی البزازیہ ان معنی التعزیر باخذ المال (علی القول به اساك شئی من ماله عند مدة لینجز ثم یعیده الحاکم الیه لاان یاخذ الحاکم لنفسه اولبیت المال کما یتو همه الظلمة . ظفیر) (الی قوله) اذ لا یجوز لا حد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی(۳)

---

(۱) وکل مرتکب معصیة لا حد فیها فیها التعزیر اشباه (در مختار) والمفطر فی رمضان یعزر و یحبس (ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س. ج ۴ ص ۶۶) ظفیر.

(۲) وترد شهادة من یظهر سب السلف لا نه ظاهر الفسق الخ او یظهر سب السلف یعنی الصالحین منهم وهم الصحابة والتابعون (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۵ ط.س. ج ۴ ص ۲۳۷) ظفیر وعزر کل مرتکب منکر و موذی مسلم بقول او فعل (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س. ج ۴ ص ۶۶) ظفیر

(۳) دیکھئے ردالمحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ج ۳ ص ۲۴۶ ط.س. ج ۴ ص ۶۱ ظفیر.

ہنود کا کھانا کھانے پر تعزیر نہیں

(سوال ۱۳) اگر کوئی مسلمان ہنود کا کھانا کھاوے جس پر خنزیر یا مردار یا جھٹکا کھانے کا اشتباہ ہو اس پر شرعاً کیا تعزیر ہے۔

(الجواب) مسلمانوں کو ایسے شخص کے کھانے سے احتراز مناسب ہے لیکن پہلے جو کھالیا اس پر کچھ تعزیر وغیرہ نہیں ہے۔ آئندہ احتیاط رکھنی چاہئے۔ فقط۔

متبع شریعت معزز کو حرام زادہ وغیرہ کہنے سے مستحق تعزیر ہوگا

(سوال ۱۴) زید اور بکر میں تکرار ہوا زید نے بکر کو یہ گالی دی کہ تم اور تمہارے شہر کے باشندے کل حرام زادہ ولد الزنا ہیں حالانکہ بکر متبع شریعت اور معزز ہے آیا زید کیلئے تعزیر و تادیب شرعاً ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں زید پر تعزیر کی جاوے گی اور زید مستحق تعزیر ہے، لیکن وجوب تعزیر ایسی صورت میں دعویٰ پر موقوف ہے اور قاضی یا حاکم بعد دعویٰ کے اس کو جاری کر سکتا ہے۔ بہر حال زید اس میں عاصی ہوا توبہ کرے اور بکر سے معاف کراوے ورنہ بکر کے دعویٰ پر حاکم زید کو تعزیر کرے گا۔(۱)

رعایا سے جرمانہ لینا شرعاً درست نہیں ہے

(سوال ۱۵) زمین دار لوگ اپنی رعایا سے جرمانہ لیتے ہیں فی روپیہ چار آنہ کے حساب سے لیتے ہیں یہ جرمانہ لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ جرمانہ لینا شرعاً درست نہیں ہے کما فی الشامی لا یجوز لا حد من المسلمین تفس منہ الحدیث (۲) او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔

جانور سے وطی کرنے کی سزا

(سوال ۱۶) اگر کوئی شخص جانور بکری سے جماع کرے تو اس کی نسبت کیا تعزیر شرعی ہے اور اس کے گوشت کو کھانا کیسا ہے۔

(الجواب) وہ شخص توبہ کرے اور اس کا گوشت کھایا نہ جاوے اس کو ذبح کر کے جلا دیا جاوے۔(۳)

---

(۱) اذا شتم اصلہ عزر بطلب الولد کیا ابن الفاسق یا ابن الکا فروانہ یعزر بقولہ یا قحبہ الخ یا حرا مزادہ معناہ المتولد من الوطؤ الحرام (ردالمحتار علی ھامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۵ ط.س. ج ٤ ص ۷۰) لکن فی الفتح مایجب حقا للعبد لا یقیمہ الا الا مام لتوقفہ علی الدعوی الا ان یحکما فیہ (ایضاً ج ۳ ص ۲۵۰ ط.س ج ٤ ص ٦۵) ظفیر۔
(۲) اذ لا یجوز لا حد من المسلمین اخذمال بغیر سبب شرعی الخ والحاصل ان المذھب عدم التعزیر با خذ المال (ردالمحتار باب التعزیر مطلب فی التعزیر باخذ المال ج ۳ ص ۲٤٦ ط.س. ج ٤ ص ٦۱) ظفیر۔
(۳) لا یحد بوطؤ بھیمۃ بل یعزر وتذبح وتحرق ویکرہ الا نتفاع بھا حیۃ ومیتۃ ای یقطع امتداد التحدث بہ کلما رویت ولیس بواجب کما فی الھدایا وغیرھا وھذا اذا کانت مما لا یوکل فان کانت توکل جاز ا کلھا عندہ وقالا تحرق ایضا (ردالمحتار مطلب فی وطئ الدابۃ ص ۲۱۳ ط.س. ج ٤ ص ۲٦) ظفیر۔

نماز کی پابندی نہ کرنے پر مالی جرمانہ لینا جائز نہیں

(سوال ۱۹۷) اگر میت کے ورثہ نماز پنجگانہ کے پابند نہ تھے تو اس وجہ سے میر محلّہ یا متولی بغیر جرمانہ مالی لئے میت مسلمان کو دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتے، جرمانہ مالی لے کر میت کو دفن کرنے کی اجازت دیتے ہیں اس صورت میں جرمانہ مالی لینا کیسا ہے اور لینے والا کیسا ہے اور جرمانہ مالی کو مسجد کے کاموں میں صرف کرنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) گناہ اس میر محلّہ و متولی پر ہے جو جرمانہ لیتا ہے اور بدون جرمانہ لئے میت مسلمانوں کو دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور جرمانہ لینا شریعت میں حرام ہے اور لینے والا فاسق ہے اور اس روپیہ جرمانہ کو مسجد کے کاموں میں صرف کرنا درست نہیں ہے۔(۱)

جس عورت نے چھپ کر رات میں لچے سے ملاقات کی اس کی سزا

(سوال ۱۹۸) دو شخص نمازیوں نے اپنے محلّہ دار کے کہنے کی وجہ سے رات کو چھپ کر دیکھا کہ اس محلّہ دار کی عورت نے ایک شخص لچہ سے بہت خوشی سے ہاتھ ملایا اس پر ان دونوں کو بہت مارا اس صورت میں اس عورت اور مرد کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) جب کہ ان نمازیوں نے اس عورت کو اجنبی مرد فاسق کے ساتھ اس انبساط و اختلاط کے ساتھ دیکھا تو ان کو تنبیہ کرنا اور مارنا اس فاسق و فاسقہ کا درست تھا جیسا کہ درمختار میں باب التعزیر میں ہے ویقیمه کل مسلم حال مبا شرت المعصیة الخ۔(۲) اور عاصی ہونا اس عورت اور مرد کا اس حالت میں ظاہر ہے اس سے وہ دونوں توبہ کریں۔(۳) لیکن اتنی بات دیکھ کر حکم زنا کا نہیں ہو سکتا اور ثبوت زنا اس سے نہیں ہوتا اور اس عورت کا نکاح اس کے شوہر سے قائم ہے۔(۴)

جانور سے وطی کرنے پر تعزیر

(سوال ۱۹۹) زید نے بکری سے وطی کی اس بکری کی نسبت کیا حکم ہے اس کا گوشت کھا سکتے ہیں یا نہیں اور دودھ پی سکتے ہیں یا نہیں۔ واطی کے لئے کیا حکم ہے، بعض کہتے ہیں کہ بکری کو ذبح کر کے دفن کی جاوے اور قیمت اس کی واطی سے وصول کی جاوے۔

(الجواب) جانور سے وطی کرنے والے پر تعزیر ہے جو کچھ حاکم مناسب سمجھے اور دوسرے بکری کو ذبح کر کے جلا دینے کا حکم ہے استحباباً اور گوشت کھانا اس کا اور دودھ پینا حرام نہیں ہے اور رکھنا درست ہے۔ اور قیمت اس کی واطی کے ذمہ نہیں ہے، کیونکہ مالک کو اختیار ہے کہ اس بکری کو رکھے ذبح نہ کرے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ذبح کر کے

---

(۱) والحاصل ان المذهب عدم التعزير باخذالمال الخ اذ لا يجوز لا حد من المسلمين اخذ مال احد بغير سبب شرعي (ردالمحتار مطلب في التعزير باخذ المال ج ۳ ص ۲٤٦ و ج ۳ ص ۲٤٧ .ط.س. ج ٤ ص ٦١ ظفير.
(۲) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲٥٠ .ط.س. ج ٤ ص ٦٦. ظفير.
(۳) يعزر المولى عبده والزوج زوجته على تركها الزينة الخ والخروج من منزلها الخ وكشفت وجهها لغير محرم او كلمة (ايضاً ج ۳ ص ۲٦٠ ط.س. ج ٤ ص ۷۷) ظفير
(٤)

اس کو جلادیا جاوے۔ ردالمحتار یعنی شامی میں ہے ویعزر وتذبح البهيمة وتحرق على وجه الا ستحباب ولا يحرم اكل لحمها به الخ(۱) (بکری کی قیمت کا مطالبہ وطی کرنے والے سے بکری والا کر سکتا ہے اور اس کی قیمت دینی چاہئے۔(۲) ظفیر)

جانور سے وطی کا ارادہ کیا مگر دخول نہیں ہوا تو گوشت بلا کراہت حلال ہے

(سوال ۲۰) زید نے بارادہ وطی کسی حلال جانور مثلاً گائے یا بکری وغیرہ کو ہاتھ لگایا حتی کہ زید نے اپنے ذکر کو جانور کے ذنخ سے بلا فصل کسی شئی کے ملحق کر دیا لیکن دخول نہیں ہوا یا اس نے مطلقاً وطی کر لی تو اب حالت مذکورہ زید یا دیگر مسلمان کو جانور موصوف کا شیر یا گوشت یا اس کی بیع حلال ہے یا نہیں۔ اور کیا زید کو گناہ مذکورہ کے معافی کے واسطے استغفار کافی ہو سکتی ہے یا اس کو کفارہ بھی دینا پڑے گا۔ تو اس کا کفارہ کیا ہوگا۔

(الجواب) اگر دخول نہیں ہوا ہے تو اس کا گوشت و دودھ بلا کراہت حلال ہے اور اگر دخول ہو گیا تو بہتر یہ ہے کہ اس جانور کو ذبح کر کے اس کا گوشت دفن کر دیا جاوے اور اس کو کوئی نہ کھائے اور اس کو کھالیا تو حرام نہیں ہے مگر اچھا نہیں ہے۔ کذا فی الشامی اور زید اس فعل شنیع سے توبہ کرے توبہ کرنا معافی گناہ کے لئے کافی ہے اور کچھ کفارہ سوائے توبہ کے نہیں ہے۔(۳)

مسلمان کو گالی دینے والا مستحق تعزیر ہے

(سوال ۲۱) ایک شخص نے ایک مسلمان باشرع قوم سید کو سب و شتم کیا اور کہنے پر سیدوں کا نام لے کر گالیاں دینی شروع کی اور باز نہیں آیا ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) وہ شخص فاسق ہے اور شریعت اسلام میں وہ مستحق تعزیر ہے کما ورد سباب المسلم فسوق وقتاله كفر (۴) وقال الله تعالى ولا تلمزوا انفسكم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الايمان ومن لم يتب فاولئك هم الظلمون۔(۵) پس معلوم ہوا کہ شخص مذکور ظالم و فاسق ہے توبہ کرے اور اس سید مظلوم و مشتوم سے قصور معاف کراوے۔

(۱) ردالمحتار ابحاث الغسل ج ۱ ص ۱۵٤ ط س ج ۱ ص ۱٦٦۔

(۲) ولا يحد بوطئ بهيمة بل يعزر وتذبح ثم تحرق و يكره الا نتفاع بها حية وميتة وفي النهر الظاهر انه يطالب ندبا لقولهم تضمن الخ (در مختار) هذا اذا كانت مما لا يوكل فان كانت توكل جاز اكلها عنده وقالا تحرق ايضا فان كانت الدابة لغير الواطى يطالب صاحبها ان يدفعها اليه بالقيمة ثم تذبح هكذا قالوا ولا يعرف ذلك الا سماعا فيحمل عليه زيلعى وتعبير قوله الظاهر ان يطالب ندبا الخ الى قولهم يطالب صاحبها ان يدفعها الى الواطى ليس على طريق الجبر و عبارة النهر انه يطالب على وجه الندب ولذا قال في الخانية كان لصاحبها ان يدفعها اليه بقيمته ا ه وعبارة البحر والظاهر انه لا يجبر على دفعها ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲۱۳ و ج ٤ ۲۱٤ ط س ج ٤ ص ۲٦) ظفير

(۳) لا يحد بوطئ بهيمة بل يعزر و تذبح ثم تحرق ويكره الا نتفاع بها حية وميته الدر المختار على هامش ردالمحتار باب التعزير ج ۲ ص ۲۱۳ ط س ج ٤ ص ۲٦) ظفير

(٤) مشكوة باب حفظ اللسان ص ٤۱۱ ظفير

(۵) سورة الحجرات ۲

جس نے سور کا دودھ استعمال کیا اس کی سزا

(سوال ۲۲) محبوب پٹیل نے چالیس روز تک سور کا دودھ دوائی میں استعمال کیا ہے اس کے لئے شرعاً کیا سزا ہے۔

(الجواب) اس شخص سے جس سے یہ قصور سرزد ہوا توبہ کرائی جاوے کہ آئندہ کبھی وہ ایسا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا پچھلا گناہ معاف فرمادے گا، مسلمانان کو چاہئے کہ اس سے پختہ توبہ کرالیویں اگر وہ توبہ کرلے تو اس سے میل جول قائم رکھیں۔

جرمانہ کی رقم مجرم کی رضا سے کسی بھی مد میں خرچ کرسکتے ہیں

(سوال ۲۳) ایک شخص نے نماز پڑھنے سے انکار کیا خلافت نے اس پر عہ جرمانہ کیا تو یہ روپیہ مسجد یا مدرسہ یا خلافت کے صرف میں آسکتا ہے یا نہ۔

(الجواب) اس کی رضا وخوشی سے جس مد میں وہ کہے صرف ہوسکتا ہے۔(۱)

تارک نماز تعزیر کا مستحق ہے

(سوال ۲۴) تارک جماعت و نماز کے لئے ہر ایک شہر میں نماز کمیٹیوں نے جو جرمانہ مقرر کر رکھا ہے یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) ترک نماز کی وجہ سے ہر ایک تعزیر سخت سے سخت دینا جائز ہے یہاں تک کہ تارک نماز کو تعزیراً قتل کردینا بھی ائمہ سے منقول ہے پس جس طریق سے بے نمازی کو پابند نماز بنا سکیں وہ ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ عوام کو سوائے جرمانہ کے اور کسی طریق سے تنبیہ ہونا دشوار ہے اور ہر ایک تعزیر کو ہر ایک شخص جاری بھی نہیں کرسکتا اور جرمانہ مالی بکیفیت خاص ائمہ سے منقول ہے قال فی الشامی وافاد فی البزازیة ان معنی التعزیر باخذ المال علی القول به امساك شئی من ماله عنه مدة لینز جر ثم یعیده الحاکم الیه الخ وفی المجتبیٰ لم یذکر کیفیة الاخذ واری ان یاخذها فیمسکها فان یئس من توبة یصرفه الی مایری الخ۔(۲)

بیوی سے زنا کرانے والے کی سزا

(سوال ۲۵) ایک شخص اپنی عورت سے اپنے گھر میں عام پیشہ کراتا ہے۔ تمام اہل شہر جانتے ہیں، شرعاً اس کی کیا سزا ہوسکتی ہے۔

(الجواب) ایسی حالت میں مسلمانوں کے اختیار میں سوائے اس کے اور کیا سزا ہے کہ ان دونوں سے قطع متارکت

---

(۱) وکل مرتکب معصیة لا حد فیها ، فیها التعزیر اشباه (در مختار) قال فی فتح القدیر ویعزر من شهد شرب الشار بین والمجتمعون علی شبه الشرب وان لم یشربوا ومن معه رکوة خمرا لخ ویا کل الربوا والمغنی والمخنث والنائحة یعزرون ویحبسون حتی یحدثوا توبة الخ (ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ .ط.س. ج ٤ ص ٦٧) ظفیر.

(۲) فی البزازیة ان معنی التعزیر باخذ المال علی القول به امساك شئی من ماله عنه مدة لینزجر ثم یعیده الحاکم الیه (ردالمحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ج ۳ ص ۲٤٦ .ط.س. ج ٤ ص ٦١)۔

(۳) دیکھئے ردالمحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ج ۳ ص ۲٤٦ .ط.س. ج ٤ ص ٦١) لیکن صحیح یہ ہے کہ مالی جرمانہ جائز نہیں اور مالی جرمانہ لیا ہے تو اسے واپس کردینا ہوگا علامہ شامی اس بحث کو ختم کرکے لکھتے ہیں والحاصل ان المذهب عدم التعزیر باخذ المال (ایضاً ج ۳ ص ۲٤٧ .ط.س. ج ٤ ص ٦١) خود مفتی عام بھی یہی فتویٰ دے رہے ہیں۔ جیسا کہ گذرا غالباً یہاں منشاء یہی ہوگا کہ لے لیا جائے اور چند دنوں کے بعد واپس کردیا جائے تاکہ تنبیہ ہو جیسا کہ ایک جواب میں صراحت بھی فرمادی ہے

کردی جاوے اوران کی خوشی و غمی میں بالکل شرکت نہ کی جاوے اور ہر طرح ان کو مجبور کیا جاوے کہ وہ اس حرکت شنیعہ کو چھوڑ دیں اور توبہ کریں۔(۱) (کیونکہ ہندوستان میں زنا کی سزا رجم جاری نہیں کی جاسکتی ہے کہ غیر مسلم ملک ہے۔ ظفیر۔)

مالی جرمانہ کا شرعی حکم

(سوال ۲۶) ایک گروہ مسلمانوں کا یہ اعلان کرے کہ جو شخص کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو گا وہ ہماری برادری سے علیحدہ ہوگا مگر یہ کہ اس کبیرہ سے توبہ کرے اور پختگی و اعلان اور کچھ رقم تجویز کردہ اہل برادری کو دے جس کو برادری اپنی رائے سے کسی مصرف حسن میں صرف کرے گی یہ جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) یہ اعلان اور معاہدہ تو بہت اچھا ہے کہ جو شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو وہ برادری سے خارج ہے مگر یہ کہ اس گناہ سے توبہ کرے لیکن جرمانہ مالی عند الحنفیہ جائز نہیں ہے اور اگر بغرض تنبیہ کسی مرتکب کبیرہ مثلاً تارک نماز کی ایسا کیا جاوے تو اس کے جواز کی یہ صورت ہے کہ اس جرمانہ کو علیحدہ رکھا جاوے اور پھر کسی وقت اسی شخص کو واپس دیا جاوے جس سے لیا ہے یا اس کی اجازت سے جس کار خیر میں وہ کہے صرف کردیا جاوے۔(۲)

نماز جنازہ کی پابندی نہ کرنے پر مالی جرمانہ کرنا کیسا ہے

(سوال ۲۷) جو شخص میت کی تجہیز و تکفین میں شریک نہ ہو اس پر جرمانہ کرتے ہیں۔

(۲) فرض نماز پڑھے یا نہ پڑھے اس پر کچھ انتظام برادری کا نہیں ہے۔

(۳) جو نماز جنازہ نہ پڑھے اس پر بھی جرمانہ کرتے ہیں۔

(۴) کسی سے جرمانہ لے کر دیگ وغیرہ برتن خریدنا جو برادری کے کام میں آتے ہیں اور اس کا پکا ہوا کھانا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) (از نمبر ا تا نمبر ۴) یہ کام اچھا ہے کہ برادری کے لوگوں کو نماز کی تاکید کی جاوے اور ترک نماز پر ان کو تنبیہ کی جاوے خواہ جنازہ کی نماز ہو یا فرائض پنجگانہ بلکہ فرائض پنجگانہ کی زیادہ تاکید کرنی چاہئے اور اس کے ترک پر زیادہ تنبیہ کرنی چاہئے اور میت کی شرکت بھی کار ثواب ہے اس کی تاکید بھی اچھا کام ہے مگر جرمانہ مالی کرنا شریعت میں نہیں ہے اگر بغرض تنبیہ کیا گیا تو اس کو انہیں دینے والوں کو واپس کرنا چاہئے یا ان کی دوبارہ اجازت خوشی دینے سے کسی نیک کام میں صرف کردیا جاوے اور ظروف خریدنا بھی ان کی اجازت اور خوشی سے درست ہے لیکن جبر نہ کیا جاوے اور جبریہ اجازت کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) لانه لا حد في دار الحرب (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵. ط.س. ج ٤ ص ٥) ظفير
(۲) لا با خذ المال في المذهب بحر وفيه عن البزازيه وقيل يجوز و معناه ان يمسكه مدة لينزجر ثم يعيده اليه الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲٤۲. ط.س. ج ٤ ص ٦۱) ظفير.

(۳) لا باخذ المال في المذهب وفيه عن البزازيه وقيل يجوز ومعناه ان يمسكه ثم يعيده اليه (در مختار) والحاصل ان المذهب عدم التعزير با خذ المال (ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲٤٦ و ج ۳ ص ۲٤۷. ط.س. ج ٤ ص ٦۱) ظفير.

اغلام کی سزا

(سوال ۲۸) دو امرد بالغ اغلام کرتے ہوتے چھ آدمیوں نے پکڑا، ان دونوں کو کیا تعزیر دی جاوے۔

(الجواب) آپ لوگ کچھ حد اور تعزیر نہیں لگا سکتے یہ کام حاکم اسلام کا ہے۔(۱)

علاتی بہن کا بوسہ لینے کی سزا

(سوال ۲۹) ایک لڑکے نے اپنی علاتی بہن کا بوسہ لیا دونوں کو یہ تسلیم ہے، ان کے لئے کیا سزا ہے، عرصہ ایک ایک سال سے برادری سے علیحدہ ہیں اور لڑکی کا نکاح دوسرے لڑکے سے کر دیا تھا۔

(الجواب) علاتی بھائی بہن میں آپس میں ایسے ہی حرمت ہے جیسا کہ حقیقی بھائی بہن میں پس ان دونوں کو توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ کو ایسا فعل نہ کرنا چاہئے اور کچھ سزا سوائے توبہ کے نہیں ہے ان سے توبہ کرالی جاوے اور برادری میں شامل کر لیا جاوے۔(۲)

جانور سے وطی کر کے اسے فروخت کر دیا رقم کیا کرے

(سوال ۳۰) زید نے ایک گائے سے وطی کر کے اس کو فروخت کر دیا اس روپیہ کو کس مصرف میں صرف کیا جائے اس روپیہ کو صدقہ کر سکتے ہیں یا نہیں اور زید کو کیا سزا دی جائے گی۔

(الجواب) شامی میں ہے کہ جس جانور سے وطی کی گئی ہو مستحب یہ ہے کہ اس کو ذبح کر کے اس کے گوشت کو جلا دیا جاوے اور کسی کو نہ دیا جاوے نہ صدقہ کیا جاوے اور وطی کرنے والے کو تعزیر دی جاوے اور کھانا اس جانور کا حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے اور اچھا نہیں ہے۔ **و یعزر وتذبح البهيمة وتحرق على وجه الاستحباب و لا يحرم اكل لحمها به الخ**(۳) پس جملہ **و لا يحرم اكلها** سے ظاہر ہے کہ جانور مذکور ملک مالک سے خارج نہیں ہوا اور یہ ذبح کر کے اس کے گوشت کا جلانا استحبابا ہے اور کھانا اس کا حرام نہیں ہے، پس اگر مالک جانور نے جانور مذکور کو فروخت کر دیا تو وہ قیمت اس کی ملک ہے اس کو خواہ اپنے تصرف میں لاوے یا صدقہ کر دے، اور بہتر صدقہ کر دینا معلوم ہوتا ہے تاکہ گناہ مذکور کا کفارہ ہو جاوے اور وہ شخص توبہ کرے اور سزا اس کی یہی کافی ہے کہ اس سے توبہ کرالی جاوے اور وہ شخص قیمت مذکور کو صدقہ کر دیوے۔

---

(۱) لانه لا حد في دار الحرب (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج ٤ ص ٥) تعزیر کے سلسلے میں ہے ويقيمه كل مسلم حال مباشرة المعصية واما بعده فليس ذلك لغير الحاكم والزوج والمولى (ايضا باب التعزير ج ۳ ص ۲۵۰ ط.س. ج ٤ ص ٦٥) باقی اغلام کی سزا اسلام میں سخت ہے ولا يحد الخ بوطئ دبر و قالا ان فعل في الا جانب حد و ان في عبده او امته او زوجته فلا حد اجماعا بل يعزر قال في الدر ر بنحو الا حراق بالنار هدم الجدار و التنكيس من محل مرتفع باتباع الا حجار وفي الحاوى والجلد اصح، وفي الفتح يعزر و يسجن حتى يموت او يتوب ولو اعتاد اللواطة قتله الا مام سياسة (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الوطئ الذى يو جب الحدو ما لا يوجبه ج ۳ ص ۲۱٤ ط.س. ج ٤ ص ٢٦) اس مسئلہ پر دیکھئے خاکسار کی کتاب "نسل کشی" ظفیر۔

(۲) ويعزر من شهد شرب الشاربين الخ و كذا من قبل اجنبية او عانقها او مسها بشهوة (ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س. ج ٤ ص ٦٧) ظفير۔

(۳) (ردالمحتار ابحاث الغسل ج ۱ ص ۱۵٤ ط.س. ج ٤ ص ١٦٦ ظفير۔

میلاد مروجہ نہ کرنے کی سزا دینا درست نہیں

(سوال ۳۱) مسلمانوں کی پنچایت میں ایک شخص پر بوجہ ایک جرم کے یہ بات مقرر کی گئی کہ شخص مذکور دس فقیروں کو کھانا کھلاوے اور ایک میلاد شریف کرے تب برادری میں شامل ہو سکتا ہے۔ اس پر ایک ثالث نے کہا کہ یہ سب لغو اور غلط ہے میلاد شریف ہمارے فلانے میں گیا، تم فقیر کو ہر گز نہ کھلاؤ نہ میلاد کرو اس صورت میں مانع کے لئے کیا حکم ہے اور میلاد شریف کو گالی دینے والا کس سزا کا مستوجب ہے؟

(الجواب) شریعت میں یہ سزا کسی مجرم کی نہیں بتائی گئی کہ دس فقیروں کو یا پچاس فقیروں کو کھانا کھلاوے یہ پنچایت کی از خود تراشیدہ رسم ہے، یہ شریعت کا حکم نہیں ہے اور شریعت میں جرمانہ کرنا بھی درست نہیں ہے جو کہ عام جاہلوں کی برادری میں مروج ہے۔(۱)

اسی طرح میلاد شریف مروجہ کی مجلس منعقد کرنے کو علماء نے بدعت اور مکروہ کہا ہے۔(۲)

لہذا برادری کو کسی مجرم کے جرم کا کفارہ مقرر کرنا کہ جاؤ دس محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اور میلاد شریف کرو غلط ہے۔ اور یہ حکم شریعت سے نہیں ہے پس ایسے حکم کو رد کرنا یہ تو عین مطابق شریعت کے ہے لیکن اس شخص مانع میلاد وغیرہ کو ایسا لفظ کہنا نہ چاہئے تھا جو کہ شرعاً و عرفاً قبیح ہے بلکہ اس کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ یہ حکم خلاف شریعت ہے اس لئے اس پر عمل درآمد نہ کیا جاوے اور ایسی گستاخی اور عامی جاہلانہ لفظ کا استعمال نہ کرنا چاہئے تھا اس سے توبہ کرے۔ فقط

صحیح العقیدہ مسلمان کو بلا تحقیق قادیانی کہنا صحیح نہیں ہے۔

(سوال ۳۲) زید نے بکر کی نسبت کہ جو شہر کا امام اور تمام مسلمانوں کا دینی پیشوا اور پکا حنفی ہے یہ الزام جھوٹا الزام لگایا کہ وہ قادیانی ہو گیا ہے مسلمانوں کو اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور نکاح وغیرہ پڑھوانا نہیں چاہئے، اور اس افتراء اور بہتان کی شہادت چند سامعین نے ایک مجمع کثیر کے سامنے کہ جس میں ہزاروں آدمی مجتمع تھے دی، پس زید کو اس کی سزا شرعاً کیا ہونی چاہئے۔

(الجواب) کسی مسلمان سنی حنفی پر بلا تحقیق ایسی تہمت لگانا کہ وہ قادیانی ہو گیا ہے یا قادیانی ہے گویا اس کو کافر کہنا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی کو کافر کہا جاوے اور وہ ایسا نہ ہو تو وہ اسی پر لوٹتا ہے جس نے کہا۔ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما رجل قال لا خیه کافر فقد باء بها احد هما متفق علیه۔(۳) اور نیز حدیث شریف میں ہے سباب المسلم فسوق وقتاله کفر۔(۴) الغرض زید اس صورت میں فاسق ہے اس کو توبہ کرنی چاہئے اور جس کو تہمت لگائی ہے اس سے معافی کرانی چاہئے۔ قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منهم (الی قوله تعالی) بئس الاسم الفسوق

---

(۱) لا یجوز لا حد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی (ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۴۲ ط.س. ج ٤ ص ٦١) ظفیر (۲) من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد (مشکوة ص ۲۷) ظفیر
(۳) مشکوة باب حفظ اللسان ص ٤۱۱ ظفیر (٤) مشکوة باب حفظ اللسان ص ٤۱۱ ظفیر

بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک هم الظالمون۔(۱)

ہندوستان میں شرعی سزا کا اجراء بحالت موجودہ نہیں ہو سکتا

(سوال ۳۳) زید غرور اور تکبر و حسد کی وجہ سے عمرو غریب الوطن کا جانی دشمن ہو گیا حتی کہ اس نے چند دیگر بدمعاش اشخاص کو ہمراہ لے کر بوقت نصف شب عمرو پر حملہ قاتلانہ کیا اور اس کی اہلیہ کو بھی جبراً گھسیٹ کر باہر لے گئے عمرو اگرچہ بری طرح زخمی ہوا مگر حق تعالیٰ کے فضل سے جان سلامت رہی اور اس کی اہلیہ کو بھی قادر مطلق نے ظالموں کے ہاتھ سے نجات دی زید ایک دوسرے ہمراہی سمیت گرفتار ہو کر حوالہ پولیس ہوا اب ان کے بعض اقارب نے عمرو سے راضی نامہ کرنا چاہا مگر عمرو نے رواجی راضی نامہ سے انکار کرتے ہوئے شرعی فیصلہ کو منظور کیا لیکن یہ انھوں نے قبول نہ کیا آخر ان دونوں کو سزائیں قید و جرمانہ ہوا، آیا ایسے شریر و سرکش کو جو پہلے بھی چوری وغیرہ کا عادی تھا مناسب چارہ جوئی کر کے سزا دلانا بہتر تھا یا چپکے سے معاف کر دینا۔ اور جو زید کے لئے امداد اور کوشش کر رہے ہیں ان کا یہ فعل آیات ذیل کے خلاف ہے یا نہیں یا ایها الذین امنو لا تتخذو ا ابا ئکم واخوانکم اولیاء الخ لاتجد قوما یئومنون باللہ والیوم الآخرودون من حاد اللہ ورسولہ الایة بینوا وتوجروا۔

(الجواب) راضی نامہ اور معافی کی کوشش کرنے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ظالم اپنے ظلم سے نادم ہو کر عفو تقصیر مظلوم سے کراتا ہے اور عفو کے مستحق ہونے میں کچھ کلام نہیں۔(۲) قاتل کو معاف کر دینے کا ذکر خدائے تعالیٰ نے فرمایا فمن عفی له من اخیه شئی الایة۔(۳) پس جب کہ قتل سے بھی معافی ہو سکتی ہے اور بہتر ہے تو قتل سے کم ظلم میں بدرجہ اولیٰ معافی بہتر ہے غرض اس سے یہ ہے کہ ظالم جب کہ نادم ہوا اور اس نے اظہار ندامت کی اور توبہ کی جیسا کہ اس کے معافی چاہنے سے ظاہر ہوا ہے تو مظلوم کو معاف کر دینا بہتر ہے اور اگر وہ معاف نہ کرے جو کہ اس کی اختیار میں ہے تو پھر شرعی سزا ہونی چاہئے مگر ظاہر ہے کہ شرعی سزا جاری نہیں ہے۔(۴) اور حاکم جو سزا دے گا وہ شرعی نہ ہو گی لہٰذا اگر قانونی سزا سے جو کہ شرعی سزا نہیں ہے برات اور رہائی کی کوشش کی جائے تو اس میں کچھ معذوری شرعی معلوم نہیں ہوتا اور جب کہ مضروب شرعی فیصلہ پر راضی نہ ہوا تو یہ اس نے تجاوز عن الحق کیا اب اس کو یا اس کے طرف داروں کو کیا حق ہے کہ رہائی کی کوشش کرنے والوں پر اعتراض کریں اور اس کو مطعون کریں،، الحاصل سزا قانونی سے (جو کہ من وجہ بلکہ من کل وجہ ظلم ہے اور من لم یحکم بما انزل اللہ میں داخل ہے) بچانے کی کوشش کرنے والوں کو ان آیات کی وعید میں داخل کرنا جو کہ کفار محاربین خدائے تعالیٰ و محاربین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ہے صحیح نہیں ہے۔

---

(۱) سورة الحجرات. ۲.

(۲) وهو ای التعزیر حق العبد غالب فیه فیجوز فیه الا براء والعفو (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۷. ط.س. ج ٤ ص ۷۳) ظفیر

(۳) سورة البقرہ. ۲۲.

(٤) کیونکہ یہاں اسلامی حکومت نہیں ، لانه لا حد فی دارالحرب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج ٤ ص ۵) ظفیر.

میاں بیوی کے جھگڑے میں مالی جرمانہ شرعاً درست نہیں ہے

(سوال ۳۴) زید نے خالد کی لڑکی زبیدہ سے نکاح کیا اور زید نے خالد کو بوقت نکاح یہ اقرار لکھ دیا کہ میں اپنی منکوحہ کو اپنے خسر خالد کے شہر اور گھر سے باہر نہ لے جاؤں گا مجھے لے جانے کا حق نہیں ہے وہ جہاں چاہے اس کا نان و نفقہ میں دیتا رہوں گا اب زید اپنی منکوحہ کو باہر لے جاسکتا ہے یا نہیں اور زید نے یہ اقرار بھی تحریر کر دیا کہ اگر میں اپنی منکوحہ زبیدہ پر دوسرا نکاح کروں تو پانچ سو روپیہ سرکار میں اور پنچوں میں جرمانہ کے ادا کروں گا زید کو دوسری عورت سے نکاح کرنے پر جرمانہ دینا اور لینا شرعاً درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) بہتر یہ ہے کہ اگر شوہر کو وہاں رہنے میں اور اپنی زوجہ کو وہاں رکھنے میں کچھ عذر اور حرج نہیں ہے تو حکم حدیث شریف احق الشرط ان تو فوا به ما استحللتم به الفروج۔(۱) اپنے وعدہ اور شرط کو پورا کرے لیکن اگر وہ اپنی زوجہ کو رخصت کرا کر لے جاوے تو اس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے اور اس کو اس کا حق ہے کما قال اللہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء۔(۲) کابین نامہ ایک وعدہ ہے اگر شوہر کو کچھ عذر نہ ہو تو اس کو پورا کرنا بہتر ہے اور اگر وہ اپنے وطن میں لے جاوے تو یہ بھی جائز ہے اور شوہر کو اس کا حق ہے اور پانچ سو روپیہ لینا اس سے بصورت نکاح ثانی کرنے کے درست نہیں ہے کیونکہ یہ شرط جائز نہیں ہے۔(۳) اور مالی جرمانہ شرعاً درست نہیں ہے۔

مسلمان کو حرام زادہ کہنا حرام ہے

(سوال ۳۵) مسلمان را حرام زادہ گفتن و لعنت کردن چیست بر آں حسب شرع چہ وعید۔

(الجواب) حرام است و در احادیث بر آں وعید وارد است۔(۴)

عورت اگر شوہر کا حکم نہ مانے تو کیا سزا دی جائے

(سوال ۳۶) عورت باوجود شوہر کی سختی کے بے پردہ پھرنے سے باز نہ آوے تو اس کے لئے کیا سزا ہے۔

(الجواب) شوہر جب کہ اس کو بے پردہ پھرنے سے منع کرتا ہے اور وہ نہیں مانتی تو شوہر عنداللہ گناہ سے بری ہے اور عورت گنہگار ہے۔ (مرد کا فرض ہے سختی سے روکے اور تنبیہ کرے شوہر کو تعزیر کا حق ہے۔(۵) ظفیر)

---

(۱) مشکوٰۃ باب اعلان النکاح ص ۲۷۱ ظفیر۔

(۲) سورۃ النساء. ٦.

(۳) لا باخذ المال في المذهب والدر المختار على هامش ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲٤٦ ط.س. ج٤ ص ٦١) ظفير۔

(٤) كل من ارتكب منكراً و آذى مسلما بغير حق بقول او فعل اواشارة يلزمه التعزير (ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲۵۵ ط.س. ج٤ ص ٦٦) ظفير۔

(۵) ويقيمه (اى التعزير) كل مسلم حال مباشرة المعصية واما بعده فليس ذلك لغير الحاكم والزوج والمولى (در مختار) اى التعزير الواجب حقا لله تعالى لانه من باب ازالة المنكر قال صلى الله عليه وسلم من راى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه الحديث (ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲۵۰ ط.س. ج٤ ص ٦٥) يعزر المولى عبده والزوج زوجته ولو صغيرة على تركها الزينة الشرعية وتركها غسل الجنابة وعلى الخروج من المنزل لو بغير حق (در مختار) اشار الى ان تعزير الزوج لزوجة ليس خاصا بالمسائل الاربعة المذكورة في المتون ولذا قال في الولوالجية له ضربها على هذه الاربعة وما في معناها (ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲٦٠ ط.س. ج٤ ص ٧٧) ظفير۔

مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا حرام ہے

(سوال ۳۷) مسلمان کو مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا کیسا ہے اور الزام لگانے والے کے لئے کیا سزا ہے۔

(الجواب) کسی مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا حرام ہے تہمت لگانے والا فاسق ہے، توبہ کرے اور معاف کراوے ورنہ عذاب آخرت میں گرفتار ہوگا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلا حجت شرعیہ تہمت زنا لگانا فسق ہے

(سوال ۳۸) ایک استاد و شاگرد میں کچھ تخالف ہوا اور استاد نے در پے ضرر شاگرد ہو کر اس پر تہمت زنا بلا حجت شرعیہ لگائی اور سب و شتم و فواحش سے پیش آیا تو استاد پر حد قذف ہے یا تعزیر واجب ہے۔

(الجواب) سب و شتم کرنا و تہمت زنا و فواحش کسی مسلمان کو لگانا بلا حجت شرعیہ کے فسق ہے اور موجب تعزیر ہے وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ در مختار (۲) وزاد بعضهم ان الحد مختص بالامام والتعزير يفعله الزوج والمولى وكل من راى احدا يباشر المعصية الخ شامي۔(۳)

سیاستہً و تہدیداً جرمانہ کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۹) ہندہ زید کی زوجہ منکوحہ تھی۔ ہندہ کی عفت و دیانت و اطاعت و خانہ داری وغیرہ پوری طرح ثابت ہے۔ زید نے بلاوجہ محض ادائے نفقہ سے بچنے کے لئے اور ہندہ کو اپنے ترکہ سے محروم کرنے کے لئے ہندہ کو طلاق دی ہے تو کیا اعلیٰ حضرت شاہ دکن بحیثیت فرماں روائے اسلامی و حکیم السیاست ہونے کے زید پر عبرۃً و سیاستہً و تہدیداً جرمانہ یا کوئی سزا مناسب وقت و حالات نافذ فرما سکتے ہیں تاکہ عبرۃً آئندہ ظالم شوہروں کو جرات نہ ہو کہ وہ مظلومہ عاصمہ زوجات کی صنف ضعیف کے حقوق شرعی اپنی اغراض نفسانی سے بحیل شرعی تلف کرنے کی طرف اقدام کریں، کیا ایسی تعزیر و تنبیہ محظور و ممنوع شرعی تو نہیں ہے اور کیا ناظم صاحب دارالقضاء شاہ وقت کے ملاحظہ ساطعہ میں انتظاماً کوئی تعزیر و تہدید مثل جرمانہ وغیرہ کی تجویز پیش فرما سکتے ہیں۔

(الجواب) نصوص آیات و احادیث سے طلاق کا مباح ہونا ثابت ہے اس لئے صاحب در مختار نے اباحت اور حظر کو نقل کر کے تصحیح اباحت کو قرار دیا۔ حیث قال وايقاعه مباح عند العامة لا طلاق الا يات وقيل قائله الكمال الا صح حظره اى منعه الا لحاجة كريبة وكبر والمذهب الا ول كما فى البحر (۴) البتہ صاحب رد المختار شامی کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صاحب فتح القدیر کمال ابن ہمامؒ کے قول کو راجح سمجھتے ہیں کہ اصل طلاق میں حظر ہے اور بلاوجہ ارتکاب اس کا محظور و ممنوع ہے حیث قال واما الطلاق فان الا صل فيه الحظر بمعنى انه محظور الا لعارض يبيحه وهو من قولهم الا صل فيه الحظر. والاباحة للحاجة الى الخلاص فاذا كان بلا سبب اصلالم يكن فيه حاجة الى الخلاص بل يكون حمقا وسفا هة رانى ومجرد كفران النعمة واخلاص الا يذاء بها وبا هلها واولادها الى ان قال فحيث تجرد عن الحاجة المبيحة له

(۱) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرمى رجل بالفسوق ولايرميه بالكفرارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك رواه البخاري (مشكوة باب حفظ اللسان ص ۴۱۱) ظفير (۲) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س. ج ۴ ص ۶۶ ظفير (۳) ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲۴۵ ط.س. ج ۴ ص ۶۲ ظفير
(۴) الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱ ط.س ج ۳ ص ۲۲۷ ظفير

شرعا یبقی علی اصله من الحظر و لهذا قال اللہ تعالی فان اطعنکم فلا تبغوا علیهن سبیلا ای لا تطلبوا الفراق وعلیه حدیث ابغض الحلال الی اللہ الطلاق قال فی الفتح ویحمل لفظ المباح علی ما ابیح فی بعض الا وقات اعنی او قات تحقق الحاجة المبیحة الخ شامی (۱) جلد ثانی. پس بناء علیہ اگر ایسے موذی شخص کو جو بلاوجہ شرعی محض ایذاء رسانی کے لئے طلاق دینے کو اپنی عادت مقرر کرلے، حاکم اسلام کی طرف سے کوئی تہدید و توبیخ ہو تو یہ مستحسن ہوگا اور قاضی شرعی اگر مناسب سمجھیں تو کوئی تعزیر ایسے شخص کو دلا سکتے ہیں۔ فقط۔

مسلمان کو گالی دینا اور طعن تشنیع کرنا

(سوال ۴۰) زید نے بلا قصور عمرو کو گالی دی اور یہ کہا کہ تم مسلمان نہیں اور مسلمان ہونے کی تم میں کیا علامت ہے بلکہ تمہارے تمام موضع میں کوئی مسلمان نہیں حالانکہ اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے جن میں بعض علماء بھی ہیں، کیا ایسی صورت میں زید پر تعزیر واجب نہیں ہوگی اور اس کے پیچھے اقتداء بھی جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) زید اس صورت میں فاسق اور ظالم ہے حدیث شریف میں ہے سباب المسلم فسوق وقتاله کفر۔ (۲) یعنی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے مقاتلہ کرنا کفران نعمت ہے یا استحلال قتال مسلم کفر ہے۔ اور اگر مراد اس شخص کی حقیقت میں مسلمانوں کو بے ایمان اور کافر کہنا ہے تو اس میں اس کے کفر کا خوف ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کو کافر کہے تو وہ کفر یا اس کا گناہ اس پر عود کرتا ہے، (۳) الغرض زید کو ہنوز توبہ کرنی چاہئے اور کبھی ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا چاہئے باقی حد تعزیر بوجہ حکومت اسلامی نہ ہونے کے اس زمانہ میں جاری نہیں ہوسکتی۔ (۴) فقط۔

گھوڑی کے ساتھ جماع اس کی سزا اور گھوڑی کا حکم

(سوال ۴۱) جو شخص گھوڑی سے زنا کرے اس کو کیا سزا ہونی چاہئے اور اس گھوڑی کو کیا کیا جائے۔

(الجواب) گھوڑی کو ذبح کرکے جلادیا جائے اور اس شخص کو تعزیر کی جاوے۔ (۵)

---

(۱) دیکھئے ردالمحتار للشامی کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ .ط.س ج۳ص۲۲۷. ظفیر

(۲) مشکوة شریف باب حفظ اللسان ص ۴۱۱ . ظفیر

(۳) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لا خیه کافر فقد باء بها احد هما متفق علیه (مشکوة باب حفظ اللسان ص ۴۱۱ ظفیر .

(۴) لانه لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ .ط س ج ۴ ص ۵) اس میں شبہ نہیں کہ اس طرح کے کلمات قابل تعزیر ہیں فیعزر بشتم ولده الخ ویقذف مسلما بیا فاسق الخ وعزر الشاتم بیا کافر هل یکفران اعتقد المسلم کافرا نعم والا لا به یفتی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۲ و ج ۳ ص ۲۵۳ .ط س. ج ۴ ص ۶۷) ظفیر. (۵) ولا یحد بوطئ بهیمة بل یعزر و تذبح ثم تحرق ویکره الا نتفاع بها حیة ومیتة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الوطئ الذی یوجب الحد وما لا یوجب ج۳ ص ۲۱۳ .ط س. ج ۴ ص ۲۶) ظفیر.

چچی کے ساتھ نکاح کرادینے میں مالی جرمانہ جائز نہیں

(سوال ۴۲) بکر اور خالد گواہان نکاح پر اس جرم میں کہ انہوں نے چچی سے نکاح کرادیا پنچائت نے جرمانہ کیا یہ جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) بکر اور خالد پر شرعاً نکاح مذکور کے گواہ ہونے سے کچھ جرم اور گناہ عائد نہیں ہوتا ان پر اور زید پر جو جرمانہ کیا گیا وہ ناجائز ہے وہ جرمانہ اس کو واپس ملنا چاہئے۔(۱)

اگر کوئی اپنی عورت کو زدوکوب کرے تو اس کی سزا

(سوال ۴۳) ایک شخص نے اپنی عورت کو زدوکوب کی اور بہت دور تک بال پکڑ کر اور برہنہ کر کے گھسیٹا یہ شخص ظالم ہے یا نہیں اور اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اس کی ساتھ متارکت کرنی چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) ایسا شخص ظالم ہے بے شک اگر وہ توبہ نہ کرے تو اہل دیہات اس کو تنبیہ کریں اور کھانا پینا اس کے ساتھ چھوڑ دیں تاکہ وہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے۔(۲) فقط

ہندوستان میں حدود جاری نہیں ہوسکتی تعزیر کی جاسکتی ہے

(سوال ۴۴) زید نے عمر پر تہمت زنا لگائی اور پھر چار گواہ نہ پیش کر سکا، اس پر مولوی صاحب نے حد قذف کی بناء پر مسلمانوں کو اس سے اجتناب کا حکم دیا یہ حکم صحیح ہے یا نہیں، اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم اس حکم پر عمل نہیں کر سکتے کیونکہ مسلمان بادشاہ موجود نہیں ہے اس کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ ہندوستان میں بوجہ نہ ہونے سلطنت اسلامیہ کے کوئی حد جاری نہیں ہوسکتی۔(۳) لیکن تنبیہاً و تعزیراً اس قسم کے برادری کی سزا دی جاسکتی ہے جس سے مجرم کو تنبیہ ہو اور آئندہ وہ مرتکب اس جرم کا ... نہ ہو اور دوسروں کو بھی عبرت ہو۔ لہٰذا یہ حکم ان مولوی صاحب کا مناسب ہے اس میں کچھ ممانعت نہیں ہے اور اس کو ماننا چاہئے۔

جو چور نہیں ہے اسے چور کہنے والا مستحق تعزیر ہے

(سوال ۴۵) ایک شخص چور نہیں ہے اگر اس کو چور کہے تو کہنے والے پر شرعاً کیا حد آئے گی۔

(الجواب) ایسا شخص مستحق تعزیر ہے لیکن یہ فعل امام کے ساتھ مختص ہے اس زمانہ میں اس کا اجراء نہیں ہوسکتا وعزر الشاتم بیا کافر الخ ویا سارق الخ ۔(۴) فقط۔

---

(۱) في البزازية ان معنى التعزير با خذ المال على القول به امساك من ماله عند مدة لينز جر ثم يعيده الحاكم اليه لا ان ياخذ لنفسه او لبيت المال كما يتوهم الظلمة اذ لا يجوز لا حد من المسلمين اخذ مال احد بغير سبب شرعي (ردالمحتار باب التعزير مطلب في التعزير باخذ المال ج ۳ ص ۲۴۶ ط.س. ج ٤ ص ٦۱) ظفير.

(۲) وبهذا ظهرانه لا يجب على الزوج ضرر زوجته اصلا ادعت على زوجها ضر بافاحشا و ثبت ذلك عليه عزر (در مختار) قوله ضربا فاحشا قيد به لا نه ليس له ان يضر بها في التاديب ضربا فاحشا وهو الذى يكسر العظم و يخرق الجلد او يسوده كما في التتارخانية قال في البحر و صر حوا بانه اذا ضربها بغير حق وجب عليه التعزير اه اى وان لم يكن فاحشا (ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲٦۲ ط.س. ج ٤ ص ۷۹) ظفير. (۳) لانه لا حد في دارالحرب (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج ٤ ص ٥) ظفير. (٤) ديكهيے الدر المختار على هامش ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲٥۳ ط.س. ج ٤ ص ٦۹) ظفير

غیر کی عورت بھگا کر لے جانے اور غائب کرنے کی سزا

(سوال ۴۶) زید نے ہندہ کو بھگا کر کہیں چھوڑ دیا اور یہ معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گئی، زید کا بیان ہے کہ ہندہ غائب ہو گئی، مجھے معلوم نہیں کہاں گئی اس عورت کا شوہر اور برادری کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ دو سو روپیہ لے کر اس شخص کا جرم معاف کر دیں یہ شخص دو سو روپیہ کی رقم گاؤں کے پدھان کو دے چکا ہے لیکن ان لوگوں کو نہیں پہنچی، اب یہ دو سو روپیہ اور مانگتے ہیں، زید اپنی خطاء سے تائب ہے اور وہ معافی مانگ چکا ہے لیکن یہ لوگ نہیں مانتے، آیا شرعاً زید کے ذمہ دو سو روپیہ واجب ہیں یا نہیں اور اس کا یہ جرم جب کہ وہ معافی چاہتا ہے معاف ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) شرعی حیثیت سے زید کے ذمہ کوئی جرمانہ وغیرہ نہیں ہے جب وہ اپنے قصور سے تائب ہو کر اپنے جرم پر معافی خواہ ہے تو اب برادری کو اس پر کوئی سختی کرنے کا حق نہیں ہے قال علیه السلام التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔(۱) لیکن اس میں شبہ نہیں کہ زید نے جس فعل شنیع کا ارتکاب کیا ہے شرعی اور سیاسی حیثیت سے اس کا اقتضا تعزیر ہے کما ھو مصرح فی کتب الفقه (۲) چنانچہ اگر حکومت اسلام ہوتی تو یہ مستحق تعزیر تھا مگر اب یہ صورت نہیں۔ لہٰذا توبہ کے بعد برادری بھی اس کے قصور کو معاف کر دے مگر جرمانہ کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ فقط۔

والدہ کے ساتھ نکاح کرنے والے کی سزا

(سوال ۴۷) اگر کوئی شخص اپنی والدہ کے ساتھ نکاح کر لے تو حد وطی کرنے کے اس پر تعزیر لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) حدیث شریف میں ہے کہ سوتیلی والدہ یعنی باپ کی زوجہ سے نکاح کرنے پر تعزیر آئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم فرمایا۔(۳) چہ جائے کہ کوئی حقیقی والدہ سے ایسا فعل کرے تو بدرجہ اولیٰ سخت تعزیر کا مستحق ہے۔(۴)

عند الحنفیہ مالی جرمانہ جائز نہ ہونے کی دلیل

(سوال ۴۸) جرمانہ مالی عند الحنفیہ جائز نہ ہونے کی کیا دلیل ہے؟ مرتکب کبیرہ سے بطور جرمانہ جو اہل برادری لیتے ہیں وہ گناہ کا جرمانہ نہیں لیتے گناہ کا جرمانہ تو صرف توبہ ہے، یہ مالی جرمانہ اس امر کا ہے کہ مجرم جو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اب توبہ کر کے داخل برادری ہونا چاہتا ہے تو اہل برادری ایک رقم اپنے میں داخل ہونے کے لئے تجویز کر کے خود لیتے ہیں اور جس مصرف میں چاہتے ہیں صرف کرتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو

---

(۱) والحاصل ان المذهب عدم التعزیر با خذ المال (ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۴۷. ط.س. ج۴ ص ۶۱) ظفیر.

(۲) خدع المرأة انسان واخرجها وزوجها یحبس حتی یتوب او یموت لسعیه فی الارض بالفساد (در مختار) قوله حتی یتوب اویموت. عبارة غیره حتی یردها وفی الهندیة وغیرها قال محمد احبسه ابدا حتی یردها اویموت (ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۳۶۴. ط.س. ج ۴ ص ۸۱) ظفیر

(۳) عن البراء بن عازب قال مربی خالی ابو برده و معه لواء فقلت این تذهب قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی رجل تزوج امرأة ابیه براسه رواه الترمذی والنسائی فامرنی ان اضرب عنقه و اخذ ماله (مشکوة باب المحرمات ص ۲۷۴) ظفیر

(۴) کل مرتکب معصیة لا حد فیها فیها التعزیر (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س. ج۴ ص۶۷) ظفیر

اگر مجرم ہی سے کسی مصرف حسن میں وہ رقم تجویز کردہ صرف کرادی جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار باب التعزیر میں ہے لاباخذ المال فی المذھب بحر وفیہ عن البزازیة وقیل یجوز معناہ ان یمسکه مدة لینزجر ثم یعیدہ له فان ینس من توبة صرفه الی مایری وفی المجتبی انه کان فی ابتداء الاسلام ثم . نسخ(۱) حاصل یہ ہے کہ اب جرمانہ مالی جائز نہیں ہے اگر بغرض زجر و تنبیہ لیوے تو پھر اس کو واپس کردے اور جس کو فیس کہا جاتا ہے وہ بھی اسی جرمانہ میں داخل ہے اور ناجائز ہے اور اگر مجرم خوشی خاطر بلا جبر و اکراہ کسی مصرف میں اس رقم کو صرف کرے تو جائز ہے مگر اس کو پورا اختیار ہونا اور مالک ہونا سنا دیا جائے پھر وہ خواہ خود رکھے یا کسی مصرف میں صرف کرے۔

جرمانہ کی رقم واپس کی جائے

(سوال ۴۹) ایک شخص سے بورڈنگ میں اس لئے جرمانہ لیا کہ اس نے وقت معین پر کھانے کا روپیہ ادا نہیں کیا تو جرمانہ لینا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) جرمانہ مالی شرعاً درست نہیں ہے اور اگر جرمانہ کی رقم لی جاوے تو اس کو واپس کرنا چاہئے۔(۲)

امام اعظمؒ کے نزدیک مالی جرمانہ

(سوال ۵۰) جو مقدمات پنچایت سے طے ہوتے ہیں جس کا قصور ہوتا ہے اس پر برادری کو جرمانہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) اس جرمانہ کو مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) اگر اس جرمانہ سے پانی بھرنے والے کو اجرت دی جائے تو اس پانی سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں۔

(۴) بے نمازی پر جرمانہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو بے نمازی پر کیا دباؤ ڈالا جائے کہ وہ نماز پڑھنے پر مجبور ہوں۔

(الجواب)(۱، ۲، ۳) جرمانہ مالی کرنے کو امام صاحب کے مذہب میں ممنوع لکھا ہے اور امام ابو یوسفؒ بغرض زجر و تنبیہ جائز فرماتے ہیں۔(۳) مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ بعد میں اسی کو دے دیا جائے یا اس کی اجازت اور خوشی سے کسی نیک کام مسجد وغیرہ میں صرف کر دیا جائے، پس اگر ایسا ہو تو اس پانی سے وضو کرنا درست ہے۔

(۴) بے نمازی کو ایسا مجبور کیا جائے کہ وہ ترک نماز سے باز آجائے مثلاً یہ کہ اس سے بالکل تعلقات منقطع کر لئے جائیں اور اس کو برادری سے خارج کر دیا جائے اور تعزیر کی جائے۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج۳ ص ۲۴۶. ط.س. ج۴ ص ۶۱) ظفیر
(۲) لا باخذ المال فی المذھب وفیه عن البزازیه وقال یجوز و معناه ان یمسکه مدة لینزجر ثم یعیده له (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۴۶ ط.س. ج۴ ص ۶۱) ظفیر.
(۳) لا باخذ المال فی المذھب قال فی الفتح عن ابی یوسف یجوز التعزیر للسلطان باخذ المال وعندھما وباقی الائمة لا یجوز اه وظاهره ان ذلك روایة ضعیفة عن ابی یوسف قال فی الشرنبلالیة ولا یفتی بهذا لما فیه من تسلیط الظلمة علی اخذ مال الناس فیاکلونه اه (ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۴۶. ط.س. ج۴ ص ۶۱) ظفیر.

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(سوال ۵۱) اگر کوئی جانور سے زنا کر کے توبہ کرے تو گناہ معاف ہو جائے گا یا نہیں۔

(الجواب) توبہ سے وہ گناہ معاف ہو جائے گا، آئندہ ایسا نہ کرے۔(۱)

تعزیر کی مختلف صورتیں

(سوال ۵۲) کسی ایک عاصی کو یہ سزا دی جا سکتی ہے کہ علاوہ سلام و کلام ترک کرنے کے اس سے خرید و فروخت بھی بند کر دی جائے کہ اس کو ایک پیسے کا ستو بھی نہ ملے۔

(الجواب) تعزیرات حسب مصالح مختلف طرق سے ہوتی ہے اور غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کو آئندہ کے لئے نصیحت ہو اور دوسروں کے لئے عبرت۔ چنانچہ ترک نماز پر ان کے قتل کر دینے تک کی اور پہاڑ سے گرا دینا تک کی اجازت ہے اور حکم ہے اور جائے غور ہے کہ جب کسی شخص سے متارکت اور مقاطعت کا حکم کسی معصیت کی وجہ سے ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یعنی تارک اس سے نہ کوئی معاملہ کرے نہ سلام و کلام کرے، نہ بیع و شراء کرے اور ہر ایک مسلمان اس کا مخاطب ہے پھر اعتراض کس پر ہے جو کوئی بیچتا ہے وہ اپنا فرض ادا کرتا ہے ولا تجالسوھم ولا تنا کحوھم وغیرہ الفاظ حدیث ہیں جو کہ اہل اہوا کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں۔(۲)

گالی دینے کی سزا

(سوال ۵۳) گالی دینے والے پر شرعی الزام لگ سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ گناہ گار ہوتا ہے، توبہ کرے اور جس کو گالی دی ہے اس سے بھی معاف کرانا ضروری ہے۔(۳)

تعزیر عام مسلمانوں کا حق ہے یا نہیں

(سوال ۵۴) عالمگیری ردالمحتار وغیرہا میں ہے کہ بعد ارتکاب معصیت فقط قاضی کو تعزیر کا اختیار ہے ہر شخص کو نہیں، پس مقاطعت و متارکت کا مجاز ہر شخص ہر وقت کیسے ہو سکتا ہے۔

(الجواب) اصل یہ ہے کہ یہ جملہ و لا تجالسو ھم و لا تنا کحو ھم۔(۴) کے مخاطب عام مسلمین ہیں اس میں قاضی اور حاکم کی تخصیص نہیں ہے یہ از قبیل امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے اور علاوہ بریں جب قاضی اور حاکم اسلام نہ ہو تو پھر زجر کی صورت اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ اہل اسلام اتفاق کر کے مجرم کو اس کے جرم سے باز آنے کی کوشش کریں۔

---

(۱) التائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوۃ شریف ص) ظفیر۔

(۲) والتعزیر لیس فیه تقدیر الخ ویقیمه کل مسلم حال مباشرة المعصیة الخ الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج۳ ص ۲۴۷ و ج ۳ ص ۲۵۰ ط.س ج۴ص۶۲) ظفیر۔

(۳) وعزر کل مرتکب منکرا او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س ج۴ص۶۶) ظفیر۔

(۴)

علماء حق کو سور کہنے والا فاسق ہے

(سوال ۵۵) اگر کوئی شخص علمائے دین کو سور کہے تو شریعت میں اس کے لئے کیا تعزیر ہے۔

(الجواب) وہ شخص فاسق ہے توبہ کرے۔(۱)

چماری کے ساتھ خلاملار کھنے والا کافر نہیں گناہ گار ہے

(سوال) ایک شخص نے ایک چماری کو عرصہ ۵ ماہ تک اپنے گھر میں رکھ کر خوب خلاملار کھا اسی عرصہ میں دونوں پر مقدمہ قائم ہو گیا اور چماری چماروں کو مل گئی، اور شخص مذکور نے اور اس کے بھائی نے ایک ساتھ کھانا کھایا تو وہ شخص اور اس کا بھائی دونوں مسلمان ہیں یا کافر ہو گئے، یہاں پر اس شخص سے مسلمانوں نے پانچ روپیہ تاوان لے کر مسجد میں داخل کئے ہیں۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) وہ شخص جس نے چماری کے ساتھ خلاملار کھا وہ گناہ گار ہوا، اس کو توبہ کرنی چاہئے اور وہ کافر نہیں ہوا مسلمان ہی ہے اور اس کا بھائی بھی مسلمان ہے، صرف اسی شخص کو توبہ کرنی چاہئے اور نماز و روزہ کرنی چاہئے۔(۲) اور وہ روپیہ جو تاوان کا اس سے لیا گیا وہ اسی کو واپس کرنا چاہئے، یہ لینا درست نہ تھا لیکن اب اگر وہ خوشی سے مسجد میں دے دیوے تو مسجد میں صرف کرنا اس کا درست ہے اور توبہ کے بعد اس شخص کے ساتھ کھانا پینا درست ہے، فقط۔

کسی مسلمان پر غلط مقدمہ کرنے والے کا حکم

(سوال ۵۶) ایک پٹھان جو بعہدہ مجسٹریٹی ملازم سرکار برطانیہ ہے، صوم و صلوٰۃ کا پابند نہیں، تارک جمعہ و جماعت ہے، حلق لحیہ کا عادی، زنا و شراب سے غیر محترز۔ عیاش، رعونت پسند، بے مروت ہے اس نے ایک سید نجیب الطرفین رئیس پر جو پابند صوم و صلوٰۃ اور متبع شریعت ہے، بایں طور کے عدالت میں دعوی دائر کیا ہے کہ سید ممدوح نے مجھے ایک مجمع میں منافق، بے ایمان شیطان کہا ہے، ان الفاظ سے میری عزت و شہرت کو بٹہ لگا ہے اس لئے استدعا ہے کہ ڈگری دس ہزار روپیہ معہ خرچہ حق مدعی بر خلاف مدعا علیہ صادر فرمائی جاوے، سید ممدوح کا جواب ہے کہ بے ایمان تو میں نے نہیں کہا یہ مدعی کا افتراء ہے چونکہ مدعی کو میرے ساتھ دشمنی ہے اس لئے میرے قریبی رشتہ دار کی تلاشی کرائی اور وہ بیکار ثابت ہوا۔ تحقیقاتی کمیٹی کے مجمع میں میرے آنے پر مدعی نے میرے زانو پر ہاتھ لگاتے ہوئے خندہ روئی سے ہاتھ بڑھایا میں نے اپنا ہاتھ نہ دیتے ہوئے کہا کہ بس دو روٹی اچھی نہیں۔ میرے اس کہنے پر مدعی نے اشتعال آمیز لہجہ میں ڈانٹ کر کہا کہ کس منافق اور شیطان نے تلاشی کرائی ہے۔ میں نے اس کے جواب میں اس کے کہے ہوئے الفاظ بایں طور کہے کہ تو اپنے منہ سے منافق بن یا شیطان، یا جو کچھ بن۔ تلاشی تو نے کرائی ہے اور بس۔ اس بارے میں فیصلہ شرعی کیا ہے۔

---

(۱) لا بیا حمار یا خنزیر الخ واستحسن فی الهدایه التعزیر لو المخاطب من الا شراف وتبعه الزیلعی وغیره (در مختار) ذکر فی شرحه علی الملتقی ایضا انه لو علی وجه المزاح یعزر فلو بطریق الحقارة کف لان اهانته اهل العلم کفر علی المختار (ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۵ و ج ۳ ص ۲۵۶ ط.س ج ۴ ص ۷۱)
(۲)

(الجواب) اگر مقذوف میں یہ امور موجود ہیں جو سوال میں درج ہیں تو اس کا قاذف مستحق تعزیر نہیں ہے کما فی الدر المختار وبقذف مسلم بیا فاسق الا ان یکون معلوم الفسق کمکاس مثلاً (۱) بلکہ ان امور سے خود اس پر تعزیر ہے چنانچہ مسلم کو ناحق تکلیف پہنچانا زبان سے یا کسی کارسازی سے اور شراب خوری کی مجلس میں حاضر ہو جانا اور شراب کے برتنوں اور لوازم کو ساتھ رکھنا یا رمضان شریف کے ایام میں دن کو اپنے پاس ناشتہ جیسی چیزوں کا رکھنا بھی موجب تعزیر ہے کما فی الدر المختار والشامی وعزر کل موتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ ویعزر من شرب الشاربین الخ (۲) ج ۳ ص ۱۸۷ فقط۔

سحر کرنے والے کا حکم اور اس کا ثبوت

(سوال ۵۷) دو آدمیوں نے ایک شخص پر سحر کرایا۔ وہ شخص فوت ہو گیا لیکن عامل صاحب کہتے ہیں کہ اب ان سحر کرنے والوں پر سحر کرانا خلاف شرع ہے شرعاً اس بارہ میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں ان عامل صاحب کا یہ کہنا کہ یہ خلاف شرع ہے صحیح ہے کیونکہ شرعی قاعدہ سے ثبوت اس امر کا نہیں ہوا کہ اس شخص نے سحر کیا ہے، کیونکہ شرعی قاعدہ ثبوت کا یہ ہے کہ یا وہ ساحر خود اقرار کرے یا دو معتبر گواہوں کی شہادت سے ان کے سامنے اس کا کرنا ثابت ہو جاوے، شامی میں منقول ہے قال ابو حنیفۃ الساحر اذا اقر بسحرہ او ثبت بالبینۃ یقتل ویستتاب منہ۔ (۳) فقط

خنزیر اور کتا کا بچہ کہنا قابل تعزیر ہے نکاح فسخ نہیں ہوتا

(سوال ۵۸) یکے شخص استاد خود را بایں طور حقارت نمود کہ تو ابن خنزیر یا ابن کلب است قائل ایں الفاظ را چہ حکم است نکاح بدستور است یا نہ۔

(الجواب) شخص مذکور فاسق و عاصی و واجب التعزیر است۔ (۴) اما تکفیر نہ کردہ خواہد شد و حکم فسخ نکاح وغیرہ احکام ارتداد بروجاری نخواہد شد۔

شادی میں خلاف شرع امور کرنے والے کا حکم

(سوال ۵۹) ایک شخص ان رسومات پر جو تقریب بیاہ شادی وغیرہ میں خلاف شرع مروج ہیں اصرار کرتا ہے اور برادری کی مقرر کردہ جماعت ان کو خلاف امور سے روکتے ہیں ہر امکانی کوشش کر چکی ہے مگر وہ باز نہیں آتا، لہذا ایسے شخص کے متعلق کیا شرعی سزا ہو سکتی ہے۔

(۲) پردہ پر عمل نہ کرنے والا دیوث ہے

(سوال ۶۰) اگر کوئی شخص باوجود سمجھانے کے بھی پردہ پر عامل نہیں ہوتا اور اپنے گھر کا انتظام نہیں کرتا تو ایسے شخص کے متعلق شریعت مطہرہ کیا سزا تجویز کرتی ہے۔

---

(۱) الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ و ج ۳ ص ۲۵۲۔ ط۔س۔ ج ۴ ص ۶۷) ظفیر۔
(۲) ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱۔ ط۔س۔ ج ۴ ص ۶۶۔ ظفیر۔ (۳) دیکھئے ردالمحتار باب المرتد مطلب فی الساحر والزندیق ج ۳ ص ۴۰۸۔ ط۔س۔ ج ۴ ص ۲۴۰۔ ظفیر۔ (۴) لا یعزر بیا حمار یا خنزیر یا کلب واستحسن فی الھدایۃ التعزیر والمخاطب من الاشراف وتبعہ الزیلعی وغیرہ (در مختار) وقیل فی عرفنا یعزر لانہ یعد شتما (ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۵۔ ط۔س۔ ج ۴ ص ۷۱) ظفیر

(۳) ایسا آدمی مستحق تعزیر ہے

(سوال ۶۱) بعض لوگ دینوی عار یا اپنی خود غرضی اور ذاتی مفاد کی وجہ سے سر تابی کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے شرعاً کیا سزا ہے۔

(۴) کسی کی بیوی کو بھگانے اور بیچنے والے کی سزا

(سوال ۶۲) ایک شخص نے کسی کی بیوی کو بھگا کر فروخت کر دیا، شریعت بائع مشتری کے لئے کیا سزا تجویز کرتی ہے اور مشتری کی جو اولاد ہوگی وہ کیسی ہوگی؟ ترکہ کی مستحق ہوگی یا نہیں۔

(۵) کسی منکوحہ کا بلا طلاق دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنے والے کی سزا

(سوال ۶۳) جو شخص اپنی دختر کا نکاح کر دینے کے بعد بلا طلاق شوہر کے دوسرے شخص سے نکاح کر دے اس کے لئے کیا حکم ہے

(۶) جھوٹا دعویٰ کرنے والا مستحق تعزیر ہے

(سوال ۶۴) ایک بیوہ کا نکاح زید سے ہو گیا تھا، ایک دوسرے شخص نے عدالت میں یہ جھوٹا دعویٰ دائر کیا کہ زید سے اس کا نکاح نہیں ہوا بلکہ عمر سے ہوا اور چند مسلمانوں نے جھوٹی شہادت دی، حلف اٹھانے عورت عدالت میں حاضر ہوئی، آیا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں اور جھوٹی شہادت دینے والوں کے لئے شریعت میں کیا سزا ہے۔

(الجواب) جو امور شادی بیاہ وغیرہ میں خلاف شرع مروج ہیں وہ سب منکر بشر طیکہ کہ خلاف شرع اور منکرات کے مرتکب کو شرعاً تعزیر کی سزا دی جاتی ہے کما فی الدر المختار وعزر کل مرتکب منکرا و موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ۔(۱) یعنی ہر مرتکب معصیت کے لئے تعزیر ہے پس جو شخص خلاف شرع امور پر اصرار کرتا ہے اس کو اپنی برادری تعزیر کی سزا دے سکتی ہے اس لئے کہ تعزیر میں بوقت مباشرت معصیت ہے ہر مسلم کو حق ہے کہ تعزیر قائم کرے کما فی الدر المختار ویقیمه کل مسلم حال مباشرة المعصية تنبيه واما بعده فليس ذلك بغير الحاكم والزوج والمولىٰ الخ ۔(۲) یعنی حقوق اللہ (کما حمل علیها فی الشامی عبارة القنية المارة آنفا)(۳) میں بوقت ارتکاب معصیہ ہر مسلم مرتکب معصیت پر تعزیر قائم کرنے کا مجاز ہے الخ وفی الشامی الفرق بين الحدو التعزير ان الحد مقدرو التعزير مفوض الى راى الامام وان الحديد رأ بالشبهات والتعزير يجب معها وان الحد لا يجب على الصبي والتعزير شرع عليه والرابع ان الحد يطلق على الذمي والتعزير يسمى عقوبة له لان التعزير شرع للتطهير تاتارخانيه وزاد بعض المتاخرين ان الحد مختص بالا مام والتعزير يفعله الزوج و المولى وكل من رأى احدايا شر المعصية (۴) ج ۳ ص ۱۹۳ بحد اقتضائے معصیت بھی زوج اور مولی نیز باپ بذریعہ خود تعزیر دے سکتے

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س.ج ٤ ص ٦٦ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ۲۵۰ ط.س.ج ٤ ص ٦٥) ظفیر

(۳) قوله ويقيمه الخ اى التعزير الواجب لله تعالى لا نه من باب ازالة المنكر (ردالمحتار باب التعزير ج ۳ ص ۲۵۰ ط.س.ج ٤ ص ٦٥) ظفیر (٤) ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲٤۷ ط.س ج ٤ ص ٦٢ ظفیر

ہیں اور تعزیر مجرم اور جرم کی حیثیت کے موافق مختلف صورتوں سے قائم ہو سکتی ہے کسی صورت میں حبس، کسی میں قتل، کسی میں محض گوشمالی وغیرہ کے ذریعہ سے تعزیر قائم کی جائے گی۔(۱) تعزیر بالمال میں اختلاف ہے جو جواز کے قائل ہیں وہ اس کے معنی یہ کہتے ہیں کہ اس سے مال کو لے کر اپنے پاس اس وقت تک رکھے کہ وہ مجرم تائب ہو جاوے جب وہ تائب ہو اور اس جرم کے ارتکاب میں بالکل رک گیا تو جرمانہ اس کو واپس کرنا چاہئے اور اگر وہ نہ رکے تو جرمانہ کو دوسرے کاموں میں صرف کر سکتے ہیں۔ کما فی الدر المختار لا باخذ المال فی المذهب بحر و فیه عن البزازیة وقیل یجوز ومعناه ان یمسکه مدة لینزجر ثم یعیده له فان یئس من توبته صرفه الی ما یری وفی المجتبی انه کان فی ابتداء الا سلام ثم نسخ۔(۲)

(۲) ایسا شخص شرعاً دیوث کہلاتا ہے جو مستحق تعزیر ہے کما فی الدر المختار۔(۳)

(۳) یہ شخص بھی مستحق تعزیر ہے کما مر فی نمبر ۱، و عزل الخ۔

(۴) دونوں اشد تعزیر کے مستحق ہیں۔ کما فی الدر المختار ۔(۴) ویکون التعزیر بالقتل کمن وجد رجلا مع امرأة لا تحل له الخ۔(۵) اور بدون نکاح شرعی کے جو اولاد ہوئی وہ ولد الزنا ہے۔

(۵) مثل نمبر ۴ کے اس کا حکم بھی ہے اور اس عورت کو اس کے شوہر کے پاس پہنچادیا جاوے یا شوہر سے طلاق لے کر حسب قاعدہ دوسرے شخص سے نکاح کیا جاوے۔(۶)

(۶) وہ فاسق ہو گئے اور ان پر بھی شرعاً تعزیر ہے۔(۷)

شہادت شرعیہ کے بغیر وطی ثابت نہیں

(سوال ۶۵) ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کو بچشم خود دیکھا ہے کہ وہ بھیڑ سے جماع کر رہا ہے، بجز ایک شخص کے اور شاہد کوئی نہیں ہے، متہم شخص منکر ہے، شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے جس سے زنا مذکور ثابت ہو تا اور وہ شخص منکر ہے تو اس پر کچھ تعزیر نہیں ہے۔(۸) اور اس جانور کو بھی کچھ نہ کیا جاوے۔ اگر زنا ثابت ہو جاتا تو حکم یہ تھا کہ اس جانور کو ذبح کر کے جلادیا جاوے اور زانی کو تعزیر دی جاوے مگر اب جب کہ زنا ثابت ہی نہیں تو کچھ بھی سزا جاری نہ ہو گی۔ فقط۔

(۱) تادیب دون الحد الخ ویکون به وبالحبس بالصفع علی العنق وفرك الا ذن و وبالكلام العنیف الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ج ص ۲٤٦ ط.س ج٤ص ٦٠ ظفیر۔(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ٤٦ ..ط.س.ج٤ص ٦١ ظفیر۔(۳) وكل مرتكب معصیة لاحدفیهافیهاالتعزیر (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲٥١ ط.س.ج٤ص٦٧ ظفیر۔(٤) وفی الا شباه خدع انسان امرأة انسان واخرجها وزوجها یحبس حتی یتوب اویموت لسعیه فی الارض بالفساد (الدر المخار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۲ ص ۲٦٤ ط.س.ج٤ص ٨١) ظفیر (٥) ایضاً ج ۳ ص ۲٤٧ و ج ۳ ص ۲٤٨ ط.س.ج٤ص ٦٢ ظفیر۔

(٦) اما نكاح منكوحة الغیر ومعتدته الخ فلم یقل احد بجوازه اصلا (ایضاً باب المهر ج ۲ ص ٤٨٢ ط.س ج ۳ ص ٥١٦) ظفیر۔(٧) وكل مرتكب معصیة لا حد فیها . فیها التعزیر (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲٥١ ط.س ج٤ص٦٧) ظفیر۔(٨) والشهادة علی الشهادة وشهادة رجل وامرأتین كما فی حقوق العباد (در مختار، قوله شهادة رجل و امرأتین صرح به الزیلعی وكذا فی التتار خانیه و فی الجوهره لا تقبل فی التعزیر شهادة النساء مع الرجال عنده لانه عقوبة وعندهما تقبل لانه حق ادمی (ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲٥٨ ط.س.ج٤ص ٧٤) ظفیر۔

طلاق کے چھ ماہ بعد دوسرا نکاح کرنے پر کوئی سزا نہیں

(سوال ٦٦) زید نے اپنی عورت ہندہ کو تین طلاقیں دے دیں۔ ہندہ نے تقریباً چھ ماہ بعد نکاح ثانی کر لیا تین سال بعد ایک مفسد نے عدالت میں مخبری کی کہ ہندہ نے ناجائز طور پر نکاح ثانی کیا ہے، کیا ہندہ اور اس کا شوہر لائق تفریق ہیں اور کیا شرعاً ان کو کوئی سزا دینا چاہئے۔

(الجواب) اس صورت میں ہندہ کا نکاح ثانی صحیح ہے اور تفریق زوجین میں نہیں ہو سکتی، یعنی بدون طلاق دیئے شوہر کے کسی کو تفریق کی اجازت نہیں ہے اور شرعاً شوہر ثانی اور ہندہ پر کوئی تعزیر نہیں ہے۔(۱)

افعال شنیعہ کا اقرار فسق پر دلیل ہے

(سوال ٦٧) ایک شخص نے متعدد اوقات میں چند اشخاص کے روبرو اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت کو کئی دفعہ برہنہ کر کے دیکھا ہے اور ایک شخص کے سامنے زناء کا بھی اقرار کیا اس صورت میں اگر زنا ثابت نہیں ہے تو اس پر توبہ لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) خود اس کا اقرار افعال شنیعہ کا اس کے فسق کے لئے کافی ہے اور ایسا شخص واجب التعزیر ہے۔(۲) اس کو توبہ کرنی چاہئے قال اللہ تعالیٰ ومن یفعل ذلك یلق اثاما یضاعف له العذاب یوم القیامة ویخلد فیه مهانا الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئك یبدل الله سیئاتهم حسنات وكان الله غفورا رحیماً۔(۳) فقط۔

بلا قصور مارنے اور گالی دینے والی کی سزا

(سوال ٦٨) چند عورتیں آپس میں لڑ رہی تھیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کے لڑکے کے جو کہ قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا چار لکڑیاں ماریں اس کی ماں چھڑانے آئی تو اس کے انگوٹھے پر ایک لکڑی ماری اور برہنہ ہو گیا اور بہت گالیاں وغیرہ بکیں ایسے شخص کو کیا سزا دینی چاہئے۔

(الجواب) وہ شخص فاسق وعاصی ہوا اور اس پر مواخذہ اخروی قائم ہے تاوقتیکہ وہ معاف نہ کراوے اور اگر سلطنت اسلامی ہوتی تو حاکم اسلام جو کچھ مناسب سمجھتا اس کو تعزیر بھی دیتا۔(۴)

---

(۱) اس لئے کہ جب طلاق کے بعد عدت گذر چکی عورت کو شادی کا پورا حق حاصل ہے میاں بیوی میں کوئی بھی شرعی طور پر مجرم نہیں ظفیر۔

(۲) وعزر کل مرتکب منکر او مو ذی مسلم بغیر حق بقول اوفعل (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س. ج٤ ص٦٦) ظفیر

(۳) سورة الفرقان.٦.

(٤) وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ وبشتم مسلم (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ و ج۳ ص ۲۵۲ ط.س. ج٤ ص٦٦) والتعزیر لیس فیه تقدیر هو مفوض الی رائی القاضی وعلیه مشا نخنا لان المقصود منه الزجرو احوال الناس فیه مختلفة (ایضاً ج ۳ ص ۳٤۷ ط.س. ج٤ ص٦٢. ظفیر

دنیاوی خواہشات کو دین پر ترجیح دینا معصیت ہے

(سوال ۶۹) کیا شرعاً زید کو دنیاوی خواہشات کو دین کے مقابلہ میں مقدم رکھنے کے جرم میں کوئی تعزیر مل سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) دنیاوی خواہشات کو دین پر ترجیح دینا معصیت اور اتباع خواہش نفس ہے اور اس پر مواخذہ ضروری ہے دنیا میں اس پر کوئی تعزیر مقرر نہیں ہے۔(۱)

باہم مار پیٹ کرنا اور اس کی سزا

(سوال ۷۰) قاضی صاحب کے لڑکے نے میرے مکان کے اندر پانی پھینکا اور وہ چھینٹے میرے اوپر پڑے، یہ حرکت اچھی نہ تھی، فدوی نے اپنا بچہ سمجھ کر بطور نصیحت دو طمانچہ مارا تاکہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے اور کسی برائی یا دشمنی کی نظر سے اس کو نہ مارا اور یہ حال میں نے قاضی صاحب سے عرض کر کے ان سے معافی چاہی انہوں نے بنظر انصاف مجھ سے کچھ شکایت نہ کی لیکن بعض لوگوں نے دشمنی کی نظر سے بروز جمعہ میری عدم موجودگی میں اس طور سے اعلان کیا کہ گلاب خاں مستری نے قاضی صاحب کے لڑکے کی چھاتی پر چڑھ کر مارا ہے اور مولوی عاشق علی صاحب کو جوتوں سے مارا ہے (حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں) اس جرم میں اگر کوئی مسلمان گلاب خان سے سلام و کلام بلکہ کسی طرح کا تعلق نہ رکھے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن نہ کریں اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) جو صورت سوال میں درج ہے اس کے موافق اول تو گلاب خان سے کوئی فعل ایسا نہیں ہوا کہ موجب تعزیر ہو کیونکہ اگر گلاب خان نے قاضی صاحب کے لڑکے کو اس کی قصور پر صرف طمانچہ مارا تو یہ کوئی ایسا قصور نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ مستحق تعزیر ہو اور اگر بالفرض اس سے قصور ہوا تو اس نے معافی چاہ لی، اور معافی مانگ لی۔ اب اس کو برادری سے خارج کرنا اور اس کے ساتھ معاملہ مذکور کرنا اور اعلان مذکور کرنا درست نہیں ہے، سب اہل اسلام کو چاہئے کہ گلاب خان کے ساتھ شریک رہیں اور اس کو برادری سے اور مسلمانوں کی جماعت سے خارج نہ جانیں یہ بڑا ظلم ہے جو اس کے بارے میں تجویز کیا گیا ہے، غایت یہ ہے کہ اگر کسی زعم میں گلاب خان سے قصور ہوا ہے تو اس سے توبہ کرالیں۔ اور وہ معافی چاہ ہے اس کے بعد اس سے کچھ علیحدگی نہ رکھی جاوے۔ فقط۔

بار بار ہدایت کے باوجود نماز کا پابند نہ ہو

(سوال ۷۲) جو شخص بار بار۔ ہدایت و تدارک سے پابند نماز نہ ہو اس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے۔

(الجواب) مسلمانوں کا کام نصیحت کرنا ہے اگر وہ نہ مانے تو عاصی و فاسق ہے تعزیر اگرچہ واجب ہے لیکن اس زمانہ میں بوجہ نہ ہونے حاکم اسلام کے اجزاء تعزیر کی کوئی صورت نہیں ہے، اور اگر کسی تنبیہ سے وہ باز آجائے تو فبہا ورنہ اس سے مقاطعت کر دیں۔

---

(۱) وکل مرتکب معصیة لاحد فیها فیها التعزیر (درمختار) قال فی الفتح ویعزر من شهد شرب الشاربین والمجتمعون علی شبه الشرب وان لم یشربوا لخ وکذا المسلم یبیع الخمرو ویاکل الربوا (ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س. ج ۴ ص ۶۶) والتعزیر لیس فیه تقدیر بل هو مفوض الی رائی القاضی وعلیه مشا نخنا زیلعی لان المقصود منه الزجرواحوال الناس فیه مختلفة الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۴۷) ظفیر

کتاب السیر
(جہاد سے متعلق احکام و مسائل)

باب اول

دارالحرب و دارالاسلام اور ان سے متعلق احکام و مسائل

خلفاء راشدین نے غزوات میں شرکت فرمائی ہیں

(سوال ۱) خلفاء راشدینؓ نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں غزوہ کیا ہے یا نہیں، اور فتح ہوئی یا گیا۔

(الجواب) خلفاء راشدین کے زمانہ میں بہت سی فتوحات ہوئی ہیں جو تاریخ و سیر میں بالتفصیل مذکور ہیں جس کو شوق ہو تاریخ کی کتابوں میں دیکھے۔ فقط۔ (خود عہد نبوی میں بھی غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ ظفیر)۔

دارالحرب میں جمعہ و عیدین و پنجگانہ پڑھنی درست ہے

(سوال ۲) ہندوستان بعد سلطنت اسلام کے دارالحرب ہو لیا نہیں؟

(۲) دارالحرب میں پنجگانہ نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

(۳) دارالحرب میں جمعہ و عیدین کی نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) درست ہے (۲) درست ہے (۳) درست ہے۔(۱)

ہندوستان کے کافر کیا ہیں

(سوال ۳) ہندوستان کے کافر ذمی ہیں یا حربی

ہندوستان کیا ہے

(سوال ٤) ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام؟

(۲) اگر کسی کافر حربی کو مسلمان نے نوکر رکھا تو اس پر حکم ذمی کا ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) ہندوستان دارالحرب ہے اور ہندوستان کے کافر مستامن و ذمی ہیں اور دارالاسلام میں کافر حربی مستامن ہو کر رہ سکتا ہے اور کافر حربی کو اگر مسلمان نے امن دے کر رکھا تو وہ مستامن ہے۔(۲) (ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ سب سے پہلے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے دیا۔ پھر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے سن ۱۸۵۷ء میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی امارت میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت گنگوہیؒ، حافظ ضامن شہیدؒ، مولانا محمد منیر نانوتویؒ اور دوسرے علماء نے انگریزی اقتدار کا مقابلہ کیا اور شاملی کے میدان میں داد شجاعت دی اور اسکے بعد برابر ہندوستان کو دارالحرب قرار دیتے رہے، شیخ الہند مولانا محمود حسن عثمانی نے تحریک

---

(۱) واما بلاد عليها ولاة كفار فيجوز للمسلمين اقامة الجمع والا عياد الخ (ردالمحتار كتاب القضاء ج ۳ ص ٤۲۷ ط.س. ج۵ ص ۳٦۹) ظفير. (۲) فالا بشرط واحد لا غير وهو اظهار حكم الكفر وهو القياس الخ حاصله انه لما صار دار حرب صار في حكم ما استولوا عليه في دارهم (ردالمحتار فصل في استيمان الكافر ج ۳ ص ۳٤۹ ط.س. ج٤ ص ۱۷۵) ظفير.

(ریشمی رومال) آزادی کے لئے جاری کی، مولانا عبید اللہ سندھی اور مولانا منصور انصاری جلاوطن ہوئے۔ خود شیخ الہند اور مولانا حسین احمد مدنی و حکیم نصرت حسین وغیرہ کو حکومت ہند نے مالٹا میں کئی سال قید رکھا۔ اگست سن ۱۹۴۷ء میں ملک آزاد ہوا مگر آزادی کے بعد یہاں مسلمانوں پر جو مظالم ہوئے اور جیسی قتل و خون ریزی ہوئی اس کی کوئی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اسی وجہ سے شیخ الاسلام مولانا مدنی نے آزادی کے بعد بھی اس ملک کو اس کے حالات کی وجہ سے دارالحرب ہی کہا۔ اور بعض دوسرے نے دارالحرب کی ایک قسم دارالامان قرار دیا۔ بہر حال اب ملک آزاد ہے مگر مسلمانوں اور اسلام کے حصہ میں آزادی کا کوئی ثمرہ نہیں، مسلم کی جان و مال عزت و آبرو ابھی تک محفوظ نہیں، اور حکومت کی نظر میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ بعض مخصوص مسلمانوں نے آزادی سے ضرور فائدہ اٹھایا مگر یہ انفرادی ہے اور ایسا پہلی حکومت میں بھی ہوا۔ ملت اسلامیہ سوگوار ہی ہے آئندہ خدا شاید کوئی صورت پیدا کرے، لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ ظفیر۔

جہاد میں شرکت کے لئے والدین کی اجازت

(سوال ۵) بلا اجازت والدین کے جہاد کے لئے جانا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر جہاد فرض عین ہو جائے تو بلا اجازت جانا درست ہے ورنہ نہیں۔ اور تفصیل اس کی کتب فقہ میں ہے۔(۱)

دارالحرب کی تعریف میں امام اعظم اور صاحبینؒ کا اختلاف ہے

(سوال ۶) احناف کے نزدیک تعریف دارالحرب کیا ہے، ہندوستان دارالحرب ہے یا نہیں، دارالحرب سے ہجرت لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) تعریف دارالحرب میں اختلاف امام اعظم و صاحبین کا ہے۔ کما ھو مسطور فی کتب الفقہ۔ یعنی اختلاف فی تعریف دارالحرب کما ہو مذکور فی کتب الفقہ۔ ہندوستان کے دارالحرب ہونے میں اختلاف ہے۔(۲) اور ہجرت دارالحرب سے مطلقاً لازم نہیں ہے۔(۳)

اوقاف پر قبضہ کرنے سے حکومت مالک نہیں ہوگی

(سوال ۷) کافر گورنمنٹ استیلاء کر کے مسلمانوں کی مملوکہ جائدادوں کو اور اوقاف پر قبضہ کرے تو وہ مالک ہو جاتی ہے؟

---

(۱) لا یفرض علی صبی و بالغ لہ ابوان او احدھما لان طاعتھما فرض عین وقال علیہ الصلوة والسلام للعباس بن مرداس لما اراد الجہاد الزم امک فان الجنة تحت رجل امک وفیہ لا یحل سفر فیہ خطر الا باذنھما (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الجہاد ج ۳ ص ۳۰۴ ط.س. ج ۴ ص ۱۲۴) ظفیر۔

(۲) لا تصیر دارالاسلام دارحرب الا بامور ثلاثة باجراء احکام اھل الشرک و باتصالھا بدار الحرب بان لا یبقی فیھا مسلم او ذمی آمنا بالامان الاول علی نفسہ (در مختار) ای بان یغلب اھل الحرب علی دار من دارنا او ارتد اھل مصر و غلبوا و اجروا احکام الکفر او نقض اھل الذمة العھد وتغلبوا علی دارھم ففی کل من ھذہ الصور لا تصیر دارحرب الا بھذہ الشروط الثلاثة وقالا بشرط واحد لا غیر وھو اظہار حکم الکفر و ھو القیاس ھندیہ (ردالمحتار فصل فی استئمان الکافر ج ۳ ص ۳۴۹ ط.س. ج ۴ ص ۱۷۴) ظفیر۔

(۳) اما فی بلاد علیھا ولاة کفار فیجوز للمسلمین اقامة الجمع والاعیاد و یصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین ویجب علیھم طلب وال مسلم اھ (ردالمحتار فصل فی استئمان الکافر ج ۳ ص ۳۵۰) ظفیر

(۲) جب کہ مسلمان اس کافر حکومت کے ہاتھ سے چھڑانے پر قادر نہیں ہوئے تو اس حالت میں اگر گورنمنٹ نے ایک شخص کی جائداد دوسرے کے وقف کو کسی کے ہاتھ فروخت کر دیا تو اس خریدار کو باوجود اس علم کے کہ یہ فلاں شخص کی مغصوبہ جائداد ہے یا وقف ہے، خریدنا اور اس سے نفع اٹھانا جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) او قاف میں یہ حکم جاری نہ ہوگا کیونکہ الوقف **لا یملك ولا یملك** مطلق ہے۔(۱) اور نیز قید وان تغلبوا علی اموالنا الخ سے او قاف خارج ہو گئے۔

(۲) جائداد مملوکہ میں یہ قاعدہ جاری ہوگا کہ بعد تسلط کفار مشتری کے حق میں تصرف جائز ہے۔(۲) لیکن او قاف میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا، او قاف کے مصارف میں صرف کرنا لازم ہوگا۔(۳) فقط۔

ہندوستان کا حکم مختلف دور میں

(سوال ۸) جب پنجاب میں سلطنت سکھوں کی تھی تو جو ملک ان کے زیر حکومت تھا تو وہ دارالحرب تھا یا دارالاسلام اور جب برطانیہ کی حکومت ہوئی تو کیا حکم رہا۔

(الجواب) چونکہ ہندوستان در زمانہ سلطنت شاہان اسلام دارالاسلام بود۔ بعد ازاں سکھان یا نصاری تسلط شدند، پس دریں دوں آں دارالحرب اختلاف است لہذا در مسئلہ ربوا وغیرہ احتیاط باید کرد (مگر مفتی علام مختلف جگہ ہندوستان کو دارالحرب قرار دے چکے ہیں اور علمائے دیوبند کا حکومت انگریز دارالحرب ہونے کا متفقہ فیصلہ تھا بلکہ آزادی کے بعد بھی بعضوں نے دارالحرب ہی قرار دیا واللہ اعلم۔ ظفیر)

اگر کفار مسلمانوں کے اموال پر غالب آجائیں تو وہ اس کے مالک ہو جاتے ہیں

(سوال ۹) گورنمنٹ نے جب سے اپنا تسلط ہندوستان وغیرہ پر کیا ہے اور مسلمانوں کی ملکیت توڑ کر اپنی ملکیت قائم کر دی ہے مثلاً آراضی درخت وغیرہ تو اب یہ چیزیں گورنمنٹ کسی مسلمان کو دے دے مثلاً زمین کاشتکاری کے لئے اور درخت بیع کے لئے اور پہاڑ تجارت شہد وغیرہ کے لئے اور رقم بخشش کے طور پر مسلمان کو لے کر فائدہ اٹھانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) کتب فقہ میں آیا ہے کہ اگر کفار مسلمانوں کے اموال پر غالب آجائیں اور اس کو اپنی حفاظت میں لے

---

(۱) فاذا تم (الوقف) ولزم لا یملك ولا یملك ولا یعار ولا یرهن (در مختار) قوله لا یملك ای لا یکون مملوكا لصاحبه ولا یملك ای لا یقبل التملیك لغیر با لبیع ونحوه (ردالمحتار کتاب الوقف ج ۳ ص ۵۰۷ ط.س. ج ٤ ص ۳۵۱ ۳۵۲)۔

(۲) وان غلبوا علی اموالنا ولو عبداً مومناً واحرزوها بدارهم ملکوها (در مختار) لقوله تعالی الفقراء المهاجرین سماهم فقراء فدل علی ان الکفار ملکوا اموالهم التی ها جروا عنها الخ (ردالمحتار کتاب الوقف ج ۳ ص ۳۳۷ ط.س. ج ٤ ص ۱۶۰) ظفیر۔ (۳) فان شرائط الوقف معتبرة اذا لم تخالف الشرع وهو مالك فله ان یجعل له حیث شاء مالم یکن معصیة وله ان یخص صنفا (رد المحتار کتاب الوقف ج ۳ ص ٤۹۹ ط.س. ج ٤ ص ۳٤۳)۔

(٤) لا تصیر دارالاسلام دار حرب الا بامور ثلاثة باجراء احکام اهل الشرك وباتصالها بدارالحرب وبان لا یبقی فیها مسلم او ذمی آمنا بالامان الاول علی نفسه ودارالحرب تصیر دار الاسلام باجراء احکام اهل الاسلام فیها کجمعة وعید وان بقی فیها کافر اصلی وان لم تتصل بدارالاسلام (الدر المختار) قال بشرط واحد لا غیر وهو اظهار حکم الکفر وهو القیاس ویتفرع علی کونها صارت دارحرب ان الحدود والقود لا یجری فیها وان الاسیر والمسلم یجوز له التعرض لما دون الفرج وتعکس الاحکام اذا صارت دارا لحرب دارالاسلام قال بعض المتاخرین اذا تحققت الامور الثلاثة فی مصر المسلمین ثم حصل لاهله الامان ونصب فیه قاض مسلم ینفذ احکام المسلمین عادی الی دارالاسلام (ردالمحتار باب ایضا ج ۳ ص ۳٤۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۷٤) ظفیر۔

لیں تو وہ ان کے مالک ہو جاتے ہیں پس صورت مسئولہ میں جب کہ انگریز یہاں ہندوستان میں مسلط ہو گئے تو وہ مالک ہو گئے، اب ان کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے ہبہ کر دیں، لہذا مسلمانوں کے لئے اس کا لینا اور اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ فی الخانیۃ ولو استولی اهل الحرب علی اموالنا وحرز وها بدارهم ملکوها عندنا(۱) الخ خانیہ ج ۳ . کذا لو وهبه او یا خذه بقیمة الخ عالمگیری ۔ فقط۔

ہندوستان میں ہندو مسلم ذمی ہیں یا حربی

(سوال ۱۰) آج کل جو حالت ہندوؤں کی مسلمانوں کے ساتھ اکثر بلاد ہندوستان میں ہے وہ ظاہر ہے اور معلوم ہے قابل دریافت امر یہ ہے کہ ہندوستان کے اہل ہنود اب بھی ذمی کے حکم میں ہیں یا حربی کے، ہم مسلمانوں کے اوپر ان کے ذمہ ہونے والے حقوق عائد ہوتے ہیں یا حربی والے۔

(الجواب) در حقیقت ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کی شان مستامن کی سی تھی، (۲) لیکن جب سے ہندوؤں نے جگہ جگہ مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں اور علی الاعلان مسلمانوں کے دشمن ہو گئے ہیں تو مسلمانوں کے ساتھ ان کا کوئی معاہدہ وغیرہ نہ رہا اور مصداق وهم بدء و اکم اول مرة (۳) کے ہو گئے۔

دار الحرب میں دینی امور کے لئے امیر مقرر کرنا

(سوال ۱۱) دار الحرب میں دینی معاملات کے لئے امام وغیرہ مقرر کرنا کیسا ہے۔

(الجواب) دار الحرب یعنی اس ملک کے متعلق جس پر کفار کا تسلط ہو یہ تو فقہاء نے لکھا ہے کہ جمعہ وغیرہ کے انتظام کے لئے کوئی امام مقرر کر لیں اور اپنے معاملات باہمی کے فیصلہ کے لئے قاضی مقرر کر لیں۔ (۴) باقی کفار و محاربین کے حملوں کی مدافعت کے لئے اور مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کو حکام وقت کی طرف رجوع کرنا پڑے گا، کیونکہ ان کے پاس ایسی قوت نہیں ہے کہ مدافعت کر سکیں اور امور سیاسیہ کا انتظام کر سکیں فقط۔

....

(۱) فتاوی خانیه باب الاستیلاء ج ۳ ص وان غلبوا علی اموالنا واحرزوها بدارهم ملکوها (در مختار) وهو قول مالك واحمد ایضاً فیحل الاکل والوطئ لمن اشتراه منهم کما فی الفتح لقوله تعالیٰ للفقراء المهاجرین سماهم فقیرا فدل علی ان الکفار ملکوا اموالهم التی هاجروا عنها (ردالمحتار باب استیلاء الکفار ج ۳ ص ۳۳۶ وج ۳ ص ۳۳۷ ۔ط.س.ج ٤ ص ۱۶۰) ظفیر

(۲) هو من یدخل دار غیره بامان مسلما کان او حربیا دخل مسلم دار الحرب بامان حرم تعرضه شئی من دم و مال و فرج منهم (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المستامن ج ۳ ص ۲٤۱ . ط.س.ج ٤ ص ۱۶۶) ظفیر۔ گویا مفتی علام انگریزی دور حکومت میں ہندو اور مسلمان دونوں کو مستامن کے درجہ میں سمجھتے تھے اور انگریزوں کو حکمراں اور کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت انگریزوں کی ہی حکومت تھی انہوں نے قوت کے ذریعہ اس ملک پر قبضہ کیا تھا۔ ظفیر۔

(۳)

(٤) ولو فقد والٍ لغلبة کفار وجب المسلمین تعیین وال وامام للجمعة (درمختار) واما بلاد علیها ولاة کفار فیجوز للمسلمین اقامة الجمعه والاعیاد ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین فیجب علیهم ان یلتمسوا والیا مسلما منهم ا ه وفی الفتح واذا لم یکن سلطان ولا من یجوز التقلد منه کما هو فی بعض بلاد المسلمین غلب علیهم الکفار کقرطبه الآن یجب علی المسلمین ان یتفقوا علی واحد منهم یجعلونه والیا فیولی قاضیا فیکون هو الذی یقضی بینهم الخ (ردالمحتار کتاب القضاء ج ٤ ص ٤۲۷ . ط.س.ج ٤ ص ۳۶۹) ظفیر۔

باب دوم

عشر و خراج

(عشر و خراج اور ان سے متعلق احکام و مسائل)

عشری زمین کی تعریف و شرائط

(سوال ۱) زمین عشری کس کو کہتے ہیں اور اس کی کیا کیا شرائط ہیں؟

(الجواب) فی الدر المختار ما اسلم اهله طوعا او فتح عنوة وقسم بين جيشنا والبصرة عشرية (۱) الخ ایسی زمین عشری ہے جب تک درمیان میں کسی غیر مسلم کی ملک نہ ہو جاوے۔

جس قدر بھی غلہ ہو اسی میں عشر واجب ہے

(سوال ۲) زمین دار کو جو اپنی زمین سے مقررہ پیداوار غلہ یا نقد روپیہ کاشتکار سے وصول ہوتا ہے اور اس میں سے مال گذاری سرکاری دی جاتی ہے تو کس قدر غلہ کی مقدار پر عشر واجب ہے، اور ادائے مال گذاری کے بعد یا پہلے اور اگر غلہ اتنا ہو کہ سال بھر کا گذر مشکل ہو تو کیا تب بھی عشر دیا جاوے گا، اور یہ حکم زمین دار و کاشتکار دونوں سے متعلق ہے یا کیا ہے۔

(الجواب) قبل ادا کرنے مال گذاری سرکاری کے کل غلہ وصول شدہ میں واجب ہے۔ یہ حکم دونوں سے متعلق ہے جس قدر غلہ جس کے پاس رہے اس کے ذمہ اسی مقدار کا عشر ادا کرنا واجب ہے (۲)

جملہ اجناس اور ترکاریوں میں عشر کا حکم

(سوال ۳) نقد روپیہ اور تمام اجناس ترکاری وغیرہ میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) نقد کا حکم جدا ہے اس میں زکوٰۃ ہے بشرائطہا یعنی یہ کہ بقدر نصاب ہو اور سال گذر جاوے (۳) باقی تمام اجناس و ترکاریوں میں عشر واجب ہے، جس قدر ہو اسی کا عشر ادا کرے۔

غلہ وصول ہونے پر عشر ادا کرے

(سوال ۴) اگر کاشتکار سے غلہ وغیرہ زمین کا وصول ہوا تو اس صورت میں بھی عشر واجب ہوگا یا نہیں۔

(الجواب) غلہ وصول ہونے کی صورت میں عشر ادا کیا جاوے گا (۴)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۲۵۰ و ج ۳ ص ۲۵۱ ط.س. ج ۴ ص ۱۷۶
(۲) وفي المزارعة ان كان البذر من رب الارض فعليه ولو من العامل فعليهما بالحصة (در مختار) والحاصل ان العشر عند الامام على رب الارض مطلقا وعندهما كذلك لو البذر منه ولو من العامل فعليهما وبه ظهر ان ما ذكره الشارح هو قولهما اقتصر عليه لما علمت من ان الفتوى على قولهما لصحة المزارعة الخ في البدائع ان المزارعة جائزة عندهما والعشر يجب في الخارج والخارج بينهما فيجب العشر عليهما (رد المحتار باب العشر ج ۲ ص ۷۵ و ج ۲ ص ۷۶ ط.س. ج ۲ ص ۳۳۵) ظفير (۳) شرط افتراضها عقل وبلوغ واسلام وحرية وسببه ملك نصاب حولي نام فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الزكوة ط.س. ج ۲ ص ۲۵۸)
(۴) واما الملك فليس بشرط فيه بل الشرط ملك الخارج الخ ولان العشر يجب في الخارج لا في الارض فكان ملك الارض وعدمه سواء كما في البدائع (رد المحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۳۵۲ و ج ۳ ص ۳۵۳ ط.س. ج ۴ ص ۱۷۷)

مصارف عشر کیا ہیں

(سوال ۵) عشر لینے کا مستحق کون ہوگا۔

(الجواب) جو مصرف زکوٰۃ کا ہے وہی عشر کا بھی ہے۔(۱)

ارض مملوکہ مسلمین میں جہاں راجاؤں کو ٹیکس دیا جاتا ہے عشر واجب ہے

(سوال ۶) جو آراضی مملوکہ مسلمین ہیں اور راجاؤں کو باقی دینی پڑتی ہے اس میں عشر واجب ہے یا نہ۔

(الجواب) عشر واجب ہے۔(۲)

عشری زمین اگر اجارہ پر دیدی جائے تو عشر کون ادا کرے

(سوال ۷) عشری زمین اگر اجارہ پر دے دی جائے تو اس صورت میں عشر مالک زمین ادا کرے یا کاشتکار۔

(الجواب) اس میں اختلاف ہے کہ عشر اس صورت میں مالک زمین پر ہے یا مستاجر یعنی کاشتکار پر، امام صاحب اول کے قائل ہیں۔ اور صاحبین دوسرے کے، حاوی میں ہے وبقولهما ناخذ شامی۔ یعنی حاوی میں صاحبین کے قول کو مختار کہا ہے بناءً علیہ کاشتکار کل پیداوار کا عشر ادا کرے۔(۳) فقط۔

بادشاہ اگر عشر نہ لے تو عشر ساقط نہیں ہوتا

(سوال ۸) ہماری زمین عشری ہے یا نہیں اگر ہے تو انگریز جو چار آنہ فی کنال ہم سے لیتے ہیں اس کو خراج کہا جائے گا یا اس کو اگر کہا جائے گا تو کس رو سے۔ اور ثانیاً یہ ہے کہ عشر کے لئے شرط زمین کا عشری ہونا کہ کسی بادشاہ اسلام نے اگر عشر رکھا ہو تو وہ عشری ہوگی اگر خراج رکھا ہے تو خراجی ہوگی، تو ہند اور پنجاب کی زمین پر کسی تواریخ سے معلوم نہیں ہوتا کہ فلاں بادشاہ نے یہاں عشر رکھا ہے خصوصاً جہانگیر و اکبر بادشاہ یا گذشتہ جو گذر چکے ہیں۔ ثالثاً یہ کہ دارالحرب ہے یا دارالاسلام۔ اگر دارالحرب ہے تو کیا دارالحرب میں عشر واجب ہے یا نہیں اور اگر دارالاسلام ہے تو کن شرائط سے دارالاسلام ہے، الغرض یہاں سے بعض علماء اس کے قائل ہیں کہ یہاں ہرگز عشر نہیں ہے اور بعض عشر کے قائل ہیں، آپ کی کیا رائے ہے۔

(الجواب) درمختار میں ہے وما اسلم اهله طوعا او فتح عنوة وقسم بين جيشنا الخ عشرية لانه اليق بالمسلم (۴) وفي ردالمحتار ولو قال بيننا يشمل ما اذا قسم بين المسلمين غير الغانمين فانه عشرى لان الخراج لا يوظف على المسلم ابتداء قهستاني ... شامی وفيه اى الدر المختار . ولو ترك العشراى السلطان لا يجوز اجماعا ويخرجه بنفسه للفقراء (۵) شامی در مختار میں ہے وذكره في

(۱) باب مصرف الزكوة والعشر الخ هو فقير الخ ومسكين الخ وعامل الخ و مديون لا يملك نصابا فاضلا عن دينه الخ (باب المصرف ج ۲ ص ۷۹ ط.س. ج۲ ص ۳۳۹) ظفير

(۲) يجب العشر في ارض غير خراج في سقى سماء وسيح الخ ويجب نصفه في سقى غرب ودالية الخ او سقاه بماء اشتراه (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۶ ط.س. ج۲ ص ۳۲۵) ظفير۔

(۳) والعشر على المؤجر كخراج موظف وقالا على المستاجر كمستعير مسلم وفي الحاوى و بقولهما ناخذ (در مختار) فلا ينبغي العدول عن الافتاء بقولهما ذلك (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۷۵ ط.س. ج۲ ص ۳۳۴) ظفير

(۴) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۳۵ ط.س. ج ۴ ص ۱۷۶) ظفير

(۵) ردالمحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۳۵۱ ط.س. ج ۴ ص ۱۷۶) ظفير.

الزکوۃ لا نه منها قال فی الفتح قیل ان تسمیته زکوۃ علی قولهما لا شتراطهما النصاب والبقاء بخلاف قوله ولیس بشی اذا لا شك انه زکوۃ حتی یصرف مصارفها و اختلافهم فی اثبات، بعض شروط لبعض انواع الزکوۃ و نفیها لا یخرجه عن کونه زکوۃ الخ.(۲)ان عبارات سے چند امور معلوم ہوئے ایک یہ کہ مسلمان کی آراضی کا اصل وظیفہ عشر ہے، دوم یہ کہ اگر بادشاہ عشر نہ لیوے تو عشر ساقط نہیں ہوتا، بلکہ خود مالک زمین کو عشر نکالنا چاہئے اور فقراء کو دینا چاہئے، سوم یہ کہ عشر بھی زکوۃ ہے، پس جب کہ اصل وظیفہ مسلم کا عشر ہے تو جو آراضی مملوکہ مسلمین ہیں تو اصل میں وہ عشری تھی کہ سلاطین اہل اسلام نے ان کو فتح کر کے مسلمانوں کو دے دی تھی، یا ان کا حال سابق کچھ معلوم نہیں ہے ان دونوں صورتوں میں اگر در حقیقت کسی زمین میں عشر مقرر ہونا چاہئے اور بادشاہ اسلام نے یا غیر نے عشر مقرر نہ کیا تو اس سے عشر ساقط نہیں ہوتا اور وہ زمین عشری ہونے سے خارج نہیں ہوتی ہے اور جب کہ عشر بمنزلہ زکوۃ ہے تو جب کہ زکوۃ اموال پر ہر جگہ واجب ہے بلاد اسلام ہوں یا غیر اسی طرح عشر بھی ہر جگہ لازم ہوگا اور واضح ہو کہ زمین عشری سے اگر خراج لیا جاوے تب بھی عند اللہ عشر ساقط نہیں ہوتا ہے، لہذا صاحب زمین کو عشر نکال کر فقراء کو دینا چاہئے، الحاصل احوط بھی ہے کہ مسلمانان اپنی آراضی کی پیداوار زمین سے عشر ادا کریں۔ فقط۔

عشری زمینوں میں دسواں حصہ ادا کرے

(سوال ۹) آراضی کی پیداوار میں کس حساب سے زکوۃ دینی چاہئے، دسواں حصہ یا کم و بیش خرچہ سال بھر کا نکال کر دی جاوے، یا کل پیداوار میں سے اجرت کٹائی وغیرہ نکال دی جاوے یا کیا۔ زکوۃ کے وقت مویشی زراعت بھی شمار ہوں گے یا نہیں، اگر پچاس تولہ چاندی اور سات تولہ سونا ہو تو کیا ان کی مجموعی رقم پر زکوۃ دی جاوے گی۔ یا جب تک ہر دو کا نصاب پورا نہ ہو جاوے۔ اور زکوۃ کس حساب سے دینی چاہئے، سادات کو زکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں اور زکوۃ کے مستحق کون لوگ ہیں، ہر ایک کو کس قدر دینا چاہئے۔

(الجواب) عشری زمینوں میں اس زمانہ میں بھی عشر یعنی دسواں حصہ ادا کرنا ضروری ہے، اور مسلمانوں کے پاس جو زمین ہیں ان کو عشری سمجھنا چاہئے کیونکہ مسلمانوں کی آراضی کا اصل وظیفہ عشر ہے، اور عشر کل پیداوار میں سے دینا چاہئے، خرچہ کچھ نہیں نکالا جاتا، نہ اجرت کسی کی نکالی جاتی ہے، (۳) زراعت کے کام کے مواشی پر زکوۃ نہیں ہے، اسی طرح جو جانور گھر پر کھڑے ہو کر کھاتے ہیں ان پر بھی زکوۃ نہیں ہے، چاندی اور سونا دونوں ہوں تو دونوں کو جمع کر کے اگر نصاب پورا ہو جاوے مثلاً آدھا نصاب سونے کا ہو اور آدھا چاندی کا تو زکوۃ لازم ہے، اس زمانے میں نفع فقراء کا اس میں ہے کہ سونے کو بھی چاندی کی قیمت کر کے چاندی میں شامل کر کے زکوۃ دی جاوے، اور نصاب چاندی کا ۵۲ ½ تولہ اور ساڑھے سات تولہ سونا کا ہے، جس وقت نصاب پورا ہو جاوے

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۳٦٦.ط.س.ج۲ص۳۲۵) ظفیر۔

(۲) ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦۵ و ج ۲ ص ٦٦.ط.س.ج۲ص۳۲۵ ظفیر.(۳) یجب العشر الخ فی مسقی السماء ای مطروسیح الخ بلا شرط نصاب وبقاء یجب مع الدین الخ ویجب نصفه فی مسقی غرب ودالیة الخ بلا رفع مؤن الزرع وبلا اخراج البذر لتصر یحهم بالعشر فی کل الخارج (در مختار) بلا رفع اجرة العمال ونفقة البقر و کری الانهار واجرة الحافظ ونحو ذالك (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦٦ و ج۲ ص٦۹.ط.س.ج۲ص۳۲۵) ظفیر

چالیسواں حصہ زکوۃ کا دینا چاہئے یعنی ہر سیکڑے میں سے ڈھائی واں حصہ دینا لازم ہے۔(۱) سادات کو زکوۃ دینا درست نہیں ہے، اگر ضرورت زیادہ ہو تو اس کے لئے شریعت میں یہ حیلہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جو غریب ہو صاحب نصاب نہ ہو اور سید نہ ہو اس کو زکوۃ دے دی جاوے اور مالک بنادیا جاوے۔ پھر وہ اپنی طرف سے سیدوں کو دے دے۔ یہ صورت جواز کی ہے، زکوۃ محتاجوں کو دینی چاہئے ایک شخص کو نصاب سے کم دینی چاہئے مثلاً ۵۲ $\frac{1}{2}$ تولہ چاندی سے کم دی جاوے اگر کوئی شخص مقروض ہو اور کنبہ والا ہو اور ضرورت زیادہ ہو اس کو زیادہ دینا بھی جائز ہے۔ فقط۔

عشری زمین میں دسواں حصہ اللہ واسطے نکالنا چاہئے

(سوال ۱۰) جو اراضی زیر تحت سرکار انگلشیہ ہے اور رعایا خراج اراضی سرکار انگریز بہادر کو ادا کرتی ہے تو اس اراضی کی پیداوار میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے، اس غلہ کا کیا حکم ہے کہ کون سا حصہ زکوۃ ادا کیا جاوے، نیز خرچ زراعت و لگان سرکاری وغیرہ قبل ادائے زکوۃ منہا کیا جاوے یا نہ کیا جاوے۔

(الجواب) اگر وہ زمین عشری ہے تو دسواں حصہ اس میں سے اللہ واسطے نکالنا چاہئے، اور کل پیداوار سے نکالا جاوے خرچ زراعت و لگان سرکاری وغیرہ مجرا نہ کیا جاوے۔(۲) فقط۔

پیداوار غلہ میں عشر کی مقدار

(سوال ۱۱) پیداوار غلہ سے کون سا حصہ زکوۃ ادا کرنا چاہئے۔ حضور نے اللہ واسطے تحریر فرمایا ہے، آیا اللہ واسطے کون سا حصہ یا کس قدر فی من ادا کرنا چاہئے۔

(الجواب) پہلے جواب میں یہ لکھ دیا تھا کہ زمین اگر عشری ہے تو دسواں حصہ اللہ واسطے دینا چاہئے یعنی اگر دس من غلہ ہو تو ایک من غلہ صدقہ کرنا چاہئے اور بیس من غلہ پیدا ہو تو دو من غلہ نکالنا چاہئے، اور محتاجوں کو دینا چاہئے۔(۳)

بارانی و مالگذاری والی زمین میں عشر اور اس کی مقدار

(سوال ۱۲) جس زمین کی مال گذاری سرکار میں ادا کی جاتی ہے اور بارانی ہے اس کے غلہ میں سے عشر ادا کیا جاوے یا کیا اور خرچ زراعت و لگان سرکاری جو ادا کیا ہے مجرا ہوگا یا نہیں۔

(الجواب) اگر وہ زمین عشری ہے تو دسواں حصہ اس میں سے اللہ واسطے نکالنا چاہئے اور کل پیداوار زمین سے نکالا جاوے، خرچ زراعت و لگان سرکاری مجرا نہ کیا جاوے گا۔(۴)

---

(۱) نصاب الذهب عشرون مثقالا والفضة مائتا درهم كل عشرة دارهم وزن سبعة مثاقيل الخ والمعتبر وزنهما اداء و وجوبا لا قيمتهما واللازم في مضروب كل منهما ومعموله ولو تبرا او حليا مطلقا وعرض تجارة قيمته نصاب من ذهب او ورق مقوما باحد هما ربع عشر في كل خمس بحسابه ففي كل اربعين درهما درهم وفي كل اربعة مثاقيل قيراطان (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب زكوة المال ج ۳ ص ۳۸. ط.س. ج۲ص۲۹۵) ظفير. (۲) يجب العشر الخ في مسقى سماء وسيح ويجب نصفه في مسقى غرب ودالية الخ بلا رفع مئون الزرع وبلا اخراج البذر لتصريحهم بالعشر في كل الخارج (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦٦ و ج ۲ ص٦٩ ط.س. ج۲ص۳۵۲) ظفير (۳) دیکھئے شامی باب العشر ظفير. ط.س. ج۲ص ۳۲۵ (٤) افاد ان ملك الارض ليس بشرط بوجوب العشر و انما الشرط ملك الخارج لانه يجب في الخارج لا في الارض (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦۷) بلا رفع مئون الزرع و بلا اخراج البذر (در مختار) اى يجب العشر في الاول ونصفه في الثاني بلا رفع اجرة العمال ونفقة البقر و كرى الا نها و اجرة الحافظ و نحو ذلك (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦۹. ط.س. ج۲ص ۳۲۵) ظفير.

عشر نکالنے میں اخراجات زراعت و لگان وضع ہو گا یا نہیں

(سوال ۱۳) جو آراضی زیر تحت انگلشیہ ہے اور رعایا خراج اراضی سرکار انگریز بہادر کو ادا کرتی ہے تو اس اراضی کی پیداوار میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اس غلہ کا کیا حکم ہے اور کون سا حصہ زکوٰۃ ادا کیا جاوے، و نیز خرچ زراعت و لگان سرکاری وغیرہ قبل ادا زکوٰۃ منہا کیا جاوے یا نہ کیا جاوے اور غلہ مذکور جس کی بابت سوال ہے وہ برسات سے سینچا گیا ہے، ڈول یا چرس یا نہر سے نہیں سینچا گیا۔

(الجواب) اگر وہ زمین عشری ہے تو دسواں حصہ اس میں سے اللہ واسطے نکالنا چاہئے اور کل پیداوار سے نکالا جاوے، خرچ زراعت و لگان سرکار وغیرہ مجرا نہ کیا جاوے۔(۱)

غلہ کی پیداوار کا عشر

(سوال ۱۴) پیداوار غلہ سے کون سا حصہ زکوٰۃ ادا کرنا چاہئے، حضور نے اللہ واسطے فرمایا ہے آیا اللہ واسطے کون سا حصہ یا کس قدر فی من ادا کرنا چاہئے، بینوا توجروا۔

(الجواب) پہلے جواب یہ لکھ دیا تھا کہ زمین اگر عشری ہے تو دسواں حصہ اس کی پیداوار کا اللہ واسطے دینا چاہئے یعنی اگر دس من غلہ ہو تو ایک من غلہ صدقہ کرنا چاہئے اور بیس من غلہ پیدا ہو تو دو من غلہ نکالنا چاہئے اور محتاجوں کو دینا چاہئے۔(۲)

عشری زمین کی تعریف اور عشر کس کے ذمہ ہے

(سوال ۱۵) زمین عشری کی کیا تعریف ہے اور کیا اپنی طرف سب زمین عشری ہے اور سب کا عشر دینا واجب ہے۔ حالانکہ سرکار بھی مال گذاری لیتی ہے اور جو زمین مہاجن سے مسلمان نے لی ہے اس کی آمدنی پر بھی عشر دیا جاوے اور عشر مالک کے ذمہ ہے یا کاشتکار کے، اگر مالک خود کاشت کرے تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) عشری زمین کا مطلب یہ ہے کہ جس زمین میں عشر واجب ہو وہ عشری ہے جس وقت پورا حال معلوم نہ ہو جیسا کہ اس وقت ہے تو عموماً یہ حکم کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی مملوکہ زمین کو عشری سمجھی جاتی ہے اور کفار کی مملوکہ آراضی خراجی، پس مسلمان کے پاس جو زمین مثلاً معافی کی چلی آتی ہے یا اس نے کسی مسلمان سے خریدی ہے وہ عشری ہے اور جو زمین کافر سے خریدی ہے وہ خراجی رہے گی۔ اور بعض حضرات نے ایسا بھی لکھا ہے کہ جب سرکار سب زمینوں کا محصول لیتی ہے تو سب خراجی ہی ہیں، مگر مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ مسلمان اپنی آراضی مملوکہ میں عشر نکالیں، اگر زمین اجارہ پر دی گئی ہے تو امام صاحب کے نزدیک عشر مالک پر ہے، رقم اجارہ میں سے دسواں حصہ

---

(۱) یجب العشر الخ بلا رفع مئون الزرع و بلا اخراج البزر لتصریحهم بالعشر فی کل الخارج (در مختار) ای یجب العشر فی الاول ونصفه فی الثانی بلا رفع اجرة العمال ونفقة البقر وکری الانهار واجرة الحافظ ونحو ذلک (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۹ ط.س. ج ۲ ص ۳۲۵) ظفیر

اس پر ... اگر ... مالک خود کاشت کرے تو تمام پیداوار کا دسواں حصہ نکالے، محصول سرکاری وغیرہ کچھ وضع نہ ہوگا۔(۱)

بٹیداری والی زمین کا عشر کیا ہے اور کس کے ذمہ ہے

(سوال ۱۶) مسلمان مزارعین پر خواہ زمیندار ہوں یا کاشتکار پیداوار زراعت میں یکساں زکوٰۃ فرض ہے یا کچھ فرق ہے اور کس قدر زکوٰۃ دینی چاہئے۔

(الجواب) زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہے، یہ عشر کہلاتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ زمین عشری ہو تو اگر مزارعت کی صورت میں یعنی بٹائی کی صورت میں عشر دونوں پر ہے یعنی جس قدر غلہ مالک زمین کے حصہ میں آوے اس کا عشر وہ دیوے اور جس قدر کاشتکار کے حصہ میں آوے اس کا عشر وہ دیوے۔(۲)

عشر نکالتے وقت سرکاری خراج منہانہ کیا جائے گا

(سوال ۱۷) ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں کوئی اراضی ایسی نہیں ہے جو پر تہ مال گذاری سرکار سے مستثنیٰ ہو، پس حالت متذکرہ میں زمیندار یا کاشتکار کو پیداوار اراضی سے غلہ بقدر رقم مال گذاری سرکار یا لگان زمیندار خارج کر کے بقیہ غلہ پر زکوٰۃ دینی یا کل پیداوار پر بلا منہا کئے رقم مال گذاری وغیرہ۔

(الجواب) زمین عشری ہے تو کل پیداوار کا دسواں حصہ دینا چاہئے خرچ سرکاری وغیرہ منہانہ کیا جاوے۔(۳)

خراجی زمین میں عشر کا

(سوال ۱۸) مولانا عبدالحیٔ صاحب در مجموعہ فتاویٰ جلد دوم ص ۳۱۸ نوشتہ اند کہ ہر کہ در زمین مملوکہ خود یا آب باران کاشت کرد عشر غلہ بر وے واجب الادا است مگر در صورتیکہ خراج زمین مذکورہ حاکم وقت دادہ شود دریں وقت عشر ساقط است بحکم عبارت ردالمحتار وغیرہ لا يجتمع العشر مع الخراج انتهى، تفصیل ایں مسئلہ چگونہ است و قول لا یجتمع مع الخراج چہ معنی دارد۔

(الجواب) معنی قوله لا يجتمع العشر مع الخراج انه لا يوخذ من الارض الخراجية العشر ولا من العشرية الخراج ولكن ان اخذ من العشرية الخراج فهل يسقط العشر فهو محل تامل پس ظاہر آں است کہ مولانا عبدالحیٔ صاحب مرحوم حکم زمین خراجی نوشتہ اند کہ اگر از زمین خراجی حکام خراج گرفتند ادائے عشر لازم نخواہد شد لیکن اگر از زمین عشری۔

(۱) ارض العرب الخ وما اسلم اهله طوعا او فتح عنوة وقسم بين جيشنا الخ عشرية لانه اليق بالمسلم (درمختار) اي الاراضي التي اسلم اهلها قوله اليق بالمسلم اي كافيه من معنى العبادة وكذا هو الها حيث يتعلق بنفس الخارج (ردالمحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۳۵۰ و ج ۳ ص ۳۵۱ ط س ج ۴ ص ۱۷۹) ظفیر۔

(۲) والعشر على المؤجر كخراج موظف وقالا على المستاجر كمستعير مسلم وفي الحاوي وبقولهما ناخذ وفي المزارعة ان كان البذر من رب الارض فعليه ولو من العامل فعليهما بالحصة (در مختار) قال في النهر ولو دفع الارض العشرية مزارعة ان البذر من قبل العامل فعلى رب الارض وقالا في الزرع لصحتها وقد اشتهر ان الفتوى على الصحة الخ والحاصل العشر عند الامام على رب الارض مطلقا وعندهما كذلك ان البذر منه ولو من العامل فعليهما (ردالمحتار ج ۲ ص ۷۵ و ج ۲ ص ۷۶ ط س ج ۲ ص ۳۳۴) ظفیر۔

(۳) يجب العشر في الاول (اي ما سقي بماء المطر والسيح) ونصفه في الثاني (اي في مسقي غرب ودالية) بلا دفع اجرة العمال ونفقة البقر وكري الانهار واجرة الحافظ ونحو ذلك (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۹ ط س ج ۲ ص ۳۲۵)

خراج گرفتہ شد ظاہر آں است کہ دیانۃً بذمہ مالک ادائے عشر لازم است۔(۱) فقط۔

سرکاری محصول سے عشر ساقط نہیں ہوتا

(سوال ۱۹) سرکار زمین سے جو محصول لیتی ہے اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا نہ۔

(الجواب) عشری زمین سے محصول لینا مسقط عشر نہیں ہے۔ ہذا ہو الا حتیاط۔ ہاں اگر زمین عشری ہی نہ ہو بلکہ خراجی ہو تو محصول دینا کافی ہے یعنی عشر اس میں واجب نہیں ہے۔(۲) فقط۔

سرکاری جنگل، حکومت کی عطیہ زمین اور کافر سے خریدی ہوئی زمین کا حکم

(سوال ۲۰) میرے پاس تین قسم کی زمین ہے ان میں سے کون سی زمین پر خراج ہے اور کون سی زمین پر عشر یا کیا۔ قسم اول جنگل سرکاری پڑا ہوا تھا، سرکار میں درخواست کی گئی وہ مجھے ملی اور میری ملک میں ہے، قسم دوم ہے ایک کافر سے خریدی گئی ہے جو میری ملک ہے قسم سوم سرکاری زمین مثلاً ایک سال یا زیادہ کے لئے زراعت کے واسطے دی جاتی ہے۔

(الجواب) در قسم اول زمین عشر لازم است لان العشر الیق بالمسلم وما اسلم اھلہ طوعا او فتح عنوۃ وقسم بین جیشنا والبصرۃ ایضاً باجماع الصحابۃ عشریۃ لا نہ الیق بالمسلم ای لما فیہ من معنی العبادۃ ردالمحتار (۳) وفیہ لو ان المسلم اوا لذمی سقا ھا مرۃ بما ء العشر و مرۃ بماء الخراج فالمسلم احق بالعشر والذمی بالخراج الخ ۔(۴) ودر قسم دوم خراج است او اشتری مسلم من ذمی ارض اخراج یجب الخراج الخ در مختار۔(۵) در مختار و در قسم سوم عشر در خارج لازم است لانھم صرحوا بان الملک غیر شرط فیہ بل سبب وجوبہ الارض النامیۃ وشرط ملک الخارج ای لا ملک الارض کما فی الار اضی الموقوفۃ کذافی ر د المحتار۔(۶) فقط۔

....

(۱) اخذ البغاۃ والسلا طین الجائرۃ زکاۃ الا موال الظاھرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی اربابھا ان صرف الماخوذ فی محلہ والا یصرف فیہ فعلیھم فیما بینھم وبین اللّٰہ اعادۃ الخراج لانھم مصارفہ (در مختار) اما السلطان الجائر فلہ ولایۃ اخذھا وبہ یفتی الخ نعم ذکر فی المعراج عن کثیر من المشائخ بلخ انہ کالبغاۃ لا نہ لا یصرفہ الی مصارفہ وفی الھدایۃ انہ الا حوط (ردالمحتار باب زکوٰۃ الغنم ج ۲ ص ۲۲ .ط.س. ج۲ ص۲۸۸)

(۲) اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکاۃ الا موال الظاھرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی اربابھا ان صرف الماخوذ فی محلہ والا یصرف فیہ فعلیھم فیما بینھم وبین اللہ اعادۃ غیر الخراج (در مختار) قولہ فعلیھم ای دیانۃ قال فی الھدایہ والفتویان یعیدوھا دون الخراج لکن ھذا فیما اخذہ البغاۃ لتعلیلھم بان البغاۃ لا یا خذون بطریق الصدقۃ بل بطریق الاستحلال فلایب فونھا الی مصارفھا ا ہ اما السلطان الجائر الخ ذکر فی المعراج عن کثیر من مشائخ بلخ انہ کا لبغاۃ لا یصرفہ الی مصارفہ وفی الھدایۃ انہ الا حوط (ردالمحتار باب زکوٰۃ الغنم ج ۲ ص ۳۲ .ط.س. ج۲ ص۲۸۸) ظفیر

(۳) ردالمحتار باب العشر و الخراج ج ۳ ص ۳۵۰ و ج ۳ ص ۳۵۱ .ط.س. ج۴ ص۱۷۶)ظفیر۔

(۴) دیکھئے ردالمحتار باب العشر و الخراج ج ۳ ص ۳۵۱ .ط.س. ج۴ ص۱۷۶) ظفیر۔

(۵) الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۳۶۴ .ط.س. ج۴ ص۱۹۱ ظفیر۔

(۶) دیکھئے ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۷ .ط.س. ج۲ ص۳۲۵۔ الفاظ یہ ہیں افادان ملک الارض لیس بشرط لو جوب العشر وانما الشرط ملک الخارج لا نہ یجب فی الخارج لا فی الارض فکان ملکہ لھا وعدمہ سواء الخ لان سببہ الارض النامیۃ بالخارج تحقیقاً (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۷ .ط.س. ج۲ ص۳۲۵) ظفیر۔

عشری وخراجی زمین کی تعریف

(سوال ۲۱) کون سی زمین عشری ہے اور کون سے خراجی اگر زمین عشری سے خراج سرکاری لے لیا جاوے تو عشر ساقط ہو جاتا ہے یانہ۔

(الجواب) اراضی مملوکہ مسلمانان راکہ حال آنہا معلوم نیست احتیاط عشری باید شمرد وعشر از آنھا باید داد واز زمین عشری اگر خراج گرفتہ شود عشر ساقط نمی شود۔ فقط (عشری زمین وہ ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں کے قبضہ میں رہی ہو خواہ شی ابتداء میں مسلمان ہوا ہو یا وہ قوت کے ذریعہ فتح حاصل ہوئی ہو اور مسلم فوج میں تقسیم کردی گئی ہو اور کبھی غیر مسلم کی ملکیت میں نہ گئی ہو اور خراجی وہ زمین ہے جو کافروں کے قبضہ اور ملکیت میں رہی ہو یا چھوڑ دی گئی ہو خواہ مسلمانوں نے ان سے خرید لی ہو۔(۱) ظفیر)

جو مسلمان عشر نہ نکالے

(سوال ۲۲) عشر نہ دینے والا دیندار مسلمان ہے یا کیا۔ بینوا توجروا۔

(الجواب) عشر نہ دینے والا باوجود وجوب عشر کے ایسا ہی گناہ گار ہے جیسا کہ زکوٰۃ نہ دینے والا گناہ گار اور فاسق ہوتا ہے۔ کافر نہیں ہے۔(۲) فقط۔

زمین کی قسمیں اور ان کے عشر کا حکم

(سوال ۲۳) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان زمینوں کے بارے میں جو ہنوز تو آباد ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں جیسے ملک پنجاب میں نہر لائلپور و سرگودھا آباد شدہ و نہر منٹگمری اب آباد ہو رہی ہے کہ آیا ان زمینوں پر عشر ہے یا نہیں، باقی حیثیت محنت و مشقت و محصول سرکاری کے لحاظ سے تو یہ زمین سے چاہے زائد ہیں، اس لئے کہ چاہی زمین کا محصول تو ۴ کنال ہے پنجاب میں اور ان زمینوں کا محصول عنصر رر کنال ہے و علی ہذا القیاس اضافہ محنت کہ کبھی انسان مربعہ کے کام سے تحصیل تفریع بالکلیہ نہیں کر سکتا، بینوا توجروا۔

(الجواب) شامی میں منقول ہے احتراز اعما وجد فی دارالحرب فان ارضها ليست ارض خراج او عشر الخ .(۳) اس روایت کے موافق عشر لازم نہیں، لیکن اگر ایسی اراضی دار اسلام میں ہوں گی تو عشر ہی ہوں گی ان میں عشر دینا لازم ہوگا لہذا اگر احتیاطاً دیا جاوے تو عشر دیا جاوے۔(۴)

---

(۱) ارض العرب وهي من حد الشام والكوفة الى اقصى اليمن وما اسلم اهله طوعاً او فتح عنوة وقسم بين جيشنا والبصرة ايضا باجماع الصحابة عشرية لا نه اليق بالمسلم الخ وما فتح عنوة ولم يقسم بين جيشنا الا مكة اقر اهله عليه او نقل اليه كفار اخراو فتح صلحا خراجية لا نه اليق بالكافر (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب العشر و الخراج ج ۳ ص ۳۵۰ و ج۳ ص ۳۵۲. ط.س. ج٤ ص ۱۷۶) ظفیر۔

(۲) يجب العشر الخ (درمختار ط.س. ج۲ ص ۳۲۵)۔

(۳) ردالمحتار باب الركاز ج ۲ ص ٦١. ط.س. ج۲ ص ۳۲۰. ظفیر۔

(٤) فيدخل فيه المفا وزا و ارض الموات فا نها اذا جعلت صالحة للزراعة كانت عشرية او خراجية (ايضاً) پہلے مفتی علام۔ عشری زمین میں عشر کو واجب اور ضروری قرار دیا کرتے تھے لیکن جب سے شامی کا یہ جزیہ ملا یا سامنے آیا اس وقت سے رائے بدل گئی۔ ظفیر۔

ہندوستان میں عشری و خراجی زمین اور اس کا حکم

(سوال ۲۴) پنجاب میں ممات زمین کا احیاء انگریزوں نے پنجابیوں سے کرایا ہے، نہریں انگریزی تحریک سے تیار ہوئی ہیں۔ آباد خود کاشتکار کرتے ہیں، بعض کاشتکاروں سے سرکار نے قیمت لے کر زمین ان کی ملک کر دی ہے، بیع، ہبہ وغیرہ کا ان کو اختیار دے دیا ہے، محصول معین لیتے ہیں اور جن سے قیمت وصول نہیں ہوئی سرکار نے ان کو موروثی قرار دیا ہے، ان کو بیع وغیرہ کا اختیار نہیں، ان سے محصول زیادہ لیتے ہیں یہ دونوں قسم کی زمین عشری ہے یا خراجی اور اجارہ کی صورت میں عشر مالک پر ہے یا مستاجر پر اور مزارعت کی صورت میں کس پر ہو تو جواب دیں۔

(الجواب) اراضی دارالحرب کو علامہ شامی نے عشری اور خراجی ہونے سے خارج کیا ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دارالحرب فان ارضھا لیست ارض خراج او عشر الخ شامی باب الرکاز۔(۱) غالباً اسی بناء پر قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے مالابد منہ میں اراضی ہندوستان کو عشری قرار نہیں دیا، باقی اس میں کچھ شبہ نہیں کہ عشر دینا احوط ہے۔ اور زمین عشری کو اگر اجارہ پر دیا جاوے یا مزارعت پر تو اجارہ کی صورت میں امام صاحب موجر پر اور صاحبین مستاجر پر عشر واجب فرماتے ہیں والعشر علی الموجر الخ وقالا علی المستاجر وفی الحاوی وبقولھما ناخذ الخ۔(۲) اور مزارعت کی صورت میں عشر دونوں پر بقدر حصہ ہے۔ فقط۔

سرکاری لگان دینے سے عشر ادا ہوتا ہے یا نہیں

(سوال ۲۶) یہاں کے لوگ عشر نہیں دیتے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بادشاہ کو عشر دیتے ہیں، بتایئے کہ کفار یہ بادشاہ کے عشر دینے سے ادا ہو جاتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) عشر کے مصارف زکوٰۃ کے مثل ہیں مسلمان محتاجوں کو دینا چاہئے، کافروں کو دینے سے عشر ادا نہ ہوگا۔(۳)

کفار سے خریدی ہوئی زمین میں عشر نہیں ہے

(سوال ۲۶) میرے باپ نے ۷۰ ایکھڑ زمین کفار سے خریدی تھی اس میں کچھ باغ ہے اور کچھ زمین ٹھیکہ پر دے رکھی ہے کچھ میں خود کاشت کر لیتا ہوں، اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ اس زمین میں عشر آوے گا یا نہیں۔

(الجواب) کفار سے جو زمین خریدی جاوے وہ عشری نہیں ہے۔(۴) فقط

---

(۱) ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۶۱ ط.س. ج۲ص ۳۲۰ (۲) الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۷۴ و ج۲ ص ۷۵ ط.س ج۲ص ۳۳٤ ظفیر (۳) اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکوٰۃ الاموال الظاھرۃ کالسوائم والعشر و الخراج لااعادۃ علی اربابھا ان صرف الماخوذ فی محلہ الخ وان لا یصرف فیہ فعلیھم فیما بینھم وبین اللہ اعادۃ غیر الخراج (درمختار) اما السلطان الجائر الخ ذکر فی المعراج عن کثیر من مشائخ بلخ انہ کالبغاۃ لانہ لا یصرفہ الی مصارفہ وفی الھدایہ انہ الاحوط (ردالمحتار باب زکاۃ الغنم ج ۲ ص ۳۲ ط.س ج۲ص۲۸۸) ظفیر (٤) واشتری مسلم من ذمی ارض خراج یجب الخراج ولو صعہ ایسان من الزراعۃ (در مختار) وقد صح ان الصحابۃ اشتروا اراضی الخراج وکانوا یؤدون خراجھا (ردالمحتار باب العشر و الخراج ج۳ ص ۳٦٤ ط.س ج٤ص ۱۹۱)۔

عشر کے لئے صاحب نصاب ہونا ضروری ہے یا نہیں

(سوال ۲۷) کھیتی کا عشر صاحب نصاب پر واجب ہے یا سب پر۔

(الجواب) اگر زمین عشری ہے تو صاحب نصاب اور غیر صاحب نصاب دونوں عشر نکالے اور محتاجوں کو دے(۱) اور جو فقیر مانگنے والے ہیں اگر وہ صاحب نصاب ہیں تو ان کو عشر و زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیداوار میں اخراجات وضع کر کے عشر نکالا جائے یا بغیر وضع کے

(سوال ۲۸) عشری زمین میں جو مزدوروں کو مزدوری ادا کی گئی ہے تو اس کا حساب عشر میں وضع کیا جاوے گا یا نہیں۔

(الجواب) عشر میں مزدوروں کی مزدوری اور دیگر اخراجات کا حساب نہیں ہوتا یعنی مزدوروں کی مزدوری وغیرہ کی وجہ سے عشر میں کمی نہ ہوگی لہذا دسواں حصہ اس میں سے دینا چاہئے، درمختار میں ہے بلا رفع مئون ... وبلا اخراج البذر لتصريحهم بالعشر في كل الخارج الخ والله تعالىٰ اعلم. (۲)

زمینداروں کو جو مال گزاری ادا کرتے ہیں ان کی زمین کا عشر

(سوال ۲۹) عشری زمین کسے کہتے ہیں اور خراجی زمین کسے کہتے ہیں، جو لوگ زمینداروں کو مال گزاری ادا کرتے ہیں ان لوگوں پر کس حساب سے غلہ میں صدقہ واجب ہے۔

(الجواب) شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمین عشری و خراجی نہیں ہیں، اگر احتیاطاً عشر دے تو بہتر ہے، اور جو لوگ زمیندار کو مال گزاری ادا کرتے ہیں اس میں اختلاف ہے کہ عشر کس پر واجب ہے، امام صاحب زمیندار پر عشر واجب قرار دیتے ہیں اور صاحبین مستاجر پر۔ اور درمختار میں ہے وبقولهما نا خذ. اور شامی نے بھی بعد تفصیل و تحقیق کے صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے اور مفتی بہ و ماخوذ بہ کیا ہے حیث قال فلا ينبغي العدول عن الافتاء بقولهما ذلك۔ (۳)

تمباکو میں بھی عشر ہے اگر زمین عشری ہو

(سوال ۳۰) اگر کسی شخص نے اپنی زمین میں تمباکو بویا تو اس کی پیداوار میں عشر لازم ہوگا یا نہ۔

(الجواب) اگر زمین عشری ہے تو عشر اس میں سے لازم ہوگا۔ (۴)

---

(۱) يجب العشر بلا شرط نصاب وبلا شرط بقاء حولان حول (درمختار) ثبت ذلك بالكتاب والسنة والاجماع والمعقول اے يفترض لقوله تعالىٰ وآتوا حقه يوم حصاده فان عامة المفسرين على انه العشر او نصفه وهو مجمل بينه قوله صلى الله عليه وسلم ما سقت السماء ففيه العشر وما سقي بغرب او دالية ففيه نصف العشر (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦٦ و ج ۲ ص ٦٧ ط.س. ج ۲ ص ۳۲٦) ظفير.

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العشر ج ۲ ص ٦۹ و ج ۲ ص ۷۰ ط.س. ج ۲ ص ۳۲۸. ظفير.

(۳) ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۷٤ و ج ۲ ص ۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۳۳٤. ظفير.

(٤) على انه عند ابي حنيفة يجب العشر في الخضروات (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦٦ ط.س. ج ۲ ص ۳۲۷) ظفير.

جس کے پاس بقدر کفاف زمین ہو اس پر بھی عشر ہے

(سوال ۳۱) بکر اپنی تھوڑی سی مملوکہ زمین کو خود کاشت کرتا ہے اور وہ ذریعہ رزق اس کے بال بچوں کا ہے اس پر کھیتی کی پیداوار میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) عشر و نصف عشر اس پر واجب ہے۔(۱)

جس غلہ کا عشر نہ نکالا جاوے

(سوال ۳۲) زید نے غلہ کا دسواں حصہ زکوٰۃ نہیں نکالی تو وہ غلہ حرام ہو گا یا حلال۔

(الجواب) وہ غلہ حلال ہے، زید زکوٰۃ نہ دینے سے گناہ گار اور فاسق ہو جاوے گا۔

خراجی زمین میں عشر نہیں

(سوال ۳۳) کتاب الفاروق مصنفہ مولانا شبلی نعمانی کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس زمین پر خراج ہو اس پر عشر واجب نہ تھا۔ بینوا توجروا۔

(الجواب) فقہاء حنفیہ نے ایسا ہی لکھا ہے کہ جس زمین سے محصول لیا جاوے اس میں عشر نہیں ہے۔(۲) فقط۔

عشر سے متعلق قرآن میں حکم

(سوال ۳۴) کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ جس طرح صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے متعلق قرآن شریف میں اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ صراحت سے مذکور ہے اسی طرح عشر کے متعلق کوئی آیت کریمہ ہے یا نہیں، ہندوستان میں عشر واجب ہے کہ نہیں۔ بینوا توجروا۔

(الجواب) عشر کے وجوب کو مفسرین نے آیۃ و اتوا حقه یوم حصاده.(۳) سے ثابت فرمایا ہے، لہذا زمین عشری میں عشر لازم ہوگا فقط واللہ اعلم۔

اراضی ہندوستان میں عشر

(سوال ۳۵) ہندوستان میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) روایات اس قسم کی بھی ہیں کہ عشر واجب نہ ہو اور عموم ادلہ اس کو مقتضی ہیں کہ عشر واجب ہو پس احوط یہ ہے کہ عشر دینا چاہئے۔(۴)

---

(۱) بلا شرط نصاب و بقاء (درمختار) فیجب فیما دون النصاب بشرط ان یبلغ صاعا وقیل نصفه وفی الخضروات التی لا تبقی وهو قول الامام وهو الصحیح (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۷ ط.س. ج۲ ص۳۲۶) ظفیر

(۲) یجب العشر ارض غیر الخراج (در مختار) اشارالی ان المانع من وجوبه کون الارض خراجیة لا نه لا یجتمع العشر والخراج (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۶ ط.س. ج۲ ص۳۲۵.) ظفیر.

(۳) سورۃ الانعام رکوع ۱۷

(۴) ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دارالحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر (ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۶۱ ط.س. ج۲ ص ۳۲۰) یجب العشر فی ارض غیر خراج (در مختار) ای یفترض لقوله تعالی واتوا حقه یوم حصاده الخ وهو مجمل بینه قوله صلی الله علیه وسلم ما سقت السماء ففیه العشر و ما سقی بغرب اودالیة ففیه نصف العشر الخ (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۶ ط.س. ج۲ ص۳۲۵) ظفیر.

سالانہ لگان والی زمین کی پیداوار میں عشر

(سوال ۳۶) زید نے ایک زمیندار سے تیس روپیہ سالانہ لگان پر کاشت کرنے کے لئے زمین لی ہے اور پینتیس روپیہ اس کی سینچائی وغیرہ میں صرف ہوا ہے۔ پیداوار سو روپیہ کا ہے زید کو اس میں کس قدر زکوۃ دینی ہوگی۔

(الجواب) اس صورت میں اگر زمین عشری ہے تو دسواں حصہ پیداوار کا اس کو فقراء کو دینا چاہئے۔ جس قدر پیداوار ہو مثلاً سو روپیہ کے اس کا دسواں حصہ دینا ہوگا۔

زمیندار کاشتکار دونوں پر بقدر حصہ عشر ہے

(سوال ۳۷) الف نے اپنی زمین جو بارانی ہے عمر کو اس شرط پر کاشت کو دے دی کہ کاشت پر تخم جس قدر خرچ ہوگا وہ ادا کرے گا اور پیداوار حصہ نصف نصف تقسیم کر لیں گے لگان سرکاری بھی الف ادا کرتا ہے۔ کل پیداوار زمین بالا سے بائیس من غلہ حاصل ہوا جو نصف حصہ ۱۱ من الف کو ملا، اجرت کلیانہ تقریباً ایک من اس کے علاوہ مشترکہ دی گئی گویا کل پیداوار زمین ہذا ۲۳ من ہوئے، کیا الف پر عشر واجب ہے اور کس قدر، ساری پیداوار کا عشر الف مالک زمین ہی ادا کرے یا صرف اپنا اپنے حصہ کا دیں گے یا لگان والی زمین کی وجہ سے عشر ساقط ہو جائے گا۔

(الجواب) زمین عشری میں اگر وہ زمین زراعت پر دی جاوی جیسا کہ صورت مسئولہ میں ہے عشر زمیندار و کاشتکار پر بقدر اپنے اپنے حصہ کے واجب ہوتا ہے اور ایک من جو اجرت میں مشترک صرف ہوا ہے اس کا عشر دونوں پر واجب ہے۔(۱) اور یہ بھی فقہاء نے لکھا ہے کہ جو زمین خراجی ہو اس میں عشر واجب نہیں ہوتا ہے۔(۲) فقط

ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی

(سوال ۳۸) ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی اس میں قول فیصل کیا ہے

(الجواب) شامی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی وعبارتہ فان ارضها ليست ارض خراج اوعشر الخ. ص ٤٥ شامي جلد ثاني باب العاشر۔ فقط۔

بٹائی والی زمین میں عشر

(سوال ۳۹) ہندوستان میں جو لوگ زمیندار ہیں اور خود کاشت نہیں کرتے، رعایا کاشت کرتی ہے، زمیندار کو جو روپیہ رعایا سے ملتا ہے اس میں سے مال گذاری سرکاری ادا کر کے باقی زمین دار اپنے صرف میں لاتے ہیں، ایسے زمینداروں پر بعد ادائے مال گزاری کے کیا اور بھی کوئی حق شرعی مثل خراج وغیرہ ادا کرنا لازم ہے یا کیا؟

(الجواب) جن اراضی میں خراج یعنی محصول سرکاری دیا جاتا ہے ان میں عشر یعنی دسواں حصہ دینا ضروری نہیں ہے اگر دیوے بہتر ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ دوسروں سے کاشت کرانے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ نقد

---

(۱) يجب العشر ويجب نصفه في مسقي غرب او دالية اي دولاب لكثرة المئونة الخ او سقاه بماء اشتراه (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۸ و ج ۲ ص ۶۹ ط.س. ج۲ص ۳۲۵) اس سے معلوم ہوا کہ سینچائی کی وجہ سے نصف عشر یعنی بیسواں حصہ دینا ہوگا۔ ظفیر (۲) وفي المزارعة ان كان البذر من رب الارض فعليه ولو من العامل فعليهما بالحصة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العشر ج ۲ ص ۷۵ ط.س. ج۲ص ۳۳۵) ظفير

(۳) فلا يجتمع والخراج (الدر المختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ٦٦ ط.س. ج۲ص ۳۲۵) ظفير (٤) رد المحتار باب الركاز ج ۲ ص ٦١ ط.س. ج۲ص ۳۲۰ ظفير

روپیہ پر بطریق اجارہ زمین دی جاوے، دوسرے یہ کہ بٹائی غلہ پر دی جاوے ثانی صورت میں اگر تخم مزارع کا ہے تو ہر یک مالک و مزارع اپنے اپنے حصہ کے غلہ میں دسواں حصہ دیویں اور پہلی صورت میں اجر مستاجر پر ہے اور قول صاحبین کا ہے اور اس پر درمختار میں فتویٰ نقل کیا ہے۔ والعشر علی الموجر کخراج موظف وقالا علی المستاجر کمستعیر مسلم وفی الحاوی وبقولهما ناخذ و فی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه ولومن العامل فعلیهما بالحصة (۱) وفی الشامی قوله ارض غیر الخراج ، اشار الی ان المانع من وجوبه کون الارض خراجیة لانه لا یجتمع العشر و الخراج الخ۔(۲) ج ۲ ص ۴۹ باب العشر.

باغ میں عشر ہے یا نہیں

(سوال ۴۰) اسی طرح پر جن لوگوں کے پاس آم وغیرہ کے باغ ہیں ان کو بھی کوئی حق شرعی ادا کرنا ہے تو اس کی صراحت فرمائی جاوے۔

(الجواب) اس میں بھی وہی حکم ہے کہ اگر اس زمین میں محصول سرکاری دیا جاتا ہے تو باغ کے پھلوں پر عشر نہیں ہے۔ فقط۔

زمین کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے

(سوال ۴۱) پیداوار کی زکوٰۃ کیوں کر دے، اگر کسی کے پاس نقد اور مال نہ ہو مکان اور زمین سیکڑوں اور ہزاروں روپیہ کی ہے اس کی زکوٰۃ کس طرح ہے، بینوا توجروا۔

(الجواب) اگر زمین عشری ہے تو اس کے غلہ میں دسواں حصہ نکالنا اللہ کے واسطے لازم ہوتا ہے۔(۳) اور مکان مسکونہ وغیرہ اگرچہ سیکڑوں ہزاروں روپیہ کا ہو اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔(۵) فقط

ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی

(سوال ۴۲) زمین مزروعہ ہندوستان جواب زیر حکومت انگریزوں کے ہے عشری ہے یا خراجی، بہر دو تقدیر جب کہ ٹھیکہ ادا کیا جاوے عشر فرض ہوگا یا خراج یا کچھ نہیں، بصورت وجوب جن زمینوں پر سرکار نہر کا پانی پہنچاتی ہے اور آب پاشی بصورت قیمت پانی کے لیتی ہے ایسے زمین کا عشر دینا ہوگا یا نصف عشر، بصورت وجوب کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بقدر ٹھیکہ سرکاری کاٹ کر باقی کا عشر فرض ہو، ریاست بھاولپور کی زمین کا حکم جس کا حکمراں مسلمان ہے اور مستفسرہ مذکورہ میں باقی زمین جیسا ہے یا کہ متفاوت۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۷۴ و ج ۲ ص ۷۵ ط.س. ج۲ ص ۳۳۴) ظفیر.
(۲) ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦٦ ط.س. ج۲ ص۳۲۵ ظفیر.(۳) یجب العشر فی ارض غیر الخراج الخ بلا شرط نصاب وبقاء حولان حول (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦٦ ط.س. ج۲ ص۳۲۵ . ۳۲٦) ظفیر (۴) یجب العشر غیر الخراج الخ بلا شرط نصاب وبقاء حولان حول .. (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ج ۲ ص ٦٦ ط.س. ج۲ ص۳۲۵) ظفیر
(۵) ولا (زکوة) فی ثیاب البدن المحتاج الیها الخ واثاث المنزل و دور السکنی ونحوها و کذالکتب اذا لم تنو التجارة وان ساوت نصابا (در مختار) قوله ونحوها ای کثیاب البدن الغیر المحتاج الیها والحوانیت والعقارات ، ردالمحتار کتاب الزکوة ج۲ ص ۱۰) ظفیر.

الجواب) عبارت شامی میں یہ تصریح ہے کہ آراضی ہندوستان میں عشر و خراج کچھ نہیں، نہ وہ عشری ہیں نہ خراجی، پس جو سرکار محصول لیتی ہے وہ خراج نہیں کہلاتا، عبارت شامی یہ ہے فان ارضها ليست ارض خراج ولا عشر الخ باب الرکاز۔(۱) جہاں عشر واجب ہوتا ہے وہاں کل پیداوار کا عشر واجب ہوتا ہے خرچہ وضع نہیں ہوتا اور جن آراضی میں پانی کا محصول دیا جاتا ہے ان میں نصف عشر ہے، اور ریاست اسلامیہ میں عشر دینا چاہئے۔ فقط۔

زمین کرایہ پر لے کر کاشت کرنے والے پر عشر

سوال ۴۳) جس شخص کے پاس ذاتی زمین نہ ہو اور وہ لگان پر زمین لے کر کاشت کرائے اور پاس لاگت بھی نہ ہو اور سودی قرض لے کر صرف کرے تو ایسی حالت میں اس کے اوپر پیداوار میں سے عشر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب) قول صاحبین کے موافق زمین عشری کا عشر بذمہ مستاجر ہے، فی الدر المختار وقالا علی المستاجر اور باب العشر میں یہ بھی ہے ویجب مع الدین الخ۔(۲) ان روایات کے موافق عشر پیداوار کا اس پر واجب ہے۔ فقط۔

جو زمین محنت کر کے نہر سے سینچی جائے

سوال ۴۴) کاریز اور چاہ و انہار کہ از دریا برائے سقی آراضی کندہ می کنند درو عشر است یا نصف عشر۔

الجواب) اگر زمین عشری است دریں صورت عشر واجب خواہد شد۔(۳)

---

(۱) ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۶۱. ط.س. ج ۲ ص ۳۲۰ پہلے عشر کا فتویٰ دیتے تھے، پھر احتیاطاً دینے کو لکھا کرتے تھے جو لکھنے گئے لازم نہیں تھے، ہندوستان میں عشر کے جو مصارف ہیں جو تکہ ان کی خانہ پری نہیں ہوتی، غرباء فقراء مدارس اسلامیہ کے طلباء ان سب کا مدار عشر و زکوٰۃ ہی ہے اس لئے علماء کا فیصلہ بھی ہے کہ عشر نکالنا بہتر ہے خود مفتی علامہ نے بھی اکثر جگہ یہی لکھا ہے، اور درمختار و شامی کی عبارت جو دوسری جگہ ہے زکوٰۃ کے ضمن میں ہے اس کا ماحصل بھی یہی ہے کہ عشر نکالنا ضروری ہے وہ عبارت یہ ہے: اخذ البغاة والسلاطين جائرة زکوٰة الاموال الظاهرة كالسوائم والعشر والخراج لا اعادة على اربابها ان صرف الماخوذ في محله الآتي في باب مصرف وان لا يصرف فيه فعليهم فيما بينهم وبين الله اعادة غير الخراج لانه مصارفه (درمختار) قوله فعليهم ديانة كما في بعض النسخ قال في الهداية وافتوا بان يعيد وهادون الخراج (ردالمحتار ج ۲ ص ۳۲. ط.س. ج ۲ ص ۲۸۸) ظفیر

(۲) دیکھئے الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۷ و ج ۲ ص ۷۵. ط.س. ج ۲ ص ۳۳۴. ظفیر

(۳) يجب العشر الخ في مسقى سماء اي مطر وسيح كنهر الخ ويجب نصفه في مسقى غرب اي دلو كبير و دالية اي دولاب لكثرة المؤنة وفي كتب الشافعية او سقاه بماء اشتراه وقواعدنا لا تاباه (در مختار) كذا نقله الباقاني في شرح الملتقى عن شرحه البهنسي لان العلة في العدول عن العشر الى نصفه في مسقى غرب و دالية هي زيادة الكلفة كما علمت وهي موجودة في شراء الماء ولعلهم لم يذكروا ذلك لان المعتمد عندنا ان شراء الشرب لا يصح الخ (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۰ و ج ۲ ص ۶۷ و ج ۲ ص ۶۹ ط.س. ج ۲ ص ۳۲۵ ۳۲۶) ظفیر۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

(سوال ۵۷) آپ نے استفتاء نمبر ۶۸۳ (مندرجہ رجسٹر ہذا) میں تحریر فرمایا ہے کہ روایت فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینوں اور باغوں میں عشر نہیں ہے، اس میں شبہ یہ ہے کہ الامداد شعبان میں یہ لکھا ہے پیداوار میں جس سے آمدنی کرنا مقصود ہو عشر واجب ہوتا ہے خواہ غلہ ہو خواہ پھل، پس کھیت اور باغ دونوں میں واجب ہے اسی قسم کا جواب حضرت مولانا رشید احمد قدس سرہ کا منقول ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس بارہ میں پہلے بے شک احقر نے بھی یہی لکھا ہے جو آپ نے نقل فرمایا اور الامداد وغیرہ میں بھی مضمون موجود ہے۔ اب چند مدت ہوئی ہے کہ شامی جلد ثانی باب الرکاز میں یہ عبارت نظر پڑی جو ذیل میں درج ہے اور جس کا حاصل یہ ہے کہ اراضی دار الحرب نہ عشری ہیں نہ خراجی اور یہ مسئلہ فقہاء کے نزدیک متفق علیہ مسلم و معلوم ہوتا ہے اس عبارت کے دیکھنے کے بعد اس کی اصل معلوم ہوئی، جو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ نے مالابد منہ میں تحریر فرمایا ہے کہ مسائل عشر اس کتاب میں اس وجہ سے نہیں لکھے گئے کہ یہاں زمین عشری نہیں ہیں یا یہاں کی زمینوں پر عشر نہیں ہے۔ او کما قال، الغرض تصریح شامی کے بعد اور تحقیق قاضی صاحب مرحوم کے پیش نظر اب احقر یہ لکھنے لگا کہ ہندوستان کی زمینیں عشری نہیں ہیں، بایں ہمہ احتیاط عشر نکالنے میں ہے، وہ عبارت یہ ہے تنبیہ قال فی فتح القدیر بالخراجیة والعشریة لیخرج الدار فانه شئی فیها لکن و رد علیه الارض التی لا وظیفة فیها کالمفازة اذ یقتضی انه لا شئی فی الما خوذ م ولیس کذا لك فالصواب ان لایجعل ذلك لقصد الا حتراز بل للتنصیص علی ان وظیفهما المستم لاتمنع الا خذ مما یوجد فیهما (الی ان قال) واقول یمکن الجواب بان المراد با لعشریة والخراء ما تکون وظیفتهما العشر او الخراج سواء کانت بیدا حد اولا فتشمل المفازة وغیرها بد لا ماقدمنا ہ عن الخا نیة من ان ارض الجبل عشریة فیکون المراد الا حتراز بها عن دار الحرب ویه علیه انه فی متن دار البحار بمعدن غیر الحرب فعلم ان المراد معدن ارضنا ولهذ قال القهستانی ، قوله فی ارض خراج او عشرا لاحصر فی ارضنا سواء کانت جبلاً او سهلاً مواتاً او ملکاً واحتر عن داره وارصه وارض الحرب ا ہ ثم رائیت عین ماقلته فی شرح الشیخ اسمعیل حیث قال ویحتم ان یکون احترازا عما وجد فی دارالحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر الخ .(۱) اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ارض حرب نہ عشری ہے نہ خراجی، اس لئے اب بوجہ تصریح فقہاء ہندوستان کی اراضی سے عشر کی نفی لکھنی پڑتی ہے، اور اس کے خلاف اب تک کہیں دیکھا نہیں گیا کہ آراضی حرب میں وجوب عشر تصریح ہو، لہذا پہلے جو فتویٰ حسب قواعد عامہ وجوب عشر کا دیا جاتا تھا اب اس کو چھوڑنا پڑا۔

(۱) ردالمحتار باب الرکاز ج ص ۶۰ ط س ج۲ ص ۳۲۰ ظفیر

مین مشقت سے سینچی جاتی ہے اس میں عشر

(سوال ٤٦) ایک قطعہ زمین جو پہاڑ کے پانی سے سیراب ہوتی ہے مگر محنت ومشقت سے بند دے کر سیراب کی جاتی ہے تو شرعاً اس پر عشر واجب ہے یا نصف عشر۔

(الجواب) شامی باب الرکاز میں ہے واحترز به عن داره وارضه وارض الحرب اه ثم رأيت عين ما قلته في شرح الشيخ اسمعيل حيث قال ويحتمل ان يكون احترازا عما وجد في دار الحرب فان ارضها ليست ارض خراج او عشر الخ۔(۱) اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینیں نہ عشری ہیں اور نہ خراجی، اور اگر یہ صورت دارالاسلام کی زمین میں ہو تو وہاں بصورت مذکورہ عشر لازم ہوگا کیونکہ مستقی سماء وسیح میں عشر واجب ہوتا ہے کذا فی الدر المختار۔

اشیاء میں زکوٰۃ نہیں

(سوال ٤٧) ہدایہ میں ہے کہ حسب ذیل چیزوں پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوتی، مکان سکونت، پہننے کے کپڑے، اسباب خانہ داری، سواری کے جانور، خدمتی غلام، لونڈی، ہتھیار مستعمل، باقی چیزوں پر زکوٰۃ ہوتی ہے۔ ہدایہ کی عبارت یہ ہے قال ابو حنيفة رحمه الله في قليل ما اخرجته الارض وكثيره العشر سواء سقي سيحا او سقته السماء (۲) زمینداری یا کاشتکاری کے پیداوار میں عشر نکالنا بھی ضروری ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ جو کچھ ہدایہ سے نقل کیا ہے صحیح ہے، ان اشیاء پر زکوٰۃ نہیں، اور زمین کی پیداوار قلیل وکثیر میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عشر لازم ہے، اور یہ بھی فقہاء نے لکھا ہے کہ زمین عشری سے اگر خراج لے لیا جائے تو عشر ساقط نہیں ہوا عشر دینا چاہیے، خود فقراء کو تقسیم کردے عاشر وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے، لیکن در مختار میں باب الرکاز۔(۳) میں نقل کیا ہے کہ آراضی حرب میں عشر وخراج کچھ نہیں ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کی اراضی میں عشر نہیں ہے، سرکار نے جو کچھ محصول لے لیا اس کے سوا اور کچھ دینا واجب نہیں ہے۔

ہندوستان کی زمین پر عشر واجب نہیں

(سوال ٤٨) ہندوستان کی زمینوں پر عشر واجب ہے یا نہ۔

(الجواب) شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ واجب نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) دیکھئے ردالمحتار باب الرکاز (ج ۲ ص ٦١ ط.س. ج۲ص ۳۲۰) ظفیر۔

(۲) دیکھئے ردالمحتار باب الرکاز ج۲ ص ٦١ ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست الارض خراج وعشر (ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ٦١ ط.س. ج۲ص ۳۲۰) ظفیر۔

(۴) فان ارضها لیست ارض خراج اوعشر (ردالمحتار باب الرکاز ج۲ ص ٦١. ط.س. ج۲ص ۳۲۰) ظفیر۔

کشمیر و پنجاب کی زمین عشری ہے یا خراجی

(سوال ۴۹) ہندوستان و کشمیر و پنجاب کی اراضی عشری ہیں یا کہ خراجی۔

(الجواب) قال فی الشامی فی باب الرکاز فی قوله فی ارض خراجیة او عشریة الخ واحترزبه عن داره وارضه وارض الحرب ثم رأیت عین ماقلته فی شرح الشیخ اسمعیل حیث قال ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دارالحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر انتهی ص ۴۵ جلد ۲ اقول وبه ظهر و جه قول مؤلف ما لا بد منه حیث قال رحمه الله و همچنیں احکام زمین عشری که دریں دیار نیست و مسائل عاشر که بر طریق شوارع باشد مذکور نکرده شد۔

سندھ و بنگال کی زمین میں عشر کا حکم

(سوال ۵۰) آراضی ہندوستان و پنجاب و سندھ و پورب بنگالہ عشری ہے یا خراجی۔

(۲) عشری یا خراجی ہونے کی وجہ کیا ہے۔

(۳) حاکم وقت نصاریٰ جو زمین کا خراج لیتے ہیں یہ خراج ہے یا عشر۔

(الجواب) رد المحتار جلد ۲ باب الرکاز میں ہے قال القهستانی بعد قوله فی ارض خراج او عشر الا حد فی ارضنا سواء کانت جبلاً مواتاً او ملکا و احترزبه عن داره وارضه وارض الحرب ثم رأیت عین ما قلته فی شرح الشیخ اسمعیل قال ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دارالحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر الخ۔(۱) ص ۴۵ آخر جملہ فان ارضها لیست ارض خراج عشر سے واضح ہے کہ اراضی ہندو پنجاب وغیرہ نہ عشری ہے اور نہ خراجی اور سرکار انگریزی جو محصول لیتی ہے وہ عشر ہے اور نہ خراج۔

ریاست کی زمین میں عشر ہے یا نہیں

(سوال ۵۱) ہم لوگ ریاست کے رہنے والے ہیں اور لگان مقررہ سرکار کو دیتے ہیں ہم پر عشر واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) خراجی زمین میں عشر نہیں ہوتا اور خراج اور عشر جمع نہیں ہوتے لہذا جس زمین کا محصول سرکاری جاوے اس میں عشر لازم نہیں۔ لانه لا یجتمع العشر والخراج ، شامی۔(۲)

ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی مگر احتیاطاً عشر نکالا جائے

(سوال ۵۲) ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی۔

(الجواب) شامی نے باب الرکاز میں یہ تصریح کی ہے کہ ہندوستان کی آراضی نہ عشری ہیں نہ خراجی۔ لیکن بعض قواعد آراضی مملوکہ مسلمین کے عشری ہونے کو مقتضی ہیں، کیونکہ اصل وظیفہ آراضی مملوکہ مسلمین کا عشر ہے۔ اس بناء پر احوط یہ ہے کہ مسلمان اپنی آراضی مملوکہ کا عشر ادا کریں، خصوصاً ان آراضی کا جو کہ معافی دوامی

(۱) ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ٦١ ط س ج۲ ص ۳۲۰ ظفیر

(۲) ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦٦ ط س ج ۲ ص ۳۲۰ ظفیر

اور ان میں محصول نہیں دیا جاتا۔(۱)

مالک زمین زمیندار اور کاشتکار مستاجر

(سوال ۵۳) زمیندار وہی ہے جو حاکم وقت کو خراج دیتا ہے یا اور کوئی، اور جس نے اس سے اجرت پر لیا وہ مستاجر ہے یا نہیں، زمیندار خود مالک ہے یا سرکار سے مستاجر ہے، عشر کے لئے ملک شرط ہے یا نہیں، مستاجر اور مزارع پر عشر واجب ہونے کے لئے عشری زمین شرط ہے یا نہ۔

(الجواب) زمیندار وہی ہے جو سرکار کو خراج دیتا ہے اور مالک زمین زمیندار ہے اور عشر کے لئے ملک شرط ہے۔ لیکن مزارعت واجارہ کی صورت میں صاحبین کا مذہب جو کہ مفتی بہ ہے یہ ہے کہ مزارعت میں زمیندار اور مزارع دونوں پر بقدر حصہ عشر واجب ہے اور اجارہ کی صورت میں عندالصاحبین مستاجر پر عشر واجب ہے اور امام صاحب موجر پر عشر واجب فرماتے ہیں، بعض فقہاء نے امام صاحب کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے لیکن اس زمانہ میں صاحبین کے مذہب پر فتویٰ دینا اقرب ہے اور درمختار میں حاوی سے منقول ہے وبقولهما ناخذ و فی المزارعة ان كان البذر من رب الارض فعليه ولو من العامل فعليهما بالحصة الخ۔(۲)

جو خراج سرکار لیتی ہے اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا نہیں

(سوال ۵٤) جو محصول سرکار کو دیا جاتا ہے یہ عشر میں محسوب ہوگا یا علاوہ محصول سرکاری کے عشر نکالنا چاہئے۔

(الجواب) خراج اور محصول جو سرکار کو دیا جاتا ہے وہ عشر کو ساقط کرتا ہے کیونکہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے (اصل یہ ہے کہ دارالحرب میں نہ عشر ہے نہ خراج، اور نہ حکومت جو لیتی ہے اس کا مصرف وہ نہیں ہے جو عشر (۳) کا ہوتا ہے) ظفیر۔

عشر کا مصرف اور عشری زمین

(سوال ۵۵) زمانہ حال میں عشری زمین کون سی ہے اور اس کا کیا حکم ہے اور اس کا مصرف کیا ہے۔

(الجواب) عبارت ردالمحتار سے واضح ہوتا ہے کہ بلاد غیر اسلام میں زمین عشری اور خراجی نہیں ہے چنانچہ عبارت اس کی باب الرکاز میں یہ ہے احترازا عما وجد فی دارالحرب فان ارضها ليست ارض خراج او عشر۔(۵) اور عشری ہونا تسلیم کیا جاوے تو بوجہ ادائے محصول سرکاری عشر واجب نہیں رہتا کیونکہ عشر اور

---

(۱) اخذ البغاة والسلاطين الجائرة زكوة الا موال الظاهرة كالسوائم والعشر و الخراج لا اعادة على اربابها ان صرف الما خوذ فی محله الآتی ذكره والا يصرف فيه فعليهم فيما بينهم وبين الله (درمختار) ای دیانة ردالمحتار باب زكاة الغنم ج ۲ ص ۳۲ ط س ج ۲ ص ۲۸۸

(۲) عشر کے لئے زمین کا مالک ہونا شرط نہیں ہے بلکہ پیداوار کا مالک ہونا شرط ہے اس لئے عشر پیداوار میں ہے نہ کہ زمین میں افادان ملك ارض ليس بشرط لو جوب العشر وانما الشرط ملك الخارج لا نه يجب فی الخارج لا فی الارض فكان ملكه لها وعدمه سواء بدائع (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۷٦ ط س ج ۲ ص ۳۲۵) ظفير

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۷۵ و ج ۲ ص ۷٦ ط س ج ۲ ص ۳۲۵ ظفير

(٤) ويحتمل ان يكون احترازا عما وجد فی دارالحرب فان ارضها ليست ارض خراج وعشر ردالمحتار باب الركاز ج ۲ ص ٦١ ط س ج ۲ ص ۳۲۰ ظفير

(۵) ردالمحتار باب الركاز ج ۲ ص ٦١ ط س ج ۲ ص ۳۲۰ ظفير

خراج جمع نہیں ہوتے کذافی کتب الفقہ (۱) اور اگر احتیاطاً عشر دیا جاوے تو ہر ایک مسلمان اپنی زمین مملوکہ کا عشر فقراء مساکین کو دے دے کیونکہ اراضی مملوکہ مسلمین کا اصل وظیفہ عشر ہے اور مصرف عشر کا وہی ہے جو مصرف زکوٰۃ کا ہے۔ (۲)

ہندوستان کی زمین اور اس میں عشر کا حکم

(سوال ۵٦) ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی اور عشر میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں جو کہ زمینداران کاشتکاری کرتے ہیں اور اراضی کا لگان سرکار کو دیتے ہیں اور جس قدر ان کو منظور ہوتا ہے اپنی کاشت میں رکھتے ہیں جو اراضی خود کاشت کرتے ہیں اس کی پیداوار میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ زکوٰۃ غلہ و تجارت کے مال میں سے جو نکالی جاتی ہے اس میں سال کی قید ہے یا غلہ تیار ہونے پر، اور زکوٰۃ پورے غلہ کی حساب سے دی جاوے یا خرچ اخراجات منہا کر کے۔

(الجواب) ردالمحتار باب العشر میں یہ تحقیق کی ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں کوئی زمین عشری اور خراجی نہیں ہے بناءً علیہ جو محصول سرکار لیتی ہے اس کو خراج نہ کہیں گے اور جب کہ کوئی زمین ہندوستان کی عشری نہیں ہے تو عشر بھی واجب نہ ہوگا لیکن اگر احتیاطاً مسلمان اپنی اراضی کا عشر دیویں تو اچھا ہے اور عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا جس جگہ واجب ہے کل پیداوار پر واجب ہے اور جس وقت غلہ پیدا ہوا اسی وقت واجب ہے سال کی قید اس میں نہیں ہے اور مال تجارت میں سال بھر کے بعد زکوٰۃ لازم آتی ہے، اور زمین عشری اگر مزارعت پر دی جاوے تو اس کی پیداوار میں عند الصاحبین حسب حصہ ہر ایک پر یعنی کاشتکار اور مالک زمین پر عشر لازم آتا ہے اور اجارہ کی صورت میں امام صاحب موجر پر اور صاحبین مستاجر پر عشر لازم فرماتے ہیں۔ (۳)

غلہ کی زکوٰۃ

(سوال ۵۷) ایک شخص مقروض ہے جو کچھ روپیہ اخراجات سے بچتا وہ قرض میں ادا کرتا ہے مگر جو کچھ کہ اس میں کھیتی ہوتی ہے اس غلہ سے وہ زکوٰۃ نکالتا ہے درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) درمختار باب العشر میں ہے ویجب مع الدین یعنی عشر باوجود قرض کے بھی لازم ہوتا ہے پس جس جگہ عشر لازم ہے وہاں وجوب عشر کے لئے دین مانع نہیں ہے۔ (۴) اور جہاں عشر واجب نہیں ہے وہاں بھی دے دینے میں کچھ حرج نہیں ہے کما ہو ظاہر۔

(۱) لانہ لا یجتمع العشر والخراج (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦٦ ط.س. ج۲ص۳۲۵) ظفیر
(۲) اخذ البغاۃ و السلاطین الجائرۃ زکوٰۃ الاموال الظاہرۃ کالسوائم والعشر و الخراج لا اعادۃ علی اربابہا ان صرف المأخوذ فی محلہ ای فی باب المصرف وان لایصرف فیہ فعلیہم فیما بینہم و بین اللہ اعادۃ غیر الخراج (در مختار) قولہ فعلیہم ای دیانۃ کما فی بعض النسخ قال فی الہدایۃ افتوابان یعیدوھادون الخراج (ردالمحتار باب زکوٰۃ الغنم ج۲ ص ۳۲ ط.س. ج۲ص۲۸۸) ظفیر (۳) ویجب العشر الخ بلا شرط نصاب وبلا شرط بقاء و حولان حول الخ والعشر علی المؤجر و قالا علی المستاجر و فی الحاوی وبقولہما ناخذ و فی المزارعۃ ان کان البذر من رب الارض فعلیہ ولو من العامل فعلیہما بالحصۃ (در مختار) قولہ بلا شرط نصاب فیجب فیما دون النصاب بشرط ان یبلغ صاعا قولہ حولان حول حتی لو اخرجت الارض مرارا وجب فی کل مرۃ لا طلاق النصوص (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦٦ و ج ۲ ص ۲۷ و ج ۲ ص ۷٤ و ج ۲ ص ۸۵ ط.س. ج۲ص۳۲۵ ۳۵۵ ظفیر (٤) ویجب مع الدین (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ٦۷ ط س ج۲ص۳۲٦) ظفیر

مزارع پر عشر ہے یا نہیں

(سوال ۵۸) ایک شخص مسلمان نے اپنے پٹہ کی زمین اپنے مملوکہ جانوروں سے مختلف اجناس کی زراعت کرتا ہے زمین کی بابت سرکار میں مقررہ لگان داخل کیا جاتا ہے اور گاؤں کے مختلف پیشہ وروں مثلاً دھیر، لوہار، بڑھئی، بہشتی وغیرہ کے مقررہ حقوق حسب رواج ملک ادا کئے جاتے ہیں یہ حق داری معاوضہ خدمت ہوا کرتی ہے۔ آیا مزارع پر علاوہ ان حقوق مذکورہ کے عشر کی ادائے گی بھی لازم ہے یا کیا، مسلمانوں کی حکومت میں صرف عشر لیا جاتا تھا بیت المال میں یہ رقم جمع ہو کر مسلمانوں کے کام آتی تھی اب صورت حال اور ہے اس زمانہ میں مملکت کا انتظام بدل گیا ہے اور ہر زمین پر اس کی حیثیت کے لحاظ سے محصول لیا جاتا ہے، اس محصول کو عشر میں شمار کیا جاوے گا یا نہیں بصورت ثانیہ حقیقی اخراجات وضع کرنے کے بعد جو پیداوار ہو اس پر عشر ادا کرنا ہوگا یا نہیں اور عشر کا مصرف زمانہ موجودہ میں کیا ہوگا۔

(۲) ہر پیداوار پر علیحدہ علیحدہ عشر ادا کیا جاوے گا یا مختلف اجناس سے جو جملہ آمدنی ہو اس کی قیمت لگا کر دہ سوال حصہ بنام عشر علیحدہ کیا جاوے۔

(الجواب) اقول قال فی الدر المختار باب العشر یجب العشر فی ... ارض غیر الخراج الخ بخلاف الخراجیۃ لئلا یجتمع العشر و الخراج الخ ملخصا قولہ ارض غیر الخراج اشار الی ان المانع من وجوبہ کون الارض خراجیۃ لانہ لا یجتمع العشر و الخراج الخ۔(۱) اس عبارت سے واضح ہوا کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے پس جس زمین سے خراج یعنی محصول سرکاری لیا جاوے اس میں عشر نہیں ہے وفی الدر المختار ایضا بلا رفع مؤن الزرع وبلا اخراج البذر لتصریحھم بالعشر فی کل الخارج الخ۔(۲) اس سے معلوم ہوا کہ جس زمین میں عشر واجب ہوتا ہے اس کی کل پیداوار میں واجب ہوتا ہے حقوق پیشہ وران، خدام زرع وغیرہ مستثنیٰ نہیں ہوتے اور نہ یہ حقوق مانع ادا و وجوب عشر کو ہیں البتہ خراجی ہونا زمین کا مانع وجوب عشر کو ہے۔ اور مصرف عشر کا وہی ہے جو مصرف زکوٰۃ ہے جو مذکور ہے قول باری تعالیٰ میں انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیۃ کذافی الدر المختار و ردالمحتار۔(۳)

(۲) عشر میں ادائے قیمت بھی درست ہے وجاز دفع القیمۃ فی زکوٰۃ وعشر و خراج و فطرۃ ونذر و کفارۃ غیر الاعتاق الخ۔(۴) پس معلوم ہوا کہ اجناس مختلفہ میں ہر ایک جنس کا عشر علیحدہ نکالنا ضروری نہیں ہے بلکہ قیمت کا حساب لگا کر جس جنس میں چاہے کل اجناس مختلفہ کا عشر ادا کر دیوے یا نقد سے ادا کر دیوے۔

---

(۱) ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۶ ط س ج ۲ ص ۳۲۵ ظفیر۔
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۹ و ج ۲ ص ۷۰ ط س ج ۲ ص ۳۲۸ ظفیر
(۳) ای مصرف الزکوٰۃ والعشر الخ ھو فقیر ومسکین الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۷۹ ط س ج ۲ ص ۳۳۹) ظفیر
(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب زکاۃ الغنم ج ۲ ص ۲۹ ط س ج ۲ ص ۲۸۵ - ۲۸۶ ظفیر

نقد لگان والی زمین میں عشر ہے یا نہیں

(سوال ۵۹) ہندوستان کی آراضی عشری ہے یا خراجی، ایک آراضی کو زید نے نقد لگان پر دیا اس میں زکوٰۃ واجب ہے یا کیا، زید سرکار کو مال گذاری اراضی کی ادا کرتا ہے تو اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا کیا، اور عشر غلہ کا صدقہ کرنا کیسا ہے۔

(الجواب) شامی باب الرکاز میں ہے کہ آراضی ہندوستان کی نہ عشری ہے نہ خراجی لیکن احتیاط عشر کے ادا کرنے میں ہے اور جو زمین عشری ہو اس کی پیداوار میں عشر واجب ہوتا ہے اور اگر آراضی کی آمدنی سے بقدر نصاب مالک کے یا کاشتکار کے پاس حوائج ضروریہ سے بچ جاوے تو بعد حولان حول اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور عشر غلہ کی قیمت اگر صدقہ کردی جاوے تو یہ بھی درست ہے اور زمین عشری کا عشر خراج لینے سے ساقط نہیں ہوتا۔(۱)

بیع شدہ اور موہوبہ اراضی میں عشر

(سوال ۶۰) زید کے پاس بیع شدہ اراضی موہوبہ بھی ہے کیا زید پر آراضی مذکور کا عشر ہے یا نہیں۔

(الجواب) عشر اس پر نہیں ہے۔(۲)

گندم، تل، سرسوں، پٹ سن میں زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے

(سوال ۶۱) اشیاء کاشت، دھان، تل، سرسوں، سن، پاٹ وغیرہ زراعت کی زکوٰۃ کیوں کر دینی ہوگی، زمین مزروعہ کا خزانہ سالانہ تو زمیندار کو دیا جاتا ہے اب پیداوار میں عشر یا زکوٰۃ دینے کا کیا طریقہ ہے۔

(الجواب) دسواں حصہ یا بیسواں حصہ کل پیداوار کا دینا یہ عشر اور نصف عشر کہلاتا ہے اور جس زمین کا محصول سرکار لیتی ہے اس میں عشر و نصف عشر نہیں ہے۔(۳)

عشر چالیسواں حصہ نہیں دسواں حصہ ہے

(سوال ۶۲) اگر کوئی زمین کسی غیر مذہب کی ہو یعنی ہندو کی اس کے بعد نصاریٰ نے اس پر قبضہ کر لیا ہو تو اس کی پیداوار میں چالیسواں حصہ نکالنا چاہئے یہ صحیح ہے یا غلط۔

(الجواب) زمین کی پیداوار میں مالک زمین پر یا دسواں حصہ آتا ہے یا بیسواں، چالیسواں حصہ کے دینے کا حکم زمین کی پیداوار میں نہیں ہے ویسے بطریق صدقہ نفلی جس قدر چاہیں دے دیں مگر فرض نہیں ہے۔(۴)

معافی والی زمین کی پیداوار میں عشر ہے یا نہیں؟

(سوال ۶۳) زید کے قبضہ میں کچھ زمین معافی ہے، یہ عشری ہے یا نہیں۔ زید نے زمین مذکورہ کو اگر خود کاشت کی تو اس پر بلالحاظ صاحب نصاب ہونے کے اگر زکوٰۃ واجب ہوگی تو کس قدر، اور اگر زید نے یہ معافی زمین کسی غیر

---

(۱) اخذ البغاة والسلاطین الجائر زکوٰة الاموال الظاهرة کالسوائم والعشر لا اعادة علی اربابها ان صرف الماخوذ فی محله الاتی فی باب المصرف والا لا یصرف فیه فعلیهم فیما بینهم وبین الله اعادة غیر الخراج (در مختار) ای دیانة قال فی الهدایه وافتو بان یعید و هادون الخراج (ردالمحتار باب زکوٰة الغنم ج ۲ ص ۳۲. ط.س. ج۲ ص۲۸۹) ظفیر. (۲) لما السرط ملك الخارج لا نه یجب فی الخارج لا فی الارض (ردالمحتار) باب العشر ج ۲ ص ۶۷. ط.س. ج۲ ص۲۲۶) ظفیر (۳) کیونکہ دارالحرب میں عشر نہیں ہے لا نها لیست فی ارضها عشر (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۷. ط.س. ج۲ ص۲۲۶) ظفیر. (۴) ای یجب العشر فی الاول ونصف العشر فی الثانی الخ (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۹. ط.س. ج۲ ص۳۲۸) ظفیر

شخص کو لگان یا بٹائی پر دے دی تو بھی زکوۃ دینی ہوگی یا نہیں، اگر دینی ہوگی تو کس قدر اور ایک کو یا دونوں کو
(الجواب) روایت شامی باب الرکاز سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان جیسے بلاد کی اراضی عشری و خراجی نہیں ہے
(۱) اور احتیاط اس میں ہے کہ اس زمین کی پیداوار کا عشر دیا جاوے یعنی اگر خود کاشت کی ہے تو تمام پیداوار کا عشر خود ادا
کرے اور اگر کسی کو مزارعت یعنی بٹائی پر دی ہے تو بقدر حصہ ہر ایک عشر دیوے اور نقد اجارہ پر دینے میں عشر بذمہ
موجر ہے یا مستاجر علی اختلاف القولین(۲)

عشر واجب ہے یا فرض

(سوال ۶۴) عشر نکالنا فرض ہے یا واجب یا کیا، اور جو کچھ سرکار کو دیا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے۔
(الجواب) ایسی تصریح شامی میں ہے کہ دار الحرب میں جہاں کفر کی حکومت ہے، وہاں زمینوں میں عشر اور خراج
کچھ بھی واجب نہیں ہے، اور جو کچھ سرکار کو محصول دیا جاتا ہے اس کو خراج کے نام سے موسوم نہیں کرنا چاہئے
بہر حال مسلمانوں کے ذمہ ایسی زمینوں کی پیداوار میں عشر یا نصف عشر واجب نہیں ہے ویسے علی سبیل الاحتیاط
دیدیویں تو بہتر ہے لیکن فرض و واجب مثل زکوۃ کے نہیں ہے، عبارت شامی باب الرکاز میں یہ ہے ویحتمل ان
يكون احتراز اعما وجد في دارالحرب فان ارضها ليست ارض خراج او عشر الخ۔(۳) پس جملہ فان
ارضها ليست ارض خراج او عشر الخ اس بارہ میں صریح ہے کہ دار حرب کی زمین میں عشر وغیرہ نہیں ہے،
ویسے جو حکام لے لیویں ان کو کون روک سکتا ہے اور وہ جو کچھ چاہیں اس کا نام رکھیں پس جب کہ یہ مسئلہ معلوم ہوا
تو اس کے بعد کسی سوال کے جواب کی ضرورت نہ رہی

سرکاری لگان سے عشر معاف ہوتا ہے یا نہیں

(سوال ۶۵) محصولیکہ پیش حکام انصاری در ملک ہند از جانب مالک زمین داده می شود مسقط عشر است یا نہ۔
(الجواب) مسقط عشر است۔(۴)

دس پانچ بیگھہ والے کے ذمہ عشر

(سوال ۶۶) ایک کاشتکار کے پاس دس پانچ بیگھہ زمین ہے اس پر زکوۃ عشر واجب ہے یا نہیں۔
(الجواب) اس صورت میں زکوۃ و عشر وغیرہ اس پر واجب نہیں ہے شامی میں ایک روایت ہے کہ دار الحرب کے
اراضی پر عشر نہیں ہے۔(۵)

---

(۱) ویحتمل ان یکون احتراز اعما وجد فی دار الحرب فان ارضها ليست ارض خراج او عشر (ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۶۱. ط.س ج۲ص ۳۲۰) ظفیر۔
(۲) والعشر على الموجر وقالا على المستاجر وبقولهما نا خذ و فى المزارعة ان كان البذر من رب الارض فعليه وان كان من العامل فعليهما بالحصة (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۹۷۵. ط.س ج۲ص ۳۳۴) ظفیر۔
(۳) ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۶۱. ط.س ج۲ص ۳۲۰) ظفیر۔
(۴) ایضا
(۵) فان ارضها ای دارالحرب ليست ارض خراج وعشر (ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۶۱. ط.س ج ۲ص ۳۲۰) ظفیر

سرکاری لگان دینے کے باوجود عشر دیا جاوے یا نہیں

(سوال ۶۷) باوجود سرکاری معاملہ کے زمیندار لوگ پیداوار اجناس سے عشر دیں یا نہیں۔

(الجواب) وجوب عشر اس صورت میں نہیں ہے اور شامی میں باب الرکاز میں لکھا ہے کہ دارالحرب کی آراضی عشری وخراجی نہیں ہیں یہ دوسری صورت عدم وجوب عشر کی ہے۔(۱)

جس زمین کا خراج ہندو زمیندار لیتا ہے اس میں عشر

(سوال ۶۸) میرے پاس کچھ زمین ہے کسی زمین کا خراج ہندو زمیندار کو دیتا ہوں، اور کسی زمین کا خراج مسلمانوں کو دیتا ہوں، اب ہم کو عشر دینا ہوگا یا نہیں، میں زمین کو بٹائی پر دیتا ہوں مگر بیج عامل دیتا ہے اس حالت میں کس حساب سے عشر دینا ہوگا۔ اگر نصف بیج میں دوں اور نصف عامل دے تب کس حساب سے دینا ہوگا۔

(الجواب) شامی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آراضی دارالحرب میں خراج وعشر کچھ نہیں ہے اور جن اراضی عشریہ میں عشر لازم ہے اور فرض ہے اس میں فتویٰ اس پر لکھا ہے کہ مزارعت کی صورت میں زمیندار مالک پر بقدر حصہ عشر لازم آتا ہے یعنی جس قدر غلہ جس کے حصہ میں آوے وہ اس کا عشر ادا کرے۔(۲)

عشر مزارع پر ہے یا مالک پر

(سوال ۶۹) بصورت مزارعت عشر بر مالک زمین است یا بر مزارع یا بر ہر دو لازم است۔

(الجواب) دراں دیار کہ آراضی آں دیار عشری است بصورت مزارعت بقدر حصہ عشر بر مالک زمین ومزارع لازم است۔(۳) یعنی ہر ایک از ایشاں عشر حصہ خود بدہد ولیکن در رد مختار تصریح است کہ آراضی ہندوستان نہ خراجی است ونہ عشری۔

ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی

(سوال ۷۰) یہاں کی زمین خراجی ہے یا عشری اور مطلب عبارت مالابد منہ فارسی "وہمچنیں احکام عشر زمین عشری در یں دیار نیست" کیا ہے۔

(الجواب) شامی باب الرکاز میں یہ روایت نقل کی ہے کہ دارالحرب کی آراضی عشری اور خراجی نہیں ہے، اسی بناء پر حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی قدس سرہ نے مالابد منہ میں لکھا ہے کہ زمین عشری دریں دیار نیست یعنی چونکہ ہندوستان دارالحرب ہے اس لئے زمین عشری یہاں نہیں ہے اور شامی کی روایت سے معلوم ہوا کہ خراجی بھی نہیں ہے۔(۴) فقط۔

---

(۱) ایضاً ط س ج ۲ ص ۳۲۰
(۲) وفی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه ولو من العامل فعلیهما بالحصة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ج ۲ ص ۷۵ ط س ج ۲ ص ۳۳۵
(۳) ایضاً
(۴) یحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دارالحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر (ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۶۱ ط س ج ۲ ص ۳۲۰)

نہری زمین کا عشر کیا ہوگا

(سوال ۷۱) کل آراضی نہری کہ از سعی نصاری معمور شدہ است و قبل ازیں بالکل ویران بود آنچہ پیداوار شدے بہ سبب باراں شدے و اکنوں آب بذریعہ نہر در ہر جا میرود و در سد و خراج ہم بگیرند، بعض مولوی گویند کہ کل آراضی نہری در حکم عشری است کہ عشر دادہ می شود و بعض عکس آں و بعض از نسبت بحصہ، کدام قول راجح و کدام مرجوح است۔

(الجواب) در شامی آوردہ کہ در اراضی دار الحرب عشر و خراج نیست ازیں روایت معلوم شدہ کہ در اراضی ہندوستان عشر واجب نیست و نیز فقہا تصریح فرمودہ اند کہ اگر در زمین عشری ماء انہار دادہ شود کہ محصول آں و قیمت آں بہ سرکار دادہ میشود دراں نصف عشر یعنی بستم حصہ واجب (۱) میشود و ایں نیز تصریح است کہ عشر با خراج جمع نمی شود۔ فقط۔

نہری زمین میں عشر

(سوال ۷۲) نہری زمین کے پیداوار میں کس قدر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

(۲) کنواں والی زمین کا عشر

(سوال ۷۳) چاہی زمین میں کس قدر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

(۳) بارانی زمین میں عشر

(سوال ۷۴) بارانی زمین کس قدر واجب ہے

(۴) تالاب سے سینچی ہوئی زمین میں عشر

(سوال ۷۵) جس زمین میں آب پاشی جوہڑ یا تالاب سے کی گئی اس میں کس قدر زکوۃ واجب ہے۔

(۵) زید میندار ہے بکر زید کا ہالی ہے جو کل پیداوار کاشت $\frac{1}{4}$ کا شریک ہے اور باقی زید مالک ہے، بالفرض ساٹھ من غلہ پیداوار کل کھیت ہے تو زید کو پچاس من کی زکوۃ دینی چاہئے یا ساٹھ من کی۔

(الجواب) بعض روایات کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی اراضی میں عشر نہیں ہے لیکن جس جگہ اور جن اراضی میں عشر ہے وہاں سوال نمبر ۱ کا جواب یہ ہے کہ اس میں عشر واجب نہیں ہے اور نمبر ۲ میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے۔ (۳) اور بارانی زمین میں عشر واجب ہے اور جوہڑ یا تالاب سے اپنی محنت سے پانی دینے میں بیسواں حصہ واجب ہے۔ (۵) پچاس من کی زکوۃ زید دے دے اور دس من کی بکر دے۔ (۲) فقط۔

---

(۱) ویجب نصفه فی مسقی غرب ودالیة الخ وفی کتب الشافعیة اوسقاه بما اشتراه وقواعد نالا تاباه (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۲۹. ط.س. ج۲ ص۳۲۸) ظفیر.

(۲) یجب العشر الخ فی مسقی سماء ای مطر و سیح کنهر الخ ویجب نصفه فی مسقی غرب ودالیة او سقاه بماء اشتراه الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۱ و ج ۳ ص ۶۸ و ج ۲ ص ۶۹. ط.س. ج۲ ص۳۲۶ - ۳۲۸) ظفیر.

مسئلہ عشر

(سوال ۷۳) ایک کاشتکار نے اپنی زمین میں چھ روپیہ کل اخراجات کھیتی لگا کر پیداوار آٹھ سو روپیہ کی حاصل کی تو اس پر زکوٰۃ کتنی رقم کی واجب ہوگی۔ (۲) اسی طرح دوسری زمین میں چھ سو روپیہ لگا کر فصل پر کل پانچ سو روپیہ کی پیداوار یعنی اصل لاگت سے بھی یک صد روپیہ کا نقصان رہا تو اب زکوٰۃ کی کیا شکل ہے۔ (۳) ایک کاشتکار مندرجہ سوال نمبر ا، کے مطابق تمام اخراجات زمین برداشت کرتا ہے اور بذریعہ موٹھ چاہ سے پانی دے کر کھیت سے فصل حاصل کرتا ہے وہ زکوٰۃ کس طرح ادا کرے۔ (۴) آج کل جو نالیشن عدالت میں دائر ہوتی ہے اور اس میں مدعی کا صرفہ وکیل اور گواہ وغیرہ وغیرہ میں بہت کچھ ہوتا ہے اور مدعا علیہ پر ڈگری اس کے خرچ کی ہوتی ہے تو مدعی کو اصل رقم کے علاوہ صرفہ کی رقم کی جو ڈگری ملتی ہے وہ مدعی کو لینا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) نمبر ا، نمبر ۲، نمبر ۳، جن آراضی میں عشر واجب ہے ان میں کل پیداوار کا عشر نکالنا واجب ہے بدون وضع کرنے اخراجات کما فی الدر المختار بلا رفع مئوف الذرع ، (۱) اور مزارعت میں کاشتکار اور مالک زمین پر بقدر حصہ عشر واجب ہے۔ (۲) اور شامی کی روایت باب الرکاز سے معلوم ہوتا ہے کہ دارالحرب کی زمینوں میں عشر نہیں، اور نمبر ۳ میں ایک دوسری تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ اس میں بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے۔ باقی جواب بدستور مذکور ہے نمبر ۴ یہ اخراجات دراصل بذمہ مدعی ہیں لیکن مدعی علیہ کے تمرد کی وجہ سے نالش کرنی پڑی تو مدعا علیہ سے لینا جائز ہے جو واقعی خرچ ہے وہ لے باقی واپس کردے۔ فقط۔

کیا عشر میں عامل کا طلب کرنا شرط ہے

(سوال ۷۴) زید کہتا ہے کہ اداء عشر کے واسطے طلب عامل شرط ہے جب تک عامل طلب نہ کرے ادا کرنا واجب نہیں۔

(الجواب) زید کا قول صحیح نہیں ہے صاحب زمین عشری اگر خود اس کا عشر ادا کردے تو یہ بھی درست ہے ویسقط عن صاحب الارض کما لواذی بنفسه الخ شامی۔ (۳) البتہ بحث جداگانہ ہے کہ دارالحرب میں عشر واجب ہے یا نہیں۔ شامی نے تصریح کی ہے باب الرکاز میں کہ دارالحرب کی زمین عشری ہے نہ خراجی، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دارالحرب میں عشر واجب نہیں ہے اگر احتیاطاً دے دیں تو بہتر ہے، فقط۔

حکومت کی زمین میں عشر

(سوال ۷۵) گورنمنٹ برطانیہ اس علاقہ میں آراضی مربعہ جات تقسیم کرتی ہے تو ان آراضی پر عشر شرعی واجب ہے یا نہ، بعض کہتے ہیں کہ واجب ہے، بعض کہتے ہیں واجب نہیں ہے، تو حکم فیصل تحریر فرمادیں۔

(الجواب) اصل یہ ہے کہ سرے سے ہندوستان کی آراضی میں عشر واجب ہونے میں تامل ہے کیونکہ شامی باب الرکاز میں تصریح کی ہے کہ دارالحرب کی آراضی نہ عشری ہیں اور نہ خراجی، اور ہندوستان دارالحرب ہے لہذا موجب

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۹. ط.س. ج۲ ص ۳۲۸ . ظفیر
(۲) وفی المزارعة ان کان البذر من قبل رب الارض فعلیه ولو من العامل فعلیهما بالحصة (ایضاً ج ۲ ص ۷۵) ظفیر
(۳) ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۷ . ط.س. ج۲ ص ۳۳۵ ظفیر.

روایۃ باب الرکاز ہندوستان کی آراضی میں مطلقا عشر واجب نہ ہونا چاہئے، اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ، نے مالابد منہ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے، اور جو حضرات احتیاطاً ہندوستان کی آراضی میں عشر لازم فرماتے ہیں ان حضرات کے نزدیک مربعہ جات مذکورہ میں اول سے ہی عشر لازم ہوگا۔(۱) فقط

ہندوستان میں گذشتہ سالوں کا عشر

(سوال ۷۶) السلام علیکم۔ میں دو روز سے بعد کو فت میں ہوں اللہ تعالی سہل کر دے میں آج تک غافل رہا اور ذہن میں نہیں تھا کہ عشر غلہ ہیچو زکوۃ واجب الاداء ہے غلہ آنے پر معمولاً للہ کچھ دیا جاتا تھا، باحتیاط دسواں حصہ وصول کا نہیں دیا گیا، سالہائے گذشتہ کا کیا کروں کہ حساب کتاب نہیں، کیا معاف کیا جا سکتا ہے، مدرسہ میں غلہ بھیجنا دشوار ہے۔ قیمت بھیج سکتا ہوں۔ نصف عشر کے کیا معانی ہیں میں عشر دوں یا نصف عشر ۔ املاک کا عموماً غلہ مقرر ہیں وصول ہوتا ہے اور بڑی مقدار رہ جاتی ہے جو نالش کر کے نقدی میں وصول ہوتا ہے، اس نقدی کا رقم کے ساتھ زکوۃ نقد میں ادا ہوتا ہے، غالباً اس میں کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔

(الجواب) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والا نامہ پہنچا، پہلے ایک زمانہ تک یہی علم رہا کہ ہندوستان کی عشری زمینوں میں عشر واجب ہے اور رحمۃ اللہ علیہ کی بعض تحریرات کی موافق یہ فیصلہ کیا اور بہت جگہ فتویٰ دیا کہ مسلمانوں کی مملوکہ زمینوں کو عموماً عشری ہی سمجھنا چاہئے اور عشر دینا چاہئے کیونکہ آراضی عشریہ میں عشر یا نصف عشر کا نکالنا بحکم آیت و اتوا حقه یوم حصاده مثل زکوۃ کے فرض ہے۔ پھر کچھ زمانہ کے بعد مالابد منہ میں حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تحقیق اور تصریح نظر پڑی کہ ہم نے اپنی کتاب میں زکوۃ کے مسائل کے ساتھ عشر کے احکام اس وجہ سے نہیں لکھے کہ ان دیار میں زمینیں عشری نہیں ہیں اسکے ساتھ یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ قاضی صاحب کا یہ حکم فرمانا کہ یہاں عشری نہیں ہیں، اس زمانہ کا متفقہ مسئلہ ہوگا کیونکہ قاضی صاحب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے خاص تلمیذ اور حضرت شاہ عبدالعزیز وغیرہ حضرات کے ہم عصر ہیں اور سب حضرات باہم متفق ہیں باہم کوئی خلاف نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ یہ مسئلہ اس زمانہ کا متفق علیہ مسئلہ ہوگا کہ ہندوستان میں عشری زمینیں نہیں ہیں، پھر اس کے ساتھ عموماً یہ معمول دیکھ کر کہ کوئی اپنے بزرگوں میں عشر کا اہتمام مثل زکوۃ کے نہیں کرتا، تعجب ہوتا تھا اور تردد بھی ہوتا تھا اور گویا حضرت قاضی صاحب کی تحقیق کی تائید ہوتی تھی کہ ایسا بھی کیا ہے کہ سب بزرگوں نے عشر کا اہتمام چھوڑ دیا ضرور کوئی بات ہے، جس کی وجہ سے عملاً یہ متروک ہو گیا ہے، چند سال ہوئے ہیں کہ مولانا محمد انور شاہ صاحب یا اور کسی صاحب نے یہ فرمایا کہ شامی باب الرکاز میں یہ روایت ہے کہ دارالحرب کی زمینوں میں عشر واجب نہیں ہے، یہاں کی اراضی نہ عشری ہیں نہ خراجی۔ اس روایت کو دیکھا اور اس کو دیکھ کر حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب کی تحریر کی وجہ معلوم ہوئی کہ یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات ہندوستان کی زمینوں کو عشری نہیں کہتے۔ کیونکہ ہندوستان کو وہ دارالحرب سمجھتے تھے۔ شامی باب الرکاز کی عبارت یہ ہے واحترزبه عن داره وارضه وارض الحرب الخ فان ارضها

---

(۱) حوالہ بار بار گذر چکا۔ ظفیر۔

لیست ارض خراج او عشر الخ (۱) اور عبارت مالابد منہ کی یہ ہے "وتفصیل نصاب اجناس سوائم وقدر واجب آں طول دارد ودریں دیار ایں اموال بقدر وجوب زکوٰۃ نمی باشد لہذا مسائل زکوٰۃ آن مذکور نکردہ شد وہمچنیں احکام عشر زمین عشریہ کہ دریں دیار نیست ومسائل عاشر کہ بر طریق وشوارع باشد مذکور نکردہ باشد۔ (۲)" اس کے بعد ایک اشکال یہ باقی رہتا ہے کہ حضرت اقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وجوب عشر کا حکم فرماتے ہیں اور تحریراو تقریراً اس کو ظاہر فرمایا ہے، غالباً جناب کو بھی یاد ہوگا یا معمول حضرت کا معلوم ہوگا اور اس میں شک نہیں۔ نصوص آیات واحادیث کا مقتضا بھی یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ امام صاحب جمیع ماخرجت الارض میں وجوب عشر کا حکم فرماتے ہیں۔ "اور جیسا کہ زکوٰۃ دارالحرب میں ساقط نہیں ہوتی بلکہ صاحب مال بطور خود ادا کرتا ہے اسی طرح عشر بھی ہر جگہ واجب ہونا چاہئے، ہاں چونکہ عشر کے وجوب کے لئے زمین کا عشری ہونا ضروری ہے اور جب کہ یہ کہا جاوے کہ دارالحرب کی آراضی عشریہ نہیں ہیں تو وجوب عشر کی کوئی وجہ نہ ہوگی اور حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کا قول وفعل احتیاط پر مبنی کہا جاوے، چنانچہ ہمارے مرشد مولانا شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ بھی اپنے خاص لوگوں کو عشر نکالنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور اس بنا پر حضرت والد ماجد صاحب جو کچھ محاصل میں سے بقدر حصہ بندہ کو دیا کرتے تھے کہ وہ دس بیس دھڑی تقریباً ہوتا تھا تو بندہ گھر کہلا دیتا تھا کہ سدس دھڑی میں سے ایک دھڑی اللہ واسطے دے دو۔ (۳)

(۲) قیمت عشر دینا جائز ہے۔

(۳) نصف عشر بیسواں حصہ ہے جیسا کہ عشر دسواں حصہ ہے اسی طرح نصف عشر بیسواں حصہ ہے اور یہ فرق پانی کی قیمت وغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی آراضی عشریہ میں اصل یعنی عشر دسواں حصہ پیداوار کا دینا واجب ہے۔ لیکن اگر زمین کو پانی دینے میں مزدوری زیادہ صرف ہوئی اور مشقت ہوئی اور خرچ بڑھ گیا تو پھر بجائے عشر کے نصف عشر دینا واجب رہ جاتا ہے جیسا کہ در مختار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ ویجب العشر فی مسقی سماء ای مطر وسیح الخ ویجب نصفہ فی مسقی غرب ای دلو کبیر ودالیۃ ای دولاب لکثرت المؤنۃ وفی کتب الشافعیۃ او سقاہ بماء اشتراہ وقواعد نا لا تاباہ۔ (۴) اور علامہ شامی نے لکھا کہ وجہ یہی ہے کہ جب خرچ زیادہ ہوگا بجائے عشر کے نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب رہ جائے گا۔ فقط۔

---

(۱) دیکھیے ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۶۱ ط س ج ۲ ص ۳۲۰ ظفیر
(۲) مالا بد منہ ۱۲۔ (۳) در مختار باب زکوۃ الغنم میں عبارت غالباً حضرت اقدس گنگوہی کے پیش نظر ہو جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر سلطان جائز عشر لے کر اس کے مصرف میں خرچ نہ کرے تو دوبارہ عشر دینا ہوگی ہے اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکوۃ الاموال الظاہرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی اربابھا ان صرف فی محلہ الآتی فی باب المصرف وان لا یصرف فیہ فعلیھم اعادۃ غیر الخراج (در مختار) قولہ فعلیھم ای دیانۃ کما فی بعض النسخ قال فی الھدایۃ وفوائد بعید وھادون الخراج (ردالمحتار ج ۲ ص ۳۲ ط س ج ۲ ص ۲۸۸) ظفیر وجاز دفع القیمۃ فی زکاۃ وعشر وخراج وکفارۃ نذر وفطرۃ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب زکوۃ الغنم ج ۲ ص ۲۹ ط س ج ۲ ص ۲۸۵) ظفیر
(۴) دیکھیے الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۶ و ج ۲ ص ۶۸ و ج ۲ ص ۶۶ ط س ج ۲ ص ۳۲۵ ۳۲۸ ظفیر

عشر و خراج جمع نہیں ہونے کا کیا مطلب ہے

(سوال ۷۷) فقہاء نے جو یہ فرمایا ہے کہ عشر اور زمین کا خراج جمع نہیں ہوتے یہ ان کا فرمانا حکومت مسلمان کیلئے مخصوص ہے کہ جس زمین کا خراج لیا جاوے اس کا عشر نہیں لیا جاسکتا یا کہ حکومت غیر اسلام کے لئے بھی یہی حکم ہوگا، شامی جلد ثانی میں تصریح ہے کہ کفار حربی جب ہمارے ملک پر غالب آجائیں تو ان کا بھی وہی حکم ہوتا ہے خلاصہ یہ کہ اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ جس طرح باغیوں کے لینے سے مالک سے ساقط ہو جاتی ہے ایسا ہی متغلب کے لینے سے بھی ساقط ہو جاتی ہے، علامہ کی یہ رائے قابل قبول ہے یا نہیں غرض کہ ہندوستان کی زمین میں عشر واجب ہے یا خراج۔

(الجواب) علامہ شامی نے باب العشر میں یہ تصریح کی ہے کہ دارالحرب کی اراضی نہ خراجیہ ہیں نہ عشریہ یعنی وہاں نہ خراج واجب ہے اور نہ عشر، کفار نے جو کچھ خراج لیا تو وہ خراج شرعی نہیں ہے اور نہ واجب ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں جب کہ اس کو دارالحرب کہا جاوے جیسا کہ محققین کی رائے ہے عشر واجب نہیں ہے۔ احتیاطاً اگر کوئی دیوے تو یہ امر آخر ہے اور اس کی تائید حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی تصریح سے بھی ہوتی ہے جو کہ انہوں نے مالابد منہ میں فرمائی کہ ہم نے مسائل عشر اس لئے نہ لکھے کہ ان بلاد میں عشر واجب نہیں ہے۔ (۲) پس اگر ہندوستان کی زمینوں کو عشری اور خراجی کہا جاتا تو پھر یہ حکم یہاں بھی جاری ہوتا کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تصریح کی ہے کہ ہندوستان میں جس زمین کا خراج لیا جاتا ہے اس پر عشر نہیں ہے اور اسی قاعدہ سے استدلال فرمایا ہے کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے اور علامہ شامی کی یہ تحقیق ویظھر لی ان اھل الحرب لو غلبوا علی بلدة من بلادنا کذلک الخ (۳) صحیح معلوم ہوتی ہے، عبارت باب الرکاز میں یہ ہے واحترز بہ عن دارہ وارض الحرب ثم رائیت عین ماقلتہ فی شرح الشیخ اسماعیل حیث قال ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضھا لیست ارض خراج او عشر الخ ص ۴۵ جلد ۲ شامی (۴) فقط

خراجی و عشری زمین

(سوال ۷۸) زمین عشری کون سی ہے اور خراجی کون سی

عرب کی زمین عشری ہے یا کیا

(سوال ۷۹) عرب کی زمین کل عشری ہے یا بعض عشری اور بعض خراجی۔

(۱) دیکھئے الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب العشر ج۲ ص ۶۶ (ج ۲ ص ۶۸) ج ۲ ص ۶۹ ط س ج۲ص۳۲۵ ۳۳۰ ظفیر (۲) ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضھا لیست ارض خراج او عشر، ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۶۱ ط س ج۲ ص ۳۲۰ ظفیر
(۳) ط س ج۲ص ۳۲۰ (۴) ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۶۱ ط س ج۲ص ۳۲۰ ظفیر

(۳) عشر و خراج دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں

(سوال ۸۰) عشر اور خراج دونوں جمع ہو سکتے ہیں یا نہیں

(۴) کیا عشر کے لئے خلیفۃ المسلمین کا ہونا ضروری ہے

(سوال ۸۱) عشر کے واسطے خلیفۃ المسلمین کا ہونا شرط ہے یا نہیں۔

(۵) عجم کی زمین کا حکم

(سوال ۸۲) زمین عجم کی عشری ہے یا خراجی۔

(۶) حکومت کے ٹیکس کے ساتھ عشر کا حکم

(سوال ۸۳) جو خراج رعایا سے وصول کیا جاتا ہے اس کے ساتھ عشر شرعی جمع ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۷) ہندو راجہ کی رعایا پر عشر و خراج دونوں ہے یا ایک

(سوال ٨٤) ہندو بادشاہ کی رعایا پر عشر و خراج دونوں لازم ہیں یا ایک جیسے کشمیر، نیپال وغیرہ۔

(۸) مسلمان ریاستوں کی زمین کا حکم

(سوال ۸۵) مسلمان ریاستوں کا حکم کیا ہے۔

(۹) دارالحرب کی تعریف اور ہندوستان کیا ہے

(سوال ٨٦) دارالحرب کی کیا تعریف ہے اور ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام۔

(الجواب) اصل تو یہ ہے کہ جس زمین کے رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور وہ زمین جو مفتوح ہونے کے بعد غانمین میں تقسیم ہو جائے عشری ہے لیکن وہ زمین جو مجہول الحال ہیں یعنی جن کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ پہلے ان پر خراج تھا یا عشر، اور اس وقت وہ مسلمانوں کے قبضے میں ہیں تو ان پر بھی عشر لازم ہوگا کیونکہ مسلمان کے حق میں مناسب تر عشر ہی ہے اور گذشتہ حالت کو بھی موجودہ حالت پر ہی قیاس کیا جائے گا، ہدایہ میں ہے وکل ارض اسلم اهلها او فتحت عنوة وقسمت بين المسلمين الغانمين فهي ارض عشر لان الحاجة الى ابتداء التو ظيف على المسلم والعشر اليق به لما فيه من معنى العبادة الخ ـ(۱) وفي الشامي نقل في غاية البيان ان الا مام السرخسي ذكر في كتاب الجامع ان عليه العشر بكل حال لانه احق بالعشر من الخراج وهو الا ظهر الخ شامي جلد ۲ ـ(۲)

(۲) عرب کی تمام زمین عشری ہیں ارض العرب كلها ارض عشر عالمگیریہ وهدایہ(۳) وغیرہ پھر اس کی فقہاء نے تحدید فرمائی ہے۔

(۳) حنفیہ کے نزدیک عشر و خراج دونوں جمع نہیں ہو سکتے ولا عشر في الخارج من ارض الخراج وقال الشافعي يجمع بينهما الخ ولنا قوله عليه السلام لا يجتمع عشر و خراج في ارض مسلم ولان احدا

(۱) هدایه باب العشر والخراج ج ۳ ص ٥٧٠

(۲) رد المحتار باب العشر تحت قوله لرضاه ج ۲ ص ۷۱ ط.س ج۲ ص ۳۳۰ ظفیر.

(۳) هدایه باب العشر والخراج ص ٥٧٠

من ائمة العدل والجور لم يجمع بينهما وكفى باجماعهم حجة الخ هدايه ربع ثانى۔(۱)

(۴) خلیفہ نہ ہونے کی صورت میں عشر خود ادا کر دے کیونکہ عشر زکوٰۃ زمین کی ہے قال اللہ تعالیٰ و آتو احقه یوم حصاده الایة۔(۲)

(۵) اس میں تفصیل ہوگی، کلیۃً کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

(۶) شامی میں ہے کہ دارالحرب کے زمینوں پر عشر نہیں اور خراج بھی نہیں، ہندوستان چونکہ دارالحرب ہے لہٰذا یہاں بھی یہی حکم ہوگا، ولهذا قال القهستانى بعد قوله فى ارض خراج او عشر الاحصر فى ارضنا الخ واحترز به عن دارة الخ و ارض الحرب ثم قال ويحتمل ان يكون احترازاً عما وجد فى دار الحرب فان ارضها ليست ارض خراج او عشر الخ شامى ۔(۳) ج ۳۔ تاہم اگر کوئی ادا کرے تو اولیٰ ہے۔

(۷) حکومت کی طرف سے جو مقرر ہو وہ تو مجبوری ادا کرنا پڑتا ہے ورنہ یہ بھی حکم دارالحرب ہیں اور خراج اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔(۴)

(۹) دارالحرب کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں اس لئے ہندوستان کے متعلق اختلاف ہے تاہم محقق اور صحیح یہی ہے کہ یہ دارالحرب ہے کیونکہ جس بلاد پر کفار مسلط ہوں وہ بحقیقت دارالحرب ہے۔(۵) فقط۔

مسئلہ عشر کی مختلف صورتیں

(سوال ۸۷) عشر اور چالیسواں میں کچھ فرق ہے یا نہیں۔

(۲) کاشتکاری کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کاشتکاری جس کی مالگذاری سرکار کو دی جاتی ہے میں عشر یا چالیسواں دینا واجب ہے یا نہیں؟

(۳) زید تین قسم کی زمین کاشت کرتا ہے اول یہ کہ وہ کسی رئیس امیر سے کچھ کاشت لئے ہوئے ہے، جس کی پیداوار کے نصف نصف حصہ آپس میں تقسیم ہوتے ہیں، مال گزاری مالک دیتا ہے، دوم یہ کہ زید اپنی زمین خود میں کاشت کرتا ہے اس کی مال گزاری زید ہی سے متعلق ہے، سوئم، یہ کہ زید کے پاس معافی کی زمین ہے اس میں کاشت کرتا ہے، اور مال گزاری دینا نہیں پڑتی، تینوں صورتوں میں زید پر عشر واجب ہے یا نہیں؟

(۵) عشر چالیسواں حصہ دینا فرض ہے یا واجب ہے یا مستحب؟

(۶) عشر چالیسواں سال بھر میں ایک مرتبہ دینا چاہئے یا ہر فصل پر۔

(۷) عشر چالیسواں کے مصارف کون ہیں؟

(الجواب) از نمبر ۱ تا نمبر ۲ کاشتکاری جائز ہے، جیسا کہ کتب فقہ میں اس کی تفصیل موجود ہے اور جو صورتیں

(۱) هدايه باب العشر و الخراج ج ۲ ص ۵۷۳ (۲) سورۃ الانعام رکوع ۱۷ ۔(۳) ردالمحتار باب الركاز ج ۲ ص ۶۱ ط۔س ج۲ص ۳۲۰ ظفیر (۴) فان ارضها (ای ارض دار الحرب) ليست ارض خراج وعشر (ردالمحتار باب الركاز ج ۲ ص ۶۱ ط س ج۲ص ۳۲۰ ظفیر) (۵) وقالا بشرط واحد لا غير و هو اظهار حكم الكفر وهو القياس (ردالمحتار باب استيمان الكافر ج۳ ص ۳۴۹ ط۔س ج۲ ص۱۷۶) پوری عبارت اس طرح ہے ۔ لا تصير دارالاسلام دار حرب الا بامور ثلاثة باجراء احكام اهل الشرك وباتصالها بدار الحرب وبان لا يبقى فيها مسلم او ذمى آمنا بالامان الاول (در مختار ط۔س ج۲ ص ۱۷۵)

کاشتکاری کے سوال میں لکھی ہیں وہ سب درست ہیں۔(۱) اور عشر دسواں حصہ زمین کی پیداوار کا ہے اور چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا ہوتا ہے اس کا نام زکوٰۃ ہے، روپیہ وغیرہ سے بعد سال تمام کے یہ چالیسواں دیا جاتا ہے، اور شامی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینوں پر عشر نہیں ہے۔(۲) لیکن جس جگہ عشر لازم ہوتا ہے وہاں ہر ایک فصل پر زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ مثلاً دس من میں سے ایک من دینا لازم ہوتا ہے۔(۳) اور زکوٰۃ روپیہ وغیرہ کا سال بھر میں ایک دفعہ دینا فرض ہے۔(۴) اور عشر جس جگہ لازم ہے وہاں ہر ایک فصل پر جو آمدنی زمین کی ہو اس میں سے عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا دینا لازم ہے، اور مصارف عشر و زکوٰۃ کے فقراء و مساکین وغیرہ ہیں۔ فقط۔

(۱) وكذا صحت لو كان الأرض والبذر لزيد والبقر والعمل للآخر أو الأرض له والباقي للآخر أو العمل له والباقي للآخر فهذه الثلاثة جائزة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المزارعة ج ۵ ص ۲۴۲ ط س ج۲ ص۲۷۸) ظفیر

(۲) حوالہ بار بار گذر چکا۔ ظفیر

(۳) ويجب العشر الخ في مسقى سماء وسيح الخ ويجب نصفه في مسقى غرب ودالية لكثرة المؤنة الخ أو سقاه بماء اشتراه الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۶ و ج۲ ص ۶۹ ط س ج۲ ص ۳۲۶-۳۲۸) ظفیر

(۴) ولا بد من الحول لأنه لا بد من مدة يتحقق فيها النماء وقدرها الشرع بالحول لقوله عليه السلام لا زكوة في مال حتى يحول عليه الحول الخ (هداية [illegible] ج ۲ ص ۱۶۵) ظفیر

باب سوم

جزیہ

اسلامی حکومت میں رہنے والے غیر مسلم اور ان سے متعلق احکام و مسائل

لفظ جزیہ کی تحقیق بیان فرمائیں

(سوال ۱) لفظ جزیہ کی کیا اصلیت ہے۔ سائل اس لفظ پر ادبی اور تاریخی اور مذہبی پہلو سے آگاہی چاہتا ہے اور سہولت کے واسطے حسب ذیل عنوان پر تقسیم کرتا ہے۔

(۱) اصل میں جزیہ کس زبان کا لفظ تھا، عربی ہی زبان کا لفظ تھا یا فارسی سے معرب کیا گیا۔

(۲) اسلام سے پہلے یہ رائج تھا یا نہیں

اسلام سے پہلے یہ ٹیکس عرب یا فارس میں رائج تھا یا نہیں۔

(۳) اس اصول کے قیام کا منشاء کیا ہے

اس اصول کے قائم کرنے سے اسلام کا کیا مقصد تھا، کیا یہ ذمیوں پر ظلم و تعدی کرنے کا ایک آلہ تھا۔

(۴) خلفائے راشدین اور مسلمان سلاطین کے عہد میں کیا دستور رہا خلفائے راشدین اور سلاطین وقت کے عہد میں اس کا کیا دستور العمل رہا اور ہر شخص سے کتنا کتنا لیا جاتا تھا۔

(۵) عہد نبوی ﷺ میں جزیہ ذمیوں سے لیا جاتا تھا یا نہیں اور اس کی مقدار کیا ہے

جزیہ کا مال آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ذمیوں سے لیا جاتا تھا یا نہیں، فقہ میں اس کے واسطے کوئی خاص مقدار مقرر ہے یا سلاطین کو اجازت ہے کہ وہ جیسا ملک کی حالت دیکھ کر مناسب سمجھیں وصول کریں۔

(الجواب) کتب لغت کے دیکھنے سے ہمیں محقق طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ لفظ عربی ہی ہے جزاء سے ماخوذ ہے وفی الکشاف سمیت جزیۃ لانھا طائفۃ مما علی اھل الذمۃ ان یجزوہ ای یقضوہ او لانھم یجزون بھا من منّ علیھم بالا عفاء عن القتل ص ۵۵۰ کشاف جلد اول مطبوعہ مصر . وفی تاج العروس قال الراغب الجزیۃ سمیت بذلک للاجتزاء بھا عن حقن دمھم قال ابن الا ثیرا لجزیۃ ھی فعلیۃ من الجزاء کانھا جزت عن قتلہ ومنہ قولہ تعالی حتی یعطوا لجزیۃ الایۃ وجمعہ جزی کلحیۃ ولحی کما فی الصحاح۔ (۱) تاج العروس۔ پس معلوم ہوا کہ علامہ زمخشری اور شارح قاموس کا فیصلہ یہ ہے کہ لفظ جزیہ عربی ہے جزاء سے ماخوذ ہے۔ اور جس نے یہ کہا کہ یہ لفظ فارسی الاصل ہے اصل میں گزیت تھا اس کو معرب کیا گیا" خلاف تحقیق ہے کتب لغت میں اس پر کوئی نقل موجود نہیں۔

(۲) اسلام سے پہلے بھی جزیہ فارس میں رائج رہا ہے۔ مورخ مشہور حافظ ابو جعفر طبری کسریٰ کے ذکر میں لکھتے ہیں والزموا الناس الجزیۃ ما خلا اھل البیوتات والعظماء والمقاتلۃ والھوابذۃ والکتاب ومن کان فی خدمۃ الملک وصیروا اعلی طبقات اثنی عشر درھما وثمانیۃ وستۃ واربعۃ بقدر اکثار الرجل واقلالہ ولم یلزموا الجزیۃ من کان اتی لہ من السن دون العشرین وفوق الخمسین طبری جلد ثانی ص ۱۲۳ مطبوعہ مصر

(۳) اس میں شک نہیں کہ جزیہ سیاست سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ اہل فارس نے اس کی اولاً بنیاد ڈالی، اور شریعت اسلامیہ کی ہر جزیہ شان نہیں کہ وہ سیاسی اور ملکی امور میں دخیل ہو، شریعت کا مقصد کسی پر حکم رانی نہیں۔ شریعت کی غرض یہ ہے کہ وہ ان امور کی تعلیم دے جو تکمیل نفس اور تطہیر اخلاق کے اسباب ہوں جن کے اختیار کرنے سے وہ منشی حاصل ہو جائے جو خلقت انسانی کا اصلی راز اور اس کی پیدائش کا در حقیقت منشاء ہے لیکن شریعت انسانی سیاسی اور ملکی امور سے بالکل بے طرف بھی نہیں بلکہ وہ امور بھی جو حسب الظاہر مملکت اور سیاست سے تعلق رکھتے ہیں مگر در حقیقت مقصد شرعی کی ان سے تکمیل ہوتی ہے شریعت ہی سے محسوب ہوں گے، جب یہ ذہن نشین ہو چکا تو اب سنئے کہ شریعت کا مقصد یہ ہے کہ اہل عالم شرک اور بت پرستی سے باز رہ کر خدائے واحد کو پہچانیں اور جس غرض کے لئے پیدا کئے گئے ہیں منشاء یہ کہ اپنے معبود حقیقی کی عبادت کریں اس غرض کی تکمیل میں کوشاں ہوں، چنانچہ پیغمبر آخر الزمان ﷺ جب مبعوث ہوئے آپ نے جہاں مشرکین کو اسلام کی دعوت دی اہل کتاب کو بھی (جو پہلے سے موحد کہلاتے تھے لیکن عناد اور ہوائے نفسانی کے باعث جس کو توحید کہنا چاہئے اس کا ان میں نام و نشان نہ تھا) توحید حقیقی اور تکمیل ایمان کی طرف بلایا مگر چونکہ ان کے قلوب عناد اور مخالفت حق سے لبریز تھے باوجودیکہ رسول اللہ ﷺ کی حقانیت ان پر روز روشن کی طرح عیاں تھی جیسے انسان اپنی اولاد کی شناخت میں دھوکہ نہیں کھاتا اسی طرح آپ کے پہچاننے میں ان سے کوئی غلطی نہیں ہوئی کما قال اللہ تعالیٰ یعرفونه کما یعرفون ابناءهم۔(۱) جب جان بوجھ کر بوجہ عناد و مخالفت یا حرص ریاست آپ کی نبوت کے منکر ہوئے تو شریعت اسلامیہ نے ان کے ہوش میں لانے کے لئے اور ان کی اصلاح نفس کے لئے ایک عمدہ طریقہ جاری کیا ان کو غیرت دلانے کے اسباب پیدا کئے، غلامی کی ذلت سے ڈرایا تاکہ غلامی کی غیرت کھا کر ہوش میں آئیں اور اصلاح نفس کی فکر کریں، اسی باعث ان کی تکمیل ہو جائے، چنانچہ جزیہ جس کے قبول کرنے کو وہ خود بھی ذلت جانتے تھے، اور کسریٰ و نوشیرواں نے ذلیل ہی کرنے کے لئے جزیہ کا نفاذ کیا تھا ان پر مقرر کیا تاکہ ایک زمانہ کے بعد ان کا تعصب جاتا رہے اور جزیہ کی قید سے رہائی چاہ کر دائرہ اسلامی میں داخل ہوں۔ اس مقصد کی تائید میں خالد بن الولید کا نامہ مبارک درج کرتا ہوں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی رستم و مهران فی ملاء فارس سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانا ندعوكم إلى الاسلام فان ابيتم فاعطوا لجزية عن يد وانتم صاغرون، فان ابيتم فان معی قوم يحبون القتل فی سبيل الله كما يحب الفارس الخمر والسلام على من اتبع الهدى رواه فی شرح السنة للبغوی۔(۲) پس معلوم ہوا کہ جزیہ کے قائم کرنے سے شریعت کی غرض ان کی اصلاح نفس، تکمیل ایمان، تطہیر اخلاق تھی، بلا یہ کہئے کہ عالم میں امن قائم کرنا مقصود تھا اس کو کوئی ظلم نہیں کہہ سکتا، یہ عین امن پسندی و انصاف ہے۔

کتاب الخراج سے قاضی ابو یوسف کے معلوم ہوتا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح امین امت نے خراج اور جزیہ وصول شدہ کو کچھ واپس کرایا۔ حیث قال فكتب ابو عبيدة الى كل وال ممن خلفه فی المدن التی صالح اهلها يا مرهم ان يرد وا عليهم ما جبی منهم من الجزية والخراج الخ۔(۳) اور فتوح الشام

(۱) سورۃ البقرہ (۲) مشکوۃ باب الکتاب الی الکفار ص ۳۴۲ (۳) کتاب الخراج لابی یوسف ص ۸۱ ظفیر

میں علامہ ازدی لکھتے ہیں ابو عبیدہ نے حبیب بن مسلمہ کو بلا کر یہ کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ فلاں فلاں شہر والوں کے باشندوں سے جو کچھ بطریق صلح ہم نے ان سے وصول کیا ہے ان کو واپس کر دوں۔ انتہی۔

اب کیا اس کے بعد کوئی صاحب ذوق سلیم کہہ سکتا ہے کہ جزیہ ذمیوں پر قائم کرنا ظلم و ستم کرنے کا ایک آلہ تھا، ہرگز نہیں۔ اس سے ان کی اصلاح نفس مقصود تھی چنانچہ وصول شدہ جزیہ کو واپس کرنا بھی اسی غرض سے تھا تاکہ وہ مسلمانوں کے اخلاق سے گرویدہ ہو کر دائرہ اسلامی میں داخل ہوں اور سمجھ لیں کہ اسلام کی غرض تحصیل زر نہیں ہے۔

(۴و۵) آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد میں ذمیوں سے جزیہ لیا جاتا تھا اور جزیہ دو طرح کا تھا ایک وہ جو بطریق صلح مقرر ہوا ہو اس جزیہ کی تعیین صلح پر دائر ہے، جتنی مقدار مقرر ہو، اس میں سلطان وقت کو اختیار ہے جتنا چاہے مقرر کر سکتا ہے خواہ وہ لوگ جن پر جزیہ مقرر کیا گیا ہے شریعت کی قرار داد پر راضی ہوں یا نہ ہوں، وہ مقدار یہ ہے اعلیٰ درجہ کے غنی پر سال بھر کا جزیہ ۴۸ درہم، ماہواری ۴ درہم اور متوسط درجہ کے غنی پر سال بھر میں ۲۴ درہم ماہواری دو درہم، اور معمولی درجہ کے آدمی پر جو معمولی پیشہ و تجارت کرتا ہو لوگ اس کو غنی نہ کہتے ہوں ماہواری ایک درہم، سالانہ بارہ درہم۔ كما في الفتح قال ابن الهمام الجزية على ضربين جزية توضع بالتراضي والصلح عليها فتقدر بحسب ما عليه الاتفاق فلا يزاد عليه تحرزاً عن الغدر واصله صالح رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل نجران وهم قوم من نصارى بقرب اليمن على الفي حلة في العام على ما في السنن لابي داؤد عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنه قال صالح رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل نجران على الفي حلة النصف في صفر والنصف في رجب والضرب الثاني جزية يبتدئ الامام بتوظيفها اذا غلب على الكفار ففتح بلادهم واقر على املاكهم فهذه مقدرة بقدر معلوم شاؤا اوابوا رضوا اولم يرضوا فيضع على الغني في سنة ثمانية واربعين في كل شهر اربعة دراهم وعلى المتوسط اربعة وعشرين درهما في كل شهر درهمين وعلى الفقير المعتمل اثنى عشر درهما في كل شهر درهما واحدا (۱) اور جزیہ کی قسم اول جس طرح خلفائے راشدین سے منقول ہے قسم ثانی بھی منقول ہے كما في الهداية بعد ذكر القسم الثاني ومذهبنا منقول عن عمر وعثمان وعلي رضي الله عنهم اجمعين ولم ينكر عليهم احد من المهاجرين والانصار انتهى۔ (۲)

(۱) فتح القدير باب الجزية ج ٤ ص ٣٦٨ ظفير
(۲) الهداية باب الجزية ج۲ ص ٥٧١ ظفير

باب چہارم

مرتد

کلمات کفریہ اور ارتداد سے متعلق احکام و مسائل

مرزا غلام احمد کے ارتداد کا فتویٰ اور اس کی تعریف کرنے والا فاسق ہے

(سوال ۱) خواجہ کمال الدین وغیرہ مرزا غلام احمد قادیانی کی فصاحت بلاغت کی تعریف کرتے ہیں یا ان کا استقبال کرنا یا ان کو اپنے یہاں مہمان رکھنا کیسا ہے ایسا شخص مرتد ہے یا نہیں۔

(الجواب) مرتد تو نہیں، فاسق و مستحق خسارے کے ہے دین کی تعظیم کرتا ہے باقی جو معتقد عقاید قادیانی کا ہے اس کے ارتداد پر فتویٰ علماء کا ہو چکا ہے۔(۱)

یہ دعویٰ کہ مجھ میں رسول اللہ کی روح حلول کر گئی ہے کفر ہے

(سوال ۲) ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی روح میرے بدن میں حلول کر گئی ہیں وغیرہ اس اعتقاد کی نسبت کیا حکم ہے۔

(الجواب) عقائد مذکورہ کفر کے عقائد ہیں، مدعی مذکور گمراہ اور بے دین ہے۔(۲) اس سے مرید ہونا اور اس کا اتباع کرنا درست نہیں ہے۔ وہ شخص مصداق ضلوا فاضلوا(۳) کا ہے اس کی صحبت سے بچیں، ولنعم ماقال فی المثنوی المعنوی۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　　　پس بہر دستے نباید داد دست

خدا و رسول کا منکر مرتد ہے

(سوال ۳) ایک شخص نے یہ الفاظ کہے کہ میں خدا اور رسول کو نہیں مانتا والعیاذ باللہ ایسے شخص پر حکم ارتداد ہوگا اور نکاح اس کا باطل ہوگا یا نہیں۔

(الجواب) ایسے شخص پر حکم کفر و ارتداد کا ہوگا اور نکاح اس کا باطل ہو گیا، ہٰکذا فی کتب الفقہ۔(۴)

عورت مرتد ہو گئی پھر بعد میں اسلام لا کر دوسرا نکاح کر لیا کیا حکم ہے

(سوال ۴) آج کل عورتوں نے نکاح فسخ کرنے کا یہ طریقہ کر رکھا ہے کہ عورت چند یوم کے لئے عیسائی ہو جاتی

(۱) دعوی النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالاجماع (شرح فقه اكبر ص ۲۰۲) فديكون في هؤلاء من يستحق قتل كمن يدعي النبوة او يطلب معجز شيء من الشريعة ونحو ذالك (ايضاً ص ۱۸٤) ظفير

(۲) كذا الكافر بسبب اعتقاده لا توبة له الخ والداعي الى الالحاد والاباحي كالزنديق وفي الفتح وفي المنافق الذي يبطن الكفر ويظهر الاسلام كالزنديق الذي لا يتدين بدين (درمختار) الا الاباحة والغالية والشيعة من الروافض والقرامطة والزنادقة والفلاسفة لا تقبل توبتهم بحال من الاحوال (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ٤۰۹ و ج۳ ص ٤۱۰ ط س ج ٤ ص ۲٤۱) (۳) مشكوة كتاب العلم ص ۳۳

(٤) ذكر في تسايرة ان ما يتقي كل سلامة او يوجب التكذيب فهو كفر (ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص ۳۹۲ ط س ج٤ ص ۲۲۳) والكفر شرعاً تكذيبه صلى الله عليه وسلم في شئ مما جاء به من الدين ضرورة (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص ۲۹۲ ط س ج٤ ص ۲۲۳) ظفير

ہے، پھر کسی دوسری جگہ اسلام لے آتی ہے اور جہاں چاہے نکاح کر لیتی ہے۔ غرض حقیقت میں ترک اسلام نہیں بلکہ خاوند کو چھوڑنا مقصود ہوتا ہے۔ ایسی عورت کو مرتد کہا جاوے گا یا نہیں اور نکاح فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں اور اگر مرتدہ اسلام کی طرف لوٹ آوے تو کیا پہلے ہی خاوند کو دلائی جاوے گی یا اس کو اختیار ہوگا جہاں چاہے نکاح کرے۔

(الجواب) ظاہر المذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ احد الزوجین کا مرتد ہو جانا موجب فسخ نکاح ہے وارتداد احدھما فسخ عاجل الخ درمختار (۱) لیکن فقہاء نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ جو عورت اس لئے مرتد ہو معاذ اللہ کہ شوہر اول کے نکاح سے نکل جاوے اور دوسرے شخص سے نکاح کر لیوے اس کے لئے یہ حکم ہے کہ اس کو مجبور کیا جاوے گا اسلام پر اور شوہر اول سے تجدید نکاح پر (۲) و تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح الخ در مختار (۳) اور مشائخ بلخ کا فتویٰ یہ ہے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ نہ ہوگا اور وہ بعد اسلام کے شوہر اول کے نکاح میں ہی رہے گی وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقۃ بردتھا زجرا وتیسرا الخ قال فی النھر والا فتاء بھذا اولیٰ من الا فتاء بما فی النوادر۔(۴) وفی الشامی وقد کان بعض مشائخنا من علماء العجم ابتلی بامرأۃ تقع فیما یوجب الکفر کثیراً ثم تنکر وعن التجدید تابی ومن القواعد المشقۃ تجلب التیسیر واللہ المیسر لکل عسیر الخ۔(۵)

ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۵) ہندہ مومنہ ہے اور اسکا شوہر زید یہاں تک فسق وفجور میں مبتلا ہے کہ اپنی زوجہ ہندہ کو نماز روزہ بھی نہیں کرنے دیتا جس وقت وہ نماز پڑھتی ہے زدو کوب کر کے نیت تڑوا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا اور رسول کیا کہتا ہے یہ سب باتیں ملاؤں کی گھڑی ہوئی ہیں اور وہ قرآن پڑھنا چاہتی ہے تو کہتا ہے کہ قرآن کیا چیز ہے تو محمد ﷺ نے جھوٹی باتیں عربی میں جمع کر کے دنیا کو بھکا دیا ہے۔ ایک دفعہ قرآن شریف میں ٹھوکر مار کر دور پھینک دیا اور اللہ و رسول کی شان میں بہت کچھ بیہودہ باتیں بکی والعیاذ باللہ ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر اور نکاح اس کا فسخ ہوا یا نہ۔

(الجواب) وہ شخص مرتد و کافر ہو گیا۔ اور نکاح (۶) اس کا فسخ ہو گیا لان الا رتداد موجب الفسخ عاجلا کذا فی کتب الفقہ۔(۷)

---

(۱) الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج۳ص۱۹۳ ظفیر
(۲) ولو ارتدت لمجیء الفرقۃ منھا الخ تجبر (ایضا ج ۲ ص ۵۳۹ و ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج۳ص۱۹۴) ظفیر
(۳) ایضا ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج۳ص۱۹۴ ظفیر
(۴) ایضا ج ۲ ص ۵۳۹ و ۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج۳ص۱۹۴ ظفیر
(۵) ردالمحتار للشامی باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج۳ص۱۹۴ ظفیر
(۶) من ھزل بلفظ کفر ارتد وان لم یعتقدہ للاستخفاف فھو ککفر العناد (در مختار) والا ستخفاف بہ وبالمصحف وبالکعبۃ وکذا مخالفۃ او انکار ما اجمع علیہ بعد العلم بہ لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س. ج۴ص۲۲۲) ظفیر
(۷) وارتداد احدھما ای الزوجین فسخ عاجلا بلا قضاء (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۵۳۱ ط.س. ج۳ص۱۹۳) ظفیر

اگر عقیدہ اسلام کا ہو اور افعال کفر کے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶) پہلے ایک چماری مسلمان ہوئی اور اپنا نکاح اہل اسلام سے پڑھوایا، چھ ماہ اس شخص کے گھر میں رہی پھر اس چماری کو ہندو جبرا پکڑ کر لے گئے اس کا خاوند بھی اور مقدمہ میں قید ہوگیا تھا پانچ ماہ تک چماری ہندوؤں کے گھر رہی حلال حرام کو میاں جانتا ہے پھر دوبارہ مسلمان ہوئی، آیا پہلا نکاح اس کا فاسد ہوگیا یا کیا، اس چماری کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہیں یا پہلے خاوند سے طلاق لینی چاہئے۔

(الجواب) جو امور سوال میں درج ہیں ان سے اس چماری کا مرتد ہونا معلوم نہیں ہوتا اگر درحقیقت وہ اپنے اسلام پر قائم رہی اور عقیدہ اسلام کا رہا اگرچہ اعمال میں شریک کفار کے رہی تو وہ مرتد نہیں ہوئی اور اس کا پہلا نکاح قائم ہے بدون اس کے طلاق کے اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرے شخص سے نکاح جائز نہ ہوگا اور اگر اس نے اپنا عقیدہ بدل دیا تھا اور اسلام سے منحرف ہوگئی تھی اور اسلام کا انکار کر دیا تھا تو نکاح سابق اس کا فسخ ہوگیا اب دوبارہ اسلام لانے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح صحیح ہے۔(۱)

حضور ﷺ کی توہین کرنا ارتداد ہے

(سوال ۷) ایک صوفی کے مکان پر وعظ ہوا جس میں حضور ﷺ کی شان مبارک میں توہین کے الفاظ استعمال کئے گئے اور اہل مجلس میں سے ایک نے اٹھ کر کہا کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے بہت صحیح و درست ہے اور پھر ان تینوں شخصوں نے ایک جلسہ عام میں توبہ کی آیا ان کی توبہ قابل یقین ہے یا نہیں اور نکاح رہا یا نہیں۔

(الجواب) اگر کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکلا جو شرعا توہین کا کلمہ ہے اور حکم ارتداد اس پر ہو سکتا ہو تو ایسی (۲) حالت میں نکاح ان کا باقی نہیں رہا اور توبہ و اسلام لانا ان کا قبول ہے بعد توبہ کے تجدید نکاح کرنی چاہئے (۳) اور پوری بات جبھی معلوم ہو کہ آیا اس میں تاویل ممکن ہے یا نہیں۔

قرآن و حدیث کو نہیں مانتا یہ جملہ ارتداد ہے

(سوال ۸) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے والد نے زید سے غیر کفو میں کر دیا تھا، بعد بلوغ کے ہندہ شوہر کے یہاں جانے سے انکار کرتی رہی، ہر چند اس کو سب نے سمجھایا کہ شرعا تمہارا نکاح ہوگیا ہے اب تم کو وہاں جانا ضروری ہے جس پر ہندہ نے بیساختہ یہ جواب دیا کہ ہم قرآن و حدیث کو نہیں مانتے چاہے مسلمان رہیں یا نہ رہیں، اب ہندہ کا نکاح زید سے قائم ہے یا نہیں۔

---

(۱) ایضا۔

(۲) ویجب الحاق الاستهزاء والاستخفاف به وتعلق حقه الخ وحينئذ فيعم حضرة الرسالة فينبغي القول بكفره (درمختار) جميع عوام اهل العلم على ان من سب النبي صلى الله عليه وسلم يقتل (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۱. ط.س ج ۴ ص ۲۳۲) ظفیر

(۳) ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولاد زنا وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۱۴. ط.س ج ۴ ص ۲۴۶) ظفیر

(الجواب) یہ کلمہ کفر وارتداد کا ہے۔(۱) اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے جیسا کہ در مختار میں ہے وارتداد احدھما فسخ عاجل الخ۔(۲) پس نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ قائم نہیں رہا بلکہ فسخ ہو گیا۔

حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہا پھر بعد میں انکار کیا کیا حکم ہے

(سوال ۹) زید اور عمر نے شہادت دی کہ خالد نے اب سے تقریباً چھ ماہ پیشتر فلاں مقام پر حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہہ دیا تھا۔ اس شہادت کو خالد نے انکار کیا چنانچہ شاہدین نے بھی خلفیہ شہادت دی تھی آیا خالد کا انکار توبہ کا قائم مقام ہے یا نہیں اور اس کی زوجہ بائنہ ہوئی یا نہ۔ شاہدین نے چونکہ بلا عذر شہادت دینے میں تاخیر کی تو ان کی شہادت معتبر ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے شهد و اعلى مسلم بالردة وهو منكر لا يتعرض له لا لتكذيب الشهود العدول بل لان انكاره توبة ورجوع يعنى فيمتنع القتل فقط وتثبت بقية احكام المرتد كحبط عمل وبطلان وقف وبينونة زوجة الخ۔ (۳) اس سے معلوم ہوا کہ انکار اس کا توبہ ہے اور رجوع ہے اس سے کچھ تعرض نہ کیا جاوے لیکن زوجہ اس کی بائنہ ہو جاوے گی لہذا تجدید نکاح کرے اور تاخیر شہادت حسبۃ بے شک اگر بلا عذر ہو تو موجب رد شہادت ہے لیکن قاضی شرعی کا موجود نہ ہونا یہ خود عذر تاخیر شہادت کافی ہے۔

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۱۰) ایک شخص مسلمان ایک ہندو حجام سے مرید ہوا، اور نماز روزہ سب احکام شریعت چھوڑ کر ہندوؤں کی طرح پیشانی میں سندور، چندن وغیرہ درخت تلسی کو پوجتا ہے، اس کی زوجہ اس کی نکاح میں ہے یا نکاح ثانی اس کا جائز ہے۔

(الجواب) مرتد ہونا احد الزوجین کا سبب فسخ نکاح کا ہے، کما فی الدر المختا وارتداد احدھما فسخ عاجل الخ(۴) اور امور مذکور جن کا ارتکاب شوہر نے کیا ہے سجدہ غیر اللہ وغیرہ یہ امور موجب ارتداد ہیں قال اللہ تعالیٰ وما امروا الا ليعبدو الله مخلصين له الدين الاية(۵) وقال تعالیٰ لا تسجد وا للشمس ولا للقمر

(۱) بل هزل بلفظ كفر ارتدوان لم يعتقده للاستخفاف (در مختار) اى تكلم به با ختياره غير قاصد معناه (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط س ج ۴ ص ۲۲۲)
(۲) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط س ج ۳ ص ۱۹۳ ظفير
(۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۲ ص ۴۱۳ ط س ج ۴ ص ۲۴۶ ظفير
(۴) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط س ج ۳ ص ۱۹۳ ظفير
(۵) سورة البينة

واسجدوا لله الذی خلقهن ان کنتم ایاه تعبدون الآیة کذا فی ردالمحتار ج ۳ ص ۲۸٤ وبالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلال بها اخلال بالایمان کالسجود للصنم وقتل بنی والاستخفاف بالمصحف وبالکعبة الخ۔(۲)

اگر گناہ ہے تو میں اکیلا جواب دہ ہوں کلمۂ کفر نہیں ہے

(سوال ۱۱) ایک مسلمان کسی مسجد کو خلاف حکم خدا اور رسول کے بنوا رہا ہے، دوسرے شخص نے اس کو فتویٰ دکھایا جس میں درمختار اور شامی کی عبارت ہے، اس کے جواب میں اس نے کہا کہ مجھے بنوانے دو اگر گناہ ہے تو تم سب بری ہو، سب کا گناہ میرے اوپر رہا، میں اکیلا خدا کو جواب دے لوں گا، اس شخص نے کہا کہ توبہ کرو یہ الفاظ بہت برے ہیں اس نے کہا نہیں کرتے توبہ نہیں کرتے، اس شخص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے ان الفاظ سے کفر لازم آتا ہے یا نہ اور دوسرا شخص بھی گناہ گار ہو گا یا نہ۔

(الجواب) وہ شخص سخت گناہگار ہوا توبہ کرے اور انکار کرنا توبہ سے سخت گناہ ہے کفر تو اس وجہ سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ تاویل ممکن ہے کہ کسی کے کہنے سے وہ توبہ نہیں کرتا، بہر حال ایسے شخص سے خطاب نہ کیا جاوے قال الله تعالیٰ واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما(۳) اور ایک کا گناہ دوسرے کے ذمہ نہیں ہو سکتا۔ بحکم ولا تزر وازرة وزر اخری(۴)

مرشد کو رسول و خدا کہنے والا مرتد و کافر ہے

(سوال ۱۲) جو شخص مرشد کو رسول اور خدا کہے اس کی نسبت کیا حکم ہے، جو شخص تذکرہ قیامت میں کہتا ہے کہ آگے چل کر سب کچھ معلوم ہو جائے گا دوسرا شخص اس کے جواب میں کہتا ہے کہ آگے کیا دیکھنا ہے مٹی سے مٹی مل جائے گی، اس ملک میں بہت رواج ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھتے ہیں اور جو شخص باری تعالیٰ کے نور سے رسول ﷺ کا نور کہتا ہے اس کا کیا حکم ہے اور توبہ سے انکار کرتے ہیں۔

(الجواب) جو شخص مرشد کو رسول اور خدا کہتا ہے وہ کافر و مرتد ہے اور کافر کہنا مسلمان کا خود کفر ہے، اور انکار حشر و نشر و حساب و کتاب بھی کفر ہے(۵) اور توبہ سے انکار کرنا بھی مسلمان کا کام نہیں ہے اور فاتحہ پڑھنی کھانا سامنے رکھ کر

---

(۱) حم السجدہ۔ ۱۹
(۲) ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط س ج ۳ ص ۲۲۳۔ ظفیر۔
(۳) الفرقان۔ ٦٤۔
(٤) سورة النجم ۲
(٥) من هزل بلفظ الکفر ارتدوان لم یعتقده للاستخفاف (درمختار) واشار ای ذلک بقوله للاستخفاف فان فعل ذلک استخفاف واستهانة بالدین الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط س ج ۳ ص ۲۲۲) ظفیر

خلاف سنت ہے اور بدعت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور میں کسی کو شرکت نہیں ہے لیس کمثلہ شیء اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنا شرک جلی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نور کا تجزیہ کرنا بھی کفر و شرک ہے۔

قرآن حکیم کو گالی دینا کفر ہے

(سوال ۱۳) ایک شخص نے قرآن شریف کو سخت گالی دی اور توبہ کرنے سے صاف انکار کر دیا شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) قرآن شریف کو گالی دینا کفر ہے۔(۱) والعیاذ باللہ، پس اس شخص سے جب کہ وہ توبہ اپنے کفر سے بھی نہیں کرتا، مرتدین اور کفار کا معاملہ کرنا چاہئے اور اس سے قطعاً علیحدگی اور متارکت کی جاوے قال اللہ تعالیٰ **فلا تقعدبعد الذکری مع القوم الظلمین**۔(۲)

مرتد سے تعلقات اور میل جول حرام ہے

(سوال ۱۴) ایک مسلمان عیسائی ہو گیا اس سے دوستی اور محبت رکھنا اور خندہ پیشانی ہو کر ملنا اور کھانا پینا کیسا ہے۔

(الجواب) وہ شخص جو اسلام سے پھر کر عیسائی ہو گیا مرتد ہے اس سے تعلقات اور میل جول رکھنا حرام اور ناجائز ہے، اور خندہ پیشانی اس سے مصافحہ کرنا اور ملنا اور اس کے ساتھ مواکلت و مشاربت رکھنا ناجائز اور ممنوع ہے ایسے لوگ جو اس مرتد کے ساتھ خندہ پیشانی ملے اور ساتھ کھایا پیا گناہگار ہوئے اس سے توبہ کریں اور آئندہ سے اس سے اجتناب کریں۔(۳)

حالت غصہ میں کلمہ کفر نکالنا

(سوال ۱۵) غصہ کی حالت میں چونکہ عقل مغلوب ہو جاتی ہے اگر کلمہ کفر نکل جاوے تو قائل کافر ہے یا نہیں۔

(الجواب) غصہ کی حالت میں کلمہ کفر زبان سے نکل جانے سے بھی کفر ہو جاتا ہے توبہ کرنی چاہئے اور تجدید اسلام کرنی چاہئے۔(۴)

قرآن کی تحقیر کفر ہے

(سوال ۱۶) زید و عمر میں معاملہ بیع و شراء میں تنازع ہوا، زید نے اس بیع کی قیمت مرج بتائی عمر نے کہا کہ تم قرآن شریف ہاتھ میں لے کر اٹھا جاؤ میں منظور کر لوں گا، زید نے کہا کہ قرآن شریف پر نعوذ باللہ تم پیشاب کریں، زید پر اس کلمہ قبیحہ کے تکلم کرنے سے کیا حکم ہوتا ہے۔

---

(۱) وبالجملة فقد ضم الى التصديق بالقلب واللسان في تحقيق الايمان امور الاخلال بها اخلال بالايمان اتفاقا كالسجود للصنم وقتل نبي والاستخفاف به وبالمصحف والكعبة (ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۲ ط.س. ج۳ ص ۲۲۲) ظفير

(۲) الانعام ۱۴

(۳) ومن ارتد عرض الحاكم عليه الاسلام استحبابا الخ وتكشف شبهة الخ ويحبس وجوبا ثلاثة ايام فان اسلم فيها والا قتل لحديث من بدل دينه فاقتلوه الدر المختار على هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹٤ ط.س. ج ٤ ص ۲۲۵)

(٤) من هزل بلفظ كفر ارتد وان لم يعتقده للاستخفاف (در مختار) اى تكلم به باختياره غير قاصد معناه وهذا لا ينافي ما مران الايمان هو التصديق فقط ومع الاقرار لان التصديق وان كان موجودا حقيقة لكنه زائل حكما (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س. ج ٤ ص ۲۲۲) ظفير

(الجواب) زید بوجہ تکلم اس کلمہ قبیحہ کے کافر و مرتد ہوا اور اس کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہوگئی، تجدید نکاح و تجدید اسلام و توبہ و استغفار اس پر واجب ہے۔ ردالمحتار میں مسایرہ سے نقل کیا گیا ہے وبالجملة فقد ضم الى التصديق بالقلب اوبالقلب واللسان فى تحقيق الا يمان امور الا خلال بها اخلال بالا يمان اتفاقا كترك السجود للصنم وقتل نبى والاستحفاف به وبا لمصحف والكعبة الخ۔

زوجین میں سے کسی کے کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۱۷) ہندہ کا نکاح زید سے چھ سات برس ہوئے ہوا تھا، زید نے اتنے عرصہ میں کسی قسم کا حق ہندہ کا ادا نہیں کیا زید کو نہ مجامعت پر قدرت ہے نہ نان و نفقہ دیتا ہے بلکہ زید کو عادت اغلام کرانے کی ہے جس کی وجہ سے مجامعت پر قدرت نہ رہی اور والدین کے بھکانے کی وجہ سے طلاق نہیں دیتا، زیادہ تکلیف پہنچنے کی وجہ سے اکثر اوقات ہندہ کی زبان سے کلمہ کفر کے بھی جاری ہو جاتے ہیں تو ہندہ بوجہ کلمہ کفر کے عقد نکاح سے باہر ہوگئی یا نہیں اگر نہیں ہوئی تو ایسی صورت تحریر فرمائیں کہ ہندہ زید سے علیٰحدہ ہو جاوے۔

(الجواب) بدون طلاق دیئے شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے البتہ اگر کلمہ کفر زوجین میں سے کسی کی زبان سے ایسا نکل گیا ہے جو باتفاق کفر ہے تو اس سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کلمہ کفر کا ایسا ہو کہ اس میں گنجائش تاویل کی نہ ہو۔ اور مسئلہ یہ بھی ہے کہ شوہر سے زبردستی سے اگر طلاق کہلا دیا جاوے تب بھی طلاق پڑ جاتی ہے لقوله عليه الصلوٰة والسلام ثلث جدهن جدو هزلهن جد الحديث۔(۲)

شریعت کا منکر کافر ہے

(سوال ۱۸) اگر کوئی شخص شریعت کا انکار کرے اور کہے کہ ہم شریعت کو نہیں مانتے تمہاری شرع تمہارے گھر میں آیا وہ شخص مرتد ہو گیا یا نہیں، اور اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی یا نہیں۔

(۲) ایک مجلس میں ایک مولوی کے ساتھ کچھ مسائل شرعیہ کا تذکرہ ہو رہا تھا ناگاہ ایک شخص نے آخر بطور بغض کے علماء کی بہت ہی حقارت و استہزاء توبیخ کرنی شروع کی ایسے شخص کے لئے کیا حکم شرعی ہے۔

(الجواب) اقول وبالله التوفيق قال فى ردالمحتار وفى الخلاصة وغيرها اذا كان فى المسئلة وجوه توجب التكفير و وجه واحد يمنعه فعلى المفتى ان يميل الى الوجه الذى يمنع التكفير الخ ۔ (۳) ص ۲۸۵ باب المرتد و فيه عن جامع الفصولين وعلى هذا ينبغى ان يكفر من شتم دين مسلم ولكن يمكن التاويل بان مراده اخلاقه الرديةو معاملته القبيحة لا حقيقة دين الا سلام فينبغى ان لا يكفر

---

(۱) من هزل بلفظ كفر ارتد وان لم يعتقده للاستخفاف (در مختار) اى تكلم به باختياره غير قاصد معناه وهذا لاينافى ما مر ان الايمان هو التصديق فقط اومع الاقرار لان التصديق وان كان موجودا حقيقة لكنه زائل حكما ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س ج٤ص ۲۲۲ ظفير

(۲) مشكوٰة كتاب الطلاق ص ۲۸٤ ۔ ظفير

(۳) الدر المحتار على هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س ج٤ص ۲۳۰ ظفير

حینئذ واللہ تعالی اعلم ج ۳ ص ۲۸۹ (۱) شامی وقد سئل فی الخیریة عمن قال له الحاکم ارض بالشرع فقال لااقبل فافتی متفت بانه کفرو بانت زوجته فهل یثبت کفره بذلك فاجاب بانه لا ینبغی للعالم ان یبادر بتکفیر اهل الا سلام الی اخره (۲) وفی الدر المختار و الفاظه تعرف فی الفتاوی بل افردت با لتالیف مع انه لا یفتی بالکفر بشئ منها الا فیما اتفق المشائخ علیه کما سیجی قال فی البحر و قد الزمت نفسی ان لا افتی بشئی منها (۳) ونقل تمام عبارته فی الشامی وفی آخره فعلی هذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورة لا یفتی بالتکفیر فیها ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشئ منها اه کلام البحر باختصار شامی (۴) ص ۲۸۵ پس گناہ گار ہوا کافر نہیں ہوا۔

جو شخص مسجد کی توہین کرے اور امام کو گالی دے

(سوال ۱۹) اگر کوئی شخص اپنے ثروت کے گھمنڈ سے یہ کہے کہ میں مسجد پر پیشاب کرتا ہوں اور امام کو گالیاں دے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اور جو اشخاص اس کے مددگار ہیں اور مسجد کے لوٹوں کو خراب کریں اور ان سے طہارت کریں ان کے لئے کیا حکم ہے اور وہ لوٹے پاک رہ سکتے ہیں۔

(الجواب) ایسے شخص کے لئے شریعت میں کفر کا خوف ہے توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے اور جو لوگ اس فاسق و فاجر کے مددگار ہوں وہ بھی عاصی و فاسق ہیں، توبہ کریں اور آئندہ ایسے حرکات سے باز آویں (۵) اور مسجد کے لوٹوں کو خراب نہ کریں اور ان لوٹوں کو ناپاک نہ سمجھیں کیونکہ جب تک نجاست کا لگنا یقینی طور سے معلوم نہ ہو اس وقت تک ناپاکی کا حکم نہیں کیا جاتا۔ (۶)

شریعت کی جگہ اگر رواج کو مانے تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۰) وکیل مدعی علیہ نے مدعی سے کہا کہ تم شرع محمدی مانتے ہو یا نہیں تو مدعی نے کہا جس طرح رواج ہے تم اس طرح کرو یہاں شرع کا کیا کام اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے۔

(الجواب) مسلمان کو شرع محمدی کا نہ ماننا اور یہ کہنا کہ رواج کے موافق کرو یہاں شرع کا کیا کام ہے سخت گناہ ہے جس میں خوف کفر ہے اس کلمہ سے توبہ کرنی چاہئے اور تجدید ایمان کرنی چاہئے۔ (۷)

باتفاق علماء قادیانی کافر ہیں

(سوال ۲۱) ایک شخص داخل فرقہ قادیانی ہو گیا ہے اور خیالات و عقائد مرزا قادیانی کے رکھتا ہے، اب اس کی تکفیر کی جائے یا نہیں، اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو جائے گی یا نہیں۔

---

(۱) ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص ۳۹۹ ط.س. ج٤ ص ۲۳۰ ظفیر۔
(۲) ایضا ط.س. ج٤ ص ۲۳۰۔ (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ و ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج٤ ص ۲۲۳ ظفیر (٤) ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج٤ ص ۲۲۲ ظفیر
(۵) سیذکر الشارح ان مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح وما فیه خلاف یومر بالا ستغفار والتوبة و تجدید النکاح ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص ۳۹۹ ط.س. ج٤ ص ۲۳۰ ظفیر۔ (٦) الیقین لایزول بالشك فقه کا ایک قاعدہ کلیہ ہے۔ ظفیر۔ (۷) من اهان الشریعة والمسائل التی لابد منها کفر (شرح فقه اکبر) ص ۲۱۵ ظفیر

(الجواب) علماء اہل حق نے باتفاق قادیانی کی تکفیر فرمائی ہے کیونکہ عقائد واقوال اس کے باتفاق کفر ہیں، پس جو شخص قادیانی ہو جاوے اور عقائد اس کے مثل مرزا قادیانی کے ہو جاوے اور مثل عقائد قادیانیوں کے وہ مرزا کو نبی جانے وہ کافر و مرتد ہے اور مسئلہ فقہ کا ہے کہ مرتد ہو جانا کسی کا زوجین میں سے فوراً موجب فسخ نکاح ہے، درمختار میں ہے وارتداد احدهما فسخ عاجل (۱) الخ لہذا زوجہ اس شخص کی جو کہ قادیانی ہو گیا اس کے نکاح سے خارج ہو گئی۔

ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے

(سوال ۲۲) اگر کوئی شادی شدہ مسلمہ عورت اہل سنت والجماعت اپنے مذہب سے منحرف ہو کر مثلاً شیعہ یا مرزائی یا کسی اور ایسے مذہب میں چلی جائے جو غیر اسلام ہو تو کیا اس کا سابقہ نکاح حالت اسلام صحیح رہ سکتا ہے کہ نہیں۔

(الجواب) اگر سنیہ مسلمہ عورت منکوحہ نے کوئی ایسا مذہب اختیار کیا جو باتفاق کفر وارتداد ہے جیسے مرزائی ہو جانا یا غلاۃ روافض میں سے ہو جانا تو نکاح اس کا شوہر سابق سے فوراً ٹوٹ جاتا ہے، کما فی الدر المختار وارتداد احد هما فسخ عاجل الخ۔(۲)

مرزائیوں کے کفر پر علماء کا اتفاق ہے

(سوال ۲۳) ایک عورت کا شوہر مرزائی ہو گیا چار پانچ سال کا عرصہ گذر چکا، عورت شوہر کو زمرہ کفار میں شمار کرتی ہیں، اور وہاں جانے پر رضامند نہیں ہے، کیا شوہر کے مرزائی ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) مرزائیوں کے کفر پر علماء کا فتویٰ ہے، پس جب کہ خاوند اس عورت کا مرزائی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا، کما فی الدر المختار وارتداد احد هما فسخ عاجل الخ ۔(۳) پس اس عورت کو اس کے شوہر مرزائی سے جس طرح ہو سکے علیحدہ کر دیا جاوے اور عدت کے بعد دوسرا نکاح کر دیا جاوے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کفر وارتداد ہے

(سوال ۲٤) جس شخص کا قول اپنی نسبت یہ ہو کہ جس کو امن وایمان اور صراط مستقیم درکار ہو تو وہ سلطان الاولیاء خاتم الولایت علیہ الصلوٰۃ کے موجودہ خلیفہ احمد زماں ثانی کے پاس آ کر صراط مستقیم کا راستہ دیکھیں، شخص مذکور اور اس کے معاونین کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے اور اس دعوے کے ضمن میں مہدی موعود اور رسالت کے بھی دعویٰ ہیں، ایسا شخص مسلمان رہ سکتا ہے یا نہ اور وہ شخص مریدوں سے احمد زماں رسول اللہ کہلاتا ہے بینوا توجروا۔

(الجواب) وعن ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون فی آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم عن الا حاديث بما لم تسمعوا انتم ولاآباء كم فايا كم واياهم

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ص ۵۳۹ ط.س ج۳ص ۱۹۳ ظفير
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س ج۳ص ۱۹۳ ظفير
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س ج۳ص ۱۹۳ ظفير

لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم۔(۱) اور بعض روایات میں ہے کہ تیس دجال ہوں گے ہر ایک ان میں سے دعویٰ نبوت کرے گا۔الحدیث، پس شخص مذکور جو کہ اپنے مریدوں سے اپنی نسبت رسول اللہ کہلاتا ہے اور اس کلمہ سے ان کو منع نہیں کرتا اور ہدایت صراط مستقیم کو اپنے اتباع میں منحصر جانتا ہے اور کہتا ہے وہ بالیقین دجال و کذاب ہے اور اہل باطل اور ضال و مضل ہے، مسلمانوں کو اس کی صحبت سے اور اس کی گمراہی سے احتراز لازم ہے، زیادہ لکھنے کی اس میں ضرورت نہیں ہے کیونکہ بطلان اس کا اور اس کے طریقہ کا اظہر من الشمس ہے جب کہ حق تعالیٰ کا ارشاد صریح ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔(۲) اور جناب رسول اللہ ﷺ صاف فرماتے ہیں فلا نبی بعدی(۳) کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا تو پھر مدعی نبوت کے اہل باطل و اہل ضلال ہونے میں کسی مسلمان کو کیا شبہ ہو سکتا ہے اور اس کے کفر و ارتداد میں کیا ریب و تردد ہے۔

مسلمان عورت گھر سے نکل کر آریہ ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ۲۵) اگر کوئی مسلمان منکوحہ عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل کر آریہ ہو گئی یا عیسائی ہو جاوے تو اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) زوجین میں سے کسی ایک کا مرتد ہونا فوراً نکاح کو فسخ کرتا ہے کما فی الدر المختار و ارتداد احدھما فسخ عاجل،(۴) پس جب کہ کوئی عورت مسلمہ آریہ یا عیسائی ہو گئی تو نکاح اس کا اس کے شوہر سے فوراً فسخ ہو گیا، اگر وہ پھر اسلام لاوے گی تو تجدید نکاح ضروری ہے اور فقہاء نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ عورت اگر مرتد ہو جاوے تو اس کو مجبوراً مسلمان کیا جاوے اور شوہر اول سے تھوڑے سے مہر پر اس کا نکاح کیا جاوے۔(۵)

کلمہ کفر کے بعد بھی توبہ قبول ہو سکتی ہے

(سوال ۲۶) ایک شخص ملازم نے ایک مجرم کو بحکم افسر گرفتار کیا۔بعد میں ایک دو آدمی نے آکر اس ملازم سے کہا کہ یہ مجرم چھوڑ دو مگر ملازم نہ مانا اور اصرار کرنے پر ملازم کی زبان سے یہ الفاظ نکل گئے کہ اگر پیغمبر بھی آجائے یا کہے تو بھی میں نہیں چھوڑ سکتا، اس پر اس کو علماء نے کفر کا فتویٰ دے دیا ہے اور کہتے ہیں کہ تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ آیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں، اور اس کو معافی کس طرح مل سکتی ہے۔

(الجواب) توبہ اس کی قبول ہو گی اس کو چاہئے کہ تجدید ایمان کرے اور توبہ کرے قال اللہ تعالیٰ وھو الذی یقبل التوبة عن عبادہ الآیة۔(۶)

---

(۱) مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنة ص ۲۸ ظفیر۔
(۲) الاحزاب ۲۔
(۳) وختم بی الرسل وانا خاتم النبیین متفق علیه (مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین ص ۵۱۱) ظفیر
(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج۳ص۱۹۳۔ ظفیر۔
(۵) لو ارتدت الخ تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لها بمهر یسیر کدینار وعلیه الفتوی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج۳ص۱۹۴) ظفیر
(۶)

قرآن شریف کو ازراہ تمسخر پھینکنا کفر ہے

(سوال ۲۷) زید نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح عمر سے کر دیا۔ عمر محض بے علم جاہل فاسق فاجر تارک صلوٰۃ و صوم وزانی ہے، مریم کو ایذاء پہنچاتا ہے، بارہا قرآن شریف کو بوقت تلاوت پھینک دیا، اگر زید مریم کو اب پھر عمر کے یہاں بھیجے تو مریم ارادہ خودکشی کا رکھتی ہے اور عمر ارادہ مریم کے مارنے یا فروخت کرنے کا رکھتا ہے تو شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) قرآن شریف کا ازراہ استخفاف پھینک دینا کفر وارتداد ہے۔(۱) ایسی حالت میں اسکی زوجہ مریم اس کے نکاح سے خارج ہو گئی،(۲) پس مریم کو عمر کے گھر نہ بھیجی جاوے اور دوسرا نکاح اس کا حد عدت کے درست ہے۔

کہنا کہ خدا اور قرآن سے فیض نہ ہوا کفر ہے

(سوال ۲۸) چند مسلمانوں نے ہنود کی طلب موافقت و مشارکت پر ہنود کے ساتھ راج گدی کو (کہ ایک مورت ہوتی ہے) کھلان اور پھول چڑھانے سے پوجا اور ہنود کے ساتھ جی جی بولتے گئے اور بعض نے ان میں سے یہ بھی کہا کہ ہم کو خدا اور قرآن سے کچھ فیض نہ ہوا تو وہ مشرک ہوئے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں ان کو تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم ہے کذا فی ردالمحتار وغیرہ۔(۴)

قرآن وحدیث وفقہ کو شیطانی کتابیں کہنا کفر وارتداد ہے

(سوال ۲۹) ایک مسلمان قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کے نزدیک اس کو بیان کرتا ہے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے ایسے شخص کو ایک مسلمان شیطان کہتا ہے اور قرآن وحدیث کو شیطان کی کتاب کہتا ہے، ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم شرعی ہے۔

(الجواب) پہلے یہ معلوم ہو جانا چاہئے کہ وہ شخص جس کو قرآن شریف اور حدیث شریف پر عمل کرنے والا بتلایا گیا ہے وہ مروج عامل بالحدیث یعنی کہی غیر مقلد تو نہیں ہے جو سلیقہ قرآن وحدیث کے سمجھنے کا اور تطبیق بین الاحادیث کا نہیں رکھتے اور فقہ اور کتب فقہ حنفیہ کا انکار اور خلاف کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا حال یہ ہے کہ دعویٰ ان کا تو قرآن وحدیث پر عمل کرنے کا ہوتا ہے مگر حقیقت میں وہ پورے عامل قرآن وحدیث کے نہیں ہیں کہ ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ کا خلاف کرتے ہیں اور ان پر طعن کرتے ہیں اور اگر وہ عامل بالحدیث والقرآن حنفی ہے اور موافق فقہ حنفی کے جو عین مطابق قرآن وحدیث کے ہے عمل کرتا ہے اور مقلد ہے حنفی سنی ہے تو ایسے عامل حنفی متبع سنت کو برا کہنا نہایت مذموم و قبیح ہے اور بہر حال قرآن وحدیث اور فقہ کو شیطانی کتاب کہنا والعیاذ

---

(۱) والكافر بسب نبي من الانبياء فانه يقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا (در مختار) يعني انه جزاءه القتل على وجه كونه حدا قوله لا تقبل توبته لان الحد لا يسقط بالتوبة وافادانه حكم الدنيا واما عند الله تعالىٰ فهي مقبولة (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۰ ط.س. ج ۴ ص ۲۳۱).(۲) وبا لجملة قد ضم الى التصديق بالقلب او بالقلب واللسان في تحقيق الايمان امور الا حلال بها اخلال بالايمان اتفاقا كسجود لصنم وقتل نبي والاستخفاف به وبالمصحف الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط س ج ۴ ص ۲۲۲) ظفير. (۳) وارتداد احدهما فسخ عاجل (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳) ظفير. (۴) وبا لجملة فقد ضم الى التصديق الخ في تحقيق الايمان امور الا حلال بها اخلال بالايمان كسجود صنم وقتل نبي والاستخفاف به وبالمصحف الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۲) وارتداد احدهما فسخ عاجل (در مختار. ط س. ج ۳ ص ۱۹۳) ظفير.

باللہ کفر صریح وارتداد قبیح ہے۔(۱)

مشرکین کی اولاد بلوغ سے پہلے

(سوال ۳۰) اطفال مشرکین بلوغ تک دین والدین یعنی دین کفر پر ہیں یا دین اسلام پر۔

(الجواب) احادیث اس بارہ میں مختلف ہیں جیسا۔ کل مولود الخ وارد ہے اسی طرح ہم امن ابائهم اور الله اعلم بما كانوا عاملين وغیرہ بھی وارد ہے اور بحث اس میں طویل ہے اور کسی قدر شامی میں اوائل جنازہ میں بھی اس اختلاف کو بیان فرمایا ہے۔ اور محققین نے اگرچہ راجح اس کو کہا ہے کہ وہ اہل جنت ہیں لیکن یہ حکم اخروی ہے اور دنیاوی وظاہری حکم اسی تفصیل سے ہے جو فقہاء نے لکھا ہے کہ حکم اسلام صبی یا تبعاً لا حد الا بوین کیا جاتا ہے یا تبعاً لدار الاسلام وغیرہ ویا یہ کہ خود صبی عاقل اسلام لاوے کما في الدر المختار و ردالمحتار وغیرہ۔(۲)

قرآن عزیز کو گالی دینا کفر ہے

(سوال ۳۱) ایک شخص نے حق قرآن عزیز مجمع عام میں بغیر ازار تقاع موانع شرعیہ گالی گلوچ دی والعیاذ باللہ تعالیٰ تو کیا یہ شخص شرعاً کافر ہو گیا اور تجدید نکاح و تلقین وغیرہ امور شرعیہ بھی ضروری ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کے ارتداد میں کچھ شبہ نہیں ہے تجدید اسلام و تجدید نکاح اس کو ضروری ہے۔(۳)

اذان کو سانپ کی آواز سے تشبیہ دینا کفر ہے

(سوال ۳۲) زید فاسق فاجر ہے اور ہنود سے راہ ورسم رکھتا ہے۔ عشاء کی اذان جب مؤذن نے کہی تو کلمات اذان سن کر زید نے ایک ہندو سے کہا کہ کاکاؤ ہ نرھایو ا کھانا ا(یعنی) اس طرف ڈوڑھا سانپ کو کہتے ہیں جو نہایت حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اس صورت میں زید کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے اور عمر اس کو سزا دے سکتا ہے یا نہیں۔ اور زید کس سزا کا مستحق ہے۔ عمر کہتا ہے کہ زید کو اول کلمہ پڑھنا چاہئے اور توبہ کرنا چاہئے، کلمہ پڑھنا اور توبہ کرنا اس کو ضروری ہے۔

(الجواب) زید کے یہ کلمات کفر کے ہیں بے شک اس کو توبہ و تجدید ایمان اور تجدید اسلام کرنا چاہئے اور کچھ سزا عمر اس زمانہ میں نہیں دے سکتا اور نہ شرعاً موجودہ زمانہ میں وہ مکلف سزا دینے کا ہے لہٰذا صرف زید سے کہا جاوے کہ وہ توبہ کرے اور کلمہ پڑھے تاکہ پھر وہ مسلمان ہو۔(۴)

---

(۱) ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبه او عابه او ينقصه فقد كفر بالله تعالى وبانت منه امرأته (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۳ ط.س. ج ۴ ص ۲۳۴) ظفیر

(۲) الاصح ان الانبياء لا يسئلون ولا اطفال المومنين وتوقف الامام في اطفال المشركين وقيل هم خدام اهل الجنة (در مختار) قوله توقف الامام الخ اى فى انهم يسئلون وفى انهم فى الجنة او النار و قال ابن الهمام فى مسايرته وقد اختلف فى سوال اطفال المشركين وفى دخولهم الجنة او النار فتردد فيهم ابو حنيفة وغيره وقدوردت فيهم اخبار متعارضة فالسبيل تفويض امرهم الى الله تعالى وقال محمد بن الحسن اعلم ان الله لا يعذب احدا بلا ذنب اه وقال ابو البركات النسفى عن ابى حنيفة الرواية الصحيحة انهم فى المشية لظاهر الحديث الصحيح الله اعلم بما كانوا عاملين (رد المحتار باب المحتار ج ۱ ص ۷۹۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۲) ظفیر

(۳) وبالجملة فقد ضم الى التصديق الخ امور الاخلال بها اخلال بالايمان كقتل نبى والاستخفاف به وبالمصحف الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۲) ظفیر

(۴) ويظهر من هذا ان ما كان دليل الاستخفاف يكفر به وان لم يقصد الاستخفاف الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۲) ظفیر

مجھے اسلام کی ضرورت نہیں یہ کلمہ کفر ہے۔

(سوال ۳۳) ایک شخص نے کہا اے میرے پچھلے سال والے خدا، دوسرے شخص نے اس کو کہا کہ یہ کلمہ کفر ہے اس سے دو خدا ثابت ہوتے ہیں اور آدمی کافر ہو جاتا ہے تو اس نے کہا کہ مجھے اسلام کی ضرورت نہیں ہے میں رام رام کروں گا، کیا ایسا شخص مسلمان رہ سکتا ہے اور اس کے واسطے کیا حکم ہے۔

(الجواب) پہلے کلمہ سے تو کفر نہیں ہوا تھا کیونکہ اس کا مطلب یہ لینا چاہئے کہ اے میرے ہمیشہ کے خدا کما ورد فهو الآن كما كان، مگر دوسرے شخص نے جو اپنی جہالت اور غلطی سے اس سے یہ کہہ دیا کہ یہ کلمہ کفر کا ہے اور اس پر اس نے یہ کہا کہ مجھے اسلام کی ضرورت نہیں ہے الخ یہ کلمہ کفر کا ہے پس وہ شخص توبہ کرے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے۔(۱)

مجھے خدا و رسول سے کچھ واسطہ نہیں یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۳۴) ایک شخص نے پانچ چھ آدمیوں کے روبرو علی الاعلان یہ کہا کہ مجھ کو خدا اور رسول سے کچھ واسطہ نہیں، وہ شخص مسلمان رہا یا نہیں۔

(الجواب) یہ کلمہ کفر کا ہے اس شخص کو توبہ و تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہئے اور آئندہ ایسے کلمات سے احتراز کرنا چاہئے۔(۲)

حرام کو حلال سمجھنے والے کا حکم

(سوال ۳۵) فعل حرام کو حلال سمجھ کر کرنے والا مسلمان رہتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس میں تفصیل ہے جو کہ شامی باب المرتد میں مذکور ہے حاصل یہ ہے کہ ہر ایک حرام کو حلال سمجھنے والا یا برعکس کافر نہیں ہے، بلکہ اس میں چند قیود ہیں جو کہ کتاب مذکور کے موقع مذکور میں منقول ہیں اس میں ملاحظ فرمالیویں۔(۳)

حضرت حق جل مجدہ کو بڈھا کہنا یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۳۶) زید نے کسی بات میں یہ کہا کہ خدا کیا ہمارے سے اچھا ہے اور ہم بھی تو خدا ہیں مکرر سہ کرر یہ الفاظ کہے اور ایک مرتبہ رمضان شریف سے دو تین روز پہلے عمر نے یہ الفاظ کہے کہ اب دو تین روز میں بڈھے کا حکم ماننا پڑے گا یعنی روزہ رکھنا پڑے گا، اور یہ کہ اللہ پاک تو بہت روز کا ہے کیا اب تک بڈھا نہیں ہوا ہوگا۔ اس صورت میں کیا حکم عمر پر شرعاً عائد ہوتا ہے بیان فرمائیں۔

(الجواب) یہ کلمات عمر کے کفر کے ہیں تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرے، اور تجدید ایمان نہ کرے اس کے پیچھے نماز

---

(۱) من هزل بلفظ كفر ارتد وان لم يعتقده للا ستخفاف فهم لكفر العناد (در مختار) هزل اى تكلم به باختياره غير قاصد معناه (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س. ج ٤ ص ۲۲۲) ظفير.

(۲) والحاصل ان من تكلم بكلمة الكفر ها زلاً او لا عبا كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به الخانية (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳. ط.س. ج ٤ ص ۲۲۲) مايكون كفراً اتفاقا يبطل العمل والنكاح الخ وما فيه خلاف يؤمر بالا ستغفار والتوبة وتجديد النكاح (در مختار) قوله والتوبة اى تجديد الا سلام (ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص ٤١٤. ط.س. ج۲ ص ۲٤٦) ظفير.

(۳) والا صل ان من اعتقد الحرام حلالاً فان كان حراما لغيره كمال الغير لايكفروان كان بعينه فان دليله قطعيا كفر والا فلا الخ فيكفر اذا قال الخمر ليس بحرام (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳. ط.س. ج۲ ص ۲۲۳).

نہ پڑھیں۔(۱)

شریعت کو گالی دینے والا کافر ہے

(سوال ۳۷) شخصے دیگر مرا گفت کہ بامادر مذہب تو زنا خواہم کرد پس یکے از حضار مجلس گفت کہ تمارا حکم تخت خواہد، سید کہ جائے شریعت رویم و اندریں بارہ استغاثہ نمائیم کہ شما بہ نسبت مذہب سب و شتم نمودی۔ دیگر مرتبہ شخص مذکور سباب گفت کہ بامادر شرع کنندہ زنا خواہم کرد و بامادر شرع ہم زنا می کنم، دریں صورت چہ حکم می رسد بر قائلین الفاظ مذکورہ۔

(الجواب) قال في الدر المختار و كما لو سجد لصنم او وضع مصحفا في قادورة فانه يكفر الخ واشار بقوله للاستخفاف فان فعل ذلك استخفاف واستهانة بالدين فهو امارة عدم التصديق الخ ج ۳ ص ۳۸٤ ردالمحتار (۲) وفي شرح الفقه الاكبر و في المحيط من جلس على مكان مرتفع ويسألون منه مسائل بطريق الاستهزاء ثم يضربونه بالو سائد اى مثلا وهم يضحكون كفروا جميعا لاستخفافهم بالشرع وكذا لو لم يجلس على المكان المرتفع الخ۔(۳) پس معلوم شد کہ سباب شرع کافر است والعیاذ باللہ۔

یہ کہنا کہ جب رسول اللہ وفات پاگئے تو ایمان بھی مر گیا، کفر نہیں ہے

(سوال ۳۸) زید کا قول ہے کہ جو لوگ محض رسول ہی پر ایمان لائے تھے جب رسول وفات پائے تو ان کے ایمان بھی مر گئے، جو محض رسول ہی پر ایمان لائے تھے آیا زید پر شرعاً تکفیر ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کی تکفیر نہ کی جاوے گی کیونکہ اس کا مطلب اپنی غلط فہمی سے غالباً ایسا ہوگا جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بعد وفات آنحضرت ﷺ خطبہ پڑھا تھا اور ان لوگوں کو متنبہ فرمایا تھا جو کہتے ہیں کہ حضرت ﷺ وفات نہیں ہوئی اس خطبہ میں یہ الفاظ منقول ہیں من كان يعبد محمداً قدمات و من كان يعبد الله فكان الله حيٌ لا يموت الخ (۴) یعنی جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا سو واضح ہو کہ محمد ﷺ کی وفات ہو گئی اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا سو اللہ زندہ ہے وہ کبھی نہ مرے گا۔ الخ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا جو مطلب تھا وہ بالکل صحیح ہے اور وہ زید کے قول کے خلاف ہے اگرچہ زید غلطی سے ایسا سمجھا ہو، پس زید کا الفاظ مذکورہ کہنا غلط اور باطل ہے کیونکہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے ظاہر ہے کہ وہ توحید و رسالت و تمام امور شرعیہ پر ایمان لائے لہذا وہ مومن کامل ہیں اور بعد وفات آنحضرت ﷺ کے بھی وہ مومن رہے اور ایمان ان کا کامل رہا، پس الفاظ مذکور کہنا زید کو جائز نہیں ہے، اور یہ اس کی جہالت کی بات ہے لیکن بوجہ امکان تاویل اس کو کافر نہ کہیں گے مگر وہ گناہگار سخت ہے توبہ کرے اور آئندہ ایسے الفاظ زبان سے نہ نکالے۔(۵)

---

(۱) يكفر اذا وصف الله تعالى بما لا يليق به او سخر باسم من اسمائه او بامر من اوامره او انكر وعده ووعيده او جعل له شريك او ولدا الخ (عالمگیری مصری موجبات الكفر ج ۲ ص ۲۵۸. ط. ماجدیہ. ج ۲ ص ۲۵۸) ظفیر۔
(۲) ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص . ط. س. ج ٤ ص ۲۲۲ (۳) شرح فقه اكبر ص ۲۱۳ و ص ۲۱٤. (٤) اعلم انه لا يفتى بكفر مسلم امكن حمل كلامه على محمل حسن (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب المرتد، ط. س. ج ٤ ص ۲۳۹

یہ کہا کہ اگر نماز ہی سے مسلمان ہوتا ہے تو میں کافر ہی سہی

(سوال ۳۹) زید سے کسی نے یہ کہا کہ تم مسلمان ہو تم کو نماز پڑھنا چاہئے، تم کیسے مسلمان ہو جو نماز نہیں پڑھتے ہو، اس نے صاف یہ کہا کہ اگر نماز ہی سے مسلمانی ہے تو میں کافر ہی سہی یا کوئی شخص یہ کہے کہ جاؤ جاؤ تم ہی بڑے نمازی ہو تم ہی جنت کو جاتا ہم دوزخ ہی میں رہیں گے ایسے لوگ مسلمان ہیں یا کافر۔

(الجواب) یہ کلمہ کفر کا ہے وہ شخص کافر ہو گیا اس کو توبہ و تجدید اسلام کرنا لازم ہے۔(۱)

شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۴۰) زید تھا عیسائی ہو گیا اس کی زوجہ و دیگر اہل کنبہ بدستور اسلام پر مستقیم رہے تو اس کی زوجہ کو پانچ سال کے بعد نکاح ثانی کرنے کے لئے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(الجواب) زید جب عیسائی ہو گیا اور اس کی زوجہ مسلمان رہی تو نکاح اس کا فوراً فسخ ہو گیا بعد عدت کے اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز اور درست ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل.(۲)

جو اسلام کو برا کہے اور گالی دے وہ اسلام سے خارج ہے

(سوال ۴۱) اگر کوئی شخص اہل اسلام اور مذہب اسلام کی توہین کرے اور برے الفاظ بولے اور گالی گفتار دیوے ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ جو شخص دین اسلام کو برا کہے اور گالیاں دے وہ اسلام سے خارج ہے اس کو لازم ہے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام کرے اور تجدید نکاح کرے ورنہ اس سے اہل اسلام کو متارکت اور علیحدگی فرض ہے۔(۳)

رسول کو گالی دینے سے کافر ہو گا

(سوال ۴۲) ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو مارا، عورت نے شوہر سے کہا کہ خدا و رسول کے واسطے مجھ کو نہ مار، اس پر اس کے خاوند نے خدا اور رسول کی شان میں سخت گالیاں دی وہ کافر ہوا یا نہیں؟ اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہوئی اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور اولاد کی پرورش کا حق کس کو ہے۔

(الجواب) وہ شخص کافر ہو گیا،(۴) اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی عدت گزار کر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور اولاد کی پرورش بھی وہی کرے گی۔(۵)

---

(۱) اعلم انه اذا تكلم بكلمة الكفر عالما بمعناها ولا يعتقد معناها لكن صدرت عنه من غير اكراه بل مع طواعية فانه يحكم عليه بالكفر الخ (شرح فقه اكبر ص ۲۰۲) ظفير.

(۲) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۱ ص ۵۳۹، ط.س. ج ۲ ص. ظفير.

(۳) وعلى هذا ينبغي ان يكفر من شتم دين مسلم ولكن يمكن التاويل.

(۴) يكفر اذا وصف الله تعالى بما لا يليق به او سخر باسم من اسمائه الخ او نسبه الى الجهل او العجز او النقص (عالمگیری مصری موجبات الكفر ج ۲ ص ۲۵۸ ط ماجدیه ج ۲ ص ۲۵۸) ظفیر.

(۵) وارتداد احدهما فسخ عاجل (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳) ظفير

تناسخ کا قائل اور جنت و دوزخ کا منکر کافر و ملحد ہے

(سوال ۴۳) ایک مسلمان کے عقائد حسب ذیل ہیں، تناسخ کا قائل ہونا۔ دوزخ و جنت کا منکر ہونا، اس زندگی کے بعد بھی اسی طرح دولا ترقی کرتے رہنا، قرآن شریف کو مثل دیگر تصانیف کے سمجھنا اور لیٹ کر پڑھنا، یاجوج ماجوج وغیرہ واقعات کا منکر ہونا، اور یہ کہنا کہ میں نے فلاں کتاب فلسفہ کو قرآن پر ترجیح دے دی ہے اور جو وقت قرآن شریف کے پڑھنے میں صرف کرتا وہ ہی اس میں کرتا ہوں، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) ان عقائد و افعال میں بعض کفر و الحاد اور بعض غیر ثابت و حرام ہیں اور بعض سوء ادبی میں داخل ہیں، پس جس شخص کے یہ تمام عقائد ہوں وہ مومن و مسلم نہیں ہے کافر و ملحد و زندیق ہے ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو اس سے متارکت کرنا لازم ہے اور اگر حکومت اسلام کی ہو تو ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے۔ (۱)

پیر کو خدا کہنا اور سمجھنا کفر ہے

(سوال ۴۴) ایک شخص پیر کو سجدہ کرتا ہے اور خدا کہتا ہے اور علماء کو دشنام دیتا ہے اور کعبہ سے افضل سمجھ کر دوسری طرف سے نفل پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارا علم صدری ہے اس کا خدا کو بھی پتہ نہیں العیاذ باللہ تعالیٰ ان الفاظ سے کفر لازم آتا ہے یا نہیں، جو عالم یہ کہے کہ توحید کا اقرار اور رسالت کا اقرار قلبی کافی ہے، اگر چہ زبانی کیسا ہی اشد لفظ کفر کا کہے اس سے کفر لازم نہیں آتا۔ اس کی نسبت شرعی حکم کیا ہے۔

(الجواب) یہ سب افعال و اقوال مذکورہ کفر کے افعال و اقوال ہیں، پیر کو خدا کہنا اور سمجھنا اور شریعت کی توہین کرنا یہ ایسے امور ہیں کہ ان کے کفر ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے۔ (۲) اور ایسا مولوی جو کہ ان امور کفریہ پر بھی ان کے قائل کی تکفیر نہ کرے گمراہ ہے اور لائق اقتداء و امامت کے نہیں ہے۔

دین اسلام کے بارے میں بیہودہ گوئی صریح کفر ہے

(سوال ۴۵) نصیر آباد میں مسلمانان نے ایک عام مذہبی تحریک کی کہ ہر قوم و گروہ میں شراب نوشی و قمار بازی و نیز داڑھی منڈانے کا انسداد عمل میں لایا جاوے نماز پنجوقتہ و جمعہ پابندی سے ادا کرے اموات کی تجہیز و تکفین میں ضرور شریک ہو، جو اس کے خلاف کرے گا وہ برادری سے خارج ہوگا، باوجود اس کے عمر نے داڑھی منڈائی قوم نے اس کو بلا کر دریافت کیا تو عمر نے قوم کو فحش کلام سے جواب دیا اور اسلام و مذہب کی شان میں بیہودہ و فحش بکا اس لئے قوم نے اس کو خارج از برادری کر دیا، شرعاً ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) دین اسلام کے بارے میں بیہودہ گوئی اور فحش کلام صریح کفر ہے۔ (۳) پس ایسا شخص جو اسلام کو برا کہے اور توہین دین اسلام کرے وہ کافر ہے اس کو مسلمان نہ سمجھنا چاہئے اور تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے اس وقت تک اس کو مسلمان نہ سمجھا جاوے اور داخل برادری اسلام نہ کیا جاوے۔

---

(۱) من انکر القیامة او الجنة او النار الخ یکفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۲ ص ۲۷۴ ط ماجدیه ج ۲ ص ۲۷۴) (۲) ویخاف علیه الکفر اذا شتم عالما من غیر سبب (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰ ط ماجدیه ج ۲ ص ۲۷۰) (۳) رجل قال للآخر مسلمانم تم فقال له لعنت بر تو وبر مسلمانی تو یکفر کذا فی الخلاصة (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۵ ط ماجدیه ج ۲ ص ۲۵۷) ظفیر

قرآن شریف تحقیراً پھینکنا کفر ہے

(سوال ٤٦) ایک عورت اور اس کے شوہر میں آجاتی ہے، شوہر اس کو نان و نفقہ نہیں دیتا نہ طلاق دیتا ہے اور عورت کو زدوکوب کرتا ہے ایک دفعہ عورت قرآن شریف کی تلاوت کر رہی تھی اس کے پاس سے قرآن مجید لے کر شوہر نے پھینک دیا تو اس حالت میں عورت بلا طلاق شوہر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) قرآن شریف کو پھینک دینا استخفاف بالقرآن الکریم ہے اور یہ امر موجب کفر وارتداد ہے لہذا اس فعل سے اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور عدت کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

خدا کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے

(سوال ٤٧) باپ بیٹے میں لڑائی ہوئی، باپ نے کہا کہ یا رخدایا میں انصاف تجھ کو دیتا ہوں، اس پر لڑکا کہتا ہے کہ تو تیرے خدا سے باہم بد فعلی کر والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس کے کہنے سے وہ کافر ہوا یا نہ اور اس کی زوجہ مطلقہ ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں وہ بیٹا کافر اور مرتد ہو گیا اور اس کی زوجہ فوراً اس کے نکاح سے خارج ہو گئی۔

اگر کوئی کہے کہ میں مسائل شرعیہ سے منحرف ہوں تو یہ کفر ہے

(سوال ٤٧) فتح محمد نے اپنی آراضی بقیمۃ نور محمد کو بیع کر دی۔ وقت بیع قرآن شریف اٹھا کر یہ عہد کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ضامن ہیں اور شاہد ہیں میں اس کے خلاف ہرگز نہیں کروں گا ایک مدت تک مشتری کا قبضہ آراضی پر رہا اس کے بعد بائع نے آراضی دوسرے شخص کو بیع کر دی۔ جب اس سے کہا گیا تو جواب دیا کہ بیع کے وقت میں نے دھوکہ دے کر قیمت وصول کی اور قرآن شریف کے ساتھ استہزاء کیا۔ اور مسائل شرعیہ سے معرض ہوں شخص مذکور اور اراضی و قیمت کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) دھوکہ دینا کسی مسلمان کو اور اس سے معاملہ بیع کا کر کے منحرف ہونا حرام ہے اور وہ شخص جو مرتکب اس کا ہوا فاسق ہے اور بصورت بیع نہ دینے کے واپس کرنا قیمت کا اس پر لازم ہے۔ اور اگر اس نے صاف یہ کہا ہے کہ ..... قرآن کے ساتھ استہزاء کیا ہے اور مسائل شرعیہ سے منحرف ہوں تو یہ قول اس کا کفر وارتداد ہے العیاذ باللہ۔(۱)

کلمات کفر کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے

(سوال ٤٨) کلمات کفر اور افعال کفر سے زوجہ مطلقہ ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) کلمات کفر میں تجدید نکاح ضروری ہے۔(۲)

انبیاء علیہم السلام کی شان میں سب و شتم کرنے والا کافر ہے

(سوال ٤٩) ماقولکم من سب وشتم الانبیاء علیہم السلام کلھم عامداً صریحاً وسب کتاباً فیہ ذکرھم سبا باقیحا فی جماعۃ من المسلمین وای الاحکام جاریۃ علیہ مع کونہ مسلماً۔

---

(۱) یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لایلیق بہ الخ (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۲ ص ۳۵۷ ط ماجدیہ ج۲ ص ۲۵۸) ظفیر (۲) اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او عاب کفر (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۶۶ ط ماجدیہ ج۲ ص ۲۶۶) ظفیر

(الجواب) لا ریب فی کفر من تفوه بهذا الکلام۔(۱)

قرآن مجید کی توہین کرنا کفر ہے

(سوال ۵۰) ایک شخص کی بیوی تلاوت قرآن شریف کی کر رہی تھی اس نے زوجہ پر خفا ہو کر قرآن شریف کی بے ادبی ہاتھ اور زبان سے کی وہ مسلمان رہا یا نہیں اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) قرآن شریف کی توہین اور استخفاف کرنا کفر وارتداد ہے اور کفر ارتداد احد الزوجین موجب فسخ نکاح ہے کما فی ردالمحتار قال فی المسایرة وبالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الا یمان امور الا خلال بها اخلال بالا یمان اتفاقاً کسجود الصنم وقتل نبی والا ستخفاف به وبا لمصحف والکعبة۔(۲)

کلمہ کفر کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے

(سوال ۵۱) ہر کلمہ کفر سے تجدید نکاح ضروری ہے یا نہیں، تجدید نکاح کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) ضروری ہے اور نکاح ثانی مثل نکاح اول کے مہر وغیرہ کے ساتھ ہونا چاہئے۔(۳)

یہ کہنا کہ خدا مر گیا نماز کس کی پڑھیں کفر ہے

(سوال ۵۲) جو شخص تارک الصلوٰۃ ہو اور سلفہ نشہ بھنگ پیوے اور علانیہ یہ کہے کہ نماز کس کی پڑھیں کیا خدا مر گیا والعیاذ باللہ تعالیٰ ایسے شخص کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا رسم شادی کرنا جائز ہے یا نہیں، جو امام ایسے لوگوں سے برتاؤ رکھے اور شادی میں جوڑا اور نذرانہ ان سے لیوے اس امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور یہی گیارہویں کو منع کرتا ہے شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) ایسا شخص جو نماز کے بارے میں ایسے الفاظ کہتا ہے کافر ہے۔(۴) اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے اور شادی وغیرہ میں شرکت نہ کی جاوے اور جو امام ہو کر ایسے شخص سے میل جول رکھے اور جوڑا و نذرانہ لیوے وہ فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور جب تک وہ توبہ نہ کرے امام بنانا اس کو حرام ہے اور گیارہویں کی تخصیص کو بے شک علماء حقانی بدعت اور ناجائز فرماتے ہیں، اگر ایصال ثواب کرنا ہو تو بلا قید گیارہویں کے کسی تاریخ اور دن میں کھانا وغیرہ فقراء کو بہ نیت ایصال ثواب بروح حضرت غوث الثقلینؒ دے دیوے اور اغنیاء اس میں سے نہ کھاویں۔

(۱) سئل عمن ینسب الی الانبیاء الفواحش الخ قال یکفر لا نه شتم لهم واستخفاف بهم (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۶۳ ط. ماجدیه ج۲ص۲۶۳) ظفیر
(۲) ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص ۳۹۲ ط. ماجدیه ج۲ص ۲۲۲. ظفیر.
(۳) وینعقد النکاح بایجاب من احد هما وقبول من الآخر (درمختار کتاب النکاح ط.س. ج۳ص۹)۔
(۴) سئل عمن ینسب الی الا نبیاء الفواحش الخ قال یکفر لانه شتم لهم و استخفاف بهم (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۲ ص ۲۶۳ ط ماجدیه ج۲ص۲۶۳) ظفیر

چندوہ کلمات جن سے کفر لازم آتا ہے

(سوال ۵۳) جو شخص یہ کہے کہ (الف) روزہ بھوکوں کے لئے ہے جس کے اناج نہ ہو وہ روزہ رکھے، ہماری مسجد ہمارا چاہ ہے، سور ہمارے پیچھے نہ تو ہیں۔ (ب) شراب، موئی، بھنگ کون حرام کرتا ہے یہ تو پیغمبروں نے پی ہے ہم بھی پیویں گے نہ ہم توبہ کریں گے (د) جو لوگ ہمیں احکام بالا سے روکتے ہیں وہ لوگ یزید ہیں، ہم لوگوں نے ان کا حقہ پانی بند کر دیا ہے ایسے سیدوں کو مسلمان سمجھنا اور تعظیم کرنا اور امداد کرنا کیسا ہے۔

(الجواب) یہ اقوال ان کے سخت معصیت کے ہیں کہ خوف کفر ہے اور نصوص شرعیہ کے خلاف ہیں ان پر توبہ کرنا لازم ہے ورنہ مسلمانان کو ان سے بالکل متارکت کر دینی چاہئے اور ان کی غمی وشادی میں شریک ہونا نہ چاہئے۔

(ب) یہ قول بھی غلط اور صریح گمراہی ہے اور اس میں خوف کفر ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

(د) یزید کے سے افعال ان کے ہیں نہ ان کے جو ان امور محرمہ سے منع کرتے ہیں بلکہ منع کرنے والے عین حق پر ہیں اور مرتکب افعال محرمہ فاسق و فاجر ہیں، پس ایسے سیدوں کو نافرمان شریعت کا اور مخالفت دین کا اور فاسق سمجھنا چاہئے جب تک وہ توبہ نہ کریں اس وقت تک ان کے ساتھ میل جول نہ رکھنا چاہئے اور ان کی تعظیم نہ کرنی چاہئے اور جو لوگ ان کا ساتھ دیں ظالم و فاسق ہیں اور معاون ہیں معصیت پر۔(۱)

کہنا کہ میرے جسم میں جب تک طاقت ہے خدا ورسول کو کچھ نہیں سمجھتا کفر ہے

(سوال ۵۴) ایک شخص نے کسی بات پر یہ الفاظ کہے کہ جس وقت تک میرے جسم میں قوت ہے میں خدا اور رسول کو کچھ نہیں سمجھتا والعیاذ باللہ تعالیٰ ایسے شخص کے گھر کھانا پینا اور اس سے ملنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) وہ شخص کافر و مرتد ہے اس کے ساتھ ملنا جلنا اور کھانا پینا ناجائز ہے، اس سے مسلمانوں کو بالکل علیحدگی کرنا چاہئے جب تک کہ وہ تجدید اسلام نہ کرے اور توبہ نہ کرے۔(۲)

خدا کو مرغ اور آدمی کہنے والا کافر ہے

(سوال ۵۵) زید کہتا ہے کہ خدا مرغ ہے اور آدمی ہے نعوذ باللہ تو کافر ہے یا نہیں۔

(الجواب) کافر ہے۔(۳)

والدین کی شان میں اور حق تعالیٰ کی شان میں گستاخی کا حکم

(سوال ۵۶) جو شخص اپنے والد کو دلہ، دیوس، کنجر، بے غیرت، بے حیا، اور والدہ کو حرامزادی، کسبی، بد چلن بد معاش، بدکارہ وغیرہ کلمات کہے اور جب ذکر خداوند کریم کے نام پاک کا کیا جاوے تو وہ الفاظ ادا کرے جو ایک کافر مشرک بھی نہ کرے ایسے شخص کی نسبت شریعت کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) ایسا شخص فاسق و ظالم و عاق والدین ہے اور حق تعالیٰ شانہ کی شان مقدس میں کوئی لفظ گستاخی کا کہنا کفر

(۱) سئل عمن ینسب الی الانبیاء الفواحش الخ قال یکفر لانہ شتم لہم واستخفاف بہم (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج۲ ص ۲۶۳ ط.ماجدیہ ج۲ص۲۶۳) ظفیر (۲) ومن قال لا ادری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان انسیا او جنیا یکفر (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۶۳ ط ماجدیہ ج۲ص۲۶۳) ظفیر. (۳) یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ الخ او نسبہ الی الجہل او النقص (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۵۸ ط.ماجدیہ ج۲ص۲۵۸) ظفیر

وارتداد ہے۔(۱) والعیاذ باللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم۔

واقعہ معراج، قیامت وغیرہ کا منکر کافر ہے

(سوال ۵۷) زید احکام و واقعہ معراج رسول اللہ ﷺ سے قطعی انکار کرتا ہے۔

(۲) زید قرآن شریف کے احکام کا مضحکہ اڑاتا ہے کہ قرآن شریف لچر کلام سے پر ہے۔

(۳) زید اطاعت احکام خلیفۃ المسلمین سے انکار کرتا ہے اور منصب خلافت کو مسلم کے لئے غیر ضروری بتاتا ہے۔

(۴) زید منکر قیامت ہے یعنی دنیا کو لافانی سمجھتا ہے۔

(۵) علماء دین کی توہین کرتا ہے اور گالیاں دیتا ہے۔

(۶) تحریک ترک موالات کو ذاتی اختراع علماء دین کا گردانتا ہے۔

(الجواب)(از ۱ تا ۶) ایسا شخص جس کے احوال سوالات میں ذکر کئے ہیں کافر و مرتد ہے مسلمان نہیں ہے، ایسے شخص کو مسلمان نہ سمجھنا چاہئے اور اہل اسلام کا سا معاملہ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہئے۔(۲)

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے کفر میں شبہ نہیں ہے

(سوال ۵۸) عموماً اور خصوصاً مبایعین اور مصدقین مرزا غلام احمد قادیانی اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کتب دینیات میں یہ مسئلہ ہے کہ اگر کسی شخص میں ننانوے وجہ کفر کی پائی جاویں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اس کو کافر نہ کہا جاوے گا، اور حدیث میں ارشاد ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہئے عن انس رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ دوسری حدیث یہ ہے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور رسالہ استنکاف المسلمین میں دربارہ ترک موالات مرزائیاں جو فتویٰ علماء دین نے مفتی بہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے معتقدین و مبایعین پر کفر کے لگائے ہیں ان کو جھوٹا بتلاتے ہیں اور حسب ذیل آیات کو پیش کرتے ہیں ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور مرزا کے مسلمان ہونے کے ثبوت میں ایک پرچہ بھی جس پر چند مبایعین و مصدقین کے دستخط ہیں پیش کرتے ہیں جو ہمرشتہ ہذا ہے، اب علماء اسلام سے یہ عرض ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے تو مرزا اور اس کے معتقدین بھی اہل قبلہ اور کلمہ گو ہیں علماء دین ان پر کفر کا فتویٰ کیوں لگاتے ہیں اور یہ پرچہ مسلکہ پر اعتبار کرنا چاہئے یا نہیں، اور جو شخص مرزا اور اس کی جماعت کو مسلمان سمجھے اور اس کی نسبت کیا حکم ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے اتباع و مریدین کے کفر وارتداد میں کچھ شبہ اور تردد نہیں ہے، اس میں ایک وجہ بھی اسلام کی باقی نہیں رہی، تمام وجوہ کفر وارتداد کی ہیں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی پیغمبر کی

---

(۱) ایضاً ظفیر	ط ماجدیہ ج ۲ ص ۲۵۸

(۲) اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او تسخر باٰیۃ من القرآن او عاب کفر (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۶۶) من انکر القیامۃ او الجنۃ الخ یکفر (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴ ط ماجدیہ ج ۲ ص ۲۷۴) ظفیر۔

توہین بالاتفاق کفر ہے اور سب و شتم انبیاء ارتداد صریح ہے بعد اس کے کوئی وجہ اسلام کی اس شخص میں باقی نہیں رہتی نہ توحید باقی رہتی اور نہ اقرار رسالت اور تفصیل اس کی کتابوں اور رسالوں میں موجود ہے اس کو ملاحظہ کریں اور مرزا مذکور کے تمام کفریات اور عقائد باطلہ کو علماء نے جمع کر کے ایک جگہ شائع کیا ہے اور طبع کرایا ہے اس کو دیکھ لیں اور اشتہار منسلکہ بالکل کذب صریح ہے، اس میں مرزا کے کفر کو چھپایا گیا ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہے، پس جو شخص مرزا مذکور اور اس کے اتباع کو مسلمان سمجھے اور ان کے کفر کا اظہار نہ کرے وہ جاہل و عاصی ہے اور سخت گناہگار ہے اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے اس کو ہرگز امام نہ بنایا جاوے۔(۱)

اللہ و رسول اور دین اسلام کا منکر کافر ہے

(سوال ۵۹)ایک شخص سے قربانی عید الاضحیٰ کے متعلق مشورہ کیا گیا اس نے جواب دیا کہ میں اس کام میں شریک نہیں ہو سکتا اور خدا اور رسول سے اور دین اسلام سے بھی منکر ہوں باوجودیکہ وہ مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ ہے اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

(الجواب)جو شخص ایسا کلمہ کفر کا کہے کہ معاذ اللہ وہ شخص خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور دین اسلام سے منکر ہے تو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے اس کو لازم ہے۔(۲) کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے اور آئندہ ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالے۔(۳)

چیچک کو دیوی تصور کرنا اور چڑھاوا چڑھانا امور شرکیہ میں سے ہے

(سوال ۶۰)چیچک کے دورہ میں لوگ چیچک کو مرض تصور نہیں کرتے بلکہ ایک دیوی کا تصور کرتے ہیں اور اس کا نام بھی تعظیم سے لیتے ہیں۔اور ہندو عورتوں کو جمع کر کے ان کے مذہب کے موافق رسوم ادا کرتے ہیں اور دریا کے کنارے گانا بجانا ہوتا ہے اور چڑھاوا چڑھاتے ہیں جو لوگ مرد یا عورت اس قسم کی رسوم کرتے ہیں وہ کافر و مرتد ہیں یا نہیں اور وہ اپنی عورتوں سے نکاح پھر سے کریں یا کیا۔

(الجواب)جو عورتیں اور مرد ایسے رسوم کو ادا کرتے ہیں وہ فاسق و عاصی ہیں ان کو توبہ کرنا چاہئے اور کافر و مرتد کہنے میں ان کے احتیاط کرنی چاہئے اگر رسوم مذکورہ کے رسوم شرکیہ ہونے میں کچھ کلام نہیں ہے تاہم تکفیر میں احتیاط کرنا بہتر ہے کیونکہ فقہاء نے اس بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور تکفیر میں بہت احتیاط کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن

---

(۱)والکافر بسب نبی من الانبیاء فانه یقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا الخ حق عبدلا یزول بالتوبة ومن شك فی عذابه وكفره كفر و تمامه فی الدر (درمختار) اجمع المسلمون ان شاتمه كافر و حكم القتل ومن شك فی عذابه وكفره كفر الخ وفیها من نقص مقام الرسالة بان سبه صلی الله علیه وسلم او بفعله بان بغضه بقلبه قتل حدا الخ لكن صرح فی اخر الشفاء بان حكمه كالمرتد (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۰ وج۳ ص ۴۰۱ ط.س ج ۴ ۲۳۱)ظفیر

(۲)من شك فی ایمانه فهو كافر الخ ومن لا یرضی من الایمان فهو كافر (عالمگیری مصری موجبات الكفر ج ۲ ص ۲۵۷ ط.س.ماجدیه ج۲ص۲۵۷) ظفیر

(۳)مایكون كفرا اتفاقا یبطل العمل والنكاح وولاده اولاد زنا و ما فیه خلاف یومر بالاستغفار والتوبة وتجدید النكاح (در مختار) ذكر فی نور العین ویجدد بینهما النكاح ان رضیت زوجة بالعود الیه والا فلا تجبر قوله والتوبة ای تجدید الاسلام (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۱۴ ط.س ج ۴ ۲۴۶) ظفیر

تجدید نکاح بہتر اور احوط ہے اور تاوقتیکہ یہ لوگ امور مذکورہ ورسوم شرکیہ سے تائب نہ ہوں ان سے علیحدگی اور مقاطعت مناسب ہے۔(۱)

ویدو قرآن میں جو فرق کا قائل نہ ہوں

(سوال ۶۱)جو شخص اپنے ایسے وعظ میں قوم مسلم ودیگر اقوام مثل ہنود کا اجتماع ہو مسلمانوں کو مخاطب ہو کر فرماتا کہ ہنود اور مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں، ہم لوگ اپنے عقائد جاہلانہ سے آپس میں تفریق ڈالتے ہیں۔

نہ جا جاہل کی باتوں پر اگر تو برہمن کا پکا ہے　　اسی پتھر کا مت خانہ اسی پتھر کا مکہ ہے

نعوذباللہ من ذلك۔ اور نیز اذان وناقوس میں بھی کوئی فرق نہیں اور ہنود کی مذہبی کتاب کو قرآن مجید سے تطابق دے کر کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے حکم میں کچھ فرق نہیں۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) یہ کلمات کفر کے ہیں ایسا اعتقاد رکھنے والا اور ایسے اعتقادات کی تعلیم دینے والا مسلمان نہیں ہے کافر ومرتد ہے۔ وہ شخص پیر بنانے کے لائق نہیں ہے۔(۲) اور عالم کہلانے کا مستحق نہیں ہے بلکہ فاسق ومبتدع بلکہ کافر ومرتد ہے مسلمانوں کو اس کے مکائد سے احتراز لازم ہے اور اس کے کلمات کفریہ سننے سے احتراز واجب ہے۔

آنحضور ﷺ کو الوہیت کا درجہ دینا اور اعتقاد رکھنا کفر ہے

(سوال ۶۲)جو شخص رسول اللہ ﷺ کی شان میں ایسے الفاظ کہے جن سے شرک وبدعت کی بو آتی ہو وہ شخص کیسا ہے مثلاً یہ شعر پڑھے۔

قطرہ دریا میں گر کر فنا ہو گیا　　بندہ وحدت میں جا کر خدا ہو گیا

خدا تعالیٰ ازل سے وحدہ لاشریک تھا لیکن بعد میں اس نے اپنے روبرو آئینہ رکھا

ع پھر خدا جیسا ایک دوسرا ہو گیا۔ نستغفر اللہ۔

(الجواب) ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے اور ایسے اشعار پڑھنا حرام ہے۔(۳)

نماز روزہ کا منکر اور علماء کو گالی دینے والا کافر ہے

(سوال ۶۳) زید نے کہا کہ میں نماز روزہ کا قائل نہیں اور ایک فتویٰ حرمت مصاہرۃ کا اس کے سامنے پیش کیا گیا اس نے برجستہ کہا کہ میں اس کو نہیں مانتا علماء کو فحش گالی دے کر کہا کہ علماء جھوٹے ہیں اور جو حرمت مفتی نے تھی ان کو حلال سمجھتا ہے، ان صورتوں میں اس پر فتویٰ تکفیر ہو گا یا نہیں۔ اور فتویٰ تکفیر ہونے پر اس کی بیوی اگر تجدید نکاح پر کسی طرح راضی نہ ہو یا بوجہ اس کے کہ زید کے لڑکے نے زید کی بیوی کے ساتھ سوائے زنا کے جمیع دواعی زنا بشہوت کئے ہوں جس کی وجہ سے یہ فتویٰ علماء زید پر حرام ہو گئی ہو اور تجدید نکاح نہ کرے تو دوسرے

---

(۱)اعلم انه لا یفتی بکفر الیکم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره خلاف الخ وفی الدروغیرها اذا کانت فی المسئلة وجوه توجب الکفر وواحد یمنعه فعلی المفتی المیل لما یمنعه (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹. ط.س. ج ٤ ص ۲۲۹. وما فیه خلاف یو مر بالا ستغفار و التوبة و تجدید النکاح وظاهره انه امر احتیاط (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط.س. ج ٤ ص ۲۳۰) ظفیر

(۲)ومن اعتقد ان الا یمان والکفر واحد فهو کافر ومن لا یرضی من الایمان فهو کافر ومن یرضی بکفر نفسه فقد کفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۳ ص ۲۵۷. ط. ماجدیه ج ۲ ص ۲۵۷) ظفیر

(۳)ذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر با عتقاد النبی صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالی قل لایعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله (شرح فقه اکبر ص ۱۸۵).

شخص کے ساتھ نکاح جائز ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) زید کے یہ کلمات تو کفر کے ہیں۔(۱) مگر احتیاطاً بسبب گنجائش تاویل ولو ضعیفاً زید کی تکفیر نہ کی جاوے گی، کما حققہ الفقہاءؒ شامی اور جب کہ حکم کفر وارتداد کا زید پر جاری نہ ہوگا تو اس کی زوجہ کا نکاح بھی فسخ نہ ہوگا البتہ احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کر لینا چاہئے اگر عورت تجدید نکاح پر راضی نہ ہو تو بدون نکاح جدید کے بھی وہ عورت زید کی زوجہ ہے اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور بحالت موجودہ دوسرے شخص سے نکاح اس کا درست نہیں ہے۔(۲)

قادیانی اور اس کے پیروکار کافر ہیں

(سوال ٦٤) مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار مسلمان ہیں یا کافر بر تقدیر ثانی اگر باپ سنی حنفی ہو اور اس کا بیٹا قادیانی ہو گیا ہو تو یہ بیٹا شرعاً باپ کا وارث ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) قادیانی اور اس کے اتباع کافر ہیں اور یہ منصوص ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔(۳)

یہ کہنا کہ ایمان رہے یا جائے تعزیہ بنائیں گے

(سوال ٦٥) تعزیہ کی اعانت پر کسی کو مجبور کرنا اور یہ کہنا کہ ایمان رہے یا جائے اس کو نہ چھوڑیں گے کیسا ہے۔

(الجواب) ایسے کلمات کے قائل کے ایمان کے زوال کا خوف ہے۔(۴)

خلفاء راشدین اور حضرت صدیقہؓ پر تہمت لگانے والا کافر ہے

(سوال ٦٦) خلفاء راشدین اور اہل بیت مطہرہ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ کی شان مبارک میں جو شخص الفاظ نا ملائم یا دشنام یا برا کہتا ہو اور تہمت لگاتا ہو وہ دائرہ اسلام میں ہے یا نہیں۔(۲) ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں اور تعلق دوستانہ و ہمدردی رکھنا اور کھانا کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں۔(۳) اور جو شخص ایسے شخص سے میل جول رکھتا ہو اس سے میل جول رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) (از ۱ تا ۳) خلفاء راشدین سب وشتم کو بھی بہت سے علماء و فقہاء نے کافر کہا ہے اور بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھنے والوں اور افک کے قائلین کو باتفاق کافر کہا ہے کیونکہ اس میں نص قطعی کا انکار ہے۔(۵) پس اس شخص کا ذبیحہ درست نہیں ہے اور اس سے تعلق و محبت رکھنا درست نہیں ہے اور جو شخص اس سے میل جول رکھے وہ عاصی و فاسق ہے توبہ کرے۔

---

(۱) والاصل ان من اعتقد الحرام حلالاً فان کان حراماً لغیرہ الخ لایکفر وان کان لعینہ فان دلیلہ قطعیاً کفر والا فلا وقیل التفصیل فی العالم اما الجاہل فلا یفرق بین الحرام لعینہ ولغیرہ وانما الفرق فی حقہ ان ماکان قطعیاً کفربہ والا فلا فیکفر اذا قال الخمر لیس بحرام (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج٤ ص۲۲۳).

(۲) ان مایکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح وظاہرہ انہ امر احتیاط (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط.س. ج٤ ص۲٤٦) ظفیر.

(۳) ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲) ظفیر.

(٤) استحلال المعصیۃ کفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۹) ظفیر.

(٥) من سب الشیخین اوطعن فیہما کفر ولا تقبل توبۃ وہو المختار للفتوی (در مختار) نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوہیۃ فی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ٤٠٤ و ج۳ ص ٤٠٥ ط.س. ج٤ ص۲۳٦) ظفیر.

جمعہ کی نماز کو شر و فساد کی نماز کہنا کفر ہے

(سوال ٦٧) اگر کوئی شخص از روئے تحقیر کہہ دے کہ نماز جمعہ شر و فساد کی نماز ہے تو کیا حکم ہے۔
(الجواب) یہ کلمہ کفر ہے اور وہ شخص کافر و مرتد ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔(۱)

یہ کہنا کہ ہم کافر ہیں کیا حکم ہے

(سوال ٦٨) ایک نمازی نے ایک بے نمازی کو واسطے نماز پڑھنے کے کہا اس نے ناحق کو برا بھلا کہا اور یہ کہا کہ ہم کافر ہیں وہ کافر ہوا یا نہیں اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں۔
(الجواب) جب کہ اس شخص نے یہ کلمہ کہا کہ ہم کافر ہیں معاذ اللہ تو وہ شخص کافر ہو گیا، پس اگر وہ توبہ اور تجدید ایمان نہ کرے تو مسلمان اس کے مرنے جینے میں شریک نہ ہوں۔(۲)

اللہ تعالیٰ کی شان میں گالی دینے والا کافر ہے

(سوال ٦٩) جو شخص مسلمان اپنا کام حرج ہونے کی وجہ سے جب کہ بارش برستی ہو اور اس کے کام میں خلل پڑتا ہو نقصان ہونے کی وجہ سے خداوند تعالیٰ کو گالی دیوے اور منع کرنے سے بھی باز نہ آوے والعیاذ باللہ ایسے شخص کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے۔
(الجواب) وہ شخص جو ایسی گستاخی کرے کافر ہے، تجدید اسلام و تجدید نکاح اس کو لازم ہے۔(۳)

گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں مرتد ہے اور مرتد انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ٧٠) زید نے ایک استفتاء کے جواب میں ہندہ اور اس کے معاونین پر شرعی حیثیت سے کفر اور ارتداد کا حکم اور فتویٰ دے کر اہل اسلام کو اس امر کی تاکید کی تھی کہ وہ ہندہ اور اس کے معاونین سے تمام تعلقات قطع کر دیں چنانچہ اس پر بستی کے مسلمانوں نے عمل درآمد شروع کر دیا تھا اب جب کہ ہندہ کے معاونین اس مقاطعہ پر سخت ذلیل و رسوا ہوئے تو انہوں نے صحیح واقعات پر پردہ ڈال کر اپنی برأت کے لئے چند سوالات بصورت استفتاء بعض مشہور علماء کرام کی خدمت میں بھیجے، علماء کرام چونکہ واقعات صحیحہ سے قطعی بے خبر تھے سوالات کے مطابق جوابات ارقام فرما دیئے، پھر مستفتی نے اپنے اس استفتاء کو مع جوابات زید کے سامنے جو پیشتر صحیح واقعات پر کفر کا فتویٰ دے چکا تھا پیش کیا جس پر زید نے بے تکلف دستخط کر دیئے گویا غیر واقعی سوالات کی موافقت باوجود پورا علم ہونے کے دیدہ دانستہ کی اور فتنہ عظیم پھیلا دیا، آیا زید کا رویہ عند الشرع کیسا ہے، زید مسلمان ہے یا کافر یا فاسق نماز اس کے پیچھے کیسی ہے۔
(الجواب) اصل یہ ہے کہ مفتی اور اس کے مصدق کے سامنے جو کچھ واقعہ پیش کیا جاوے گا وہ اس کے موافق جواب دے گا یا تصدیق کرے گا پس جو شخص موجبات کفر سے انکار کرے اور اس امر کا اقرار کرے کہ میں نے وہ

---

(۱) و کذا الاستهزاء علی الشریعة الغراء کفر لان ذالك من امارات تكذیب الانبیاء (شرح فقه اكبر ص ١٨٦) نماز چہ چیست لو قال نماز کرا کم یا در و پدر من مرد و اند یکفر (عالمگیری مصری ج ٢ ص ٢٦٨ ط. ماجدیه ج ٢ ص ٢٦٨) ظفیر
(۲) و من اعتقدان الایمان والكفر واحد فهو كافر و من لا یرضی من الایمان فهو كافر (ایضا ج ٢ ص ٢٥٧) ظفیر
(۳) و الكافر بسب نبی من الانبیاء فانه یقتل حدا و لا تقبل توبته مطلقا و لو سب الله تعالی یكفر اذا وصف الله تعالی بما لا یلیق به او سخر باسم من اسمائه الخ (عالمگیری موجبات الكفر ج ٢ ص ٢٥٨ ط. ماجدیه ج ٢ ص ٢٥٨) ظفیر

افعال نہیں کیے جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو اس حالت میں یہی جواب دیا جاوے گا کہ شخص مذکور کافر نہیں ہے، فقہاء نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر معتبر گواہوں سے کسی شخص کا مرتد ہونا معلوم ہو لیکن وہ انکار کرے کہ میں نے یہ امور جو موجب ارتداد ہیں نہیں کئے ہیں تو موافق اس کے قول کے اس کو چھوڑ دیا جاوے گا اور اس سے کچھ تعرض نہ کیا جاوے گا، درمختار میں ہے **شهدوا على مسلم بالردة وهو منكر لا يعرض له لا لتكذيب الشهود العدول بل لان انكاره توبة ورجوع الخ**۔(۱) اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل کی گواہی سے کفر وارتداد ثابت ہو اور وہ اس سے انکار کرے تو اس سے کچھ تعرض نہ کیا جاوے گا نہ اس لئے کہ عادل گواہوں کو جھوٹا سمجھا گیا بلکہ اس وجہ سے کہ اس شخص کا انکار کرنا یہ توبہ ہے اور رجوع ہے پس موافق بیان سائل کے جب کہ کسی عالم نے کوئی فتویٰ لکھا اور اس جواب پر زید نے دستخط کر دیئے اور اس کی تصدیق کی تو اس کا حاصل یہ ہے کہ اس بیان کے موافق یہ جواب صحیح ہے چنانچہ اسی معاملہ مذکورہ میں جو فتویٰ سہارنپور سے عدم تکفیر کا لکھا گیا ہے وہ یہاں بھی آیا تھا اور اس پر یہاں سے ان الفاظ سے تصدیق کی گئی ہے کہ جو لوگ اس عورت مرتدہ کو حکم ارتداد کرنے والے اور اس کی معین ہیں، ان پر کفر کا فتویٰ بحالہ ہے اور جو لوگ اس امر میں اس کے معاون نہیں ہیں اور اس عورت کے ارتداد پر راضی نہیں ہیں وہ کافر نہیں ہیں، لہذا زید کے دستخط کرنے کا بھی یہ مطلب ہے اور اس وجہ سے احقر کی رائے میں اس پر شرعاً کچھ مواخذہ نہیں ہے، اور لعن وطعن کرنا زید پر اس وجہ سے روا نہیں ہے کیونکہ اگرچہ زید کو علم ہو کہ فلاں شخص اس امر میں شریک ہے لیکن جب وہ اس سے انکار کرے تو موافق تصریح صاحب درمختار کے اس کو کافر نہ کہا جاوے گا۔

نماز کی تحقیر کفر ہے

(سوال ۷۱) ہندہ بوقت نماز بادختر زید جنگ وجدال می کرو زن دیگر گفت کہ اے ہندہ مردماں نمازمی خوانند تو خاموش باش، ہندہ تحقیراً واستخفافاً در جواب گفت کہ نماز بر فرج وموئے فرج، دریں صورت ہندہ کافرہ شد یا نہ۔

(۲) احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

عورت کے کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہوتا ہے یا نہیں۔

(۳) کلمہ کفر سے آدمی کافر ہو جاتا ہے

کلمہ کفر کہنے سے آدمی کافر ہوتا ہے یا نہیں۔

(۴) مرتد کسے کہتے ہیں

اگر کلمہ کفر کہنے سے کافر ہو گیا تو اس کو مرتد کہیں گے یا کیا۔

(الجواب) یہ کلمہ کفر کا ہے۔(۲)

(۲) نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔(۳)

---

(۱) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۱۳ ط.س. ج ۴ ص ۲۴۶. ظفير. (۲) لان مناط التكفير و هو التكذيب والا ستخفاف عند ذلك (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۲) ظفير. (۳) وارتداد احدهما فسخ عاجل (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳) ظفير.

(۳) کلمہ کفر کہنے سے کافر ہو جاتا ہے
(۴) اس کو مرتد کہیں گے۔

خنزیر دیوی پر چڑھایا کفارہ کی شکل کیا ہو

(سوال ۷۲) زید نہایت مہلک عارضہ میں مبتلا ہو گیا اور بعض کے کہنے سے معلوم ہوا کہ کسی دشمن نے اس کو موٹھ ماری ہے اس کو اپنے مرنے کا پورا یقین ہو گیا، بعض مشرکین کے اغواء سے بچہ خنزیر منگا کر دیوی پر چڑھایا، برادری نے اس کو علیحدہ کر دیا ہے اس لئے کیا کفارہ ہے۔

(الجواب) کفارہ شرعی یہی ہے کہ وہ استغفار کرے اور تجدید اسلام کرے اور کلمہ شہادت پڑھے اور اپنے فعل پر نادم اور مستغفر ہو اور آئندہ ایسی حرکت نہ کرے اور وعدہ صادقہ ہے وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون الآیۃ۔

اصحاب ثلثہ کو کافر کہنے والا کافر و مرتد ہے

(سوال ۷۳) اصحاب ثلثہؓ کو جو شخص کافر کہے اس کی امامت و بیعت اور ان کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) شخص مذکور کافر ہے چنانچہ شامی میں ہے نقل فی البزازیۃ عن الخلاصۃ ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنھما فھو کافر ج ۳ ص ۳۰۲۔(۱) ان لوگوں کی تعلیم و تلقین کے موافق عمل کرنا اور اس کو اپنا امام و پیشوا بنانا قطعاً جائز نہیں قال اللہ تعالیٰ ومن یبتغ غیر الا سلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔(۲) اور ایسے گمراہ لوگوں سے قطع تعلقات کرنا ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین۔(۳) لہذا حتی الامکان ان کے ساتھ نشست و برخاست سے احتراز کرنا چاہئے۔

کل گناہ خدا کے سر کلمہ کفر ہے

(سوال ۷۴) رحمان نے مولوی احمد شاہ سے سوال کیا کہ اگر شاہدین جھوٹی اور عداوتی شہادت ظاہر کر کے کوئی حقیقت ضائع کر دیویں جس کی وجہ سے تمام عمر حرام و گناہگاری زائد ہوتی جاوے تو تمام عمر کے گناہ کس کے سر پر پڑیں گے، مولوی احمد شاہ نے جواب دیا کہ یہ کل گناہ خدا تعالیٰ کے سر پڑیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس بارہ میں شرعی حکم کیا ہے۔

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ اگر گواہوں نے جھوٹی گواہی دے کر کسی کی حق تلفی کی اور حاکم شرعی نے ان گواہوں کی گواہی پر ناحق کسی کی ملک دوسرے کو یعنی مدعی کاذب کو دلوادی تو گناہ اس کا ان گواہوں پر ہے اور اس مدعی پر ہے حاکم پر گناہ نہیں ہے کما ورد فی الحدیث مصر حا بانہ قطعۃ من نار فی حق المدعی الکاذب(۔) وقال اللہ تعالیٰ واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ(۴) اور یہ مقولہ مولوی احمد شاہ مذکور کا غلط اور جہل

---

(۱) ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۵. ط.س. ج ۴ ص ۲۳۷
(۲) آل عمران. ۱۷
(۳) الانعام. ۱۴.
(۴) الحج. ۱۱.

صریح ہے اور کلمہ کفر کا ہے والعیاذ باللہ تعالی۔

نماز پڑھنے والے کو کافر سمجھنا

(سوال ۷۵) زید جو مدعی اسلام ہے اس امر کا قائل ہے کہ نماز کا پڑھنے والا کافر ہے۔ علماء کی غلطی کے باعث یہ نماز ایجاد ہوئی ہے ورنہ شریعت میں کہیں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے اللہ کی یاد اور اس کی عبادت دل میں ہونی چاہئے۔ ایسے شخص کے لئے اور جو لوگ اس کے ہم خیال ہوں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) شخص مذکور اور اس کے اتباع وہم عقیدہ لوگوں کے کفر و ارتداد میں کچھ شبہ اور تامل نہیں ہے۔(۱) ان کے ساتھ معاملہ کفار و مرتدین کا سا ہونا چاہئے اور اہل اسلام ان کو اپنی جماعت سے علیحدہ کر دیں اور ان کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہ رکھیں۔

خدائی کا دعویٰ کفر ہے

(سوال ۲۷۶) ایک شخص نے مجھ سے تین مرتبہ یہ لفظ کہا کہ میں تیرا خدا ہوں والعیاذ باللہ تعالی اس شخص کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔

(الجواب) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یقل منهم انی اله من دونه فذلك نجزیه جهنم كذلك نجزی الظلمین۔(۳) (ترجمہ) اور جو کوئی ان میں سے یہ کہے کہ میں خدا ہوں اللہ کے سوا پس اس کی سزا دوزخ ہے ہم اسی طرح ظلم کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں، پس اس آیت سے واضح ہے کہ شخص مذکور کافر و ظالم ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے ساتھ کھانا پینا ملنا جلنا درست نہیں ہے۔

ہندوؤں کے ذریعہ چڑھاوا چڑھانا معصیت اور فسق ہے

(سوال ۷۷) ایک مسلمان لڑکا بیمار ہوا اس کے والدین نے ستیلا مانا یعنی ایک بت کی منت مانی کہ ہمارا لڑکا اچھا ہو جاوے گا تو ایک بکرا چڑھاویں گے بعد شفا ہونے کے ایک بکرا منت کا کسی ہندو کے ذریعہ سے بت پر لے جا کر کاٹا گیا اور گاؤں کے ہندو لوگوں میں تقسیم ہوا، لڑکے کے والدین کا اسلام و نکاح باقی رہا یا نہ۔

(الجواب) وہ دونوں عاصی و فاسق ہوئے توبہ و استغفار کریں اور تجدید نکاح کر لینا اچھا ہے اور احوط ہے۔(۴)

کہنا کہ مصیبت میں دنیا و عاقبت کچھ نہیں سوجھتی کیا حکم ہے

(سوال ۷۸) زید و بکر میں باہم منازعت ہوئی زید نے کہا میں خودکشی کر کے اس کو قید کراؤں گا عمرو نے زید کو سمجھایا کہ ایسا نہ کرنا ورنہ عاقبت میں سخت سزا ہوگی، زید نے کہا کہ اس وقت مجھے دنیا اور عاقبت کی نہیں سوجھتی ہے اس کلمہ سے زید کافر ہوا یا نہ۔

(الجواب) اس کلمہ میں خوف کفر ہے مگر چونکہ تاویل ممکن ہے اس لئے کافر نہ کہا جاوے گا، بہر حال تجدید ایمان

---

(۱) من جحد فرضا مجمعا علیه كالصلوٰة والصوم والزكوٰة والغسل من الجنابة كفر (شرح فقه اكبر ص ۲۱۲) ظفير۔
(۲) اذا انكر الرجل آية من القرآن او سخرباية من القرآن او عاب كفر (عالمگیری موجبات الكفر ج ۲ ص ۲۶۶ ط ماجدیه ج ۲ ص ۲۶۶) ظفير وكذا الاستهزاء على الشريعة الغراء كفر (شرح فقه اكبر ص ۱۸۶) ظفير۔
(۳) الانبياء ۲ (۴) ومافيه خلاف يومر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ٤١٤ ط س ج ٤ ص ۲۳۰) ظفير۔

وتجدید نکاح بہتر ہے۔(۱)

میں عیسائی ہوں یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۷۹) جو شخص یہ کہے کہ میں عیسائی ہوں اس کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں، اگر کسی نے بھول کر کھالیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) وہ شخص کافر ہو گیا اس کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں ہے اگر بھول کر کھالیا تو گناہ نہیں ہے آئندہ ایسا نہ کرے۔(۲)

کلمہ کا اس طرح پڑھنا لا الہ الا اللہ ابوبکر و عثمان و علی محمد رسول اللہ

(سوال ۸۰) اگر کوئی شخص کلمہ طیبہ کے ساتھ صحابہ کرام کے نام کو ملا کر پڑھے بایں طور لا اله الا الله ابوبکر و عمر و عثمان و علی ومحمد رسول الله۔ تو وہ کافر ہوگا یا گناہگار، اگر کافر نہیں تو جو لوگ اس کو کافر کہتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) کتب فقہ میں تصریح ہے اگر کسی کلام وغیرہ میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو اگرچہ وہ ضعیف ہو تو مفتی کو اس قائل کے اسلام کی طرف مائل ہونا چاہئے اور باوجود امکان تاویل تکفیر مسلم کی طرف مبادرت نہ کرنی چاہئے اور فتوی کفر کا نہ دینا چاہئے بناءً علیہ شخص مذکور کو کافر نہ کہا جاوے گا۔(۳) لیکن ایسے کلام موہوم سے جس میں خوف کفر ہو آئندہ کو احتیاط کرنی چاہئے اور تاویل اس کلام میں یہ ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ صرف محمد کی خبر ہو یعنی پورا کلمہ اس طرح ہو لا اله الا الله محمد رسول الله اور اس کے درمیان میں شخص مذکور نے اپنی جہالت سے ابوبکر و عمر و عثمان و علی زیادہ کر دیا۔ گویا یہ مطلب ہے کہ یہ حضرات خلفاء برحق ہیں اور ان کی خلافت کا اعتقاد کرنا چاہئے، بہر حال آئندہ ایسے الفاظ سے سخت احتراز کرنا چاہئے اور ایسے کلام کے ساتھ جو کہ موہم کفر ہو کبھی تکلم نہ کرنا چاہئے۔

مسجد میں پیشاب کر دوں کلمہ کفر ہے

(سوال ۸۱) ایک شخص نے مسجد کے متعلق یہ الفاظ کہے کہ مسجد کیا میری سسر کی ہے اور مسجد میں میں پیشاب کر دوں اور سور کاٹ کر ڈال دوں والعیاذ باللہ تعالی اس صورت میں اس شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) یہ کلمات اس شخص کے کفر کے کلمات ہیں اس کو توبہ کرنا اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرنا لازم ہے اور جب تک وہ توبہ نہ کرے اس سے قطع تعلق کر دیں۔(۴)

---

(۱) اذا اطلق كلمة الكفر عمدا لكنه لم يعتقد الكفر قال بعض اصحابنا لا يكفر الخ وقال بعضهم يكفر وهو الصحيح عندى لانه استخف بدينه اه (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳. ط.س. ج ٤ ص ۲۲٤) ظفير

(۲) ايضاً ظفير

(۳) وفى الخلاصة وغيرها اذا كان فى المسئلة وجوه توجب التكفير و وجه واحد يمنعه فعلى المفتى ان يميل الى الوجه الذى يمنع التكفير تحسينا للظن بالمسلم وفى التتارخانية لا يكفر بالمحتمل لان الكفر نهاية فى العقوبة فيستدعى نهاية فى الجناية ومع الاحتمال لا نهاية اه (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳. ط.س. ج ٤ ص ۲۳۰) ظفير

(٤) اذا اطلق الرجل كلمة الكفر عمدا لكنه لم يعتقد الكفر قال بعض اصحابنا لا يكفر الخ وقال بعضهم يكفر وهو الصحيح عندى لانه استخف بدينه (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳. ط.س. ج ٤ ص ۲۲٤) ظفير

قرآن پر پیشاب کردوں گا یہ کہنا کفر ہے

(سوال ۸۲)زید و ہندہ میں تکرار ہوا ہندہ نے کہا میں قرآن لے کر بددعا کروں گی زید نے کہا میں تمہاری قرآن پر پیشاب کردوں گا نعوذ باللہ من ذلک، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب)اس صورت میں زید کافر و مرتد ہوگیا(۱)اور اس کا نکاح اس کی زوجہ سے ٹوٹ گیا اور فسخ ہوگیا کما فی الدرالمختار وارتداد احد ھما فسخ عاجل الخ ۔(۲)

نماز کی توہین کرنا کفر ہے

(سوال ۸۳)ایک مجمع میں نماز جمعہ کا کچھ تذکرہ ہوا ایک امام نے غصہ ہو کر کہا دو رکعت دبر میں دو گے یا چار اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب)یہ کلمہ جو اس نے کہا کفر کا کلمہ ہے(۳)اس کو چاہئے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے۔

توہین کلام اللہ کفر ہے

(سوال ۸۴)ایک شخص کو کسی بات پر کہا جاوے کہ قرآن شریف اٹھاؤ اگر وہ کہہ دیوے کہ میرا آلہ تناسل اٹھاوے گا تو اس پر کیا حکم ہوگا۔

(الجواب)یہ کفر کا کلمہ ہے کیونکہ توہین کلام اللہ اس سے ظاہر ہے اور وہ کفر ہے(۴)لہذا تجدید ایمان و تجدید نکاح اس کو لازم ہے۔

شریعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۸۵)ایک مجلس میں چند آدمی ایک امر متنازع کے فیصلہ کے لئے جمع ہوئے ان میں سے ایک فریق نے شریعت حقہ کی توہین کی اور علانیہ کہا کہ ہم پنچائت کے فیصلہ کے مقابلہ میں شریعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور ہم کو ایسی مسلمانی کی ضرورت نہیں جس میں پابندی ہو ہم رسم برادری کو شریعت کے مقابلہ میں مقدم سمجھتے ہیں آیا اس اعتقاد کے رکھنے والے اور ایسے الفاظ کے کہنے والے مسلمان رہے یا نہ ، تجدید نکاح و تجدید اسلام ہونی چاہئے یا نہ۔

(الجواب)الفاظ مذکورہ کہنے والے اشخاص کافر ہوگئے ان کو تجدید اسلام و تجدید نکاح و توبہ و استغفار کرنا لازم ہے اور جب تک توبہ و تجدید اسلام وغیرہ نہ کرے ان کے ساتھ ملنا جلنا درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱)وبالجملہ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بھا اخلال بالایمان اتفاقا کسجود الصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف والکعبۃ الخ ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س.ج۴ص۲۲۲) ظفیر.(۲)الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج۳ص۱۹۳ ظفیر .(۳) اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ھازلاً او لاعبا کفر عند الکل لا اعتبار باعتقادہ امور الاخلال بھا اخلال بالایمان اتفاقاً کسجود صنم وقتل نبی والاستخفاف بھا والمصحف الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۳ ظفیر (ایضاً ج ۳ ص ۲۹۳.ط.س.ج۴ص۲۲۴).(۴)وکذا الاستھزاء علی الشریعۃ الغراء کفر لان ذلک من امارات تکذیب الانبیاء (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۶) اذا قال لو امرنی اللہ بکذالم افعل فقد کفر (عالمگیری مصری ج۲ ص ۲۵۸) ظفیر.

میرا مذہب اسلام نہیں ہے اس کا قائل مرتد ہے

(سوال ۸۶) ایک شخص مسائل دینیہ سے واقف ہے اور نماز روزہ کا پابند لیکن جب سے اس اسکول کا مدرس اول ہوا اور مخالفین اسلام کی طرف سے یہ اعتراض ہوا کہ مسلمان اس رتبہ کا اب مستحق نہیں ہے اس لئے کہ تعداد ان کی پوری ہو چکی ہے جب اس نے دیکھا کہ یہ عہدہ مجھ سے جاتا ہے تو اس نے حکام بالا سے یہ درخواست کی کہ میں مسلمان کی تعداد میں نہیں ہوں میرا مذہب اسلام نہیں ہے، شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) حالت مذکورہ ایسی حالت اضطرار وا کراہ نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے کلمہ کفر کہنا اور خروج عن الاسلام کا اقرار کرنا درست ہو تا کہ وہ شخص الا من اکرہ وقلبه مطمئن بالایمان میں داخل ہو کر مسلمان رہے بلکہ شخص مذکور محض کہنے اس کلمہ کے کہ میرا مذہب اسلام نہیں ہے کافر ہو گیا اس کو تجدید اسلام لازم ہے اور توبہ و استغفار ضروری ہے تاکہ وہ پھر اسلام میں داخل ہو اور جماعت مومنین میں داخل ہو۔(۱)

غیر اللہ کو تعظیماً و عبادۃً سجدہ کرنا شرک ہے

(سوال ۸۷) زید غیر اللہ کیلئے سجدہ تعظیماً و عبادۃً دونوں کو حرام کہنے کے باوجود اول قسم کے سجدہ کو شرک نہیں جانتا لیکن عمر دونوں قسم کے سجدوں کو حرام اور شرک کہتا ہے کس کا قول صحیح ہے۔

(الجواب) غیر اللہ کے لئے سجدہ تعظیماً و عبادۃً کرنا حرام اور کفر ہے کیونکہ تعظیماً سجدہ کرنا بھی عبادۃً سجدہ کرنا ہے۔ اسی لئے در مختار میں سجدہ تعظیماً و عبادۃً دونوں کو کفر لکھا ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہے یہ متفق علیہ کفر ہے۔ البتہ خلاف اس سجدہ میں ہے جو بطور سلام اور تحیہ کی ہو یعنی سلام کی جگہ سجدہ کیا جاوے، در مختار میں ہے وکذا تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی به آثمان لا نه یشبه عبادة الوثن وهل یکفران علی وجه العبادة والتعظیم کفر وان علی وجه التحیة لا وصار آثما ومرتکباً للکبیرة انتهیٰ وفی الشامی(۲) وذکر الصدر الشهیدانه لا یکفر بهذه السجود لانه یرید به التحیة وقال شمس الائمة السرخسی ان کان لغیر الله تعالیٰ علی وجه التعظیم کفر قال القهستانی وفی الظهیرة یکفر بالسجدة مطلقا الخ ج ۵ ص ۲۴۶ پس معلوم ہوا کہ اختلاف جو کچھ ہے وہ سجدہ تحیہ میں ہے اور سجدہ عبادت اور تعظیم بالاتفاق کفر ہے، پس در حقیقت یہ دو قسم نہیں ہیں کیونکہ سجدہ عبادۃ اور تعظیم کو فقہاء ایک ہی قسم شمار فرماتے ہیں اور اس کو کفر فرماتے ہیں لہذا اس میں قول عمر صحیح ہے البتہ سجدہ تحیہ میں اختلاف ہے کہ وہ کفر ہے یا نہیں اور حرام کبیرہ ہونے میں کچھ خلاف نہیں ہے۔

---

(۱) من شك فی ایمانه الخ فهو کافر و من اعتقد ان الایمان والکفر واحد فهو کافر و من لا یرضی من الا یمان فهو کافر و من یرضی بکفر نفسه فقد کفر (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۵۷. ط. ماجدیه ج ۲ ص ۲۵۷) ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحظر و الا باحة ج ۵ ص ۲۳۷. ط. س. ج ۶ ص ۳۸۰. ظفیر
(۳) دیکھئے ردالمحتار کتاب الحظر والا باحة ج ۵ ص ۳۰۸. ط. س. ج ۶ ص ۳۸۳. ظفیر.

احادیث نبویہ کی توہین کفر ہے

(سوال ۸۸) (۱) احادیث نبوی کی توہین کرنا اور گالیاں دینا (۲) نمازیوں کو نماز پڑھنے کی بابت گالیاں دینا (۳) خود کو کہنا کہ میں رام شاہ کی امت میں ہوں۔

(الجواب) احادیث نبویہ کی توہین کرنا اور یہ کہنا کہ میں رام شاہ کی امت میں ہوں کفر ہے۔(۱) اور نمازیوں کو گالی دینا حرام اور فسق ہے۔(۲)

سید اگر کہے کہ نماز روزہ میرے لئے معاف ہے تو مسلمان نہیں

(سوال ۸۹) اور جو سید بھنگ شراب وغیرہ پیوے اور یہ کہے کہ ہمیں نماز روزہ سب معاف ہے ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔

(الجواب) جو لوگ ایسا کہیں وہ مسلمان نہیں ہیں ایسے کلمات سے کفر ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔(۳)

حق تعالیٰ کی شان میں گالی کفر ہے

(سوال ۹۰) میرے شوہر زید نے اگر مجھے طلاق دے دی اور حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں بہت ہی نازیبا الفاظ کہے یہاں تک کہ بیہتی کی گالی دی وغیرہ وغیرہ، تو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) زید مذکور نے اگر واقعی حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں ایسے الفاظ کہے جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ کافر ہو گیا۔ اور اس نے اگر اپنی زوجہ کو طلاق بھی نہ دی ہو تب بھی اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور نکاح فسخ ہو گیا کما فی الدر المختار وارتداد احدھما فسخ عاجل الخ۔(۵) پس اس صورت میں زید کو زوجہ کے ساتھ رہنا اور اس سے تعلق زوجیت کا رکھنا درست نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کی شان میں فحش کلمات کہنے والا مرتد ہے

(سوال ۹۱) ایک شخص آنحضرت ﷺ کی شان مبارک میں نہایت فحش کلمات کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک سور کا گوشت جناب کے دشمنوں نے کھایا ہے وغیرہ وغیرہ ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) وہ شخص مرتد ہو گیا اگر وہ تجدید اسلام اور توبہ نہ کرے تو اس سے مسلمان بالکل قطع تعلق اور متارکت کر دیں اگر حکومت اسلام ہوتی تو اس کو سخت سزا دی جاتی مگر اب سوائے قطع تعلق کے مسلمان کیا کر سکتے ہیں کیونکہ حدود و تعزیرات اسلامی حاکم اسلام ہی جاری کر سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) من اھان الشریعة او المسائل التی لا بد منھا کفر (شرح فقه اکبر ص ۲۶۵) ظفیر۔

(۲) سباب المسلم فسوق وقتاله کفر (مشکوة باب حفظ اللسان ص)۔

(۳) من جحد فرضا مجمعا علیه کالصلوة والصوم والزکوة والغسل من الجنابة کفر (شرح فقه اکبر ص ۲۱۲) من قال لا اصلی جحودا او استخفافا او علی انه لم یومر او لیس بواجب فلا شك انه کفر فی الکل (ایضا ص ۲۱۹) ظفیر

(۴) والکافر بسب نبی من الانبیاء فانه یقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا ولو سب الله تعالیٰ قبلت لانه حق الله تعالیٰ والاول حق عبد لا یزول بالتوبة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۰ ط.س. ج ۴ ص ۲۳۱) ظفیر

(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳۔ ظفیر

(۶) والکافر بسب نبی من الانبیاء فانه یقتل حدا ولا تقبل توبته الخ ومن شك فی عذابه وکفره کفر وتمامه فی الدر (در مختار) اجمع المسلمون ان شاتمه کافر وحکمه القتل (ردالمحتار) باب المرتد (ج ۳ ص ۴۰۰ ط.س. ج ۴ ص ۲۳۱) لا حد لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵ ط.س. ج ۴ ص ۵) ظفیر

کہاں کی حدیث و قرآن یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۹۲)ایک شخص نے بدعت کو منع کیا سننے والوں میں سے ایک نے کہا کہ میاں کہاں کی باتیں اور کہاں کی یہ حدیث و قرآن ایسا کہنے والے کے لئے کیا حکم ہے بینوا و توجروا۔

(الجواب)ایسا کہنے والا گنا ہگار اور فاسق ہے اور اگر استخفافاً اس نے قرآن و حدیث کی نسبت ایسا کلمہ کہا تو یہ کفر ہے۔(۱)پس اس شخص کو توبہ کرنی چاہئے۔ اور احتیاطاً تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنی چاہئے جیسا کہ شامی میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔(۲)فقط۔

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۹۳)اگر شوہر کلمہ کفر کہے اور وہ پایہ ثبوت کو پہنچ جائیں تو اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہوگی یا نہیں، اور زوجہ بھی کلمہ کفر کہے اور یہ بھی پایہ ثبوت کو پہنچ جائیں تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے آیا نکاح فسخ ہو گا یا وہ خود مطلقہ بائنہ ہوگی۔

(الجواب)در مختار میں ہے وارتداد احد هما فسخ عاجل،(۳)پس معلوم ہوا کہ بصورت مرتد ہو جانے زوج یا زوجہ کے فوراً ان میں نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ فقط۔

اپنے کو خدا، قیامت، جنت و دوزخ کا منکر کہنا کفر ہے......

(سوال ۹۴)جو مسلمان اپنے آپ کو خدا کہے نعوذ باللہ اور قیامت کو بے بنیاد سمجھیں، بہشت اور دوزخ اسی دنیا کو خیال کرے اور کفر و شرک کے کلمات کہے اور جھوٹی قسمیں کھائے ہم کو اس سے کیا سلوک کرنا چاہئے توبہ اس کی مقبول ہے تو کچھ کفارہ بھی ہو گا یا نہیں۔

(الجواب)وہ شخص مرتد اور کافر ہو گیا لیکن وہ اپنے خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ سے توبہ کرے اور تجدید اسلام کرے، تو توبہ اس کی مقبول ہے اور پھر وہ مسلمان ہو جاوے گا اور پھر اس کے ساتھ معاملہ اہل اسلام کا سا رکھنا چاہئے اور کچھ کفارہ اس کا نہیں ہے۔(۴)فقط۔

غصہ میں کہا پیغمبر زادہ بھی آجائے تو بھی کام نہ کروں گا

(سوال ۹۵)زید نے حالت غصہ میں یہ کہا کہ اگر کوئی پیغمبر زادہ بھی آجاوے تو میں یہ کام نہ کروں گا مگر بنظر استخفاف شریعت نہیں کہا بلکہ بوجہ زائل ہونے عقل کے کہا پھر فوراً جب اثبات عقل ہوا استغفار کر لیا تو شرعاً شخص مذکور کو حکم ارتداد کا دیا جائے گا یا نہ۔

---

(۱)امور الا خلال بها اخلال بالا یمان کسجود صنم وقتل نبی والا ستخفاف به و بالمصحف الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س ج ٤ ص ۲۲۲ . ظفیر .

(۲)مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولا ده اولاد زنا وما فیه خلاف یومر بالا ستغفار والتوبة وتجدید النکاح (در مختار) قوله التوبة ای تجدید الا سلام (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ٤١٤ .ط.س. ج ٤ ص ٢٤٦) ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۵۳۹ .ط.س. ج ٤ ص ۱۹۳ . ظفیر.

(٤)من انکر القیامة اوالجنة او النار اوالمیزان او الصراط اوالصحائف المکتوبة فیها اعمال العباد یکفر (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۷٤ .ط.ماجدیه ج ۲ ص ۲۷٤ من ارتد عرض الحاکم علیه الاسلام استحبابا(علی المذهب لبلوغه الطاعوة وتکشف شبهته و یحبس وجو با وقیل ندبا ثلثة ایام یعرض علیه الا سلام فی کل یوم ان استهل الخ فان اسلم فیها والا قتل لحدیث من بدل دینه فاقتلوه (الدر المختا علی هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹٤ ط.س. ج ٤ ص ۲۷٤ ظفیر

(الجواب) قال في الدر المختار و شرائط صحتها العقل والصحو والطوع فلا تصح ردة مجنون ومعتوه وموسوس وصبي لا يعقل وسكران ومكره عليها الخ پس معلوم ہوا کہ اگر غضب ایسا تھا کہ زید اس میں مغلوب العقل اور مسلوب العقل ہو گیا متماثل دیوانہ کے تو حکم ارتداد اس پر نہ کیا جاوے گا اور بہر حال توبہ و تجدید ایمان لازم ہیں۔ فقط۔

اس وقت کافرین کر بحث کرتا ہوں کلمہ ارتداد ہے

(سوال ۹۵) ہندوو مسلمان میں مسجد و دیول کے جھگڑے کا تصفیہ تحصیلدار کے اجلاس میں ہو رہا تھا زید نے بتائید ہندو و بلحاظ خیر خواہی اور مسجد کی بے حرمتی کی غرض سے یہ کہا کہ اس وقت میں کافرین کر ہنود کی طرف سے بحث کرتا ہوں وغیرہ تو زید کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں زید کافر و مرتد ہو گیا اور تمام عمل اس کے حبط ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو في الآخرة من الخاسرين۔(۱) پس زید پر تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے اور توبہ و استغفار لازم ہے تاکہ از سر نو مسلمان ہو جاوے اور احکام اسلام اس پر جاری ہوں۔ فقط۔

بیوی جب عیسائی بن گئی تو نکاح باقی نہیں رہا

(سوال ۹۶) میاں بیوی میں تکرار ہو لیبوی عیسائی ہو گئی نکاح باقی رہایا نہیں۔

(۲) دوبارہ جب اسلام لے آئی تو شوہر اول کو ملے گی

اگر بیوی پھر مسلمان ہو گئی تو شوہر اول کا کچھ حق باقی رہایا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں نکاح باقی نہیں رہا۔(۲)

(۲) پھر مسلمان ہونے پر وہ عورت شوہر اول ہی کو دی جائے گی یعنی اس عورت کو مجبور کیا جاوے کہ شوہر اول سے نکاح کرے۔ در مختار اور شامی میں یہ مسئلہ لکھا ہے۔(۳) فقط

اولاد کو کافر کہنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا

(سوال ۹۷) ایک عورت نے اپنی صغیر السن اولاد کو کافر کہا زوج نے اس سے کلام و حقوق زوجیت ترک کر دیا، بدیں غرض کہ مبادا میری زوجہ میرے نکاح سے خارج ہو گئی ہو یہ خیال صحیح ہے یا کیا حکم ہے۔

(الجواب) حدیث شریف میں ہے من قال لا خيه كافر فقد باء به احد هما او كما قال صلى الله عليه وسلم(۴) اور یہ بھی حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کافر کہے، اور وہ کافر نہیں ہے تو وہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے، الحدیث، اس حدیث کے معنی یہ بیان کئے گئے ہیں کہ گناہ کافر کہنے کا اس پر عود کرتا ہے وفیہ اثر، اس صورت میں وہ عورت فاسقہ ہوئی اور نکاح نہیں ٹوٹا، پس وہ شخص بدستور سابق اپنی

---

(۱) المائدہ۔ ۵

(۲) وارتداد احدهما فسخ عاجل (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹۔ ط.س. ج۳ص۱۹۳) ظفیر۔(۳) ولا شئ لوارتدت الخ تجبر على الا سلام وعلى تجديد النكاح زجرا بمهر يسير كدينار وعليه الفتوى (ايضاً ج ۲ ص ۵۳۰۔ ط.س. ج۳ص۱۹۴) ظفیر۔

(۴) مشكوة شريف باب حفظ اللسان ص ۴۱۱۔ ظفیر۔

زوجہ کو رکھے اور احتیاطاً تجدید نکاح کرلیوے تو اچھا ہے جیسا کہ ظاہر حدیث کا مقتضیٰ ہے۔ فقط۔

خدا کو نہیں مانتا کلمہ کفر ہے

(سوال ۹۸) زید نے بمواجہ تین آدمیوں کے اپنے خسر کے اس کہنے پر کہ تو نہ کبھی نماز پڑھتا ہے نہ روزہ رکھتا ہے۔ (تجھ سے بولنے کو ہمارا دل نہیں چاہتا۔) یہ کہا کہ میں خدا کو نہیں مانتا، میں تو عیسیٰ مسیح کو مانتا ہوں، والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ، اس کلمہ کے کہنے سے زید مرتد ہو گیا یا نہ اور اس کی عورت اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور اس پر عدت طلاق واجب ہو گی یا عدت وفات۔

(الجواب) صرف اس لفظ کے کہنے سے کہ میں خدا کو نہیں مانتا ہوں شخص مذکور کافر اور مرتد ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور عدت طلاق اس پر لازم ہوئی۔ در مختار میں ہے وارتداد احدهما فسخ عاجل۔ (۱) الخ وایضا فی باب العدۃ وهی فی حق حرۃ الخ املاق او فسخ بجمیع اسبابه الخ ثلثة حیض کوامل الخ۔ (۲) فقط۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹۔ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر۔
(۲) ایضاً باب العدۃ ج ۱ ص ۸۲۵ و ج ۲ ص ۸۲۶۔ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۴۔ ظفیر۔

مجھے خدا کی ضرورت نہیں کلمہ ارتداد ہے

(سوال ۹۹) ایک واعظ نے ایک عورت زانیہ کو نصیحت کی کہ وہ زنا چھوڑ دے۔ اس پر عورت نے جواب دیا کہ مجھے خدا کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ خدا کی جنت کی، شرعاً اس عورت کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔

(الجواب) اس عورت پر حکم کفر وارتداد کا لاحق ہو گیا۔(۱) اور نکاح اس کا فسخ ہو گیا اس کو توبہ کرا کر اور تجدید اسلام کرا کر پھر نکاح کیا جاوے۔(۲) فقط۔

میں کافر ہو گیا کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۰۰) زید اور عمر میں عداوت چلی آتی ہے، زید نے اس بات کا عہد کیا کہ اگر عمر اپنی لڑکی کی شادی زید کے لڑکے سے کر دیوے تو زید اس بات کا حلف اٹھائے گا کہ وہ کبھی عمر کی لڑکی سے عداوت نہ نکالے گا، نہ تکلیف دے گا چنانچہ زید نے قرآن شریف اٹھا کر قسم کھالی اور زید کے لڑکے سے عمر کی دختر کا عقد ہو گیا، زید عقد کے بعد جھگڑا فساد کرنے اور لڑکی کو غیر معمولی تکالیف پہنچانے لگا عمر نے اپنی ٹوپی زید کے قدموں پر رکھ دی اور معافی کا خواستگار ہوا، زید نے دو مرتبہ یہ کلمہ کہا کہ اگر خداوند کریم آسمان پر سے اتر آوے اور مجھ کو کہے تب بھی میں معاف نہ کروں گا، عمر نے کہا کہ یہ کلمات کفر کیوں زبان سے نکالتے ہو تب زید نے کہا کہ میں کافر ہو گیا اور یہ بھی کہا کہ اگر عمر کے گھر کی طرف قبلہ ہو جاوے تو میں سجدہ نہ کروں اس صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے، زوجین میں علیحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) زید نے جو کلمات کفر کہے اس سے اس کا کافر ہونا و مرتد ہونا ثابت ہوا۔(۳) اس کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور اس کا لڑکا چونکہ اپنی زوجہ کو نان و نفقہ دیتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اس لئے بموجب حکم بعض ائمہ قاضی شرعی اس کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کرنے کا حکم کر دے اور فسخ نکاح کر کے دوسرے نکاح کی اجازت دے دے یہ کام کسی ریاست اسلامیہ میں جا کر ہو سکتا ہے وہاں کا قاضی تفریق کرا دیوے۔ فقط۔

کلام اللہ کو کلام انسانی اور دوسرے کلمات کفریہ سے مرتد ہو گیا

(سوال ۱۰۱) زید مسلمان افعال کفر و شرک کا مرتکب ہے کچھ دنوں پیشتر مسلمانوں سے بحث و تکرار کرتا ہوا کلام اللہ کو کلام انسانی قرار دے کر قرآن پاک کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا، اور احادیث صحیحہ کو بوسیدہ کاغذوں کی طرح چاک کر کے پھینک دیا۔

(۲) وہ یہ کہتا ہے کہ لحم خنزیر اور لحم بز میں کچھ فرق نہیں ہے، اسی طرح اپنی مادر حقیقی اور اپنی عورت میں تمیز نہیں ہے، مشرکوں کے دیوتاؤں کو نذر چڑھاتا ہے اور مشرکین کا ذبیحہ کھاتا ہے۔

(۳) رام اور رحمٰن دونوں کو ایک کہتا ہے۔

---

(۱) لا یکفر احد من اهل القبلة الا فیه نفی الصانع القادر العلیم او شرك او انكار للنبوة (شرح فقه اكبر ص ۱۹۹) ظفیر
(۲) وارتداد احدهما من الزوجین فسخ عاجل (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج۳ص۱۹۳) ظفیر. (۳) اذا اطلق الرجل كلمة الكفر عمداً لكنه لا یعتقد الكفر الخ قال بعضهم یكفر وهو الصحیح عندی لانه استخف بدینه اه (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س ج ۴ ص ۲۲۴) ظفیر

(۴) مسلمانوں کو یہ تلقین کرتا ہے کہ نماز ایک فعل عبث ہے، ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں، زید اب تک زنا میں مشغول تھا اب زانیہ سے نکاح پسند کرتا ہے شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) ایسے عقائد رکھنے والا شخص کافر و مرتد ہے۔(۱) اگر وہ تائب و اسلام لا کر نہ مرے تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جاوے۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا جائے، اگر وہ شخص پھر اسلام میں داخل ہونا چاہے اور گزرے ہوئے عقائد و افعال سے توبہ کرے تو اس کو مسلمان کر لیا جاوے۔

(۴) نکاح اس کا اس زانیہ سے فوراً کر دیا جاوے۔

مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہونا

(سوال ۱۰۲) اگر کوئی مسلمان مرتد ہو جائے اور پھر اسلام لانا چاہے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

(الجواب) جس وقت وہ پھر مسلمان ہونا چاہے اس کو مسلمان کر لیا جاوے اسلام میں کچھ تنگی نہیں ہے اور اللہ کی رحمت وسیع ہے اس کی شان یہ ہے کہ ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر ملحد و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

حضرت ابوبکرؓ کی صحابیت کا منکر کافر ہے

(سوال ۱۰۳) ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت و صحابیت کا منکر ہو اور مستحق لعنت و تبرا ہو، وہ اسلام سے خارج ہے کسی بھی قسم کا برتاؤ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہئے، دوسرا شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے وہ کلمہ پڑھتے ہیں لہذا خارج اسلام نہیں ہو سکتا اس بارہ میں کس کا قول صحیح ہے۔

(الجواب) اس بارہ میں عالم کا قول صحیح ہے، اور دوسرا شخص جو کچھ کہتا ہے وہ اصول اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے اس کو چاہئے کہ اس سے توبہ کرے۔(۲)

میرا ایمان میری جوتی کے نیچے یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۰۴) ایک شخص لکھا پڑھا وکیل باوجود واقفیت کے ایسے کلمات قبیحہ مجمع کثیر میں اپنی زبان سے نکالے کہ میرا ایمان میری جوتی کے نیچے ہے تو شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے۔

---

(۱) اذا اطلق الرجل كلمة الكفر لكنه لا يعتقد الكفر الخ قال بعضهم يكفر وهو الصحيح عندي لا نه استخف بدينه (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج ٤ ص ۲۲٤) ظفير.
(۲) نعم لا شك في تكفير من قذف السيدة عائشه رضي الله تعالى عنها او انكر صحبة الصديق الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ٤۰٦ ط.س. ج ٤ ص ۲۳۷) ظفير

(الجواب) یہ کلمہ کفر کا ہے وہ شخص جس نے یہ کلمہ کہا کافر ہو گیا۔(۱) اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی جیسا کہ در مختار میں ہے، و ارتداد احد هما فسخ عاجل ،(۲) پس اس شخص کو توبہ کرنا اور تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔ فقط۔

قادیانی کافر ہیں روافض میں تفصیل ہے

(سوال ۱۰۵) ایک مولوی صاحب نے بروز جمعہ یہ فتویٰ بیان فرمایا کہ شرعاً جملہ افراد اہل شیعہ و احمدی کافر ہیں۔ اور جو شخص ان کے ساتھ خورد و نوش کرے گا یا ان کے ساتھ کسی تقریب میں شامل ہوگا کافر متصور ہوگا اور پھر اس کی ساتھ برتاؤ کرنے والا بھی کافر ہوگا علی ہذا القیاس سلسلہ کفر جاری رہے گا، اور جملہ عورات کا نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہے جو لڑکیاں اہل سنت و جماعت کی کسی شیعہ یا احمدی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں ان کی اولاد ولد الحرام ہیں اور وہ زنا کرا رہی ہیں، کیا جملہ افراد اہل شیعہ کافر ہیں۔(۲) کیا جملہ افراد احمدی جماعت کے کافر ہیں، ہم حنفی ہیں اور جس فرقہ احمدیہ کا ہم سے تعلق ہے وہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے (۳) کیا جملہ عورات کا نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہیں جو اہل سنت والجماعت کی لڑکیاں ہیں اور کسی شیعہ یا احمدی سے بیاہی ہوئی ہیں اور وہ اس طرح زنا کرا رہی ہیں (۴) کیا کسی معزز شیعہ یا احمدی اہل برادری کی تعظیم کرنا کفر ہے اور پھر جو اس کے ساتھ برتاؤ کرے گا یا اس کی کسی تقریب میں شریک ہوگا وہ بھی کافر ہوگا یا گناہگار۔

(الجواب) مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب باتفاق علماء اہل حق کافر و مرتد ہیں ان سے کسی قسم کا اتحاد و ارتباط رکھنا اور بیاہ شادی کرنا سب حرام ہے۔(۳) اور روافض میں یہ تفصیل ہے کہ جو فرقہ ان کا قطعیات کا منکر ہے اور سب شیخین کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے یعنی افک کا معتقد ہے اور صحابہ کی تکفیر کرتا ہے وہ بھی کافر و مرتد ہے(۴) ان سے مناکحت و مجالست حرام ہے اور واضح ہو کہ روافض تبرا کم ہی ہوتے ہیں اگرچہ بوجہ تقیہ کے جو ان کے نزدیک دینی فعل ہے اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ مخفی رکھتے ہیں لہذا ان کے قول و فعل کا اعتبار نہ کیا جاوے بلکہ ان کے اصول مذہب کو دیکھا جاوے پس بعد اس تمہید کے آپ خود اپنے سوالات کا جواب سمجھ سکتے ہیں۔

(۱) اکثر افراد شیعہ ایسے ہیں کہ ان کے کفر پر فتویٰ ہے اور اصول مذہب کے اعتبار سے ان کے کفر میں کچھ تردد نہیں لہذا ان کے نکاح میں اور ان سے رشتہ مناکحت قائم کرنے میں احتیاط کی جاوے اور احتراز کیا جاوے۔

(۲) قطعاً کافر و مرتد ہیں اور یہ غلط ہے کہ وہ مسلمان کو کافر نہیں کہتے ان کی کتب مذہب کو دیکھو کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی مرزا کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے اور جو اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

(۳) یہ صحیح ہے وہ نکاح نہیں ہوا اور اس حالت میں صحبت و جماع کرنا زنا ہے۔

(۴) یہ حکم عام نہیں ہے مگر معصیت اور فسق ہونے میں اس کے کلام نہیں ہے اور حدیث شریف میں ہے من

(۱) و كذا مخالفة او انكار ما اجمع عليه بعد العلم به لان ذلك دليل على ان التصديق مفقود، ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲. ط.س. ج ٤ ص ۲۲۲) ظفير.

(۲) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹. ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳) ظفير

(۳) ودعوى النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالا جماع (شرح فقه اكبر ص ۲۰۲).

(۴) وبهذا ظهر ان الرافضي ان كان ممن يعتقد الالوهية في على او ان جبرئيل غلط في الوحي او كان ينكر صحبة الصديق او يقذف السيدة الصديقة فهو كافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدين بالضرورة (ردالمحتار باب المحرمات ج ۲ ص ۳۹۸ ط.س. ج ۳ ص ٤٦) ظفير

وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔(۱) پس جب کہ مبتدع کی تعظیم و توقیر کرنا گویا اسلام کو منہدم کرنا ہے تو ایسے گمراہ کافر و مرتد فرقوں کی تعظیم و توقیر کس درجہ معصیت ہوگی۔ فقط۔

کلمہ کفر کا اعلان ہو چکا تو تجدید کا بھی اعلان کرے

(سوال ۱۰۵) اگر کسی کلمہ سے کفر لازم آجاوے جائے خود تو کیا استیناف ایمان علی روس الاشہاد ضروری ہے۔

(۲) اور استیناف ایمان سے حسنات حاصلہ عود کر آتی ہیں یا نہیں۔

(۳) تجدید ایمان کا رکن کیا چیز ہے۔

(الجواب) اگر کلمہ کفر کا اعلان ہو چکا ہے تو تجدید میں اعلان کرنا چاہئے اور اگر کلمہ کفر زبان سے نکل گیا اور کسی کو اس کی خبر بھی نہیں ہے تو تجدید ایمان میں اعلان کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) مسئلہ یہ ہے الساقط لا یعود و فیه اختلاف منقول فی الشامی فلیراجع (۲)

(۳) جو رکن ایمان کا ہے وہی تجدید ایمان کا رکن ہے۔

حق تعالیٰ کی شان میں گالی دینے والا کافر و مرتد ہے

(سوال ۱۰۶) میرے شوہر زید نے مجھے طلاق دے دی اور حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں بہت سی نازیبا الفاظ کہے یہاں تک کہ بیٹی کی گالی دی وغیرہ وغیرہ تو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) زید مذکور نے واقعی حق شانہ کی شان پاک میں ایسے الفاظ کہے ہیں جو سوال میں ہیں تو وہ کافر ہو گیا (۳) اور اس نے اگر اپنی زوجہ کو طلاق بھی نہ دی ہو تب بھی اس کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہو گئی اور نکاح فسخ ہو گیا کما فی الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل الخ۔(۴) پس اس صورت میں زید کی زوجہ کو زید کے ساتھ رہنا اور اس سے تعلق زوجیت کا رکھنا درست نہیں ہے۔ فقط۔

تعظیماً سجدہ غیر اللہ کو ناجائز ہے

(سوال ۱۰۶) جناب نے غیر اللہ کو تعظیماً سجدہ کرنے کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے وہ نہایت تشفی بخش ہے لیکن یہ امر ابھی تک دریافت طلب باقی ہے کہ اگر ایک شخص خود غیر اللہ کو تعظیماً سجدہ نہیں کرتا لیکن تعظیماً سجدہ کرنے کو حرام جانتے ہوئے کہتا ہے کہ چونکہ بجز خبر واحد لو امرت احد ان یسجد لا حد لا مرت المرأة ان تسجد لزوجها کے اور دلیل سے سجدہ تعظیمی جو شرائع سابقہ میں کیا گیا تھا اس کا منسوخ ہونا معلوم نہیں، اور اس حدیث سے بھی بحیثیت خبر واحد ہونے کے ناسخ کتاب ہونے میں شبہ باقی رہتا ہے، لہٰذا بہت سے اس حدیث سے نیز آیت قرآنی لا تسجدو للشمس الآیة سے در صورت وحدۃ حکم اگر ثابت ہو سکتا ہے تو صرف یہ کہ سجدہ غیر اللہ

---

(۱) مشکوٰة باب الاعتصام بالکتاب والسنة ص ۳۱۔

(۲) واسلامه (ای المرتد) ان یتبرا عن الادیان سوی الاسلام او عما انتقل الیه بعد نطقه بالشهادتین ولو اتی بهما علی وجه العادة لم ینفعه ما لم یتبرا (در مختار) انما هو شرط لا جراء احکام الدنیا علیه (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۵. ط.س. ج ٤ ص ۲۲٦) ظفیر۔

(۳) ومن وصف الله تعالی بما لایلیق به او سخر باسم من اسمائه الخ یکفر (شرح فقه اکبر ص ۱۸۷) ظفیر۔

(٤) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹. ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳) ظفیر۔

کو کرنا حرام ہے کفر ثابت نہیں ہوتا اور اگر تسلیم کیا جائے کہ سجدہ تعظیما کرنا کفر ہے تو اس کفر کا انکار جو نص قطعی سے ثابت ہے کفر ہوگا یا نہیں اور اس قسم کے منکر کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(جواب) کسی حکم قرآنی کے منسوخ ہونے کے معنی جس وقت ذہن نشین ہو جاویں گے اس وقت خود بخود سمجھ میں آجاوے گا کہ حدیث سے حکم قرآنی منسوخ ہو سکتا ہے، سو واضح ہو کہ منسوخ کے معنی یہ ہیں کہ وہ حکم فلاں وقت تک یا فلاں زمانہ میں تھا اور چونکہ رسول اللہ ﷺ قرآن کے معنی بیان فرمانے والے ہیں اور آپ کا بیان کسی حکم کے متعلق واجب العمل ہے جیسا کہ خود قرآن شریف میں ارشاد ہے لتبین للناس ما نزل الیهم (ترجمہ) تاکہ آپ بیان فرمادیں لوگوں کیلئے معنی قرآن منزل کے پس جب آپ کسی حکم قرآن کے متعلق یہ بیان فرمادیں کہ حکم مذکور فلاں زمانہ میں تھا اور پہلی امتوں کے لئے تھا اب وہ حکم نہیں ہے تو یہ امر نص قرآنی سے ثابت ہے کہ آپ کا یہ بیان واجب العمل ہے لہذا حدیث ناسخ قرآن ہو سکتا ہے خود قرآن شریف سے ثابت ہے اور خبر واحد ہونا اس کو مضر نہیں ہے جب کہ وہ صحیح حدیث ہو کیونکہ خبر واحد ہونا ہمارے اعتبار سے ہے ورنہ جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے کوئی حکم سنا وہ نقل قرآن کے حکم کی واجب العمل ہیں۔ فقط۔

زید نے بودھ مذہب پر ہونے کا اعلان کر دیا تو مرتد و کافر ہو گیا

(سوال ۱۰۷) زید مسلمان نے اعلانیہ بودھ مذہب اختیار کر لیا اور خود مندر کا ایک رکن ہے میونسپلٹی اور گورنر کے کونسل کے رائے دہندگان کی دو فہرستیں ہیں مسلمین کی جدا اور کفار کی جدا، زید کا نام کفار کی فہرست میں ہے اپنے بیرونی دروازہ پر بودھ کی تصویر بنوائی ہے۔ مگر بایں ہمہ ہر سال گیارہویں شریف اور اس میں مسلمانوں کی دعوت بھی کرتا ہے تو زید مسلمان ہے یا مرتد اور اس کی دعوت میں جانا اور کھانا اس کا حصہ یا روپیہ پیسہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ زید نے اعلانیہ اپنے کو بودھ مذہب پر ہونے کا اعلان کر دیا اور اپنے دروازہ پر بودھ کی تصویر بھی قائم کی اور اس کے بعد اس مذہب سے توبہ کا اعلان نہیں کیا اور اپنے مسلمان ہونے کا اظہار نہیں کیا تو وہ کافر و مرتد ہے۔(۱) اس کی کسی دعوت وغیرہ میں مسلمانوں کو شریک ہونا جائز نہیں ہے اور روپیہ پیسہ اس سے لینا درست نہیں ہے اور اس کے گھر کسی جلسہ میں وعظ و مولود شریف میں شریک ہونا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

تماشہ کرنے والا کہے میں خدا ہوں تو مرتد و کافر ہے

(سوال ۱۰۷) تماشہ کرنے والا تماشہ کے وقت اپنے آپ کو نعوذباللہ خدا کہتا ہے اور دوسروں کو سجدہ کرنے کو کہتا ہے کیا وہ مسلمان ہے اور ایسا تماشہ دیکھنے والے اور شرکت وامداد کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے۔

(۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ اس تماشہ کے اندر عبرت دکھائی جاتی ہے اور ناحق کو شکست اور حق کو فتح اس کا نتیجہ ہوتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

---

(۱) ومن لا یرضی من الایمان فهو کافر و من یرضی بکفر نفسه فقد کفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۲ ص ۲۵۷ ط.س ج۲ ص۲۵۷) المرتد هو شرعا الراجع عن دین الاسلام ورکنها اجراء کلمة الکفر علی اللسان بعد الایمان (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص ۳۹۱ ط.س ج٤ ص ۲۲۱) ظفیر۔

(الجواب) یہ کفر ارتداد صریح ہے اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔(۱) قال اللّٰہ تعالیٰ ومن یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذالک نجزیہ جھنم کذالک نجزی الظلمین۔(۲)

(۳) یہ قول غلط اور تاویل باطل ہے۔(۳) فقط۔

قرآن مجید کی توہین کفر ہے

(سوال ۱۰۸) زید نے بکر کو کسی دنیوی معاملات میں فیصلہ کے لئے کہا قرآن قسم کی طور پر اٹھا، تو میں فیصلہ منظور کر لوں گا لیکن بکر نے باہمی تنازعات میں کہا کہ میرا تو ذکر بھی نہیں اٹھاتا۔ بکر دوسری جگہ ایسے بے ادبانہ الفاظ سے توبہ کرتا ہے، اب بکر پر کیا تعزیر شرعی عائد ہوتی ہے۔

(الجواب) بکر ان الفاظ سے مرتد اور کافر ہو گیا،(۴) اگر اس نے توبہ اور تجدید ایمان کر لیا ہے تو پھر وہ مسلمان ہو گیا اب بعد اسلام لانے کے اس پر کچھ حد اور تعزیر نہیں ہے اور نکاح اس کا فسخ ہو گیا تھا اس کو پھر نکاح کرنا چاہئے۔ در مختار،(۵) شامی۔

اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کفر ہے

(سوال ۱۰۹) اگر کوئی عورت اپنے خاوند پر مشتعل ہو کر خدائے تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی شان مبارک میں الفاظ اہانت کے کہے تو ایسی عورت اسلام سے خارج ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) عورت مذکورہ کو توبہ کرنا چاہئے، توبہ کے بعد تجدید نکاح بھی ضروری ہے

شریعت کے حکم کو نہیں مانتا یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۱۰) مسمی فرمان علی اور مہدی خان نے عام طور پر مجلس میں یہ کہا کہ ہم شرع شریف کے حکم کو نہیں مانتے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے، اس کی جنازہ کے نماز پڑھنا اور اس سے تعلقات رکھنا کیسا ہے۔

(الجواب) اس میں شک نہیں کہ یہ کلمہ کفر ہے۔(۶) اور ایسا شخص اس لائق نہیں کہ مسلمانوں کی صف میں اس کو جگہ دی جائے ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے کہ شریعت اسلامی کے متعلق ایسے توہین آمیز الفاظ کہے حقیقت میں ایسی ہی بے باکی دائمی ضلالت اور ابدی ہلاکت کا باعث ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھے چونکہ صورت مسئولہ میں کلمہ مذکور مجمل ہے اس لئے ایسا کلمہ کہنے والا کے

---

(۱) لا یکفر احد من اھل القبلۃ الا فیما فیہ نفی الصانع القادر العلیم او شرک او انکار النبوۃ (شرح فقہ اکبر ج ص ۱۹۹) من ھزل بلفظ کفر ا رتدوان لم یعتقدہ للاستخفاف (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۴. ط.س. ج ۴ ص ۲۲۲) ظفیر. (۲) سورۃ الانبیاء. (۳) وفی البحر عن الجامع الاصغر اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر لان الکفر یتعلق بالضمیر و لم یعتقد الضمیر علی الکفر وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لا نہ استخف بدینہ اہ ثم قال فی البحر والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ھازلا او لاعبا کفر عند الکل ولا اعتبار لاعتقادہ کما صرح بہ الخانیۃ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳. ط.س. ج ۴ ص ۲۲۴) ظفیر

(۴) قال فی المسایرۃ و با لجملۃ فقد ضم الی التصدیق با لقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الا خلال بھا اخلال بالایمان کسجود لصنم وقتل نبی والا ستخفاف بہ و با لمصحف الخ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲. ط.س. ج ۴ ص ۲۲۲) ظفیر

(۵) من وصف اللّٰہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ الخ یکفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۷)

(۶) من اھان الشریعۃ او المسائل التی لابد منھا کفر (شرح فقہ اکبر ص ۳۱۵) ظفیر.

فر میں احتیاط کی ضرورت ہے، کسی مسلمان کے قول میں جب تک بھی کوئی قابل قبول تاویل ممکن ہو سکتی ہو تو اس کو کافر بنانے سے ہمیں احتراز ہی کرنا چاہئے کہ ایمان و کفر کا معاملہ بہت ہی نازک ہے، بحر الرائق میں خلاصہ سے نقل کیا ہے اذا کان فی المسئلة وجوه توجب التکفیر ووجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجه الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم ۔ (۱) وفی الفتاوی الصغری الکفر شیئ عظیم فلا اجعل المومن کافرا حتیٰ وجدت روایةً انه لا یکفر انتهیٰ (۲) اور فتاویٰ قاضی خان میں ہے رجل قال لغیره صل المکتوبة فقال لا اصلیها الیوم اختلفوا فیه ذکر النا طفی عن محمدؒ انه قال قول الرجل لا اصلی یحتمل وجوها اربعة احدها لا اصلی فقد صلیتها والثانی لا اصلی بقولك ففی هذه الوجوه لا یکفر والرابع لا اصلی ولیس تجب علی الصلوٰة ولم او مربها یعنی جحودها یصیر کافرا قال الناطفیؒ فعلی هذا اذا اطلق وقال لا اصلی لا یکفر لا ن هذا اللفظ محتمل انتهی، قول (۳) وکذا هذا وفی الدر المختار لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن۔ (۴) پر شامی میں اس قول کے تحت میں ہے ثم ان مقتضی کلامهم ایضالا یکفر بشتم دین مسلم ای لا یحکم بکفره لامکان التاویل الخ ۔ (۵) غرض یہ کہ اسی طرح کی بہت سی عبارتیں ہیں جو احتیاط پر مجبور کرتی ہیں لہذا صورت مسئولہ میں ایسے شخص کا جنازہ پڑھنا جائز ہے البتہ جب تک یہ شخص اپنے کرتوت سے تائب نہ ہو اس سے کسی طرح کا بھی تعلق نہ رکھنا چاہئے جو ایسی حالت میں اس سے تعلق رکھیں گے وہ گنہگار ہوں گے۔ ڈر ہے کہ ان کا شمار بھی اسی کے ساتھ نہ ہو جائے اور نہ کسی مسلمہ کا اس کے ساتھ ایسی حالت میں نکاح کیا جائے، نکاح کے معاملہ میں بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے۔ فقط۔

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے

(سوال ۱۱۱) اگر وہ لڑکی جس نے مذہب قادیانی اختیار کر کے اپنا نکاح کسی احمدی سے کر لیا ہے اگر پھر مسلمان کر لی جائے تو اس کا نکاح بھی ٹوٹ جاوے گا یا نہیں۔

(۲) احمدی میاں بیوی ایک ساتھ مسلمان ہوئے تو نکاح باقی رہے گا

(سوال ۱۱۲) اگر دونوں اشخاص ساتھ ہی احمدی سے مسلمان ہو جائیں تو ان کے نکاح کے متعلق کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں اس کا نکاح قادیانی شخص سے ٹوٹ جائے گا کیونکہ قادیانی مرتد ہیں اور احد الزوجین کا ارتداد نکاح کے منافی ہے در مختار میں ہے وفسد ان اسلم احدهما قبل الآخر (۶) بحر الرائق میں ہے لان ردة بالآخر منافية للنكاح ابتداء فكذابقاءً الخ وقال به يعلم حكم البينونة باسلام احدهما فقط

---

(۱) ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج٤ص۲۲۸ . ظفیر.
(۲) ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج٤ص۲۲۸ . ظفیر.
(۳) فتاویٰ قاضی خان باب ما یکون کفرا من المسلم وما لا یکون ج۳ ص ۵۹۷ . ظفیر.
(٤) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط.س. ج٤ص ۲۳۹ . ظفیر.
(۵) ردالمحتار للشامی باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ . ظفیر.
(٦) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص٥٤١ ط.س. ج۳ص۱۹٦ . ظفیر

بالاولی۔(۱)

(۲)اگر دونوں ایک ساتھ مسلمان ہوئے ہیں تو ان کا نکاح باقی رہتا ہے ورنہ فسخ ہو جائے گا۔(۲) فقط

زوجین میں ایک کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۱۱۲)زید نے ایک ہندو عورت کو مسلمان کر کے اپنا نکاح کیا ۱۱ سال تک اس کے پاس رہی لیکن اب آریوں نے اس کو بہکا کر مرتد بنا کر عدالت میں نکاح ہونے سے انکار کرادیا، نکاح کے گواہ اور وکیل موجود ہیں، قاضی بھی منکر ہے اور رجسٹر ظاہر نہیں کرتا اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب)شریعت اسلام میں دو گواہوں سے نکاح کا ثبوت ہو جاتا ہے لیکن بعد مرتد ہو جانے اس عورت سے نکاح فسخ ہو گیا جیسا کہ درمختار میں ہے وارتداد احدھما فسخ عاجل۔(۳) فقط۔

قرآن کی نسبت کلمات توہین کفر ہے

(سوال ۱۱۳)کمال الدین جلد ساز نے مجمع اہل اسلام میں یہ کلمات کہے کہ میں قرآن شریف کو کچھ چیز نہیں سمجھتا میں اس کو آگ لگا سکتا ہوں چند آدمیوں کی شہادتیں منسلک ہیں ایسے شخص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب)قرآن شریف کی نسبت کلمات توہین کے کہنا کفر ہے۔(۴)لیکن اگر کمال الدین انکار کرتا ہے تو یہ انکار اس کا توبہ سمجھا جاوے گا اس کو چاہئے کہ توبہ و استغفار کرے اور تجدید ایمان کرے بعد توبہ و استغفار تجدید ایمان کے اس کے ساتھ کچھ تعرض نہ کیا جاوے اور اس کو مسلمان سمجھا جاوے اور میل جول رکھا جاوے اور اگر وہ شخص توبہ و استغفار و تجدید ایمان سے انکار کرے تو پھر اس سے قطع تعلق کر لیا جاوے۔ فقط۔

میں شریعت کو نہیں مانتا یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۱۴)زید نے کسی وجہ سے اپنا مکان اپنے لڑکے عمرو کو ہبہ کر دیا اور علاوہ عمرو کے زید کے تین لڑکے دو لڑکیاں اور بھی موجود ہیں اب زید چاہتا ہے کہ اپنی حیات میں سب کو یہ مکان تقسیم کر دے عمرو کہتا ہے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا تو عمرو اسلام سے خارج ہو گیا نہیں اور نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔

(الجواب)عمرو بوجہ اس قول کے اسلام سے خارج ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی بعد اسلام لانے کے تجدید نکاح کر سکتا ہے۔(۵)

اپنے کو خدا اور رسول کہنے والا کافر و مرتد و ملحد ہے

(سوال ۱۱۵)یحییٰ خان ایک جودھ پور میں مقیم ہے پہلے اس نے مہدی موعود پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کے بعد رسول بنا اور اپنے نام کا کلمہ بنایا لا الہ الا اللہ یحییٰ عین اللہ اور اپنے کو عین اللہ کہتا ہے اور ایک کتاب لکھی

(۱)ویبقی النکاح ان ارتدا معاً مالم یعلم السبق فیجعل کالغرقی ثم اسلما کذالک استحساناً وفسد ان اسلم احدھما قبل الاخر (در مختار) قوله كذا لك بان لم يعلم السبق (ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۵٤۱ ط.س ج۳ص۱۹٦ ظفیر)(۲)

(۳)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ظفیر (٤) اذا انکر الرجل اية من القرآن او سخر باية من القرآن او عاب كفر (عالمگیری مصری ج۲ ص ۲٦٦ ط.ماجدیه ج۲ص۲٦٦) ظفیر (۵) اذا اطلق الرجل كلمة الكفر عمداً لكنه لم يعتقد الكفر قال بعض اصحابنا لا يكفر الخ وقال بعضهم يكفر وهو الصحيح عندي لانه استخف بدينه (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س ج ٤ ص ۲۲٤) ظفیر

ہے اس کا نام فرمان بالمقابل قرآن رکھا ہے اور خود کو فرمانروا کہتا ہے اور رب اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے آیت قرآنی کم و زیادہ کر کے پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں غلطی ہے الخ اور اللہ تعالیٰ کو لہو و لعب کرنے والا کہتا ہے نعوذ باللہ یحییٰ خان کے لئے کیا حکم اور جو مسلمان اس کو واجب التعظیم سمجھیں اور اس کے اقوال کی تصدیق کریں اور اس کی اعانت کریں اور اس کے ساتھ خورد و نوش کریں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) یحییٰ خاں مذکور کا مرتد ہونا اس کے اقوال سے ثابت و محقق ہے۔(۱) اس کے ساتھ مسلمانوں کو ملنا اور اس کی محبت و اعانت کرنا حرام ہے اور جو لوگ اس کو بزرگ اور واجب التعظیم سمجھیں اور اس کی تصدیق کریں وہ بھی کافر ہیں اس میں کچھ شک نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الآیۃ (۲) وقال اللہ تعالیٰ ومن یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذالک نجزی الظالمین۔(۳) فقط۔

قرآن کی کسی آیت کی تحقیر سے خوف کفر ہے

(سوال ۱۱۶) زید نے منبر پر وعظ بیان فرمایا عمرو نے خشمناک ہو کر اس کو منبر سے نیچے گرا دیا اور مار پیٹ کیا۔ زید نے آیت کریمہ پڑھا، عمرو نے کہا کہ یہ آیت قرآنی اپنی عورت کو بتلاؤ میں نہیں مانتا ہوں، عمرو کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) عمرو کا یہ فعل نہایت قبیح ہے اور آیت قرآنیہ کی نسبت ایسے الفاظ کہنے سے خوف کفر ہے اس کو توبہ کرنی چاہئے۔ فقط۔

غالی شیعہ اسلام سے خارج ہیں

(سوال ۱۱۷) ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحابیت و خلافت کا منکر ہو اور مستحق لعنت و تبرا ہو وہ اسلام سے خارج ہے کسی قسم کا برتاؤ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہئے، دوسرا شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے وہ کلمہ پڑھتے ہیں، لہذا اخراج اسلام نہیں ہو سکتا، اس بارہ میں کس کا قول صحیح ہے۔

(الجواب) اس میں عالم کا قول صحیح ہے۔(۵) اور دوسرا شخص جو کچھ کہتا ہے وہ اصول اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے اس کو چاہئے کہ اس سے توبہ کرے۔

---

(۱) ودعویٰ النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲) اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن الخ او عاب کفر (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۶۶ ط.ماجدیہ ج۲ ص۲۶۶) ظفیر۔

(۲) الاحزاب۔

(۳) الانبیاء ۔ ۲۔

(٤) اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن اوعاب کفر (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۶۶ ط.ماجدیہ ج۲ ص۲۶۶) ظفیر۔

(۵) ولو انکر احد خلافۃ الشیخین یکفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۰) نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۵ و ج ۳ ص ۴۰۶ ط.س ج ٤ ص ۲۳۷) ظفیر

شریعت کے بالمقابل رواج کو ماننا کفر ہے

(سوال ۱۱۸) جو شخص یہ کہے کہ میں فیصلہ شریعت کے موافق نہیں کروں گا بلکہ رواج کے موافق فیصلہ کروں گا اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) یہ کلمہ کفر ہے اور استخفاف دین ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے۔(۱)

شریعت کو نہیں ماننا کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۱۹) زید نے اپنے امام مسجد کو بلا حکم شرعی امامت سے علیحدہ کر دیا سمجھانے پر یہ جواب دیا کہ (اگر شریعت بھی اس کو امام مانے تب بھی میں اس کو امام نہیں مانتا) زید کا یہ کہنا کفر ہے یا نہیں اور زید کو تجدید نکاح کرنا چاہئے یا نہیں یا صرف توبہ ہی کافی ہے، ایک عالم نے یہ فتویٰ دیا کہ زید جب تک توبہ اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کرنا چاہئے اس پر زید نے عالم مذکور کو برسر اجلاس گالیاں دیں اور سخت بے عزت کیا، کیا فتویٰ عالم کا درست تھا، بہر حال زید کے لئے کیا حکم ہے توبہ ہی کافی ہے یا عالم سے معافی بھی مانگے۔

(الجواب) اس میں شک نہیں کہ یہ کلمہ کفر ہے اور استخفاف دین محمدی ﷺ ہے اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے علماء نے ایسے بے باک اور شریعت کو بازیچہ اطفال سمجھنے والوں پر بلا تامل کفر کے فتوے لگا دیئے ہیں مگر اس وجہ سے کہ اسلام کا اور کفر کا معاملہ بے حد نازک ہے، حضرات فقہاء نے اس میں بہت ہی احتیاط کی ہے اور فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں جب تک کوئی قابل قبول تاویل ہو سکتی ہو اور اس کا کلام کسی محمل حسن پر اتر سکتا ہو اس وقت تک اس کو کافر کہنے میں احتیاط کی جائے گی، پس چونکہ شخص مذکور کا کلام محتمل تاویل ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اس کی مراد شریعت کو برا کہنا نہیں بلکہ اس خاص شخص کی برائی مقصود ہے اس لئے اس کو کافر کہنے میں احتیاط کی ضرورت ہے در مختار میں ہے واعلم انه لا يفتى بكفر دين مسلم امكن حمل كلامه على محمول حسن او كان في كفره خلاف ولو كان ذلك رواية ضعيفة الخ۔(۲) پھر شامی میں ہے ثم ان مقتضى كلامهم ايضا انه لا يكفر بشتم دين مسلم اى لا يحكم بكفره لامكان التاويل ثم رائيته في جامع الفصولين حيث قال بعد كلام اقول وعلى هذا ينبغي ان يكفر من شتم دين مسلم ولكن يمكن التاويل بان مراده اخلاقه الردية ومعاملته القبيحة لا حقيقة دين الا سلام فينبغي ان لا يكفر الخ(۳) شامی مطبوعہ مصر ج ۳ ص ۳۸۹ . وقال في البحر بعد كلام طويل والذى تحرر انه لا يفتى تكفير مسلم امكن حمل كلامهم على محمل حسن الخ ثم قال ولقد الزمت نفسي ان لا افتى بشئ منها الخ(۴) بحر الرائق ج ۵ ص ۱۳۵ "مطبوعہ مصر" وفي الخلاصة وغيرها اذا كان في المسئلة وجوه توجب التكفير ووجه واحد يمنع التكفير فعلى المفتى ان يميل الى الذى يمنع التكفير تحسينا للظن بالمسلم وزاد

(۱) او انكار ما اجمع عليه بعد العلم به لان ذلك دليل على ان التصديق مفقود الخ وافعال تصدر عن المنهتكين لدلالتها على الاستخفاف بالدين الخ رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۲ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۲ ظفير (۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۸ و ج ۳ ص ۳۹۹ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۹ ظفير (۳) رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط.س. ج ۴ ص ۲۳۰ ظفير (۴) رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۹ ظفير

فی البزازیة الاذاصوح بارادة موجب الکفر فلا ینفعه التاویل(۱)حینئذ انتہی ۔ نقله فی البحر، ہ حال اس کو توبہ کرنی چاہئے اور احتیاطاً تجدید نکاح بھی اور جب تک کہ یہ شخص کامل توبہ اور ندامت کے ساتھ اپنے فعل پر پشیمان نہ ہو اس سے قطع تعلق سیاست اسلامیہ کے مطابق ہے اور جس عالم نے ایسا فتویٰ دیا وہ صحیح ہے قال فی الشامی وما فیه خلاف یومر بالا ستغفار والتوبة وتجدید النکاح ثم قال وظاهره انه امر احتیاط وقال بعد کلام واما امره بتجدید النکاح فهو لا شك فیه احتیاطاً الخ اصل(۲) اگرچہ ایسے شخص کو کافر نہ کہا جائے لیکن توبہ واستغفار کے بغیر چارہ نہیں اور علی سبیل الاحتیاط تجدید نکاح بھی ہونی چاہئے اور سب سے پہلے اس کو اس عالم دین سے معافی مانگنی چاہئے کہ جس کو بغیر شرعی قصور کے برا بھلا کہہ کر اپنی عاقبت خراب کی ہے۔ علماء دین کی تعظیم حقیقت میں دین کی تعظیم ہے اور ان کو حقیر سمجھنا دین کو حقیر جاننا ہے۔ شرح فقہ اکبر میں خلاصہ سے نقل کیا ہے من ابغض عالماً من غیر سبب خیف علیه الکفر ص ۲۱۳ وفی الظهیریة من بین وجها شرعیا فقال خصمه هذا کون الرجل عالماً الخ یخاف علیه الکفر شرح فقه اکبر ص ۲۱٤۰ فقط۔

مرتد کا انکار عود الی الاسلام سمجھا جائے گا

(سوال ۱۲۰) زید پہلے مسلمان تھا پھر کچھ بعد عیسائیوں کے ساتھ اختلاط رہا اور پادری صاحب کے پاس جا کر اس نے مذہب عیسائی اختیار کر لیا بعد ازاں ایک مسلمان نے دانستہ اپنی بیٹی کا نکاح زید سے کر دیا، اب زید کہتا ہے کہ میں عیسائی نہیں ہوا، یہ مجھ پر افتراء ہے کیا زید کا انکار توبہ کے قائم مقام ہے اور اس لڑکی کا نکاح زید سے جائز ہے۔

(الجواب) کتب فقہ میں لکھا ہے کہ مرتد کا انکار عود الی الاسلام اور توبہ ورجوع کے قائم مقام سمجھا جاوے گا۔ لہٰذا اس صورت میں جب کہ زید اپنے عیسائی ہونے سے منکر ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے اس انکار کو جھٹلایا جائے، وہ واقعی اگر عیسائی ہو گیا ہے تو پھر اس کے افعال واعمال خود شاہد بن کر اس کی تکذیب کر دیں گے اور یہ غیر واقعی انکار اس کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا لیکن اس وقت جب کہ وہ کھلے لفظوں میں یہ کہہ رہا ہے کہ یہ مجھ پر بہتان ہے میں عیسائی نہیں ہوا تو پھر ضرورت نہیں کہ خواہ مخواہ اس کو مرتدین کے زمرہ میں داخل کیا جائے بلکہ اب تو یوں کہا جائے گا کہ وہ اپنے انکار سے توبہ ورجوع کا اعلان کر رہا ہے، قال فی الخانیه وجحود الردة یکون عودا الی الا سلام خانیه جلد ٤ ص ٦٠٤ وفی الدر المختار شهدوا علی مسلم بالردة وهو منکر لا یتعرض له لا لتکذیب الشهود العدول بل لان انکاره توبة ورجوع الخ در مختار جلد ۳(۳)ص ۲۹۹ اور جب کہ اس کا نکاح اس انکار کے بعد ہوا ہے تو پھر اس کی صحت میں بھی کوئی تردد نہیں ہے۔

مجھے شریعت محمدی کا فیصلہ منظور نہیں کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۲۱) دو شخصوں میں باہم تنازع تھا ایک نے ان میں سے کہا کہ فیصلہ بحسب شرع محمدی کر لینا چاہئے

---

(۱) ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج٤ ص ۲۳۰ ظفیر۔
(۲) دیکھئے ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط.س ج ٤ ص ۲۳۰ ظفیر۔
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ٤۱۳ ط.س. ج٤ ص ۲٤٦ ظفیر

دوسرے نے اس کے جواب میں کہا کہ مجھے فیصلہ شریعت محمدی کا منظور نہیں ہے اپنا رواج منظور کیا جائے گا پس منکر فیصلہ شریعت کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) شریعت محمدیہ صلوات اللہ وسلامہ وعلی صاحبہا کے فیصلہ سے انکار کرنا کفر ہے، اس شخص کو توبہ و تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہئے۔(۱) فقط۔

جو عیسائی وغیرہ بنانے کی کوشش کرے وہ بھی کافر ہے

(سوال ۱۲۲) ایک عورت شادی شدہ کو چار آدمی عیسائی کرانے لے گئے، تاکہ نکاح ٹوٹ جائے، عیسائی ہونے کے وقت ایک آدمی اس نیت سے چلا گیا کہ میرے نکاح اور ایمان کو نقصان نہ پہنچے، باقی تین آدمی ساتھ رہے اور عیسائی ہونے کے وقت انہوں نے رسوم عیسوی ٹوپی اتار کر ادا کی، ان پر کیا حکم ہے اور عورت مذکورہ کا پہلا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔

(الجواب) مسئلہ شرعی یہ ہے کہ جو کسی شخص کے کافر عیسائی وغیرہ بنانے پر راضی ہو اور اس میں کوشش کرے وہ بھی شریعت میں کافر ہو جاتا ہے پس اگر چاروں اس پر راضی تھے تو چاروں کافر ہوئے اور اگر تین راضی تھے اور ایک ناراض ہو کر علیحدہ ہو گیا تو تین کافر ہوئے ایک مستثنیٰ رہا(۲) اور ایسی عورت کے لئے جو کہ کسی مسلمان کے نکاح سے خارج ہونے کے لئے عیسائی اور مرتد بنے اس کے بارہ میں فقہاء نے یہ حکم فرمایا ہے کہ اس عورت کو مجبر مسلمان کیا جاوے اور اس کے پہلے شوہر سے ہی پھر ان کا نکاح جدید بمہر یسیر کر دیا جاوے۔(۳) در مختار۔ فقط۔

دین و شریعت کو سب و شتم کرنا کفر ہے

(سوال ۱۲۳) چھ آدمیوں نے شراب پی کر دین کو برا بھلا کہا ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔

(الجواب) شراب پینا گناہ کبیرہ ہے اور دین اور شریعت کو سب و شتم کرنا کفر ہے اس کو توبہ کرنی چاہئے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرنا ضروری ہے۔(۴) فقط۔

مجھ کو نمازی کی قبر میں نہیں جانا یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۲۴) ہندہ ایک تیلی کے گھر تیل لینے گیا میں نے اس سے کہا نھو بھائی نماز پڑھو اس نے کہا چلو تم کو کیا ہے، دوبارہ کہنے پر اس نے مجھے گالیاں دی، سہ بار کہنے پر جواب دیا دشنام دے کر مجھ کو نمازی کی قبر میں نہیں جانا، چوتھی دفعہ کہنے پر جواب دیا کہ جب نماز پڑھنے والے خلاص ہو جائیں گے تو بھی کیا ہے اور منع کرنے پر اس نے مجھے مارا میں شرمندہ ہو کر واپس چلا آیا، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے

(الجواب) اس شخص کے فاسق ہونے میں کسی کے نزدیک شبہ نہیں ہے اور اس حالت میں خوف کفر ہے اس کو

---

(۱) و قد حقق في المسايرة انه لا بد في حقيقة الايمان من عدم ما يدل على استخفاف من قول او فعل ويأتي بيانه(ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۱ .ط.س. ج ٤ ص ۲۲۲) اذا اطلق الرجل كلمة الكفر عمداً لكنه لم يعتقد الكفر قال بعض اصحابنا لا يكفر الخ وقال بعضهم يكفر وهو الصحيح عندي لا نه استخف بدينه(ايضاً ج ۳ ص ۳۹۳)ظفير. (۲) ومن امرامرأة بان ترتد الخ كفر لا سكر (شرح فقه اكبر ص ۲۲۵ .ط.س. ج٤ ص ۲۲٤) ظفير. (۳) ولو ارتدت لمجئ الفرقة الخ وتجبر على الاسلام وعلى تجديدالنكاح زجرا لها بمهر يسير كدينار وعليه الفتوى الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ٤ ص ٥٤٠ .ط.س. ج۳ ص ۱۹٤)ظفير. (٤) من اهان الشريعة او المسائل التي لا بد منها كفر (شرح فقه اكبر ص)ظفير

توبہ کرنی چاہئے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہئے۔(۱) فقط۔

شرعی فیصلہ کا منکر کافر ہے یا نہ

(سوال ۱۲۵) دو شخص کسی معاملہ میں جھگڑتے ہیں، ایک نے کہا چلو شرعی فیصلہ کریں دوسرے نے شرعی فیصلہ سے انکار کیا تو وہ کافر ہو گیا یا نہ۔

(الجواب) وہ شخص فاسق ہے تکفیر میں احتیاط کی جاوے۔(۲)

تیرے مذہب کی ماں کو ایسا کروں یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۲۶) اگر کوئی شخص ہوش و حواس کی حالت میں یوں کہے کہ تیرے حق کے اور تیرے مذہب کی ماں کو کروں گا تو اس کا کیا حکم ہے اور اس کو امام بنانا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) ایسے کلمات کفریہ ہیں ان سے سلب ایمان کا اندیشہ ہے پس ایسے شخص سے فوراً توبہ کرائی جاوے اور تاوقتیکہ توبہ نہ کرے اس سے قطعاً متارکت کر دی جائے لقوله تعالیٰ فلا تقعد بعد الذكرىٰ مع القوم الظلمين ۔(۳) الآیۃ اور اس کو امام نہ بنایا جاوے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

ہم اللہ میاں کے بھتیجے ہیں کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۲۷) ایک شخص کو کہا گیا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے جواب دیا کہ ہم اللہ میاں کے بھتیجے ہیں ہم کو معاف ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) یہ کلمہ کفر ہے اس شخص کو توبہ کرنی چاہئے اور پھر ایمان لانا چاہئے۔(۴) فقط۔

ہمارا خدا انگریز ہے اس کا قائل کافر و مرتد ہے

(سوال ۱۲۸) ایک شخص کلمات کفریہ زبان پر لاتا ہے مثلاً یوں کہتا ہے کہ ہمارا خدا انگریز ہے وہی ہم کو رزق دیتا ہے، خالی نماز پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں، اس قسم کی اور بھی باتیں کہتا ہے، ایسے شخص کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے۔

(الجواب) جس شخص نے کلمات مذکورہ کہے وہ کافر و مرتد ہو گیا(۵) جب تک وہ توبہ نہ کرے، تجدید اسلام نہ کرے اس وقت تک اس سے میل جول ترک کر دینا چاہئے اور ان کو برادری سے خارج کر دینا چاہئے اور اس کی شادی و غمی میں ہرگز شریک نہ ہونا چاہئے فقط۔

(۱) من ... قيل له صل فقال لا اصلي تاركا كفر (شرح فقه اكبر ص ۲۲۰) من قال لا اصلي جحودا او استخفافا او عنى انه لم يؤمر او ليس بواجب فلا شك انه كفر في الكل. ايضا ص ۲۰۹، ظفير
(۲) وقد سئل في الخيرية عمن قال له الحاكم ارض بالشرع فقال لا اقبل فافتى مفت بانه كفر وبانت زوجته فهل يثبت كفره فاجاب بانه لا ينبغي للعالم ان يبادر بتكفير اهل الاسلام (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط س ج ۴ ص ۲۳۰، ظفير (۳) سورة الانعام: ۱۴
(۴) من وصف الله تعالى بما لا يليق به او سخر باسم من اسمائه او بامر من اوامره او انكر وعده او وعيده يكفر (شرح فقه اكبر ص ۱۸۷، ظفير
(۵) لا يكفر احد من اهل القبلة الا فيما فيه نفي لصانع القادر العليم او شرك او انكار للنبوة (شرح فقه اكبر ص ۱۹۹، ظفير

قرآن ونبی کیا چیز ہے یہ کلمات کفریہ ہیں

(سوال ۱۲۹) شخصے خویشتن را در زمرہ درویشاں در آوردہ اظہار امور مغیبات و علم آں می نماید ومیگوید کہ چنیں و چناں خواہد شد و بریں سیرت مواظبت و مستمراست وچوں وے را بطور نصیحت گفتہ شد کہ ایں امر نہ در قرآن ست ونہ نبی کریم ﷺ چنیں کردہ و گفتہ بجواب گفت کہ بگذارید قرآن مجید چہ چیزاست ہے و نبی کریم ﷺ چیست وکیست و شخص مذکور مسلوب الحواس ونہ مجنون پس چنیں شخص کافر شد یانہ۔

(الجواب) في الشامي وبالجملة فقد ضم الى التصديق بالقلب او بالقلب واللسان في تحقيق الا يمان امور الا خلال بها اخلال بالا يمان اتفاقا كالسجود لصنم وقتل نبي والا ستخفاف به و بالمصحف والكعبة و كذا مخالفته او انكار ما اجمع عليه بعد العلم به لان ذلك دليل على ان التصديق مفقود الخ شامی،(۱) پس معلوم شد کہ قائل مذکور کافر شد، فقط۔

حالت جنابت میں نماز پڑھ لی تو خارج از اسلام نہیں ہوگا

(سوال ۱۳۰) زید چند مبلغین کے ساتھ کسی گاؤں میں بغرض تبلیغ گیا، رات اسی بستی میں قیام رہا اتفاقاً زید کو احتلام ہو گیا وہاں سے قبل طلوع صبح کے قیام گاہ کی طرف سب لوگ روانہ ہوئے، راستہ میں ایک مسجد ملی جس میں نہ کوئی غسل خانہ نہ غسل کرنے کا کوئی انتظام، صرف سقاوہ میں وضو کرنے کے لئے پانی موجود تھا، سب لوگوں نے نماز فجر ادا کی زید نے بھی حالت حدث اکبر ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور شرم کی وجہ سے اپنے محتلم ہونے کو ظاہر نہیں کیا اور اگر نماز نہ پڑھتا تو سب لوگ اس کے محدث ہونے کو جان لیتے اور زید کو معلوم تھا کہ یہ نماز نہیں ہوگی بلکہ پڑھنے کے وقت قصد کر لیا تھا کہ مکان پر پہنچ کر غسل کر کے نماز ادا کروں گا، تو صورت مسئولہ میں زید کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، از روئے شرع شریف کتب معتبرہ سے جواب مدلل کر کے تحریر فرمادیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(الجواب) صورت مسئولہ میں زید بدستور مسلمان اور اس کا نکاح بدستور قائم ہے اس کو اپنے فعل پر توبہ کرنی چاہئے اس پر لازم ہے کہ کبھی ایسی حرکت کا ارتکاب نہ کرے اس میں اہانت دین اور استخفاف ارکان اسلام کا شبہ ہو سکتا ہے، بہر حال معتمد اس صورت میں عدم تکفیر ہی ہے، كما في الشامي و المعتمد عدم التكفير كما هو ظاهر المذهب،(۲) فقط واللہ اعلم۔

خداتعالیٰ ونبی پاک کی شان میں گستاخی کفر ہے

(سوال ۱۳۱) ایک عورت نے خدا اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں بہت بیجا الفاظ کہے اور دین محمدی سے اعراض اور اس کی توہین کرتی ہے اس کا شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) خدائے تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں کو سب وشتم کرنا کفر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کفار کی یہ صفت بتلائی ہے کہ اللہ کو گالی دیں گے قال الله تعالىٰ ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم

---

(۱) ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط س ج ٤ ص ۲۲۲) ظفیر۔
(۲) ردالمحتار ط س ج ٤ ص ۲۳۰

بت کی پوجا صریح شرک ہے

(سوال ۱۳۵) ایک شخص نے اس حال سے کہ اس کی اولاد ہمیشہ ضائع ہو جایا کرتی تھی مع اپنی عورت اور ایک دوسرے اجنبی عورت کے بت ماتا کی پوجا کی اور بت ماں کے لئے گندم پکا کر تقسیم کئے آیا اس فعل کے بعد یہ تینوں دائرہ اسلام میں داخل ہیں اور ان کا نکاح بحال قائم ہے یا نہ۔

(الجواب) یہ فعل کفر اور شرک صریح ہے ان کو تجدید اسلام و توبہ و استغفار و تجدید نکاح کرنا لازم ہے کذا فی الدرالمختار و ردالمحتار۔(۱)

نماز نہ پڑھوں گا کافر ہی ہو کر رہوں گا کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۳۶) ایک مسجد خام کی دیوار بوجہ بارش شہید ہو گئی ایک مسلمان اس کی مٹی اٹھا کر مکان تیار کر رہا ہے اور منع کرنے پر کہتا ہے کہ میں ضرور مٹی اٹھاؤں گا، میں نماز نہیں پڑھوں گا کافر ہی ہو کر رہوں گا۔

(الجواب) یہ کلمہ کفر ہے(۲) اس سے توبہ کرنی چاہئے اگر یہ شخص توبہ نہ کرے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے قطع تعلق کر دیں قال اللہ تعالی فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین الایۃ(۳) فقط۔

حق تعالی کی شان میں گستاخی کفر ہے

(سوال ۱۳۷) ایک شخص نے حق تعالی کی شان میں بے ادبی کے الفاظ کہے جس سے کفر عائد ہوتا ہے تو نکاح ٹوٹا یا نہیں۔

(الجواب) جن الفاظ سے کفر عائد ہوتا ہے(۴) ان میں بعد توبہ کے و تجدید ایمان کے نکاح کرنا ضروری ہے، پس اس شخص کو چاہئے کہ تجدید ایمان کرے اور توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے۔(۵) فقط۔

صحبت صدیق اکبرؓ کا منکر رافضی کافر ہے

(سوال ۱۳۸) شیخین منکر صحبۃ الصدیق رضی اللہ عنہ رکھنے والا سب شیخین کا ہے ایسے شخص کے ساتھ مسلمانوں کو تعلقات رکھنا اور اپنے ساتھ مساجد میں نمازوں میں شریک کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول و بہ نستعین بے شک ایسا رافضی جو کہ منکر صحبت صدیقؓ ہو باتفاق کافر ہے اور اکثر فقہاء نے سب شیخین کرنے والے کو بھی کافر کہا ہے۔(۶) پس ایسے رافضی کے ساتھ اختلاط و ارتباط رکھنا اور بالخصوص ان کو مسجد مسلمین میں آنے دینا اور شریک نماز جماعت کرنا حرام اور ناجائز ہے ایسے لوگوں سے جہاں تک ہو سکے اجتناب اور علیحدگی چاہئے قال اللہ تعالی فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین۔(۷) فقط۔

(۱) وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب وبالقلب و اللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بہا اخلال بالایمان کالسجود لصنم (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۴ ط س ج ۴ ص ۲۲۲) ظفیر (۲) من جحد فرضا مجمعا علیہ کالصلوۃ والصوم والزکوۃ والغسل من الجنابۃ کفر (شرح فقہ اکبر ج ۳ ص ۲۱۲) من قال لا اصلی جحودا او استخفافا الخ فلا شک انہ کفر ایضا ج ص ۲۰۹) ظفیر (۳) والکافر بسب نبی من الانبیاء فانہ یقتل حدا و لا تقبل توبتہ مطلقا و سب اللہ تعالی قبلت لانہ حق اللہ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۰ ط س ج ۴ ص ۲۳۱) ظفیر
(۴) وارتداد احدھما فسخ عاجل (ایضا باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹) ظفیر
(۵)
(۶) ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنہما فہو کافر الخ نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا او انکر صحبۃ الصدیق الخ (ردالمحتار باب المرتد ص ۴۰۵ و ص ۴۰۶) ظفیر
(۷) الانعام ۴

مسجد کو زنا خانہ کہنا معصیت اور گناہ ہے

(سوال ۱۳۹) مسجد کو یہ کہنا کہ یہ زنا خانہ ہے اور یہاں گدھے بیل کی جگہ یہ مسجد نہیں۔ یہ کیسا ہے۔

(الجواب) یہ بھی سخت معصیت ہے اور گناہ ہے توبہ کرنی چاہئے۔(۱)

توہین عالم فسق ہے

(السوال ۱۴۰) توہین عالم کفر یا فسق؟

(الجواب) فسق ہے والتفصیل فی الشامی ج ۲

توہین و تحقیر عالم کفر ہے

(سوال ۱۴۱) ایک شخص نے عالم دین کی توہین کی تو وہ کافر ہوا یا نہیں، بعضے کتب میں ہے کہ توہین و تحقیر عالم کی کفر ہے۔

(الجواب) فقہاء نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ جب تک تاویل ممکن ہو کسی مسلمان کی تکفیر نہ کی جاوے اور اگر کسی شخص میں بہت سی وجوہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ ضعیف عدم کفر کی ہو تو مفتی کو عدم کفر کی طرف میلان کرنا چاہئے۔ یہ تمام تفصیل در مختار و شامی میں ہے۔(۳) لہذا صورت مذکورہ میں اس کو کافر نہ کہا جاوے البتہ احوط یہ ہے کہ وہ شخص جو علماء کو سب و شتم کرتا ہے اور علم دین کا استخفاف کرتا ہے تجدید ایمان و تجدید نکاح کرے ھذا کلہ فی ردالمحتار المعروف بالشامی۔(۴) فقط۔

یہ شرع کس سسرے نے بنائی کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۴۲) زید نے جب نکاح کیا تو یحییٰ نے یہ کہا یہ شرع کس سسرے نے بنائی کہ چچی سے نکاح کر دیا۔ یحییٰ کیلئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) یحییٰ نے جو کلمہ زبان سے نکالا یہ کلمہ کفر کا ہے اس کو اس کلمہ سے توبہ کرنی چاہئے اور تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنی چاہئے۔(۵)

تاویل جب تک ممکن ہو کافر نہ کہیں گے

(سوال ۱۴۳) زید نے کہا کہ اگر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے باپ کا نام نہ بتا سکوں تو میری بیوی پر طلاق ہے اور باپ کا نام نہ بتا سکا تو کیا حکم ہے اس پر مجیب نے احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم دیا، زید جب تجدید نکاح کے لئے اپنی بیوی کے پاس گیا تو زوجہ نے انکار کر دیا اور شوہر ثانی کا ارادہ ظاہر کیا آیا زوجہ زید زوج ثانی کی

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا (سورة الجن ۲ × ۲) وترد شهادة من يظهر سب السلف لا نه يكره ظاهر الفسق (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۵، وفی الخلاصة من ابغض عالما من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر (شرح فقه اكبر ص ۲۱۳) ظفير (۳) اذا كان في المسئلة وجوه توجب الكفر و واحد يمنعه فعلى المفتى الميل بما يمنعه (الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط. س. ج ۴ ص ۲۳۰) ظفير (۴) ثم ان مقتضى كلامهم ايضا انه لا يكفر بشتم دين مسلم اى لا يحكم بكفره لا مكان التاويل ثم رأيته في جامع الفصولين حيث قال بعد كلام اقول و على هذا ينبغى ان يكفر من شتم دين مسلم ولكن يمكن التاويل بان مراده اخلاقه الردية ومعا ملة القبيحة لاحقيقة دين الاسلام فينبغى ان لا يكفر حينئذ والله اعلم واما امره بتجديد النكاح فهو لا شك فيه احتياطا (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹. ط. س. ج ۴ ص ۲۳۰) ظفير (۵) اذا اطلق الرجل كلمة الكفر عمدا لكنه لا يعتقد الكفر قال بعض اصحابنا لا يكفر الخ وقال بعضهم يكفر وهو الصحيح عندى لا نه استخف بدينه (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳) ظفير

زوجیت میں جا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق۔ چونکہ حکم تجدید ایمان و تجدید نکاح اس صورت میں احتیاطاً تھا اس وجہ سے کہ وہ یقیناً کافر ہو گیا لانہ متی یمکن التاویل وان کان ضعیفا لایحکم بکفرہ الخ ردالمحتار (۱) لہٰذا عورت مذکورہ کو یہ جائز نہیں ہے کہ بدون طلاق زید و انقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح کر سکے، در مختار میں ہے وما فیہ خلاف یومر بالا ستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح الخ قولہ وتجدید النکاح ای احتیاطا وقولہ احتیاطا ای یامرہ المفتی بالتجدید لیکون وطوہ حلالا بالا تفاق وظاہرہ لانہ لا یحکم القاضی بالفرقۃ بینہما وتقدم ان المراد بالا ختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ ردالمحتار (۲) شامی ص ۳۹۹ ج ۳ فقط۔

رمضان میں اعلانیہ کھانا، جھوٹ بولنا وغیرہ فسق و معصیت ہیں

(سوال ۱۴۴) زید و عمر دونوں بکر کے بیٹے ہیں عمر اور بکر دونوں فعل قبیح کے مرتکب ہیں، رمضان شریف میں دن کو اعلانیہ کھاتے پیتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں چوری زنا وغیرہ کرتے ہیں زید ان کو منع کرتا ہے اور نصیحت کرتا ہے تو برا مانتے ہیں اور مغلظ گالیاں زبان سے نکالتے ہیں ایسے لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے اور ان کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) عمر و بکر اس صورت میں فاسق ہیں اور ان کے کفر کا خوف ہے (۳) ان سے توبہ کرائی جاوے اور تجدید ایمان کا حکم کیا جاوے بعد توبہ و استغفار و تجدید ایمان و تجدید نکاح کے ان کو شامل جماعت مسلمین کیا جاوے اور ساتھ کھانے پینے میں کیا جاوے۔ ورنہ علیحدہ کر دیا جاوے اور اس کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا سب ترک کر دیا جاوے۔ فقط۔

امور دین کی توہین کرنے والا کافر ہے

(سوال ۱۴۵) ماقولکم فی رجل قال التوبۃ کذا وکذا من انسب التوبۃ الی الفاظ شنیعۃ ما یستکرہ الناس بذکر ذلک الا عضا المخصوصۃ ہل یکفر لا ہانۃ امر من امور الدین۔

علماء کو گالی دینے والا فاسق ہے

(سوال ۱۴۶) نصح وہی عالم زوجۃ امرأ عن فعل حرام او کلام قبیح بالا جنبی فاخبرت المرأۃ زوجہا عنہ فسب الزوج العالم فما یحکم علی من یسب العلماء۔

---

(۱) اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر و وجہ واحد یمنعہ فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم الخ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط س ج ۴ ص ۲۳۰) ان مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف یومر بالا ستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح وظاہرہ انہ امر احتیاط (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط س ج ۴ ص ۲۳۰) ظفیر (۲) دیکھئے ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۱۴ ط س ج ۴ ص ۲۴۶ ظفیر
(۳) من اہان الشریعۃ او المسائل التی لا بد منہا کفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۱۵) ظفیر ومن بغض عالما من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر ... من یبغض ... کون الرجل عالما او قال لا تفعل معی عالما لانہ لا ینفعنی ای لا یجوز ولا یمضی یخاف علیہ الکفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۱۴) ظفیر

(الجواب)(۱)یکفر (۱)(۲)ھو فاسق ویخاف علیہ الکفر۔(۲)

نبی کو خدا کہنے والا کافر و مشرک ہے

(سوال ۱۴۷) قائل اس بیت کے حق میں کیا حکم ہے ۔

شریعت کا ڈر ہے مگر صاف کہہ دوں
نبی حق ہمارا خدا بن کے آیا (۳)

(الجواب) یہ قول کفر ہے اور صریح شرک ہے ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ فقط

نماز کی توہین سے خوف کفر ہے

(سوال ۱۴۸) قومی پنچایت کے ایک شخص نے یہ کہا کہ آپ حضرات جس قدر خانگی معاملات کا اہتمام کرتے ہیں اگر اس قدر نماز روزہ یا دیگر امور شرعیہ میں توجہ فرمائیں تو کتنے گھر نمازی ہو جائیں اس پر صدر پنچایت نے جواب دیا کہ تم پنچایت اور نماز وغیرہ کا مقابلہ کرتے ہو کیا نماز ہی پڑھنے سے مسلمان ہوتا ہے ہم اس پر شرط لگاتے ہیں کہ اگر کوئی مولوی صاحب اس کو ثابت کر دیں تو میں دس روپیہ دوں گا نہیں تو آپ سے لوں گا اب سوال یہ ہے کہ صدر مذکور کا کہنا حق جانب ہے یا نہیں ۔

(الجواب) صدر پنچایت کا یہ قول لغو ہے ۔ بلکہ اس میں خوف کفر ہے ۔(۴) کہ اس نے نماز کی توہین کی ۔ آنحضرت ﷺ نے نماز کو دین کا ستون فرمایا ہے جس نے نماز کی پرواہ نہ کی اس نے دین کے ستون کو گرادیا اور ترک صلوٰۃ پر حدیث میں کفر کا اطلاق آیا ۔ من ترک الصلوٰۃ متعمد افقد کفر ۔(۵) یعنی جس نے قصداً نماز ترک کی وہ کافر ہو گیا ۔ پس اگرچہ حنفیہ تارک صلوٰۃ کو کافر نہیں کہتے اور حدیث مذکورہ کی تاویل کرتے ہیں لیکن فاسق ہونے میں اس کے کچھ شبہ نہیں ہے اور توہین کرنے والا نماز کی یا ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا نماز کا باتفاق کافر ہے ۔(۶) اور یہی تاویل حدیث مذکور کی ہے ، پس صدر مذکور کا قول بالکل بے دینی کی دلیل ہے اور گویا نماز ان کے نزدیک لائق اہتمام کے نہیں ہے ۔

شریعت سے استہزاء کفر ہے

(سوال ۱۴۹) ایک شخص نے یہ الفاظ کہے کہ " شرعی فیصلہ مجھے منظور نہیں ہے " اور شریعت کوئی چیز نہیں ہے ، دریافت یہ امر ہے کہ ایسا شخص شرعاً مرتد ہے یا نہیں اور اس سے اسلامی تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں ۔

(الجواب) بے شک انکار و استہزاء بالدین والشریعۃ کفر ہے کما فی الشامی ویظھر من ھذا ان ماکان دلیل

---

(۱) وکذا الاستھزاء علی الشریعۃ الغراء کفر لان ذلک من امارات تکذیب الانبیاء (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۶) ظفیر
(۲) وفی الخلاصۃ من ابغض عالما من غیر سبب ظاھر خیف الکفر الخ (شرح فقہ اکبر ص ۲۱۳) ظفیر
(۳) قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا (الکھف)
(۴) وقد حقق بالمسایرۃ انہ لا بد فی حقیقۃ الایمان من عدم مایدل علی الاستخفاف من قول او فعل (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۱ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۲) ظفیر
(۵) مشکوٰۃ (۶) وکذا الاستھزاء علی الشریعۃ الغراء کفر لان ذلک من امارات تکذیب الانبیاء (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۶) ظفیر

الاستخفاف یکفر به وان لم یقصد الا ستخفاف الخ۔(۱)ص ۲۸۴ جلد ۳ فقط۔

مسخری سنانے والا فاسق ہے

(سوال ۱۵۰) نقال لوگوں کو طرح طرح کی مسخریاں سنا کر ہنساتا ہے اس میں نقال اور ہنسنے والے کافر اور ان کی عورتیں مطلقہ ہو جاتی ہیں یا نہیں اور مسخری میں معلم ان کی لڑکوں کو سبق پڑھاتے ہیں۔

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق ۔ قال فی الشامی نا قلاً عن البحر والذی تحرر انه لا یفتی بکفر مسلم لا مکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره اختلاف ولو روایة ضعیفة فعلی هذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورة لا یفتی بالتکفیر فیها ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشئی منها ا ه (۲) بحر وایضا فی ردالمحتار و علی هذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل بان مراده اخلاقه الردیة ومعاملته القبیحة لا حقیقة دین الا سلام فینبغی ان لا یکفر حینئذ الخ .(۳) الحاصل ان نقال کی تکفیر میں احتیاط کرنا لازم ہے البتہ تجدید ایمان و توبہ و استغفار و تجدید نکاح احتیاطاً لازم ہے۔ فقط۔

قرآن وحدیث کی توہین کفر ہے

(سوال ۱۵۱) ایک پنچایت میں باہمی نفاق دور کرنے کی غرض سے زید نے کچھ ثبوت قرآن شریف اور حدیث شریف سے دیئے اور یہ چاہا کہ آپس کے نزاع شریعت کے موافق دور ہو جائیں اس پر بکر نے اٹھ کر زید سے یہ کہا کہ تم ادھر ادھر کے قرآن اور ادھر ادھر کی حدیثوں سے یہ لیکچر دے کر اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہو ایسے شخص کی بابت شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) قرآن شریف اور حدیث شریف کی توہین کرنا کفر ہے جیسا کہ ردالمحتار شامی میں ہے وبالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب اوبالقلب واللسان فی تحقق الا یمان امور الا خلال بها اخلال بالا یمان اتفاقاً کالسجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف به وبالمصحف والکعبة الی ان قال لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود الخ ص ۲۸٤ جلد ۳ (٤) شامی ۔ پس اس عبارت سے واضح ہوا کہ قرآن شریف کی توہین کرنا اور نبی علیہ السلام کی توہین اور آپ کی حدیث کی توہین کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ لہذا اس شخص کو توبہ کرنی چاہئے اور اس کو تجدید ایمان و تجدید نکاح ضروری ہے۔ فقط۔

بسم اللہ پڑھنے پر استہزاء کرنا کفر ہے

(سوال ۱۵۲)(۱) زید ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا عادی ہے ایک روز عمر نے زید کو اس کہنے پر بہت طعن و تشنیع کی اور یہ کہا کہ خدا تو راستہ گھاٹ میں پڑا ہے اس کو ہر وقت پکارنے کی ضرورت کیا ہے۔

---

(۱) ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س ج٤ ص ۲۲۲ من اهان الشریعة او المسائل التی لابد منها کفر (شرح فقه اکبر ص ۲۱۵) ظفیر

(۲) ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۳ ط.س ج٤ ص ۲۲۹ ظفیر

(۳) ردالمحتار باب المرتد ج ٤ ص ۳۹۹ .ط.س.ج٤ ص ۲۳۰

(٤) ردالمحتار باب المرتد (ج ۳ ص ۳۹۲ .ط.س.ج ٤ ص ۲۲۲) ظفیر۔

تقدیر پر شک کرنا خوف کفر ہے

(سوال ۱۵۳)(۲)عمر ہمیشہ تقدیر کے مسئلہ پر علماء سے طعن و تشنیع اور بحث کرتا ہے۔
(۳)اور عمر عذاب قبر کے بارے میں شک کرتا ہے اور علماء سے ہمیشہ بحث و تکرار کرتا ہے اور جاہلوں کو بد عقیدہ کرتا ہے، عمر کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب)احکام شرعیہ پر استہزاء کرنا کفر۔(۱)اور بسم اللہ پڑھنے پر استہزا کرنا اسی طرح تقدیر کے مسئلہ میں شک کرنا اور عذاب قبر میں شک کرنا اور علماء کو بے وجہ سب و شتم کرنا یہ جملہ امور حرام ہیں بعض ان میں سے حد کفر کو پہنچتے ہیں لہذا عمر کو توبہ کرنا و تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔ ردالمختار شامی جلد ۳ ص ۲۸۴ میں ہے ولذا قال فی المسایرة وبالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الا خلال بها اخلال بالایمان اتفاقا كالسجود لصنم وقتل نبی والا ستخفاف به وبالمصحف والكعبة وكذا مخالفة اوانكار ما اجمع علیه بعد العلم به لان ذلك دلیل علی ان التصدیق مفقود الخ قلت ویظهر من هذا ان ما كان دلیل الا ستخفاف یكفر به وان لم یقصد الا ستخفاف۔(۲)فقط۔

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کفر ہے

(سوال ۱۵۴)جو مسلمان غصہ میں اللہ جل شانہ کے نام پر یہ کہے "میں تمہارے خدا کو ٹھینگا دکھاتا ہوں(والعیاذ باللہ تعالیٰ)اور اسی قسم کے الفاظ گستاخی اور بے ادبی کے خدائے تعالیٰ کی شان میں استعمال کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں۔

(الجواب)شخص مذکور شرعاً قطعاً کافر و مرتد ہے اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اس کو تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔(۳)فقط۔

بزرگوں سے گستاخی حرام و فسق ہے

(سوال ۱۵۵)جو شخص اپنے بزرگوں، چچا استاذ وغیرہ کو ایذاء دے اور کلمات گستاخانہ کہے وہ فاسق اور کافر ہے یا نہیں اس کو کافر کہنا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص علماء کی تحقیر کرے اس کو کافر کہنا چاہئے یا نہیں۔

(الجواب)یہ صحیح ہے کہ اپنے بزرگوں چچا وغیرہ اور استاذ کو بے وجہ ستانا اور گستاخانہ کلام ان سے کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور مرتکب اس کا فاسق ہے لیکن اس کو کافر نہ کہنا چاہئے کیونکہ کفر ایک شئی عظیم ہے جب تک تاویل ممکن ہو کافر نہ کہا جائے، اسی طرح علماء حق کی تحقیر کرنا بھی سخت گناہ ہے کافر اس کو بھی نہ کہنا چاہئے کیونکہ تاویل کی گنجائش ہے ہکذا فی کتب الفقہ۔(۴)

---

(۱)من اهان الشریعة او المسائل التی لابد منها كفر وكذا الاستهزاء او علی الشریعة الغراء كفر (شرح فقه اكبر ص ۱۸۸، ظفیر.(۲) دیکھئے ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س ج ۴ ص ۲۲۲ (ظفیر.)
(۳)من وصف الله بما لا یلیق به او سخر باسم من اسمائه او بامر من او امره او انكر وعده او وعیده یكفر (شرح فقه اكبر ص ۱۸۷).(۴)انه لا یفتی بكفر مسلم امكن حمل كلامه علی محمل حسن او كان فی كفره اختلاف ولو روایة ضعیفة (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س ج ۴ ص ۲۲۹، ظفیر

مرزا غلام احمد کو مجدد اور فیض نبوت سے مستفید سمجھنے والے بھی کافر ہیں

(سوال ۱۵۶) ہم ان تمام احکامات پر جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کے ہیں ایمان رکھتے ہیں اور اس کی پیروی کی کوشش کرتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کو مجدد اور باتباع پیروی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی طرف سے فیض نبوت سے مستفید جانتے ہیں از روئے شریعت محمدیہ ﷺ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) واضح ہو کہ اگر کسی شخص میں باوجود تمام عقائد اسلامیہ کے ماننے کے ایک عقیدہ بھی کفریہ ہو اور کسی ایک امر کا ضروریات دین سے بھی انکار کرے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے پس جو شخص باوجود دعویٰ اسلام و عقائد اسلام کے ایک ایسے مرتد و ملحد کو جس کی کتابوں سے اس کی کفریات ثابت ہیں مسلمان سمجھے بلکہ اس کو مجدد اور فیض نبوت سے مستفید سمجھے وہ بھی قطعاً کافر ہے کیونکہ اس نے کافر کو مسلمان اور کفر کو اسلام سمجھا پس جب کہ محقق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ دعویٰ نبوت، توہین انبیاء کرام علی نبینا وعلیهم الصلوٰة والسلام، وغیرہا کے قطعاً کافر ہے کیونکہ جو شخص ایسے کافر و ملعون کو مجدد و مستفید از فیض نبوت سمجھے اس کے کفر میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔(۱) فقط۔

حدیث نبوی کی توہین کفر ہے

(سوال ۱۵۷) توہین حدیث مخصوص چہ حکم دارد و بر توہین کنندہ حدیث خاص کہ میگوئند بول می کنم بر ایں حدیث چہ حکم است۔

(الجواب) شک نیست کہ استخفاف و توہین حدیث و استخفاف کتب شرعیہ کفر است۔ والعياذ بالله تعالىٰ قال في ردالمحتار ولذا قال في المسايرة وبالجملة فقد ضم الى التصديق بالقلب او بالقلب واللسان في تحقق الايمان امور الاخلال بها اخلال بالايمان اتفاقا كسجود لصنم وقتل نبي والاستخفاف به و بالمصحف والكعبة الى ان قال ولاعتبار التعظيم المنافي للاستخفاف كفر الحنفية بالفاظ كثيرة وافعال تصدر من التهتكين لدلالتها على الاستخفاف بالدين كالصلوٰة بلا وضوء عمداً بل بالمواظبة على ترك سنة استخفافا بسبب انه فعلها النبي صلى الله عليه وسلم زيادة او استقبا حها كمن استقبح من آخر جعل بعض العمامة تحت حلقه او احفاء شاربه الخ۔(۲) ج ۳ ص ۲۸۴

تم انبیاء کو سر پر اٹھائے پھرو یہ کہنا کفر ہے

(سوال ۱۵۸) ایک شخص فسادی اور جھگڑالو ہے اگر کوئی شخص اس کو یہ کہے کہ انبیاء کا طریقہ خلق ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ تم ہی انبیاء کو سر پر اٹھائے پھرو اس پر کفر عائد ہوتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ کلمہ کہنا جس میں انبیاء علیهم السلام کی توہین ہے کفر ہے ایسا شخص جب تک توبہ نہ کرے اور تجدید

---

(۱) قد يكون في هؤلاء من يستحق القتل كمن يدعي النبوة او يطلب تغير شئ من الشريعة ونحو ذلك (شرح فقه اكبر ص ۱۸۴) ظفير۔

(۲) ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط. س. ج ۴ ص ۲۲۲ ظفير۔

اسلام نہ کرے اس وقت تک اس سے ملنا جلنا ترک کر دینا چاہئے۔(۱) فقط۔

کسی حدیث کا منکر کافر ہوا یا نہیں

(سوال ۱۵۹) ایک شخص نے ایک عالم کو کسی مسئلہ پر مسجد میں تکرار کر کے برا بھلا کہا اور حقارت کی بات کی، عالم مذکور نے کتاب منگا کر حدیث دکھائی اس شخص نے کہا کہ اگر چودہ کتاب میں اس حدیث کو دکھاؤ گے تب بھی اس حدیث کو نہیں مانوں گا بلکہ جو آباؤ اجداد نے کیا ہے وہ ہم کرتے رہیں گے بعد میں اس حدیث کی عداوت میں اس شخص نے عالم موصوف کو گالی دی اور توہین کی اور مسجد میں نہیں آتا کہتا ہے کہ ہم اس عالم کے پیچھے نماز نہ پڑھیں گے، شرعاً یہ شخص کافر ہے یا نہیں۔

(۲) ایک شخص رشوت خوار دروغ گو، سود خوار چار سو پانچ سو روپیہ لے کر جھوٹی گواہی دیتا ہے اور عالم کی بات نہیں مانتا اور غریبوں میں جو عالم ہوتے ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ایسے شخص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) یہ دونوں شخص فاسق اور ظالم ہیں توبہ کریں اور شخص اول کلمات کفریہ کا مرتکب ہوا ہے تاہم بوجہ امکان تاویل اس کو کافر کہنے میں احتیاط کی جاوے لیکن احتیاطاً اس کو تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا چاہئے فقط۔(۲)

نکاح کو برا سمجھنے والا گناہ گار ہے

(سوال ۱۶۰) اگر کوئی شخص نکاح کو برا سمجھے تو وہ کافر ہو گا یا گناہ گار۔

(الجواب) وہ کافر نہ ہو گا گناہگار ہو گا۔(۳) فقط۔

یہ کہنا کہ خدا ورسول کو نہیں جانتا کلمات کفر ہیں

(سوال ۱۶۱) زید اپنی زوجہ کو اٹھارہ سال سے نفقہ نہیں دیتا نہ اس کو بلاتا ہے جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ اگر تو اس کو نہ رکھے تو طلاق دے دے اور خدا و رسول کا خوف کر، اس کا جواب یہ دیتا ہے کہ میں خدا اور رسول کو نہیں جانتا کہ کیا چیز ہے نعوذ باللہ تعالیٰ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) الفاظ مذکورہ کے کہنے سے زید کافر و مرتد ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی کما فی الدر المختار، وارتداد احدھما فسخ عاجل الخ(۴)

لہٰذا نکاح ثانی اس کی زوجہ کا اس صورت میں درست ہے۔

احکام شریعت کے متعلق نازیبا کلمات کہنا کفر ہے

(سوال ۱۶۲) جو شخص امام مسجد ہو کر قصداً نماز ترک کرے اور ڈاڑھی کو قبضہ تک بڑھانا برا سمجھے اور یہ کہے کہ میں کتے کی پونچھ نہیں بڑھاتا علماء شریعت سے ضد رکھتا ہے اور ان کے وعظ میں شریک ہونا برا سمجھتا ہے اور بد حقی کا وعظ دلچسپی سے سنتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہ اور یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں ثلثة لا ترفع

(۱) وان شتم الملائكة كالانبياء (در مختار) هو مصرح به عندنا فقالوا اذا شتم احدا من الانبياء او الملائكة كفر وقد علمت ان الكفر بشتم الانبياء كفر ردة فكذا الملائكة فان تاب فيها والا قتل (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۳ ط.س ج ۴ ص ۲۳۵) ظفير (۲) من اهان الشريعة او المسائل التى لا بد منها كفر (شرح فقه اكبر ص ۲۱۵)
(۳) النكاح من سنتى فمن رغب عن سنتى فليس منى (مشكوة) (۴) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج ۵ ص ۵۳۹ ط.س ج ۳ ص ۱۹۳ ظفير

لهم صلاتهم فوق رؤسهم رجل ام قوما وهم له كارهون۔

(الجواب) ایسا آدمی فاسق ہے اور احکام شریعت کے متعلق اس نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ کلمات کفر ہیں۔ عمداً نمازوں کو ترک کرنا شعائر اسلام کے متعلق ایسے توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا، علماء حق سے بغض و عداوت رکھنا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور اس کے فسق والحاد پر شاہد ہیں اور بتصریح فقہاء اقتداء فاسق مکروہ بکراہت تحریمی ہے تمام نمازیوں کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو عہدہ امامت سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ کردیں، کبیری میں ہے وفيه اشارة الى انهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لعدم اعتنائه با مور دينه وتساهله في الاتيان بلوازمه الخ(۱) وفي الخلاصة من ابغض عالما بغير سبب ظاهر خيف عليه الكفر وفيه ايضا من قال قصصت شاربك والقيت العمامة على العانق استخفا فا الخ فذلك كفر الخ شرح فقه اكبر (فصل في العلم والعلماء)(۲) سوال میں جس حدیث کی صحت کے متعلق سوال ہے وہ سنن ابی داؤد میں مروی ہے، فقہاء نے اس حدیث سے ایسے شخص کی امامت کو مکروہ لکھا ہے۔ فقط۔

بکر تمہارا خدا ہے یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۶۳) زید نے ضد اور لڑائی میں عمر کو یہ کہہ دیا کہ بکر تمہارا خدا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس سے کفر ہو جاتا ہے۔(۳)

کہنا کہ ”پیر کے کام کے سامنے نماز کچھ نہیں یہ کلمہ “کفر ہے

(سوال ۱۶٤) زید ایک شخص کا مرید ہے اور زید کا یہ اعتقاد ہے اور یہ قول ہے کہ پیر کے کام کے سامنے نماز چیز نہیں ہے زید کا یہ اعتقاد شرعاً کیسا ہے؟ اور زید کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے زید کی گواہی معتبر ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کا یہ قول زندقہ اور کلمات کفریہ سے ہیں تمام وہ الفاظ جن سے دین اور اس کے کسی رکن کی تحقیر ہو یا بطور استخفاف کہے جائیں موجب للکفر ہیں معاذ اللہ منہ بلکہ بعض فقہاء نے تو ایسے بےباک اور بےلگام لوگوں پر کفر کا ہی حکم لگادیا ہے۔ زید کو ایسے ہتک آمیز اور جاہلانہ الفاظ اور ایسے مہلک اعتقاد سے فوراً توبہ کرنی چاہئے جب تک تائب نہیں ہوگا اس کی گواہی معتبر نہیں ہوگی اسی طرح کی پیر پرستی ہے جس کو شرک کہا جاسکتا ہے وفي الخلاصة يكفر بقوله انا بري من الثواب والعقاب الخ بحر وفي المسايرة كفر الحنفية بالفاظ كثيرة وافعال تصدر من المتهتكين لد لا لتها على الا ستخفاف بالدين الخ بحر الرائق جلد ۵ وفي عالمگيرية نقلا عن المحيط . اذا ترك الرجل الصلوة استخفافاً بالجماعة بان لا تفويت الجماعة الخ او مجانة او فسقا لا تجوز شهادته۔(۴)

(۱) واما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبان في تقديمه تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا الخ وفي شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم (ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲٤ ط س ج۳ ص ۵٦۰) ظفير
(۲) شرح فقه اكبر ص ۲۱۳ ظفير
(۳)
(٤) البحر الرائق

میں اسلام کو نہیں مانتا کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۶۵) ایک شخص نے مولویوں کی شان میں سخت کلام کہا اس پر میں نے دو چار باتیں نصیحت کی تو اس شخص نے جواب دیا کہ میں اسلام کو نہیں مانتا اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) وہ شخص کافر ہو گیا اور اسلام سے خارج ہو گیا۔(۱) اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو مسلمانوں کو اس سے قطع تعلق کر دینا چاہئے اور اس کو پورا تدارک دینا چاہئے۔

ہندو کی نذر مسلمان نے پوری کی تو وہ کافر نہ ہوگا

(سوال ۱۶۶) ایک مسلم نے دیوتا کے نام پر نذر کی جس کی صورت یہ ہوئی کہ یہ ایک ہندو مکان میں رہتا تھا۔ ہندو نے یہ نذر کی کہ اگر یہ شخص تندرست ہو گیا تو میں ایک بکرا قربانی کروں گا مسلمان نے اس نذر کو پورا کیا اب یہ مسلمان ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں شخص مذکور پر حکم کفر وارتداد کا نہ کیا جائے گا لیکن احتیاطاً تجدید ایمان، تجدید نکاح، توبہ لازم ہے۔

میرا حشر ہنود کے ساتھ ہو کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۶۷) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میرا حشر ہنود کے ساتھ ہوگا اس جملہ کا کہنے والا اگر مرتد ہو جائے گا تو مجرد ارتداد ہی سے اس کی زوجہ نکاح سے نکل جائے گی یا تفریق قاضی یا طلاق شوہر کی ضرورت ہوگی اور بعد ارتداد بھی ممبر اوقاف رہ سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ کلمہ کفر کا ہے اور اس کلمہ کا قائل اپنی موت اور حشر کفار کے ساتھ ہونے پر راضی ہے یا اظہار رضا مندی کرتا ہے کیونکہ عربی میں ترجمہ اس لفظ کا یہ ہے۔

احشر مع الکفار۔ اور یہ محقق ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے کما تموتون تحشرون او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم اوقال اخرجه اللہ تعالیٰ من الدنیا بلا ایمان او کافراً او اماتة بلا ایمان او کافراً اوابدہ اللہ فی النار او اخلدہ کفر الخ وفی المحیط من رضی بکفر نفسه فقد کفرا ی اجماعا ویکفر غیرہ اختلاف المشایخ الخ وفی موضع اخرمنه لا حمیة لی ولا دین کفر یعنی بقوله فلا دین لی فانه خرج بهذا عن دین الا سلام۔(۲) الغرض اس کلمہ کے کفر ہونے میں کچھ تردد نہیں معلوم ہوتا ہے اور ارتداد سے اس کی زوجہ فوراً اس کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے، تفریق قاضی کی ضرورت نہیں، وارتداد احدهما فسخ عاجل درمختار۔(۳) اور یہ صحیح ہے کہ تولیت کے لئے اسلام شرط نہیں ہے امین اور قادر علی انتظام التولیۃ ہونا وغیرہ شرط ہے

قال فی الاسعاف ولا یولی الا امین قادر بنفسه او بنائه الخ ویشترط للصحة بلو غه وعقله لا حریته

(۱) عالمگیری قالت امرأة لزوجها لیس لک حمیة ولا دین الا سلام فقال الزوج لیس لی حمیة ولا دین الا سلام فقد قیل انه یکفر عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۲ ص ۲۷۷. ط.س. ج۲ ص ۲۷۷) ظفیر

(۲) دیکھئے شرح فقه اکبر ص قالت امرأته لزوجها لیس لک حمیة ولا دین الا سلام الخ فقال الزوج لیس لی حمیة ولا دین الاسلام فقد قیل یکفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۲ ص ۲۷۷. ط.س. ج ٤ ص ۲۷۷) ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹. ط.س. ج ٤ ص ۱۹۳. ظفیر

واسلامہ شامی (۱) جلد نمبر ۳۔

کلمہ کی ترتیب بدلنے سے کفر لازم نہیں آتا

(سوال ۱۶۸) ایک شخص نے اپنے شجرہ میں کلمہ طیبہ کو ایک ہی سطر میں اس عنوان سے لکھا ہے۔ یا محمد رسول اللہ ابوبکرؓ عمرؓ لا الہ الا اللہ محمد عثمان علی اس کو کفر اور شرک کہنا اور لکھنے والے کو کافر کہنا صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

(الجواب) بندہ نے پہلے اس مسئلہ کا جواب بعض لوگوں کو لکھا ہے کفر و شرک کہنا اس طرح کلمات مذکورہ کے لکھنے کو صحیح نہیں ہے اور اس کے کفر ہونے اور لکھنے والے کو کافر کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اس طرح غیر مرتب نہ لکھنا چاہئے بلکہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اول لکھنا چاہئے اس کے بعد خلفائے راشدین کے نام علی الترتیب لکھنا چاہئے مثلاً ابوبکر عمر عثمان علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ فقط۔

جنبی نماز میں شریک ہو گیا تو کافر نہیں ہوا

(سوال ۱۶۹) زید رات کو محتلم ہوا، صبح کو نہ تو نہایا اور نہ فجر کی نماز پڑھی پھر ظہر کے وقت بوجہ شرم کے بغیر غسل جماعت میں شریک ہو گیا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوا یا نہیں اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ عصر کے وقت غسل کر کے نماز فجر و ظہر ادا کی اور توبہ و استغفار کیا۔

(الجواب) اس صورت میں صحیح یہ ہے کہ وہ کافر نہیں ہوا اور توبہ و استغفار سے اس کا گناہ معاف ہو گیا احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کر لینا بہتر ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ (۲) فقط۔

خنزیر کھاؤں گا کلمہ نہ پڑھوں گا اس سے مرتد ہو گیا

(سوال ۱۷۰) عمر نے زید سے چند مسلمانوں کے سامنے یہ کہا کہ تم نہ روزہ رکھتے ہو نہ نماز پڑھتے ہو حتیٰ کہ تم کلمہ پڑھنا بھی نہیں جانتے اگر جانتے ہو تو پڑھو اس پر زید نے کہا ہم نہیں پڑھیں گے پھر اس سے کلمہ پڑھنے کے لئے اصرار کیا گیا تو قسم کھا کر کہتا ہے کہ ہم سور کا گوشت کھائیں اگر کبھی کلمہ پڑھیں یا سنیں۔ آیا زید دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں زید دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اور کافر ہو گیا، والعیاذ باللہ تعالیٰ (۳) اس کو تجدید ایمان کرنا اور توبہ کرنا لازم ہے۔ فقط۔

شیطان کا علم وسیع ہے یا رسول اللہ ﷺ کا

(سوال ۱۷۱) جس نے مجمع عام میں یہ کہا کہ یقیناً شیطان کا علم رسول کے علم سے وسیع ہے آیا یہ کلمہ کفر ہے اور کہنے والا کافر ہے یا نہیں؟

(الجواب) نصوص میں وارد ہے کہ علم غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے اور انبیاء علیہم السلام اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس قدر علم اللہ تعالیٰ نے مغیبات کا دیا ہے وہ ان کو معلوم ہو گیا جیسا کہ شرح فقہ

(۱) وکذا لو صلی بغیر القبلة او بغیر طهارة متعمدا یکفر (شرح فقه اکبر ص ۱۸۸)
(۲) وکذا لو صلی بغیر القبلة او بغیر طهارة متعمدا یکفر (شرح فقه اکبر ص ۱۸۸)
(۳) لا یکفر احد من اهل القبلة الا فیه نفی الصانع القادر العلیم او شرك او انكار للنبوة (شرح فقه اکبر ص ۱۹۹)

اکبر میں ہے ثم اعلم ان الا نبیاء علیھم السلام لم یعلموا من المغیبات الاما اعلمھم اللہ تعالی احیانا الخ ملخصاً (۱) اور شیطان کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک مہلت دی کہ جس کو بہکا سکے بہکاوے قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم (۲) اور حدیث شریف میں ہے ان الشیطان یجری من الا نسان مجری الدم۔ (۳) اور دوسری آیت میں ہے انه یرای ھو وقبیله من حیث لا ترونھم۔ (۴) اور جو شخص ایسا کہتا ہے کہ جواب سوال میں درج ہے تو اس سے دریافت کیا جائے کہ اس کا کیا مطلب ہے بدون تحقیق مطلب کچھ حکم نہ کیا جائے۔ فقط۔

ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا یہ کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۷۲) جو شخص یہ کہتا ہے کہ جاؤ ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا وہ مسلمان رہایا نہیں ؟

(الجواب) یہ کلمات کفر کے ہیں کہ چاہئے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے۔ (۵)

کہنا کہ حلال و حرام سے کچھ غرض نہیں

(سوال ۱۷۳) زید کا یہ کہنا ہے کہ ہم کو حرام و حلال سے کچھ غرض نہیں اور علماء کو برا کہنا اور تحقیر کرنا۔ اگر کوئی کہے کہ آپ مسلمان ہیں آپ کو ایسے بے باکانہ و گستاخانہ کلام نہ کرنا چاہئے تو یہاں تک کہہ گزرتا ہے کہ مجھے مسلمان ہی نہ سمجھو میں تو عیسائی ہوں وغیرہ وغیرہ تو زید کے لئے کیا حکم ہے ؟

(الجواب) زید کے کلمات بعض حد کفر کو پہنچے ہوئے ہیں اور بعض فسق و معصیت ہیں اس کو توبہ کرنا لازم ہے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح ضروری ہے۔ (۶) فقط۔

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۱۷٤) ایک عورت کافرہ بیوہ نے (جس کے ساتھ پہلے شوہر کافر سے ایک لڑکا نابالغ ہے) بعد قبول کرنے اسلام کے ایک مسلمان سے نکاح کر لیا اور اپنے لڑکے نابالغ کا نکاح ایک نابالغہ لڑکی سے کر دیا، بعد مرنے نو مسلمہ کے اس کا لڑکا اپنی کافر قوم کے ساتھ جا ملا اور مرتد ہو گیا اس کا نکاح منعقد ہو گیا تھا یا نہیں اور اب نکاح اس کا قائم رہا یا فسخ ہو گیا ؟

(الجواب) اس لڑکے کا نکاح منعقد ہو گیا تھا لیکن جب کہ وہ لڑکا پھر مرتد ہو گیا اور کافروں کے ساتھ جا ملا تو نکاح اس کا فسخ ہو گیا الا بان ابی او سکت فرق بینھما ولو کان الزوج صبیا ممیزاً اتفاقاً علی الا صح (در مختار) قوله صبیا ممیزا ای یعقل الا دیان لا ن ردته معتبرة فکذا اباء ه فتح الخ شامی۔ (۷)

---

(۱) شرح فقه اکبر ص ۱۸۵ ظفیر۔
(۲) سورہ ص ۱٤۔
(۳) مشکوٰۃ۔
(٤)
(۵) من اھان الشریعة او المسائل التی لا بدمنھا کفر (شرح فقه اکبر ص ۲۱۵) ظفیر۔
(٦) من اعتقد ان الا یمان والکفر واحد فھو کافر و من لا یرضی من الا یمان فھو کافر و من یرضی بکفر نفسه فقد کفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج ۲ ص ۲۵۷ ط ماجدیه ج ۲ ص ۲۵۷) ظفیر۔
(۷) ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳٤ ط س ج ۳ ص ۱۸۹ ظفیر

مرتد کو کیوں قتل کیا جائے

(سوال ۱۷۵) اسلام کا حکم ہے کہ مرتد کو بعد ارتداد تین دن تک محبوس رکھا جائے اگر وہ مسلمان ہو جائے تو بہتر ورنہ قتل کر دیا جائے یہ کون سا انصاف ہے۔

(الجواب) دین اسلام میں داخل ہو کر پھر مرتد ہونا یہ کھلی ہوئی بغاوت ہے اور مضرت اس کی بہت زیادہ ہے اس لئے کہ اس کے لئے نص صریح وارد ہوئی من بدل دینه فاقتلوه ، رواه البخاری۔(۱) کیونکہ ایسے باغی و سرکش اور فتنہ پھیلانے والے کی سزا سوائے اس کے استیصال کے اور کچھ نہیں ہو سکتی اور تفصیل اس کی اس رسالہ میں دیکھئے جو مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے قتل مرتد کے بارے میں مفصل لکھا ہے اور باقی یہ کہ مرتد پر عرض اسلام اور کشف شبہات اور حبس ثلثہ ایام واجب ہے یا مستحب اس کی تفصیل کتب فقہ میں ہے ، در مختار میں ہے کہ اگر مرتد مہلت طلب کرے تو اس کو مہلت تین دن کی مع حبس کے دی جاتی ہے اور اگر وہ مہلت طلب نہ کرے تو فوراً قتل کر دیا جائے۔(۲)

تکفیر مسلم میں احتیاط ضروری ہے

(سوال ۱۷۶) ایک مکان کے اندر ایک فقیر کی قبر ہے اس مکان کا ایک دروازہ بند رہا کرتا تھا اور باقی دروازے کھلے رہتے تھے ایک شخص نے آکر اس دروازہ کو کھول دیا اس پر بعض لوگوں نے یہ یقین کیا کہ یہ دروازہ خود بخود کھل گیا ہے اور جو شخص اس دروازہ سے گزرے گا اس پر آگ دوزخ کی حرام ہو جائے گی اور وہ بہشتی ہو جائے گا چنانچہ زید عمر بکر اس وجہ سے اس دروازے سے گذرے تو ان کو کافر کہا جائے گا یا نہیں اور دروازہ مذکور کو بند کرنا کیسا ہے؟

(الجواب) دروازہ مذکور کو بند کر دینا ضروری ہے جو فتنوں کا دروازہ ہے اور عقیدہ مذکور کے ساتھ اس دروازہ سے گذرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن زید عمر و بکر کو کافر نہ کہا جائے کیونکہ تکفیر مسلم میں نہایت احتیاط کرنا لازم ہے ، شرح فقہ اکبر میں ہے وقد ذکر وان المسئلة المتعلقه بالکفر اذا کان لها تسع وتسعون احتمالاً للکفر و احتمال واحد فی نفیه فالا ولی للمفتی والقاضی یعمل بالا حتمال ان فی الخ۔(۳)

خدا بھی آکر کہے تو نہ کھاؤں گی کلمہ کفر ہے

(سوال ۱۷۷) زید کی اہلیہ خالدہ نے کھانا چھوڑ دیا سمجھانے پر یہ کہا کہ خدا بھی آکر کہیں گے تو نہ کھاؤں گی ، بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ اس کلمہ سے وہ مرتدہ ہو گئی۔

(الجواب) در مختار میں ہے وارتداد احد هما فسخ عاجل فللموطؤة ولو حکما کل مهرها لتا کده به

---

(۱) دیکھئے ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۵ ظفیر

(۲) من ارتد عرض الحاکم علیه الا سلام استحباباً علی المذهب لبلوغه الدعوة وتکشف شبهة بیان ثمرة العرض ویحبس وجوبا وقیل ندبا ثلاثة ایام یعرض علیه الا سلام فی کل یوم منها ان استمهل ای طلب المهلة والا قتله من ساعته الا اذا اسلم بدائع (در مختار) قوله الحاکم ای الا مام او القاضی قوله بیان ثمرة العرض الظاهران ثمرة العرض الا سلام والنجاة من القتل واما هذا فثمرة التاجیل ثلاثة ایام لان من انتقل عن الا سلام والعیاذ بالله تعالیٰ لابد له غالبا من شبهة فتکشف له ان ابداها فی هذه المدة قوله والا قتله ای بعد عرض الا سلام وکشف شبهته (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹٤ ط.س.ج ٤ ص ۲۲۵) ظفیر

(۳) شرح فقه اکبر ملا علی قاری ص ظفیر

ولغيرها نصفه لو ارتد ولا شئ من المهر والنفقة. (در مختار مختصراً) پس معلوم ہوا کہ اگر دخول یا خلوت ہو چکی ہے اس کے بعد عورت مرتد ہوئی والعیاذ باللہ تو مہر کامل بذمہ شوہر لازم ہے اگر قبل دخول خلوت عورت مرتدہ ہوئی تو مہر اور نفقہ ساقط ہے اور توبہ کرنے کے بعد پھر نکاح صحیح ہے۔ فقط۔

یہود و نصاریٰ جو آنحضور ﷺ پر ایمان نہیں لائے کافر ہیں

(سوال ۱۷۸) ایک عالم کہتا ہے کہ یہود و نصاریٰ جو کہ قائل توحید ہیں کافر نہیں ہیں یہ صحیح ہے یا نہیں ؟

(الجواب) یہود و نصاریٰ جو آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں لائے وہ کافر ہیں جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے وعن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد بيده لا يسمع بى احد من هذه الامة يهودى ولا نصرانى ثم يموت ولم يومن بالذى ارسلت به الا كان من اصحاب النار رواه مسلم. (۲)

اور جو یہود و نصاریٰ آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے وہ مسلمان اور مومن ہو گئے ان کو یہود و نصاریٰ نہ کہا جائے گا اور اگر کسی نے باعتبار ملت سابقہ کے ان کو یہودی اور نصرانی کہہ دیا تو یہ کفر نہیں ہے۔ فقط۔

مسلمان کی تکفیر میں احتیاط ضروری ہے

(سوال ۱۷۹) یک زن یا مرد از غیر اللہ مراد خواستہ است و خبر غیبی را یقین دانستہ است و در جملہ رسوم اہل بدعہ عمل کردہ است و سجدہ را بدعت گفتہ است آں مرد عند الشرع چہ حکم دارد کافر است یا نہ اگر نکاح دارد فسخ شود یا نہ ؟

(الجواب) چونکہ حکم شرع این است کہ در تکفیر مسلم عجلت نہ کردہ شود و اگر در و نود و نہ ۹۹ وجہ کفر باشد و یک وجہ اسلام باشد و آں ہم ضعیف باشد مفتی را میلان سوئے عدم تکفیر باید کما صرح بہ الفقہاء بناء علیہ در صورت مرد و تکفیر نہ کردہ شود کہ تاویل ممکن ست۔ (۲)

سبقت لسانی سے غلط بات نکل جائے تو کفر نہیں ہوگا

(سوال ۱۸۰) زید یہ کہنا چاہتا تھا کہ کیا خدا سے باپ بڑھ کر ہے لیکن سہو اور جلدی میں بجائے کلمہ مذکور کے یہ نکلا کیا خدا بڑھ کر ہے یہ کلمہ بے اختیار نکل گیا بعض علماء نے کہا کہ زید کافر ہو گیا ہے اور اس کی منکوحہ پر طلاق واقع ہو گئی، آیا اس صورت میں زید کافر ہوا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟

(الجواب) زید اس صورت میں کافر نہیں ہوا، علماء کو فتویٰ کفر دینے میں احتیاط کرنی چاہئے اور جلدی نہ کرنی چاہئے، حدیث شریف میں ہے رفع عن امتى الخطاء والنسيان۔ (۳) قال تعالىٰ لا تو اخذنا ان نسينا او اخطانا الخ۔ (۴) علاوہ بریں یہ کلمہ ویسے بھی مؤول ہو سکتا ہے اور امکان تاویل کی صورت میں تکفیر کسی مسلمان

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹. ط.س. ج۳ص۱۹۳. ظفير

(۲) اذا كان فى المسئلة وجوه توجب الكفر و واحد يمنعه فعلى المفتى الميل لما يمنعه ثم لو نيته ذالك فمسلم والا لم ينفعه حمل المفتى على خلافه (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط.س. ج٤ص ۲۳۰) ظفير

(۳) مشكوة.

(۴) سورة البقره

نی ناجائز ہے۔(۱)

استاذ اور والدین کا عاق کافر نہیں ہوتا

(سوال ۱۸۱) عاق والدین یا استاذ کا کافر ہے یا نہیں؟

(الجواب) عاق والدین یا استاذ کافر نہیں ہے، فاسق اور گناہگار ہوتا ہے۔ فقط۔

حضرت حق کو ماں باپ کہنا کیسا ہے

(سوال ۱۸۲) غیر مسلم بچوں مسلم اور غیر مسلم کی تعلیم و تربیت کے واسطے رسالے لکھ کر چھپوا کے اسکول اور مدرسوں میں شائع کرتے اور اس میں ایک فقرہ اس طرح درج ہے، "خدا اپنا باپ اور ماں ہے "لہذا ایسی تعلیم مسلم بچوں کے واسطے جائز ہے یا نہیں"؟ اور خدا کو ماں باپ کہنا جائز ہے یا نہیں اور جب جائز نہ ہو تو بموجب عبارت فتاویٰ عالمگیری یکفر اذا وصف اللّٰہ تعالی بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او بامر من اوامرہ او انکر وعدہ او وعیدہ او جعل لہ شریکا او ولدا او زوجۃ الخ کے اس طرح کے عقیدے اور کلام سے کفر ہو گا یا نہیں۔ اور اگر مجازاً یہ مقولہ خداوند پر اطلاق کیا جائے یہ مزاحاً ہر اقوام کے واسطے جائز ہے یا نہیں یا اہل علم کو مثل مقولہ انبت الربیع البقل عالم کو کہنا جائز ہو اور غیر عالم اور جاہل کو کہنا جائز نہ ہو۔

(الجواب) چونکہ مراد ایسے الفاظ سے معنی حقیقی نہیں ہیں اور الفاظ مجازاً بمعنی مربی و پرورش کنندہ کے ہے اس وجہ سے کفر کہنا اس کو صحیح نہیں اور قائل کو کافر نہ کہنا چاہئے۔ لیکن تکلم ایسے کلمات موہمہ کے ساتھ نہ کرنا چاہئے اور بچوں کو تعلیم دینا ایسے کلمات کی نہ چاہئے کیونکہ ممکن ہے کہ اس سے غلط فہمی ہو اور عقیدہ میں خرابی پیدا ہو اور مسلمان صحیح العقیدہ ہونا، قائل کے مجاز کا قرینہ ہو سکتا ہے۔(۲)

(الجواب صواب) اگرچہ ایک حدیث بلفظ الخلق عیال اللّٰہ(۳) آئی ہوئی ہے لیکن تاہم فتویٰ مذکور الصدر درست ہے قال فی الدر المختار و مجرد ایہام اللفظ مالا یجوز کاف فی المنع اہ (۴) وقال قبلہ نقلا عن الفاسی وقد اختلف العلماء فی جواز اطلاق الموہم فی معنی صحیح اھ اقول ومقتضی الکلام انمتنا المنع من ذلک فیما ورد عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ فقط۔

رسول اللہ ﷺ معبود ہیں یہ عقیدہ شرک ہے

(سوال ۱۸۳) ایک شخص نے کلمہ شریف کے یہ معنی قائم کئے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور وہ کون ہے محمد رسول اللہ، پس ایسے شخص کے پیچھے اقتدا جائز ہے یا نہیں اور تجدید نکاح کی بابت کیا فتویٰ ہے۔

(الجواب) ترجمہ کلمہ طیبہ کا یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں، یہ ترجمہ کرنا

---

(۱) لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان روایۃ ضعیفۃ (ردالمحتار) اذا اراد ان یتکلم بکلمۃ مباحۃ فجری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطاء بلا قصد لا یصدقہ القاضی وان کان لا یکفر فیما بینہ وبین اللہ تعالی (ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص ۳۹۹ ط.س. ج۴ ص۲۲۹) ظفیر.

(۲) لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط.س. ج۴ ص۲۲۹) ظفیر (۳) مشکوۃ باب الشفقۃ علی الخلق ص ۴۲۵.

(۴)

لہ وہ کون ہے محمد رسول اللہ یہ ترجمہ غلط ہے اور یہ عقیدہ محمد الرسول اللہ معبود ہیں صریح شرک ہے، اس شخص کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے ایسے عقیدے والا مرتد ہے۔(۱) نکاح اس کا فسخ ہو گیا بعد توبہ و تجدید اسلام کے تجدید نکاح ضروری ہے قال اللّٰہ تعالی لا تتخذوا الٰھین اثنین انماھو الٰہ واحد۔(۲) فقط۔

یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں پر قادر نہیں کفر ہے

(سوال ۱۸٤) زید نے یہ کلمات کہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے مگر انسان پر قادر نہیں، اور بعض اشیاء بغیر نوشتہ تقدیر کے ہوتی ہیں اور باجا ہر قسم کا بغرض اعلان شادیوں میں جائز ہے، علماء اور پابند صوم و صلوٰۃ کو اکثر برا کہتا ہے ایسے کلمات سے کفر عائد ہوتا ہے یا نہیں اور اس کی منکوحہ نکاح میں رہی یا گیا۔

(الجواب) یہ کلمات جو زید کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قادر علی الاطلاق نہیں کہتا اور تقدیر کا منکر ہے اور باجہ شادیوں میں جائز کہتا ہے ان میں سے بعض امور کفر وارتداد کے ہیں۔(۳) اور بعض فسق و معصیت ہیں جیسے باجہ کے جواز کا قول، پس شخص مذکور کو توبہ و تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا چاہئے۔

شاتم کی توبہ قبول ہو سکتی ہے

(سوال ۱۸۵) ایک شخص نے ایک سید کو اس طرح سے سب و شتم کی ..... کہ سید کو اس پر ایک مولوی صاحب نے یہ حکم دیا کہ شاتم کفارہ ایک ہزار غرباء کو روٹی کھلا کر تجدید اسلام اور تجدید نکاح کر کے اسلام میں داخل ہو جائے۔ آیا شاتم کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں اور شخص مذکور نماز پڑھے یا نہیں۔

(الجواب) صحیح یہ ہے کہ توبہ اس کی قبول ہو سکتی ہے اس کو چاہئے۔(۴) کہ توبہ کرے تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے بس اسی قدر کافی ہے اور غرباء کو کھانا کھلانا ضروری نہیں ہے، اسلام لانے اور نماز پڑھنے سے اس کو نہ روکیں۔ فقط۔

اہل سنت کا عقیدہ حضرت معاویہؓ صحابی جلیل ہیں

(سوال ۱۸٦) ایک شخص اہل سنت والجماعۃ ہو کر کہتا ہے کہ حضرت حسنؓ کو جو زہر دیا تھا اس میں حضرت معاویہؓ کی بھی سازش تھی دیگر یہ کہ جس وقت امیر معاویہؓ کے مقام مخصوص پر بچھو نے نیش زنی کی تھی تو اس وقت آپ نے عبید اللہ کی والدہ سے بد فعلی کی تھی جس سے عبید اللہ تولد ہوا، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) حضرت معاویہؓ آنحضرت ﷺ کے صحابی خاص ہیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے دعا خاص

(۱) قال اللہ تعالی فی القرآن "قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد (سورۃ الکھف)

(۲) وقد ارسل اللہ تعالی رسلا من البشر الی البشر الخ اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد علیہ السلام الخ (شرح عقائد نسفی ص ۹٤) ظفیر (۳) اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لا یعتقد الکفر الخ قال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ الخ والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ھازلا اولا عبا کفر عند الکل ولا اعتبار باعتقادہ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط س ج ٤ ص ۲۲٤) ولا یخرج عن علمہ وقدرتہ شئی الجھل بالبعض والعجز عن البعض نقص الخ النصوص القطعیۃ ناطقۃ بعموم العلم وشمول القدرۃ فھو بکل شئی علیم وعلی کل شئ قدیر (شرح عقائد النسفیۃ ص ۳۱ و ص ۳۲) ظفیر (٤) والکافر لسب نبی من الانبیاء فانہ یقتل حدا ولا تقبل توبتہ مطلقا الخ لکن صرح فی آخر الشفاء بان حکمہ کالمرتد ومفادہ قبول التوبۃ (در مختار) وافاد انہ حکم الدنیا اما عند اللہ تعالی فھو مقبولۃ کما فی البحر الخ واخطاء فی فھمھا لان المراد بھا ما قبل التوبۃ والا لزم تکفیر کثیر من الائمۃ المجتھدین القائلین بقبول توبۃ وسقوط القتل بھا عنہ (ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ٤۰۰ و ج ۳ ص ٤۰۱ ط س ج ٤ ص ۲۳۱) ظفیر

فرمائی ہے، بشارت دی ہے کاتب وحی تھے، (۱) ان کی شان میں گستاخانہ خیال رکھنا تہمت لگانا سخت گناہ اور معصیت ہے وہ شخص فاسق اور بدکار ہے۔ (۲) جو ایسا عقیدہ رکھتا ہے اس کی نماز روزے کچھ مقبول نہیں ہے، وہ درحقیقت رافضی ہے اس کو ایسے خیال سے توبہ کرنی چاہئے۔ فقط۔

رمضان المبارک میں بھی مشرک کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے

(سوال ۱۸۷) عذاب قبر در رمضان المبارک فقط بر عصاۃ مومنین در گذرد یا بر کافرین حقیقی نیز۔

(الجواب) فی الحدیث ما من مسلم یموت یوم الجمعة اولیلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر۔ (۳)

(الحدیث) پس از قید مسلم معلوم شد کہ برائے کافر این حکم نیست۔

جو کچھ ہوتا ہے منجانب اللہ ہوتا ہے

(سوال ۱۸۸) ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے منجانب اللہ ہوتا ہے۔

(الجواب) یہ صحیح ہے، جو کچھ ہوتا ہے منجانب اللہ ہوتا ہے، قل کل من عندالله (۴) لیکن بندہ کاسب اعمال خیر و شر کا ہوتا ہے، اس لئے جزاو سزا اس پر مرتب ہے۔ (۵) فقط۔

خدا اور رسول سے بیزاری کا اظہار کلمۂ کفر ہے

(سوال ۱۸۹) زید اپنی زوجہ سے بے وجہ جھگڑ رہا تھا، بکر نے اس کو سمجھایا اور قرآن شریف کی آیت پڑھی، اس پر زید نے کہا ہمیں نہیں چاہئے تمہاری آیت، تمہارا خدا و رسول، اب زید سے توبہ کرائی جائے یا نکاح لوٹایا جائے۔

(الجواب) یہ کلمہ جو زید کی زبان سے نکلا ہے کلمۂ کفر ہے، زید سے توبہ کرائی جائے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرائی جائے۔ (۶) فقط۔

بدعتی فاسق ہے، مشرک کی بخشش نہ ہوگی

(سوال ۱۹۰) مشرک کی بخشش ہے یا نہیں بدعتی کس امر کا مستحق ہے۔ بدعت کس کو کہتے ہیں؟

(الجواب) کافر اور مشرک کی بخشش نہیں ہے (۷) جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان الله لایغفران یشرك به ویغفر مادون ذلك لمن یشاء۔ (۸) اور بدعت دین میں نئی بات نکالنے کو کہتے ہیں اور بدعتی مخالف اور تارک سنت ہے، بدعتی عاصی و فاسق ہے، مستحق عذاب ہے مگر کافر نہیں ہے۔

(۱) عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لمعاویة رضی الله تعالی عنه اللهم اجعله هادیا مهدیا واهدبه رواه الترمذی (مشکوة باب جامع المناقب ص ۵۷۹) وهو احد الذین کتبو الرسول الله صلی الله علیه وسلم الوحی (اکمال فی اسماء الرجال ص ۶۱۷) وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الله الله فی اصحابی لا تتخذو هم غرضا من بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اذا هم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ومن اذی الله فیو شك ان یا خذه رواه الترمذی ایضا ص ۵۵۴ ظفیر

(۲) وترد شهادة من یظهر سب السلف لانه یکون ظاهر الفسق الخ وقال الزیلعی او یظهر لسب السلف یعنی الصالحین منهم وهم الصحابة والتابعون لان هذه الاشیاء تدل علی قصور عقله وقلة مروته ومن لم یمتنع عن مثلها لا یمتنع عن الکذب عادة (ردالمحتار باب المرتد ط س ج ۴ ص ۲۳۶)

(۳) مشکوة باب الجمعة ص ۱۲۱

(۴) سورة النساء رکوع ۱۱

(۵) وللعباد افعال اختیاریة یثابون بها ان کانت طاعة ویعاقبون علیها ان کانت معصیة لا کمازعمت الجبریة انه لا فعل للعبد اصلا وان حرکاته بمنزلة حرکات الجمادات (شرح العقائد النسفیة ص ۵۹ ظفیر

(۶) من لایرضی من الایمان فهو کافر ومن قال لا ادری صفة الاسلام فهو کافر (عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷ ط ماجدیه ج ۲ ص ۲۵۷) ظفیر (۷) والله لا یغفران یشرك به باجماع المسلمین الخ ویغفر مادون ذلك لمن یشاء الخ والآیات والاحادیث فی هذا المعنی کثیرة (شرح عقائد نسفی ص ۸۰) (۸) سورة النساء ۱۵۔

سحر برحق ہے

(سوال ۱۹۱) زید کہتا ہے کہ میں سحر کا قائل نہیں۔ آیا زید کا کہنا غلط ہے یا صحیح، بہر صورت زید کے لئے کیا حکم ہے۔
(الجواب) مذہب اہل سنت والجماعت کا یہ ہے کہ سحر برحق ہے یعنی اس کا اثر ہوتا ہے، جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر بعض یہود نے سحر کیا ہے اور آپ پر اس کا اثر ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو دفع فرمایا، تفسیر خازن میں ہے ومذهب اهل السنة ان له وجود او حقيقتا والعمل به الكفر الخ۔(۱) پس زید جو ایسا کہتا ہے اسے مذہب اہل سنت والجماعت کی تحقیق کرنی چاہئے اور علماء اہل سنت سے دریافت کرنا چاہئے خود بدون علم کے کوئی رائے قائم کر لینا ٹھیک نہیں ہے حدیث شریف میں ہے انما شفاء العي السوال۔(۲) الحدیث۔ فقط۔

تارک صلوٰۃ فاسق ہے

(سوال ۱۹۲) تارک صلوٰۃ کافر ہے یا فاسق؟ اگر فاسق ہے تو "من ترك الصلوٰة متعمداً فقد كفر" کے کیا معنی ہوں گے؟
(الجواب) تارک صلوٰۃ فاسق ہے اور فقد کفر کے معنی یہ ہے کہ فقد قرب۔

کتاب اللقطہ

(گری پڑی ہوئی چیزیں اور ان سے متعلق احکام و مسائل)

لقطہ میں مالک یا ورثاء کا پتہ نہ چلے تو اس کی طرف سے صدقہ کر دے

(سوال ۱) زید ایک دوکان پر آیا اس دوکان پر اتفاق سے ۵۲ تولہ چاندی چھوڑ گیا اور بھول گیا، جب یاد آیا، دوکاندار سے دریافت کیا، دوکاندار نے صاف انکار کر دیا اور دوکاندار اپنے کام میں لے آیا، جس کو عرصہ چالیس سال کا ہوا اس کے بعد وہ دوکاندار مالدار ہو گیا، جب بیمار ہوا تو اس نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ وہ چاندی مالک کو دے دیں، اب عرصہ کثیر گذر گیا اس مالک چاندی کا کچھ پتہ و نشان نہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ ہندو تھا یا مسلمان اب وارثوں کو کیا کرنا چاہئے اور وہ دوکاندار جو وصیت کر کے مر گیا اس دین سے کس طرح بری ہو سکتا ہے۔
(الجواب) ایسی حالت میں کہ مالک کا پتہ نہ لگے اور نہ اس کے ورثہ کا پتہ لگے اس قدر چاندی فقراء و مساکین پر صدقہ کر دی جائے۔ امید ہے کہ اس طرح کرنے سے مواخذہ حق العباد سے بری ہو جاوے گا، یہ صدقہ کرنا مالک چاندی کی طرف سے سمجھا جاوے اور بعد صدقہ کرنے دینے کے مالک یا اس کے ورثا کا پتہ لگ جاوے۔(۳) تو ان سے کہہ دیا جاوے، اگر وہ صدقہ پر راضی ہو جاویں تو فبہا ورنہ ان کو دینا ہوگا۔ فقط۔

پڑی ہوئی چیز لقطہ ہے مسجد میں لگانا درست نہیں ہے

(سوال ۲) اگر مسجد میں کسی شخص نامعلوم کا کپڑا اور کوئی چیز پڑی پاوے تو اس چیز کو مسجد میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں

(۱) دیکھئے تفسیر خازن ج ٤ ص ٤٢٩ ظفیر (۲) مشکوۃ کتاب العلم ص ٣٦ وباب التيمم ص ٥٥
(۳) اللقطه هي رفع شئي ضائع للحفظ على الغير لا للتمليك الخ ندب رفعها لصاحبها ان امن على نفسه تعريفها الخ وعرف اى نادى عليها حيث وجدها وفي المجامع الى ان علم ان صاحبها لا يطلبها او انها تفسد ان بقيت كالا طعمة والثمار كانت امانة الخ فينتفع الرافع بها لو فقيرا والا تصدق بها على فقير الخ فان جاء مالكها بعد التصدق خير بين اجازة فعله ولو بعد هلاكها وله ثوابها او تضمينه الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب اللقطة ج ٣ ص ٤٣٩ وج ٣ ص ٤٤٣ ط.س. ج٤ ص٢٧٦) ظفير

(الجواب) وہ لقطہ ہے اور اس کا اعلان کرنا چاہئے، مسجد کے صرف میں نہ لایا جاوے۔(۱)

کوئی چیز پڑی ہوئی ملی تو وہ لقطہ ہے اعلان کیا جاوے

(سوال ۳) زید کو کوئی چیز راستہ میں پڑی ہوئی ملی، اس کو اٹھا کر اپنے صرف میں لا سکتا ہے یا نہیں۔
(الجواب) وہ لقطہ ہے اس کی تعریف کرے یعنی مسجد یا بازار میں پکار کر دریافت کرے کہ کسی کی کوئی چیز گم ہوئی تو ظاہر کردو۔(۲) فقط واللہ اعلم۔

اعلان کے بعد بھی مالک نہ ملے تو لقطہ کا کیا حکم ہے

(سوال ٤) مدرسہ ہذا کے احاطہ میں اس گوشہ میں جہاں خاکروبان مدرسہ بعد فراغت کام بیٹھتے ہیں ایک چادر پڑی ہوئی ملی، اس واقعہ کو دو سال سے زائد ہو گئے چند مرتبہ اعلان بھی کیا مگر کوئی مالک اس کا نہیں آیا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت مدرسہ میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) صرف طلباء میں اس کو داخل کر دیا جاوے، یہ درست ہے۔(۳) فقط۔

لقطہ کا اعلان اس کا افطاری میں صرف کرنا درست نہیں

(سوال ۵) مسجد میں بعد نماز عشاء کے نوٹ یا روپیہ وغیرہ پایا جاوے اور معلوم نہیں کس کے ہیں اس کو افطاری میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں اور کتنی مدت تک انتظار کرنا چاہئے اور مسجد کی جائداد میں تصرف کرنا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) حکم اس روپیہ اور نوٹ کا لقطہ کا ہے اور لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اتنی مدت تک اس کی تعریف کرے کہ جان لے کہ اس کا مالک ناامید ہو گیا ہوگا اور اب طلب نہ کرے گا اور تعریف یہ ہے کہ اس موقع پر جہاں سے وہ چیز ملی ہے لوگوں سے دریافت کرتا رہے اور تحقیق کرتا رہے کہ کسی کی کوئی چیز کھوئی گئی ہو تو آکر بیان کرے، جب مالک کے ملنے سے ناامیدی ہو اور ظن غالب یہ گمان ہو کہ اس کے مالک نے اب تلاش چھوڑ دی ہوگی اور وہ اب اس کو طلب نہ کرے گا تو اگر خود محتاج ہے تو اپنے صرف میں لاوے ورنہ فقراء پر صدقہ کرے اس کے بعد اگر مالک آجاوے، اگر اس صدقہ وغیرہ پر راضی ہو جائے فبہا ورنہ اس کو اپنے پاس سے دینا پڑے گا الحاصل یہی تفصیل اس صورت میں ہے یہ جائز نہیں کہ افطاری میں اس کو صرف کر دے کیونکہ افطاری میں اغنیاء اور فقراء سب ہی ہوتے ہیں اور مسجد کی جائداد کی آمدنی کو بلا استحقاق اپنے صرف میں لانا جائز نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) اللقطة هي رفع شئ ضائع للحفظ على الغير لا للتمليك ندب رفعها لصاحبها ان امن على نفسه تعريفها والا فالترك اولى وان اخذ لنفسه حرم الخ فينتفع الرافع بها لو فقيرا والا تصدق بها على فقير الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب اللقطة ج ۳ ص ٤۳۹ ط.س. ج٤ص۲۷٦) ظفير

(۲) وعرف اى نادى عليها حيث وجدها وفي المجامع (در مختار) فقال الحلواني يكفي عن التعريف اشهادة عند الاخذ بانه اخذها ليردها ومنهم من قال يأتي على ابواب المساجد وينادي قوله اى نادى اشار ان المراد بالتعريف الجهر به كما في الخلاصة (رد المحتار كتاب اللقطة ج ۳ ص ٤٤۱ ط.س. ج٤ص۲۷۸) ظفير.

(۳) فينتفع الرافع بها لو فقيرا او لا تصدق بها على فقير وفي الغنية لو رجي وجود المالك وجب الايصاء فان جاء مالكها بعد التصدق خير بين اجازة فعله ولو بعد هلاكها او تضمينه (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب اللقطة ج ۳ ص ٤٤۲ ط.س. ج٤ص۲۷۹)

(۴) اللقطة الخ فان اشهد عليه بانه اخذه ليرده على ربه ويكفيه ان يقول من سمعتموه ينشد لقطة فدلوه على وعرف اى نادى عليها حيث وجدها وفي المجامع الى ان علم ان صاحبها لا يطلبها او انها تفسد ان بقيت كالاطعمة والثمار الخ فينتفع الرافع بها لو فقيرا او لا تصدق على فقير فان جاء مالكها بعد التصدق خير بين اجازة فعله ولو بعد هلاكها او تضمينه (در مختار) قوله الى ان علم الخ لم يجعل للتعريف مدة اتباعا للسرخسي فانه بنى الحكم على غالب الرأي فيعرف القليل والكثير الى ان يغلب على رأيه ان صاحبه لا يطلبه (رد المحتار ج ۳ ص ٤٤۱ ط.س. ج٤ص۲۷۸) ظفير.

مالک سے جب ناامیدی ہو جائے تو لقطہ کو صدقہ کرنا چاہئے

(سوال ۶) مجھے ریل میں سے ایک بار نقرئی پڑا ہوا ملا، میں نے ہر چند مالک کو تلاش بھی کیا مگر پتہ نہیں لگا اس کو تین سال گذرتے ہیں وہ میرے پاس موجود ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ جس وقت مالک کے ملنے سے ناامیدی ہو جائے تو اس کو فقراء پر صدقہ کر دیا جاوے۔ (۱)

مالک کے نہ ملنے پر لقطہ کو صدقہ کردے

(سوال ۷) زید کو راستہ سے ایک کپڑا پڑا ہوا ملا اور مالک اس کا معلوم نہیں تو اس کپڑے کو کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) اولاً اس کپڑے کی تعریف باقاعدہ کرے یعنی مالک کی تلاش کرے اگر مل جائے اس کو دیدے ورنہ جب مالک کے ملنے سے ناامیدی ہو جاوے تو مساکین پر صدقہ کردے۔ (۲)

لقطہ کا شرعی حکم

(سوال ۸) قاضی علیم الدین مرحوم رئیس شاملی نے اپنی حیات میں مکانات سکونتی و جائداد زرعی بنام دار العلوم دیوبند وقف کی بعد انتقال قاضی صاحب مرحوم کے اور جملہ سامان مثل نقدی و دیگر جائداد وغیرہ کے ورثاء کو پہنچا۔ اب ایک عرصہ دراز کے بعد مکان وقف دار العلوم دیوبند میں ایک کوٹھے کے اندر سے مبلغ تین سو پچاس روپیہ سکہ رائج الوقت کی رقم ایک ہانڈی میں گڑی ہوئی برآمد ہوئی، لہٰذا ایسی صورت میں رقم مذکور کس کو پہنچے گی آیا وقف کو یا واقف مرحوم کے ورثاء کو۔

(الجواب) اس رقم کا حکم لقطہ کا سا ہے اور لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی مالک اس کا معلوم نہ ہو تو وہ فقراء کا حق ہے، فقراء پر صدقہ کر دیا جاوے پس اگر ورثہ میں سے کوئی دعویٰ کرے کہ یہ ہمارے مورث کا رکھا ہوا ہے اور علامات و نشان بتلاوے تو وارثوں کو ملے گا، ورنہ فقراء پر صدقہ کیا جاوے۔ (۳)

مالک کے نہ ملنے پر لقطہ صدقہ کردے

(سوال ۹) مسجد میں ایک جاء نماز ایک ڈبہ پان کا ملا مالک معلوم نہیں اس کو کیا کیا جائے۔

(الجواب) جس مالک کے ملنے سے ناامیدی ہو جاوے تو فقراء و مساکین پر صدقہ کر دیا جاوے۔ (۴)

اعلان کے بعد جب مالک سے مایوسی ہو تو محتاج لقطہ کا استعمال کر سکتا ہے

(سوال ۱۰) اگر کوئی شخص کوئی چیز پڑی پاوے ۴۰ روز تک اسکے مالک کا پتہ نہ چلے تو اگر وہ غریب ہے تو خود رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

---

(۱) وعرف ای نادی علیہا حیث وجدها وفی المجامع الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد ان بقیت کا لاطعمة والثمار کانت امانة الخ فینتفع الرافع بها لو فقیرا او الا تصدق علی فقیر الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب اللقطہ ج ۳ ص ۴۴۱. ط.س. ج ۴ ص ۲۷۸) ظفیر.

(۲) ایضاً ظفیر. ط.س. ج ۴ ص ۲۷۸

(۳) وعرف الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد الخ فینتفع الرافع بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر (در مختار) لان الغنی لا یحل له الا نتفاع بها الا بطریق القرض لکن باذن الا مام (ردالمحتار کتاب اللقطہ ج ۳ ص ۴۴۱ ط.س. ج ۴ ص ۲۷۸) ظفیر. (۴) ایضاً ظفیر. ط.س. ج ۴ ص ۲۷۸

(الجواب) بعد تعریف کے اگر پانے والا محتاج ہے تو خود رکھ سکتا ہے اور بعد میں اگر مالک مل جائے تو اس کو اختیار ہے کہ پانے والے کو معاف کردے یا اس سے ضمان لے لیوے۔(۱)

مالک نہ ملنے پر لقطہ کو کیا کرے

(سوال ۱۱) ایک شخص لاپتہ چھتری اپنی بھول گیا جس کو تقریباً دو ماہ ہوئے اب تک نہیں آیا ہر جمعہ کو چھتری قریب ممبر کے لٹکا کر باآواز بلند اعلان کردیا جاتا ہے۔ اب اس چھتری کو کیا کیا جائے۔

(الجواب) اس چھتری کو اب کسی محتاج کو صدقہ کردیا جاوے یا خود اٹھانے والا چھتری کا اگر محتاج ہو تو رکھ سکتا ہے پھر اگر مالک کا پتہ لگ جاوے تو اس مالک کو اختیار ہوگا کہ یا وہ صدقہ کو جائز رکھے یا اس کا معاوضہ لے لیوے فقط کذا فی الدرالمختار۔(۲)

لقطہ کا مال مسجد میں صرف نہ کرے

(سوال ۱۲) اگر کوئی شخص کوئی چیز شاہراہ عام پر پڑی ہوئی پائے اور بوجہ شاہراہ عام ہونے اس کا مالک دریافت نہ کیا جاسکے تو اس شئی کو فروخت کرکے مصرف مسجد میں لا سکتا ہے یا کیا کرے۔

(الجواب) جب کہ باوجود تلاش اور تحقیق کے مالک کا پتہ نہ چلے تو حکم ہے کہ اٹھانے والا اس چیز کو کسی محتاج کو دیدیوے یا اگر خود محتاج ہے تو خود اپنے کام میں لاوے پھر اگر مالک مل جاوے اور وہ صدقہ کی اجازت دے تو خیر ورنہ اس شخص کو اس کی ضمان اپنے پاس سے دینی ہوگی اور مسجد میں اس کو صرف نہ کرے۔(۳)

تلاش کے بعد مالک کا پتہ نہ چلے تو کیا کرے

(سوال ۱۳) زید برائے حج کعبۃ اللہ گیا، واپسی میں غلطی سے کسی دوسرے شخص کی ایک بوری جس میں مختلف قسم کے برتن ہیں ہمراہ لے آیا اس بوری پر ایک شخص کا نام بھی لکھا ہوا ہے، لیکن کوئی مفصل پتہ نہیں لکھا جس کے ذریعہ سے اس کا مال اس کو واپس کردیا جائے، اب مکان پر پہنچ کر زید نے اعلان کیا کہ اس قسم کی بوری غلطی سے

(۱) فينتفع الرافع بها لو فقيرا والا تصدق على فقراء الخ فان مالكها بعد التصدق خير بين اجازة فعله بعد هلا كها او تضمينه الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب اللقطه ج ۳ ص ۴۴۲. ط.س. ج ۴ ص ۲۷۹) ظفير

(۲) فينتفع الرافع بها لو فقيرا والا تصدق بها على فقير فان جاء مالكها بعد التصدق خير بين اجازة فعله ولو بعد هلا كها او تضمينه الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب اللقطه ج ۳ ص ۴۴۲. ط.س. ج ۴ ص ۲۷۹) ظفير.

(۳) عرف الى ان علم ان صاحبها لا يطلبها الخ فينتفع الرافع بها لو فقيرا و الا تصدق على فقير (ايضاً ج ۳ ص ۴۴۲ و ج ۳ ص ۴۴۳. ط.س. ج ۴ ص ۲۷۸) ظفير

میں سے آیا ہوں جن صاحب کی ہووے لیں مگر اس کے مالک کا پتہ نہیں چلتا اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے۔

(الجواب) اس کا حکم لقطہ کا ہے اگر بعد تلاش کے مالک کا پتہ معلوم نہ ہو تو حکم اس کا یہ ہے کہ ان جملہ اشیاء کی فہرست لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ان اشیاء کو فقراء کو صدقہ کر دیوے اور اگر خود محتاج ہے تو خود ہی اپنے صرف میں لا سکتا ہے پھر اگر کسی وقت مالک کا پتہ معلوم ہو جاوے تو اس کو اختیار ہے کہ یا وہ صدقہ کو جائز رکھے یا قیمت ان اشیاء کی اٹھانے والے سے لے لیوے۔(۱)

مسلمان میت کی جیب سے رقم ملی کیا کرے

(سوال ۱۴) تصادم ریل سے بہت آدمی فوت ہو گئے تھے جب ان کو غسل دیئے گئے تو ایک مسلمان میت کے پاس سے کچھ روپیہ نکلا اور اس میت کا پتہ نشان کچھ معلوم نہیں کہ اس کے ورثاء کو وہ روپیہ دیا جاوے۔ تو مسجد میں اس روپیہ کو صرف کرنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) حکم یہ ہے کہ ایسا مال فقراء پر صدقہ کر دیا جاوے، مسجد میں صرف نہ کیا جاوے، ثواب اس کا میت کو پہنچے گا۔

عرصہ تک جب مالک کا پتہ نہ چلے تو لقطہ کی بیع جائز ہے

(سوال ۱۵) ایک شخص نے عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا ایک ٹرنک ریل گاڑی میں پڑا پایا اس کا کوئی وارث نہیں ملا اس میں بیس روپیہ کچھ کپڑے یا ایک دستی مشین سینے کی ملی، اب وہ مشین فروخت کرنا چاہتا ہے میں خرید کر سکتا ہوں یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ اس قدر عرصہ تک مالک کا کچھ پتہ نہیں لگا تو اس کا بیچنا اور خریدنا درست ہے مگر اس فروخت کرنے والے کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر وہ خود محتاج نہیں ہے تو اس قیمت کو اور اسی طرح باقی سامان اور نقد کو فقراء پر صدقہ کر دے اور اگر وہ خود محتاج ہے تو خود بھی اپنے صرف میں لا سکتا ہے اور پھر مالک کے ملنے کے بعد اس کو اختیار ہے خواہ اس صدقہ کو جائز رکھے یا اس کا معاوضہ لے لے۔(۲)

---

(۱) عرف الى ان علم ان صاحبها لا يطلبها او انها تفسد ان بقيت كانت امانة الخ فينتفع الرافع بها لو فقيرا والا تصدق على فقير الخ فان جاء مالكها بعد التصدق خير بين اجازة فعله او تضمينه (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب اللقطه ج ۳ ص ۴۴۱. ط.س. ج ۴ ص ۲۷۸) ظفير.

(۲) عرف الى ان علم ان صاحبها لا يطلبها او انها تفسد ان بقيت كانت امانة الخ فينتفع الرافع بها لو فقيرا والا تصدق على فقير الخ فان جاء مالكها بعد التصدق خير بين اجازة فعله او تضمينه (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب اللقطه ص ۴۴۱ ج ۳ ط.س. ج ۴ ص ۲۷۸) ظفير

بزرگ کے مزار سے کوئی چیز ملی تو اس کو کیا کرے

(سوال ۱۶) اگر کسی شخص کو مزار بزرگ پر سے کوئی چیز پاوے تو وہ اس پائی ہوئی شئی کو اپنے صرف میں لا سکتا ہے یا نہیں جب کہ اس کا مالک معلوم نہ ہو۔

(الجواب) پائی ہوئی شئی کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ بعد تعریف اور اعلان ضروری کے کسی محتاج پر صدقہ کر دیا جاوے اور اگر خود محتاج ہو تو خود اپنے صرف میں لاوے، پھر اگر مالک مل جاوے تو اس کو اختیار ہے کہ وہ اس صدقہ کو جائز رکھے یا پانے والے سے اس کا معاوضہ لے لے۔(۱)

سرقہ کی رقم ملی اس کا مصرف کیا ہے

(سوال ۱۷) زید کو کچھ نقد سرقہ کیا ہوا جو کہ قرینہ سے کافر کا معلوم ہوتا ہے شہر سے باہر ملا ہے، اور مالک معلوم نہیں اب اگر زید اس کا اظہار کرتا ہے تو اس کو اپنی عزت کا خوف ہے کہ اس کے اوپر کوئی دعوی کردے، اب شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) خفیہ طور سے مالک کا پتہ لگاوے اگر معلوم ہو جاوے تو کسی ذریعہ سے اس کے پاس پہنچا دیوے اور اگر مالک معلوم نہ ہو تو فقراء پر صدقہ کردے اور اگر اٹھانے والا خود محتاج ہے تو خود اپنے خرچ میں بھی لا سکتا ہے۔ والتفصیل(۲) فی کتب الفقہ۔

غیر آباد جگہ میں رقم ملی تو وہ بھی لقطہ کے حکم میں ہے

(سوال ۱۸) زید کے پڑوس میں ایک ہندو رہتا تھا عرصہ آٹھ سال کا ہوا کہ سب مر گئے کوئی باقی نہیں ہے۔ مکان خالی بے مرمت ہو کر دیوار وغیرہ بھی گر گئی۔ زید کی بی بی کو وہاں سے ایک کوزہ میں ساٹھ روپیہ ملے، یہ اپنے خرچ میں لا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کا حکم لقطہ کا ہے اور لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اس جگہ اور دیگر مجامع میں اس کی تعریف کرے، یعنی ایک عرصہ تک، اور ظاہر الروایۃ میں ایک برس تک پکار کر دریافت کرے کہ کسی کی کوئی چیز کھوئی گئی ہو تو بتلادے۔ عورت اگر خود یہ کام نہ کر سکے تو دوسروں کے ذریعہ سے کرادے، پھر اگر کوئی مالک نہ ملے تو فقراء پر صدقہ کردے اور اگر خود محتاج ہے تو خرچ کرے پھر اگر مالک مل گیا تو وہ خواہ اس کے فعل کو جائز رکھے یا اس سے ضمان لے لے۔ در مختار میں ہے وعرف ای نادی علیها حیث وجدها وفی المجامع الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها الخ فینتفع الرافع بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر الخ فان جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة فعله او تضمینه۔(۳)

---

(۱) وعرف ای نادی علیها حیث وجدها وفی المجامع الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها الخ فینتفع الرافع بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر الخ فان جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة فعله ولو بعد هلاکها او تضمینه (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب اللقطه ج ۳ ص ۴۴۱ ط.س. ج ۴ ص ۲۷۸) ظفیر۔

(۲) وترد العین لو قائمة وان باعها او وهبها لبقائها علی ملك مالکها (در مختار) قال ابو حنیفة لا یحل للسارق الا انتفاع بها بوجه من الوجوه (ردالمحتار باب السرقه ج ۲ ص ۲۹۹. ط.س. ج ۴ ص ۱۱۰) لقطہ کا حکم اوپر اس کا حوالہ بار بار گذر چکا ظفیر

(۳) دیکھیے الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب اللقطه ص ۴۴۱. ط.س. ج ۴ ص ۲۷۸) ظفیر

لقطہ کو غنی استعمال نہیں کر سکتا

(سوال ۱۹) لقطہ کو غنی استعمال کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) لقطہ کو غنی خود استعمال نہیں کر سکتا ہے۔(۱)

اگر خود محتاج ہو تو لقطہ استعمال کر سکتا ہے

(سوال ۲۰) اگر کسی کو زمین پر پڑا ہوا کچھ نقد روپیہ یا اسباب مل جاوے تو اپنے خرچ میں لاوے یا محتاجوں کو صدقہ کر دے۔

(الجواب) محتاجوں میں صدقہ کر دے اور اگر خود محتاج ہو تو خود بھی صرف کر سکتا ہے۔(۲)

پڑے ہوئے روپے پر لقطہ کا حکم جاری ہوگا

(سوال ۲۰) راستہ میں زید کو دس دس روپے کے دو نوٹ پڑے ہوئے ملے ان کو کیا کرے؟

(الجواب) اس روپے کو فقراء و مساکین پر صدقہ کر دے، غرض یہ ہے کہ حکم لقطہ کا اس میں جاری ہوگا۔(۳)

تم الجزء الثانی عشر بعون الله تعالى وبتوفيقه على يد العبد الضعيف محمد ظفير الدين المفتاحي ويليه الجزء الثالث عشر ان شاء الله.

---

(۱) فينتفع الرافع بها لو فقيرا والا تصدق على فقير الخ (در مختار) قوله لو فقيرا قيد به لان الغنى لا يحل له الانتفاع بها الا بطريق القرض لكن باذن الامام نهر قوله على فقير الخ قالوا ولا يجوز على غنى ولا على طفله الفقير وعبده (ردالمحتار كتاب اللقطه ج ۳ ص ۴۴۲ و ج ۳ ص ۴۴۳ ط.س. ج۴ص۲۷۹) ظفير.

(۲) فينتفع الرافع بها لو فقيراً والا تصدق على فقير (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب اللقطه ج۳ ص ۴۴۲ و ج ۳ ص ۴۴۳ ط.س ج۴ص۲۷۹) ظفير

(۳) فينتفع الرافع بها لو فقيرا والا تصدق على فقير الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب اللقطه ج ۳ ص ۴۴۲ و ج ۳ ص ۴۴۳ ط.س ج۴ص۲۷۹) ظفير